

حَدِيثُ نَعْرِ الْكَافِ يُؤْمِنُونَ

الحمد لله الذي فضّلنا من سائر الخلق
تعلّموا ما تعلّموا من غير ما تعلّموا
سالكاً ما سالكاً من غير ما سالكاً
صبايا ما صبايا من غير ما صبايا

ما نفعنا من سائر الخلق
ما تعلّمنا من غير ما تعلّمنا
ما سالكنا من غير ما سالكنا
ما صبايانا من غير ما صبايانا

كتاب تعليم حبر

١٣١١

باجتماع سعي جزلي وصره ذاق صاحب
جدد من شين چار بالش نيمان مزيا
المدين من شتر كل عنيد مزيا

مطابع آسار دین مطبع خاص و منظور

وقوعی الا فہم گویہ

حمد و نعت

- ۱ پہلے حضور پر نور سے اسطرف توجہ کی درخواست - ۱
- ۲ ثانیاً مدارالمہام سرکار عالی سے خاص توجہ کی استدعا - ۲
- ۳ ثالثاً نسب نظام و حکما سے اسطرف اپنا افکار و انظار کے متوجہ کر کے کی تباہی - ۳
- ۴ سب روساء اسلامی و غیر اسلامی اپنے ملک میں اسکے اجرا کا التماس - ۴
- ۵ دعائی توفیق و رجائی و شوق ازرب بیت عتیق - ۵

تہنید

- ۱ تہنید باغ از تحریک و کارروائی سرکاری و حالت موجودہ تا تحریر پورہ - ۱
- ۲ پہلے اسطرف خیال رجوع ہونے کا سبب - ۲
- ۳ انفرادی طلبہ کے خیال سے اس وقت تعلیم جبری کی راہ دی گئی - ۳
- ۴ کونسل آف ایڈیٹ اس اسکیم کے پاس کرانے کی تجویز - ۴
- ۵ قبل تصفیہ سررشتہ تعلیم سے اپنی علیحدگی اور اس کا التواء - ۵
- ۶ ۱۹۶۷ء فصلی میں ڈپٹی کمشنری انعام پر مامور ہونا اور اسے نواذ ہر خیال کا متوجہ ہونا - ۶
- ۷ عام رعایائی ملک کی اصلاح بدون تعلیم و تعلیم بدون طریقہ جبر کے ناممکن ہے - ۷
- ۸ معتدراطفال قابل تعلیم کے دریافت کیلئے تختہ نمکا مرتب کرنا اور سرکار میں رپورٹ کرنا - ۸

صفحہ نمبر	صفحہ نمبر	مضمون
۱	۲	۳
۱۵	۱۵	تعلیم کی ضرورت جیسی رعایا کو ہے سرکار کو بھی ہے۔
۱۶	۱۶	معاشداریوں کی اسیر آبادگی۔
۱۹	۱۹	اطفال معاشداریوں کی دو قسم سے تعلیم ہوا ایک صدر میں دوسرے
۲	۲	منفصل میں۔
۶	۶	تعلیم کی طرز ایک ہی ہونی چاہی بہ لحاظ معائنات و مغایرت حالت
۶	۶	تمدنی جدی و مغایر ہونی چاہی۔
۶	۶	اس لحاظ سے سلسلہ علوم و کتب درسیہ و غیرہ ضوابط کا تبویک کرنا۔
۸	۸	صدر دارنواب یار جنگ کا اس راہ سے اتفاق اور سرکار میں
		تحریر افتتاح مدرسہ۔
۱۱	۱۱	مدارالمہام کا شمار خلیفہ میں اس مدرسہ کا کہولنا۔
۱۶	۱۶	تاریخ افتتاح مدرسہ محرمہ مولف۔
۱۰	۱۰	تقریر نواب یار جنگ بوقت افتتاح مدرسہ۔
۱۰	۱۰	امیر کبیر مرحوم سے خیر آباد میں بنائے تعلیم کا قیام ہونا۔
۳	۳	محبوبہ داری کی توجہ تعلیم کی طرف۔
۵	۵	انتظام گورنمنٹ میں اسکی ضرورت۔
۱۱	۱۱	رعایا کی غفلت اور اسوجہ سے اونکی مضرت۔
۱۵	۱۵	استادانہ سند و شہرہ نیا گرو کا تربیت کرنا۔
۱۵	۱۵	عام مشوق کا ترقی کرنا اور اسے اسکول کے کہولنے کی ضرورت۔

صفحہ نمبر	صفحہ نمبر	مضمون
۱	۲	۳
۹	۵	جو لکیر و کے راجہ کی تربیت اور اوسکا کار آموز محکمہ صوبہ دار کرنا۔
۱۰	۱۲	عام طریقہ کے اختیار کر نیکی لئے ملا عبد القیوم کا انتخاب اور اونکے ذریعہ سے ان خیالات کا پہلانا۔
۱۱	۲۰	اونکے مساعی کا قابل شکر یہ ہوتا۔
۱۲	۳	کامیابی کے ساتھ مدرسہ کی افتتاح۔
۱۳	۹	مجلس انتظامی مدرسہ کا نام مجلس اعظم رکھنا۔
۱۴	۱۶	مدرسہ کا نام مدرسہ سرداران رکھنا۔
۱۵	۱۸	شیوخ امراض کی وجہ سے تمام لڑکوں کا جمع نہوسکنا۔
۱۶	۴	ملا عبد القیوم صاحب کی تفصیلی رپورٹ۔
۱۷	۱۲	سپانس نامہ نواب قیام الملک میر محلین سے معاشد اران بہت جنوں
۱۸	۱۵	نواب مدار المہام سرکار عالی کا جواب اسپچ بہ اظہار شکریہ و مسرت
۱۹	۱	فہرست امر اور اجایان حاضر جلسہ۔
۲۰	۸	فہرست طلبہ مدرسہ۔
۲۱	۵	۱۲۹۹ھ فضیلت تک منظوری اخراجات کا نہ ملنا مدرسہ کا مسودہ
۲۲		اور اطفال کا منتشر ہو جانا۔ سلسلہ فضیلت تک اونکا جمع نہ ہونا وجہ
۲۳		عدم منظورے درخواست تعلیم جبرے۔
۲۴	۱۸	تقل وخواست تعلیم جبرے موسومہ دقر بولسکل و فنانس۔
۲۵	۲	تقل رای معتمد بولسکل و فنانس منظورے درخواست تعلیم جبرے۔

Received
1027

صفحہ	صفحہ	مضمون
۱	۲	۳
۱۷	۱۷	صوبہ دار صاحب کا تحریراً و تقریراً ملا عبد القیوم کو جمع اطفال فتنہ کی طرف متوجہ کرانا اور اونکا جبراً احضار کے لئے حکم جاری کرنا اور اطفال کا اجتماع اور اجرائی سلسلہ درس۔
۱۸	۱	صوبہ دار صاحب کا بعض معاشد ارون کے غدر پر عدم اجبار و احضار کا حکم دینا اور ملا عبد القیوم صاحب کا جواب طلب کرنا۔
۱۹	۵	اس سے مجتمع نہ کون کا قتل ہو جانا۔ اور جو انہی واسطے تھے اونکا بھوک رک جانا۔
۲۰	۸	اعتراف صوبہ دار صاحب کے جواب میں ملا صاحب کا گشتی نشان مورخہ ۶۶ جمادی الثانی ۱۲۹۷ ہجری کے کاروانہ کرنا جس سے تعلیم جبرے معاشد ارون کے اختیارات حاصل ہیں۔
۲۱	۱۳	نقل گشتی نشان مورخہ ۶۶ شہر جمادی الثانیہ ۱۲۹۷ ہجری۔
۲۲	۲۱	ملا عبد القیوم صاحب کا خدمت معتمدی مدرسہ سرداران سے استغنا و دیدن۔
۲۳	۱۹	سرکار کی استمالت و وعدہ تفصیل حسب مرضی ملا صاحب معتمد مدرسہ ناظم صاحب تعلیمات کی رائے ہو انقت ملا صاحب۔
۲۴	۷	نواب وقار الملک معتمد مال کی رائے ہو انقت صدر۔
۲۵	۱۵	سرکار کا نواب وقار الامر اہلادر کے رائے پر اسکا فیصلہ موقوف رکھنا۔ اور اونکا پہلے انکار بعداً قرار اور اس رائے سے اتفاق کرنا۔

صفحہ	پر	مضمون
۱	۲	۳
۱۰	۱	لطم ملا صاحب متفقین درخواست و دلائل تعلیم جبرے ۔
۲۲	۱	نقل واجب الغرض ملا صاحب متفقین استیجازت تعلیم جبرے ۔
۲۴	۱۹	نقل تجویز نواب وقار الامرا بہا در بہ اجازت تعلیم جبرے ۔
۲۵	۸	نقل عرضی راجگان و سجادگان بدخواست خوشنودی خود
		از تعلیم جبرے و سرپرستی نواب وقار الامرا بہا در و جمیع سرمایہ
		کثیر از امداد جمیع معاشداران بقرض اجراءے مدرسہ ۔
۲۷	۳	ملا عبد القیوم صاحب کار پورٹ لکھنا شروع کرنا تا سبکو
		اس مسئلہ سے واقفیت ہو جائے ۔
۲۸	۱۰	ملا عبد القیوم صاحب کا مجلس معاشداران و اغزای حیدر آباد
		وکن کو اس طرف متوجہ کرانا ۔
۲۹	۱۴	معاشداروں کی درخواست اجراءے تعلیم جبری کا مسودہ ۔
۳۰	۹	بیان ماخذ مطالب رپورٹ ۔
۳۱	۱۳	شکریہ سرگز کرم پور فیس فرگن کالج پورہ و سرسرمینواس اچارہ
		و مولوی عبدالواجد ۔
۳۲	۱	انجمن تاسف ملا صاحب بعدم دستیابی کتب و مواد عربی
		و شکایت علما سے زمان جسکے نام اس بارہ میں استفتار روانہ
		کیا گیا تھا ۔
۳۳	۱۴	فہرست اسماعی علما جسکے نام استفتار روانہ ہوا تھا ۔

صفحہ نمبر	صفحہ	مضمون
۱	۲	۳
۳۵	۳	تقل عبارت استغفار۔
۱۴	۴	فہرست کتب جن سے اس رپورٹ میں مدد لی گئی۔
۳۶	۱۴	درخواست منظوری و ایضای وعدہ سرکاری بتقدیم رپورٹ ہذا۔
۲۰	۲۰	ترتیب رپورٹ بہ ابواب پنج گانہ۔
۳۷	۱۴	باب اول دلائل عقلیہ تعلیم جبری کے بیان میں۔
۱۴	۱۴	پہلی دلیل۔ انتظام سیاسی منوط بوحادثہ قہرے ہے اور تعلیم جزیر انتظام ہے یا موقوف علیہ انتظام ہے لہذا جبرے منوطی چاہئے۔
۱۹	۱۹	دوسری دلیل۔ بادشاہ پر حفاظت جان و مال و آبرو رعایا کی رعایت اور اسکے مباحث و منافی امور کا دفع ضرور ہے۔
۳۸	۱۵	چونکہ جمل اسکا منافی و مضر ہے اسلی اسکا دفعیہ بالبحر ضرور ہے۔
۳۹	۱۵	ایسی تاہدین تقریر لاؤ مکالی۔ کہ سرکار کو تعلیم بالبحر دنیا ضرور ہے۔
۵۱	۲	تیسری دلیل۔ تعلیم امر طبعی عمران بشری ہے اور آدمی ہمیشہ اس کا محتاج ہے۔
۵۲	۳	چوتھی دلیل۔ علم و کتابت لوازم تمدن و خواص انسان سے ہیں اور انسان کو اپنے دوسرے مشارکین جنسیت سے اسی سے امتیاز موات ہے۔
۵۳	۲	پنجمی دلیل۔ خط و کتابت بخو خواص و ضلج انسانہ بہت

مضمون

صفحہ نمبر

صفحہ نمبر	۱	۲	۳
۵۳	۱	چھٹی دلیل - ہر ایک دولت پر فرض ہے کہ اپنی رعایا کے شرف و فضل نفع - التذاذ و احتفاظ کے ذرائع ہم پہنچاے اور علم ان سب امور پر حاوی و شامل ہے ۔	
"	۳	علم متفہم شرف لذاتہ لغیرہ ہے ۔	
"	۱۰	علم کی لذت ہونی چاہیے دلیل ۔	
"	۱۱	علم سب لذتوں سے بڑھ کر ہے کیونکہ باقی در و جانی ہے اور دوسرے جسمانی و قافی ہیں ۔	
"	۱۳	علماء کو علم کے حاصل کرنے میں سب مصائب آسان و ہر غروب ہو جاتے ہیں ۔	
"	۱۸	اسکی تائید میں علامہ تاج الدین سبکی کے اشعار ۔	
۵۵	۹	علم کی لذت دائمی و ترقی پذیر ہے برخلاف دوسرے لذائذ کہ وہ سریع الزوال و انتقال ہیں کیونکہ علم مدت و عدت و کیفیت و کمیت کے لحاظ سے غیر محدود و غیر متناہی اور دوسرے لذائذ محدود و متناہی ہوتے ہیں	
۵۶	۱۹	لذت علم تغیر و لذات باعبار دنیا و آخرت دونوں کی دنیا میں جاہل سے جاہل ہی علما کی عزت کرتے ہیں اور انکی حکومت سلاطین و حکام پر چلتی ہے ۔	
"	۷	علم کا ا نفع ہونا اس طرح ثابت ہے کہ سعادت	

صفحہ	ک	مضمون
۱	۲	۳
		جاوید منحصر ہے جلب منفعت و دفع مضرت میں - اور یہ بدون علم کے ممکن نہیں -
۵۷	۷	علم کے ضرر رنجی تو ہم کا دفعیہ -
	۱۳	تفصیل مغالطات -
	۱۷	پہلا مغالطہ علم کا نفع اوسکے غایت کے مافوق طلب کرنا
	۲۱	دوسرا مغالطہ علم کو اوسکے رتبہ سے زیادہ اعر و اشرف سمجھ لینا -
۵۸	۳	تیسرا مغالطہ اوسکے غایت کے خلاف اوس کا مقصود قرار دینا -
	۸	آج کل رفارمرین اسی قسم کی غلطی میں مبتلا ہیں کہ غایت استحصال و استکمال مال و منال تصور کرتے ہیں -
۵۹	۱	ایک رفارمر کی تحریر پر نکتہ چینی -
	۱۷	علماء ماوراء النہر کا ماتم برپا کرنا اقامت مدرسہ نظامیہ پر -
۶۰	۷	چوتھا مغالطہ خود آدمیوں کا جہل ہے -
	۱۹	ساتویں دلیل - تعلیم منجھڑ صنایع تمدنی ہے -
۶۱	۱۲	جس قدر حضارت و عمران ترقی کرے علوم بھی پرستے جاتے ہیں -
	۶۰	اہل قری کو تحصیل علم کے لئے امصار متحدہ لیسٹ سفر کرنا پڑتا ہے -
۶۲	۸	حضارت و تمدن کے چاسے رہنے سے علوم و صنایع میں بھی کساد پیدا ہوتا ہے -
	۱۲	یورپ و جاپان و امریکہ کی ترقی علوم و صنایع کا سبب بھی ہے -
		کہ وہاں کی تمدنیت ترقی ہوئی ہے -

صفحہ نمبر	صفحہ نمبر	مضمون
۱	۲	۳
۲۰	۲۰	جاپان کی ترقی کا سبب -
۴۳	۵	سر آسمان جادو ہمارے اسکا تکرہ اور بہادر مدوح کا مولف
		ریورٹ سے اسکی اسکیم طلب کرنا -
		طلبہ کا تحصیل علوم و فنون محتاج ایہا کی غرض سے لندن روانہ
		کرنسکی تجویز -
۱۱	۱۱	اسکیم گزرائیدہ مولف کا خلاصہ -
۴۳	۴	فنون طبیہ -
	۱۴	فنون ایجنیرے و اعلی کلچر -
۴۵	۵	فنون قانونیہ -
	۱۵	اخراجات تعلیم کا تخمینہ -
		باب دوم ولایں تعلیم جبری بین مین
۴۷	۵	افادہ وجوب و حرمت شرعی کے اصول -
	۱۱	پہلا اصل - خبر سے مثل انشاء کے حکم وجوب کا ثبوت ہوتا ہے اور
		جب مامور بہ مین مبالغہ منظور ہوتا ہے تو امر سے خبر کی طرف
		حول کیا جاتا ہے -
۴۸	۳	دوسرا اصل - قول مستلزم ایجاب ہوتا ہے نہ قفل -
	۴	تیسرا اصل - حقیقت امر کی وجوب ہے آیا حجب و تخییر وغیرہ امور اس سے
		مجازاً مراد لئے جاتے مین -
	۷	چوتھا اصل - مامور بہ حسن بالذات یا بالعبہ ہوتا ہے اور

مضمون

صفحہ نمبر	صفحہ نمبر	مضمون
۱	۲	۳
۹	۱۰	نہی عن قبیح با لذات یا با یغیر ہوتا ہے۔
۱۴	۱۵	پانچواں اصل۔ جو واجب ہو عقلاً وہ حسن ہو گا عقلاً جو عقلاً واجب ہو گا
۱۸	۱۹	اوستا عقلاً قبیح ہو گا اور جو جرم ہو عقلاً اوستا ترک عقلاً واجب ہو گا۔
۱۸	۱۹	چھٹا اصل۔ ترجیح با لذات اولے سے ترجیح با لوصف سے۔
۱۵	۱۶	ساتواں اصل۔ دو ضدوں میں شرائط تناقض پابجائین تو
۱۸	۱۹	وجوب ایک کا دوسری کی حرمت پر اور حرمت ایک کی
۱۸	۱۹	دوسری کی وجوب کو مستلزم ہوگی۔
۱۸	۱۹	آٹھواں اصل۔ ترتیب حکم بوصف مشعر ہے کہ وصف علت حکم ہے۔
۱۹	۲۰	نواں اصل۔ عبرت عموم لفظ کو ہے نہ خصوص مورد کو۔
۲	۳	اد لکتا یہ
۲۳	۲۴	پہلی آیت۔
۱۱	۱۲	دوسری آیت۔
۱۳	۱۴	ابن عباس کی تفسیر رباعین کے معنوں میں بخاری سے۔
۱۹	۲۰	ابن زید کا مقولہ رباعین کی تفسیر میں۔
۲	۳	شعرو کا مقولہ رباعین کی تفسیر میں۔
۴	۵	ابو عبیدہ کا مقولہ رباعین کی تفسیر میں۔
۱۳	۱۴	مرہ بن شریمل کا مقولہ رباعین کی تفسیر میں۔
۱۵	۱۶	تیسری آیت۔

صفحہ نمبر	صفحہ نمبر	مضمون
۱	۲	۱۳۳
۴۱	۱۷	چوتھی آیت -
۴۲	۷	علماء کو علم کا نہ بتانا حرام ہے -
-	۸	توریت میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو مفت سکھانیکا حکم ہے -
-	۱۰	تصنیف فرض کفایہ ہے اگر ترک کیجائے تو علم ضائع ہو جائے -
-	۱۲	ابوہریرہ فرماتے تھے کہ اگر یہ آیت نہ ہوتی تو وہ روایت نہ کرتے -
-	۱۸	پانچویں آیت -
۷۳	۱	چھٹی آیت -
-	۵	حکومت کی تفسیر -
-	۱۵	ثقال کا قول -
-	۱۷	مفسرین کے اقوال -
-	۲۰	حضرت شافعی کا قول -
۷۴	۲۱	ساتویں آیت -
۷۵	۱۰	ام معروف کل امت پر واجب ہے اور وقع ضرر ہر ایک شخص پر واجب ہے -
۷۶	۱۲	اولہ سنت نبویہ
-	۱۳	پہلی حدیث -
-	۱۵	دوسری حدیث -
-	۱۷	تیسری حدیث -

مضمون	صفحہ نمبر	صفحہ نمبر
س	۲	۱
چوتھی حدیث -	۱۹	۶
پانچویں حدیث -	۲۱	۶
چھٹی حدیث -	۲	۷۷
ساتویں حدیث -	۴	۶
آٹھویں حدیث -	۶	۶
نویں حدیث -	۸	۶
دسویں حدیث -	۱۱	۶
گیارہویں حدیث -	۱۳	۶
بارہویں حدیث -	۱۴	۶
تیرہویں حدیث -	۱۸	۶
چودھویں حدیث -	۲۰	۶
پندرہویں حدیث -	۱	۷۸
سولہویں حدیث -	۳	۶
سترہویں حدیث -	۵	۶
اٹھارہویں حدیث -	۹	۶
اویسویں حدیث -	۱۳	۶
بیسویں حدیث -	۱۵	۶
اکیسویں حدیث -	۱۹	۶
بانیسویں حدیث - نجران بانیس حدیثوں کے ۱۰۱۱ و ۱۳ و ۱۴	۱۹	۸۰

صفحہ	صفحہ	مضمون
۱	۲	۳
		۲۰۰ و ۲۱۰ سے فرضیت علم اور اسکا منع کرنا حرام و مانع کا ہلاکت میں پڑنا و لڑکون کی تادیب و عقوبت غیر معلم و متعلم ثابت ہوتی ہے۔
۸۱	۱۴	بیان اجماع امت
۸۲	۱۵	فرضیت علم مجمع غلیہ امت ہے۔
۸۳	۲۱	ابتداء خلافت راشدہ سے لیکر خاتمہ دوات اسلامیہ تک اسکا اہتمام رہا ہے۔
۸۴	۲	حضرت عمر کا مدارس و قراء کا مقرر کرنا۔
۸۵	۵	وظیفہ بقدر قضاہیت بیت المال سے ملتا تھا۔
۸۶	۸	علم شرط افسرے بلکہ شرط تجارت قرار دی تھی جاہل تجارت کرنے نہ پاتا تھا۔
۸۷	۱۲	ابن مسعود و عمار بن ابی اسر کو حضرت عمر نے معلم و وزیر کو فدا کیا تھا
۸۸	۱	حضرت عمر نے امرائے امصار کا فریضہ تعلیم قرار دیا تھا۔
۸۹	۵	عبداللہ ابن مفضل و ن دس لوگوں سے تھے جنکو حضرت عمر نے تعلیم کے لئے بصرہ روانہ کیا تھا۔
۹۰	۱۱	بادشاہان اسلام اپنے ولیعهد کرنے میں علم کا اعتبار کرتے تھے
۹۱	۱۲	ولید کا قصہ۔
۹۲	۲۰	خافا اپنی اولاد کو علم سیکھنے کے لئے بادیہ بھیجتے تھے۔

صفحہ	صفحہ	مضمون
۱	۲	۳
۸۲	۱	ولید کے زمانہ میں یتیم بچوں کی تعلیم کے لئے مودب و مدرس مقرر ہوتے تھے
۸۳	۲	رشید نے معصوم کو اس لئے خلیفہ نہ کیا کہ وہ امی تھا۔
۸۴	۵	مامون نے منگل کا روز مناظرہ علما کے لئے مقرر کیا تھا۔
۸۵	۶	منصور کا تردد طلب علم میں۔
۸۶	۱۳	مارون رشید کا امام مالک کے حلقہ درس میں جانا اور موطا کی سند لینا
۸۷	۱۵	سلاطین اسلام بذات خاص تعلیم و تعلم کرتے تھے۔
۸۸	۸	محمود غزنوی کے عہد کے مدرسے و کتب خانے۔
۸۹	۱۲	سلطان مسعود بن محمود کے مدارس و نصائیف۔
۹۰	۲۱	سلطان علاء الدین خلجی کے عہد کے علما و مدرسین وغیرہما۔
۹۱	۱۳	محمد تغلق کا حال۔
۹۲	۳	فیروز شاہ تغلق کا حال۔
۹۳	۱۸	سلطان سکندریہ کا حال۔
۹۴	۲	فیروز شاہ بہمنی کا حال۔
۹۵	۱۸	ابراہیم شرقی کا حال اور ملک العلماء قاضی شہاب الدین دہلوی کا حال۔
۹۶	۱۰	ہمایون و اکبر و جہانگیر و شاہ جہان کے حالات کا حوالہ اور نجی تاریخوں پر
۹۷	۱۹	عالم گیر کے علم و فضل و خطاطی اور اسکے زمانہ میں ہر ایک کا کوئی
۹۸	۱۰	مدرسہ مدرسہ کا مقرر رہنا و طلبہ و مدرسین کیلئے نقدی و اراضی کا

صفحہ نمبر	صفحہ نمبر	مضمون
۱	۲	۳
۴۱	۱۷	مدد معاش ملنا -
۴۲	۱۸	داراشکوہ کی تصانیف و علم و فضل و قدر و اپنوں کا حال -
۴۳	۱۹	عالمگیر کے لڑکے و لڑکیاں بھی علمی حیثیت و فضیلت کی رو سے قابل
۴۴	۲۰	تعریف تھے -
۴۵	۲۱	محمد سلطان حافظ و خطاط و فارسی و ترکی و عربی بہت اچھی طرح جانتا تھا
۴۶	۲۲	محمد معظم حافظ قاری - محدث - فقیہ تھا - عربی فارسی ترکی زبان پر پورے
۴۷	۲۳	قدرت رکھتا تھا -
۴۸	۲۴	محمد اعظم تحصیل علمی کیا تھا -
۴۹	۲۵	کام بخش حافظ و فاضل و مختلف خطوط کا خوشنویس و ترکی بھی بہت اچھی
۵۰	۲۶	طرح جانتا تھا اپنے بہائیوں میں فضیلت کے لحاظ سے بڑا ہوتا تھا
۵۱	۲۷	بد النسا عالمہء حافظ تھی -
۵۲	۲۸	زیب النسا حافظ عالمہ اقسام خطوط کی خوشنویس و مصنفہ تھی اوس کا
۵۳	۲۹	کتب خانہ اوس زمانہ میں نادر روزگار شمار ہوتا تھا بہت مصنفین
۵۴	۳۰	نے اوس کے نام پر تصانیف کئے ہیں منجملہ اوس کے صفی الدین دہلوی
۵۵	۳۱	نے تفسیر کبیر کا ترجمہ سستی بہ زیب القاسم اسکے نام کیا ہے -
۵۶	۳۲	آصفیہ اول عثمانی کا حال -
۵۷	۳۳	ظوائف الملوکی کا زمانہ -
۵۸	۳۴	انگریزی خوانوں کے اعتراض کا لالا اصل ہونا کہ مسلمانان ہند

نفا	۱	۲	مضمون
			۳
			دکن نے کوئی چھوٹے گاؤں میں بھی کوئی چھوٹا مدرسہ قائم نہیں کیا اور نہ کسی علمی کمپن روپیہ پیشہ صرف کیا اس افترا و بہتان کا دھبیہ۔
۹۵	۹		انتظام ملکی و شرعی شاہن سلف سے بخبری اس اعتراض کا موجب ہے۔
		۱۷	انگلستان میں بھی تعلیم کا تعلق رو ساری ملت و خوائف و مساجد یعنی چچ سے تھا۔
۹۶	۶		ہر خاتواہ و جامع کے ساتھ مدرسہ کا ہونا واجبات سے تھا اور ہر ایک قصبہ و قریہ میں ایک ملا مقرر رہتا تھا اور ایک ہی۔
		۱۶	مدرسہ فاروقیہ اورنگ آباد۔
		۱۵	کتب خانہ تخیہ شاہ مسافر۔
		۲۰	ملک التجار خواجہ گوانکا مدرسہ برید۔
۹۸	۱۷		کتب فقیرہ احکام سلاطین میں مدارس و مدرس و طلبہ کی مابست
			جزئی احکام یہی مسطور ہیں تعطیل کے ایام کی تنخواہ مدرسین لے سکتے ہیں
			یا نہیں۔ علما کے وظائف بیت المال سے کیس قدر ملنے چاہئیں بقدر
			حاجت یا بمقدار فضیلت اونکی اولاد پر اور اونکے وہ منتقل ہو سکتے ہیں
			یا نہیں۔ علما و مدرسین کو باوجود غنا زکوۃ جائز ہے یا نہیں۔ مساجد
			میں درس جائز ہے یا نہیں۔ مدرسے سے مدرس پر ضمان آتا ہے یا نہیں
			اگر آہ و ضرب تعلیم کیلئے جنیان پر جائز ہے یا نہیں۔ منع درس و وعظ
			نا اہل واجب ہے یا نہیں۔ ابتداء انتہائی درس کس طرح کرے۔

صفحہ نمبر	۱	۲	مضمون
			۳
			معلمین و متعلمین کے آداب کیا ہیں - کس روز درس شروع کرے - تعطیل کس دن ہو - ایام تعطیل کی تنخواہ مدرس پاسکتا ہی یا نہیں - طلبہ کی تفریح و بازی کی احکام - تقرر موت علماء و طلباء از بیت المال - اگر بیت المال سے مسافر طالب علم کو کچھ مقرر نہ ہو تو عام مسلمانوں پر اسکی موت واجب ہے -
۹۹	۱۹		اہل اسلام میں کسی زمانہ میں درس و تدریس سے غفلت نہیں ہونی بلکہ وہ اسکو فرض دینی و دنیوی سمجھتے رہے -
	۵		ادلہ قیاسیہ فرضیت تعلیم
	۶		پہلی دلیل - علم ماموریہ و جہل منہی عنہ ہے لہذا امت پر اسکا اختیار و اسکا ترک فرض ہے -
	۱۰		دوسری دلیل - عمل فرع علم ہے اور اعمال فرض ہیں تو اصل بطریق اولے فرض ہوگا -
	۱۲		تیسری دلیل - منع خیر و اسباب خیر فقہاء اربعہ کے پاس حرام ہی اور علم و حکمت خیر کثیر ہے لہذا اسکا منع حرام ہے پس واجب فرض ہوگا -
	۱۴		چوتھی دلیل - بحکم الضرریۃ ال ضرر جہل کا رفع کرنا ضرور ہے -
	۱۵		پانچویں دلیل - بحکم در المقاسدا ولی من طلب المنافع جہل کا دفعہ جو منشا فساد ہے و ضرور واولی ہے -
			چھٹی دلیل - بحکم احاجہ کثرت منزل الضرورة عامۃ و خاصۃ کو عمل

صفحہ نمبر	صفحہ نمبر	مضمون
۱	۲	۳
۱۰۱	۱۲	سب کو ضرورت و حاجت ہے لہذا ضروری و واجب ہے۔
۱۰۲	۱۸	اختلاف علماء و فقہاء در بارہ فرض عین و فرض کفایہ و مندوب و جائز و ناجائز۔
۱۰۳	۲۱	علماء کے آرا قدر علم مفروض کے تعین میں مختلف ہیں۔
۱۰۴	۲۳	سب کا حاصل یہ ہے کہ جو محتاج الیہ و ضروری معاش و معاد ہر انسان کو
۱۰۵	۵	بعض فقہاء کی رائی علوم مفروضہ و مباحہ کے بیان میں۔
۱۰۶	۱۱	مکافضل اللہ روز یہاں کی رائے اس بارہ میں۔
۱۰۷	۱۶	فروض کفایات وہ ہیں جن پر مصالح دینی و دنیوی موقوف و متعلق ہیں۔
۱۰۸	۱۹	فروض کفایات میں سب سے مقدم اقامت حجۃ علمیہ شرعیہ ہے۔
۱۰۹	۱	دوسرا دفع ضرر و ازالہ فقر و فاقہ مسلمانان۔
۱۱۰	۳	تیسرا خیر و پیشہ خیر زندگی کا دار و مدار ہے۔
۱۱۱	۵	چوتھا ہر اقلیم میں قیام علوم۔ ہر ایک اقلیم میں ایک مفتی و مدرس
۱۱۲	۷	کافی نہیں بلکہ مسافت قصر صلوٰۃ و قلت و کثرت آبادی کے لحاظ سے
۱۱۳	۷	مفتی و مدرس کا تقرر کیا جاوے۔
۱۱۴	۷	جو کوئی خود مکلف ہو اور فطن اور روز سے بی فکر و فارغ یا اوس سے
۱۱۵	۷	درگزر کر سکتا ہو اوس پر علوم غیر مفروضہ کا سیکھنا فرض ہو جاتا ہے۔
۱۱۶	۹	ہر ایک اہل حرفہ کو اذکار علم سیکھنا فرض ہے۔
۱۱۷	۱۰	جو شخص عالم و قادر و عظیم تعطیل فرض کفایہ ہو اور وہ اوس کا تدارک نہ کرے

صفحہ	صفحہ	مضمون
۱	۲	۳
۱	۱	گنہگار ہوتا ہے۔
۱۱	۱۱	عالم قادر بالا اتفاق پادشاہ ہے۔
۱۲	۱۲	آداب المجاہدین میں فنون حربیہ کو فرض عین لکھا ہے۔
۱۰۳	۱۹	صاحب کشف الظنون کی راجی فرض عین فرض کفایہ کے بارہ میں۔
۱۰۳	۳	علوم فرض کفایہ وہ ہیں جنس امر دنیا کا قوم ہو اور قانون شریعت مستثنی نہ ہو۔
۱۰	۱۰	صاحب درالمختار کا بیان۔
۱۰۵	۳	صاحب تبیین المجاہدین کا بیان۔
۱۰۶	۱۲	شرح تحریر عین فرض کفایہ میں صنائع محتاج الیہا کو داخل کیا ہے۔
۱۰۶	۱۲	تبیین المجاہدین میں اون علوم کو جو قوام امر دنیا میں اوستغنی
۱۰۶	۱۹	نہ ہو فرض کفایہ میں داخل کیا ہے۔
۱۰۶	۱۹	علماء اختلاف در بارہ افضلیت فرض عین و فرض کفایہ۔
۱۰۶	۶	بعض علماء کے پاس اخلاق و تصوف فرض عین ہے۔
۱۰۶	۱۵	امام غزالی کے پاس فلسفہ حرام نہیں۔
۱۰۶	۱۹	علم نجوم ضروری ہے۔
۱۰۶	۱	حضرت عمرو کی تاکید علم نجوم کے سیکھنے کیلئے۔
۱۰۶	۳	حج و جہاد دریائی بدون اسکے معطل ہو جائے۔
۱۰۶	۵	موسموں کا دریافت کرنا اور رعایا کو قحط و طوفانوں کے صدما
۱۰۶	۵	بچانا بدون اسکے ممکن نہیں۔

صفحہ نمبر	۱	۲	مضنون
	۱	۲	۳
۱۰۷	۸		سحر کا سیکھنا اور ساحراہل حرب کے لئے فرض ہے۔
=	۱۲		دوسرے علوم کے احکام دوسرے علما کی رائے پر شارح و
=	=		ماثر شرح و قایہ کے قول کے مخالف ہیں۔
=	۱۷		حسن و قبیح پر حلت و حرمت کا مدار ہے۔
۱۰۸	۲		جب نئے مسائل میں انکا لحاظ ہے تو سیاسی مسائل میں ضرور
=	=		اوس کا خیال کرنا چاہیے۔
=	۶		بحکم مقدمۃ الواجب واجب مقدمات فرض فرض ہونگے۔
=	۷		مکتب کی رسم و اونسی اصلیت۔
=	۱۶		ارکون کے مارنے کا حکم حدیث میں۔
=	۱۷		حدیث اول۔ حدیث ثانی۔
۱۰۹	۳		فتاؤن میں تصحیح ہے کہ پڑھنے پر جبر کر سکتے ہیں۔
=	۷		حدیث ولا عاجلہم القہر سے اس پر استناد۔
=	۸		بخاری کے باب التوثیق (ممن تخشی معرفۃ و قید ابن عباس عکرمۃ
=	=		کے حدیث سے استناد۔
=	۱۳		اگلے مسلمان غلاموں کے تعلیم کا بھی اہتمام کرتے تھے۔
=	۱۵		قانون کا خلاف جرم ہے اور ہر جرم مستوجب نرا ہوتا ہے اگر
=	=		جبر و اکراہ تعلیم ثابت ہوتا ہے۔
=	۲۰		احساب عامہ و خاصہ پر فرض ہے اور اوس کے لئے قرآن ہے۔
۱۱۰	۱		دلیل لیل و امر بالمعروف و نہ عن المنکر الخ۔

مضمون

صفحہ نمبر

صفحہ نمبر	مضمون
۱	۲
۱۱۰	۳
-	۵
-	۷
-	۹
-	۱۱
-	۱۳
-	۱۵
-	۱۷
۱۱	۱۹
۱۱۱	۲۱
-	۲۳
-	۲۵
-	۲۷
۱۱۲	۲۹
-	۳۱
-	۳۳
-	۳۵
۱۱۳	۳۷
-	۳۹

صفحہ نمبر	صفحہ نمبر	مضمون
۱	۲	۳
۱	۱	جو شریعت کے محافظات کرے جس سے نظام عالم باقی رہے
۱	۱	زایل نہ ہو جائے
۱۱۲	۳	بادشاہ کو حفظ شریعت کیلئے کن امور کی تقدیم کی ضرورت ہے اور اسکی
۱	۱	تہہ کیا ہے۔
۱۶	۱۶	حضرت عمرؓ نے حضرت علیؓ کو انفا و احکام اجتہاد پر مامور فرمایا تھا۔
۲۰	۲۰	صدرا الصدور و شیخ الاسلام کی راہی پر امور دینیہ کے احکام کا درجہ
۱	۱	رکھے۔
۱۱۵	۳	شیخ الاسلام کے فرایض۔
۱	۳	اول۔ جو جس علم کے زیادہ مہارت رکھتا ہے اسکو اس علم کا متفصل
۱	۱	کرے۔
۹	۹	دوم۔ جن طالب العلم کو جس علم و فن سے رغبت و مہمت ہو اسکو
۱	۱	اوس میں مشغول کرے۔
۱۱	۱۱	سوم۔ طلبہ پر مثل والدین شفقت کرے۔
۱۶	۱۶	چہارم۔ مدرسین سے بھی شفقت کرے۔
۱۳	۱۳	پنجم۔ تعلیم کی نگرانی کرے کہ مدرسین کیا پڑھاتے ہیں اور طلبہ کیا پڑھتے ہیں۔
۱۴	۱۴	ششم۔ امتحان لیا کرے اور کامیابوں کو صلہ و انعام دے۔
۱	۱	دوسرے عہد و تناقص سے ترقی کریں۔
۱۵	۱۵	ہفتم۔ در صورت عدم کامیابی طلبہ قصور مدرسین سے یا طلبہ دریافت
۱	۱	کرے اگر قصور مدرسین ثابت ہو تو اوپر جو مانہ و تبدیل و تنزل وغیرہ کی

صفحہ نمبر	صفحہ نمبر	مضمون
۱	۲	۳
۱	۱	سنرا دی اگر طلبہ کا قصور ہو تو دیکھئے کہ عدم مناسبت کی وجہ سے ہے یا
۱	۱	عدم محنت کی اگر عدم مناسبت کی وجہ سے ہو تو جس فن سے مناسبت
۱	۱	ہو اسی مدرس کے تفویض کرے اگر عدم محنت کی وجہ سے ہو تو پہلے
۱	۱	سمجھاؤ پھر زبردستی بخ کرے۔
۱۱۶	۶	ہشتم۔ طلبہ کی اوقات و خلوات کی نگرانی کیلئے ناظر مقرر کرے۔
۱	۱	نہم۔ طلبہ بدشوق و بدچلن کو سنرا اور شوقین و نیک رویہ کو جزا دی
۱۱۷	۱	ماحصل و نتیجہ مباحثہ کا مقدمہ کہ ہر بار شاہ اپنی رعایا کو مثل دوسرے
۱	۱	قوانین کے پابندی پر مجبور کرے گا جہاں حق ہے تعلیم پر مجبور
۱	۱	کرنے کا یہی حق ہے اور اس وجہ سے یورپ و امریکا و جاپان
۱	۱	میں جبر کیا جاتا ہے مگر شریعت سے سیاست میں اب تک یہ نقص ہے
۱	۱	کہ کفایت طلبہ بیان مقرر ہے وہاں نہیں۔
۹	۹	عہد خلافت راشدہ سے مصرف بیت المال میں کفایت علماء
۱	۱	طلبہ مثل اور اخراجات ملک کے محبوب و شمار ہوتی تھیں۔
۱۵	۱۵	فضیلت علم کی بحث و ادسکے اول۔
۱	۱۱۸	مصنفین اسلام کے اس بارہ میں خاص خاص ہیں ان کو بعض نام
۱۳	۱۳	فضیلت علم سے کہ کیا کا پڑھنے والا یہی واقف ہوتا ہے۔
۶	۱۱۹	تضییع شعر کریماترا علم و دین و دنیا تمام الخ۔
۱۵	۱۵	(اول فضیلت علم از کتاب)
۱۶	۱۱۹	پہلی آیت۔

صفحہ نمبر	صفحہ نمبر	مضمون
۱	۲	
۱۳۰	۱۸	دوسری آیت -
۱۳۱	۱۰	تیسری آیت -
۱۳۲	۱۸	چوتھی آیت -
۱۳۳	۵	پانچویں آیت -
۱۳۴	۱۸	چھٹی آیت -
۱۳۵	۱۵	ساتویں آیت -
۱۳۶	۴	آٹھویں آیت -
۱۳۷	۱۹	نویں آیت -
۱۳۸	۹	دسویں آیت -
۱۳۹	۱۳	گیارہویں آیت -
۱۴۰	۲۰	بارہویں آیت -
۱۴۱	۳	تمام کتب آسمانی فضیلت علم پر ناظر ہیں -
۱۴۲	۳	توریت کا بیان -
۱۴۳	۱۳	زبور کا بیان -
۱۴۴	۴	انجیل کا بیان -
۱۴۵	۱۰	ہندو کے کتب سماوی میں فرضیت و فضیلت علم کا ذکر ہے -
۱۴۶	۲۰	چودہ و دہیاد جو شیٹ کلان -
۱۴۷	۲	برہمن کیا کیا سیکھنا چاہیے اور کیا نہ سیکھنا چاہیے -
۱۴۸	۵	چترے پر کون علم فرض ہے اور کونسا ناجائز -

صفحہ	صفحہ	مضمون
۱	۲	۳
۰	۷	دیش کر کیا کیا سیکھنا اور کیا نہ سیکھنا فرض ہے۔
۰	۱۰	منو کا قول بزرگی عالم کے بارہ میں۔
۰	۱۲	پنجوا کہیان کی تحریر۔
۰	۲۰	راجہ بہت ہری کی تحریر۔
۱۳۱	۱۳	ہہاراج جاگی و لکھ کا ارشاد متا کچھ امین۔
۰	۱۷	کالیداس کا قول۔
۰	۲۱	اوس راجہ کا حکم جو نگرانی تعلیم و تعلم نہ کرے۔
۱۳۲	۲	اوپنشد میں اولیا و اطفال کا کیا حکم ہے۔
۰	۹	منسرتی میں صدقہ علم کے ثواب کا ذکر و عدم تعلیم و تعلم کی سزا۔
۰	۱۶	تعلیم کے لئے کون کب تک کس کس کو تادیب کر سکتا ہے۔
۰	۲۱	اوستاد کا فریضہ۔
۱۳۳	۲	رگ وید کی وحید حاکم فاضل تعلیم و تعلم کے حق میں۔
۰	۵	عہود حکومت ہائی ہندو میں آیات تادیب و احتساب پر عمل تھا یا نہیں۔
۰	۱۲	سد اشو شاستری کی قدر و منزلت کا ذکر۔
۰	۲۰	(ادلہ سنت فضیلت علم)۔
۱۳۴	۱	اخبار
۰	۲	پہلی حدیث۔
۰	۳	دوسری حدیث۔
۰	۵	تیسری حدیث۔

مضمون	۱	۲
۳	۲	۱
چہتی حدیث -	۷	۷
پانچون حدیث -	۱۱	۷
چہٹی حدیث -	۱۵	۷
ساتون حدیث -	۱۹	۷
آٹھون حدیث -	۱	۱۳۵
نون حدیث -	۳	۷
دسویں حدیث -	۷	۷
گیارہون حدیث -	۱۱	۷
بارہون حدیث -	۱۵	۷
تیرہون حدیث -	۱	۱۳۶
چودھون حدیث -	۷	۷
پندرہون حدیث -	۱۳	۷
سولہون حدیث -	۱۵	۷
سترہون حدیث -	۳	۱۳۷
اٹھارہون حدیث -	۱۵	۷
انیسویں حدیث -	۲	۱۳۸
بیسویں حدیث -	۱۰	۷
اکیسویں حدیث -	۱۴	۷
بائیسویں حدیث -	۱۶	۷

مضمون	صفحہ	نمبر
۳	۲	۱
تیسویں حدیث -	۲۰	=
چوبیسویں حدیث -	۵	۱۳۹
پچیسویں حدیث -	۱۶	=
چھبیسویں حدیث -	۴	۱۴۰
ستائیسویں حدیث -	۸	=
اٹھائیسویں حدیث -	۱۶	=
انستیسویں حدیث -	۲۰	=
تیسویں حدیث -	۳	۱۴۱
اکتیسویں حدیث -	۱۱	=
بستیسویں حدیث -	۱۷	=
تینتیسویں حدیث -	۲	۱۴۲
چونتیسویں حدیث -	۸	=
پنستیسویں حدیث -	۱۴	=
چھتیسویں حدیث -	۲۰	=
سینتیسویں حدیث -	۵	۱۴۳
اڑتیسویں حدیث -	۱۷	=
انستالیسویں حدیث -	۶	۱۴۴
چالیسویں حدیث -	۱۰	=
اکتالیسویں حدیث -	۱۳	۱۴۵

صفحہ	صفحہ	مضمون
۱	۲	۳
۱۴۶	۴	بیالیسویں حدیث -
۱۴۷	۱	ترتالیسویں حدیث -
۱۴۸	۷	چوتالیسویں حدیث -
۱۴۹	۱	سعادت دو قسموں میں منحصر ہے اور اوس کا احصاء عقلی -
۱۵۰	۳	منافع دینی کے اقسام -
۱۵۱	۴	پہلی قسم -
۱۵۲	۵	دوسری قسم -
۱۵۳	۶	منافع دنیوی کے اقسام اور اوس کا احصاء چار قسموں میں -
۱۵۴	۱۰	قسم اول و ثانی -
۱۵۵	۱۲	قسم ثالث -
۱۵۶	۱۵	قسم رابع -
۱۵۷	۲۱	استیلا کی دو قسمیں ہیں -
۱۵۸	۸	قسم ثانی -
۱۵۹	۱۰	قسم اول قسم ثانی -
۱۶۰	۱۳	قاعدہ ظاہر و باطن -
۱۶۱	۱۶	قسم دوم قسم ثانی -
۱۶۲	۲۰	قسم ثالث -
۱۶۳	۲	قسم ثالث کے اقسام -
۱۶۴	۳	اول -

مضمون	صفحہ	نمبر
۳	۲	۱
دوم -	۵	۱۵۱
پنجا لیسویں حدیث -	۱۰	۵
چھیا لیسویں حدیث -	۱۶	۵
سیفتا لیسویں حدیث -	۳	۱۵۲
اڑتالیسویں حدیث -	۱۳	۵
انچا سوین حدیث -	۱۵	۵
پچاسوین حدیث -	۸	۱۵۳
اکاون وین حدیث -	۱۳	۵
باون وین حدیث -	۱	۱۵۳
ترپن وین حدیث -	۱۱	۵
چرپن وین حدیث -	۱۹	۵
پچھن وین حدیث -	۱۰	۱۵۵
چہپن وین حدیث -	۱۸	۵
ستاون وین حدیث -	۵	۱۵۶
اٹھاون وین حدیث -	۱۹	۵
انسٹوین حدیث -	۲	۱۵۷
ساتوین حدیث -	۱۳	۵
اکسٹوین حدیث -	۳	۱۵۸
علا کی تین قسمیں ہیں -	۷	۵

صفحہ نمبر	صفحہ نمبر	مضمون
۱	۲۰	۱
۱۹	۱۹	مراد علما سے اس حدیث میں۔
۲۰	۲۰	مراد حکما سے اس حدیث میں۔
۲۱	۲۱	مراد کبرا سے اس حدیث میں۔
۱۵۹	۳	شقیق بلخی نے ان ہر ایک کے تین تین علامات بیان فرمائے ہیں۔
۱۶	۱۶	باستوین حدیث۔
۱۶۰	۵	اما
۶	۶	پہلی اثر۔
۱۰	۱۰	دوسری اثر۔
۱۸	۱۸	تیسری اثر۔
۲۰	۲۰	چوتھی اثر۔
۱۶۱	۵	پانچویں اثر۔
۱۷	۱۷	چھٹی اثر۔
۲۱	۲۱	ساتویں اثر۔
۱۶۲	۵	آٹھویں اثر۔
۱۱	۱۱	نویں اثر۔
۱۸	۱۸	دسویں اثر۔
۱۶۳	۶	گیارہویں اثر۔
۱۶	۱۶	بارہویں اثر۔
۲۰	۲۰	تیرہویں اثر۔

مضمون	صفحہ	نمبر
۳	۲	۱
چودھویں اثر۔	۱	۱۶۳
پندرہویں اثر۔	۹	=
سولہویں اثر۔	۱۷	=
سترہویں اثر۔	۲۱	=
اٹھارہویں اثر۔	۹	۱۶۶
انیسویں اثر۔	۱۳	=
بیسویں اثر۔	۱۶	۱۶۶
ایکسویں اثر۔	۳	۱۶۷
بائیسیویں اثر۔	۸	=
تیسویں اثر۔	۱۵	=
چوبیسویں اثر۔	۵	۱۶۸
پچیسویں اثر۔	۱۳	=
چھبیسویں اثر۔	۲۱	=
ستائیسویں اثر۔	۱۰	۱۶۹
اٹھائیسویں اثر۔	۱۶	=
انیسویں اثر۔	۱۹	=
تیسویں اثر۔	۱	۱۷۰
اکیسویں اثر۔	۱۱	=
بیسویں اثر۔	۱۵	=

مضمون	صفحہ نمبر	۱	۲
تینٹیون اثر -	۱۰	۱۴۲	
چونتیون اثر -	۱۶	=	
پنتیون اثر -	۱۸	=	
چہتیون اثر -	۲	۱۴۳	
سینٹیون اثر -	۵	=	
اڑتیسون اثر -	۹	=	
انچالیسون اثر -	۱۰	=	
چالیسون اثر -	۱۵	=	
اکتالیسون اثر -	۲۱	=	
بیا لیسون اثر -	۷	۱۴۳	
ترتالیسون اثر -	۱۳	=	
چوالیسون اثر -	۱۵	=	
پینتالیسون اثر -	۱۷	=	
چہالیسون اثر -	۲	۱۷۵	
وجوہ و شواہد عقلیہ بر فضیلت علم		۶	=
پہلی وجہ -	۷	=	
دوسری وجہ -	۱۹	=	
تیسری وجہ -	۱۵	۱۷۶	
چوتھی وجہ -	۲	۱۷۷	

صفحہ نمبر	صفحہ نمبر	مضمون
۱	۲	۳
=	۹	پانچویں وجہ -
۱۷۸	۵	چھٹی وجہ -
=	۱۰	ساتویں وجہ -
۱۷۹	۱۲	آٹھویں وجہ -
=	۱۹	آدم سے خاتم تک سب انبیاء تعلیم و تعلم میں مصروف رہے تھے -
=	۲۱	ابو البشر کا حال -
۱۸۰	۱	ابراہیم علیہ السلام کا حال -
=	۱۸	صالح و ہود و شعیب کا حال -
۱۸۱	۲	موسیٰ علیہ السلام کا حال -
=	۴	حضرت مصطفیٰ صلعم کا حال -
=	۱۷	نویں وجہ -
۱۸۲	۳	دسویں وجہ -
=	۱۰	گیارہویں وجہ -
=	۱۵	بارہویں وجہ -
=	۱۸	تیرہویں وجہ -
۱۸۳	۱	چودھویں وجہ -
=	۱۲	پندرہویں وجہ -
=	۱۳	سولہویں وجہ -
=	۱۷	تیرہویں وجہ -

صفحہ نمبر	صفحہ نمبر	مضمون
۱	۲	۳
۱۸۴	-	تیسرا نکتہ۔
"	۱۱	چوتھا نکتہ۔
"	۱۲	پانچواں نکتہ۔
۱۸۵	۱	باب سوم در بیان اعتراضات مخالفین واجوبہ ان۔
"	۳	صرف دعویٰ کا دلائل کو بنا اثبات مدعا کے لئے کافی نہیں جب تک کہ رفع اعتراض نہ ہو۔
"	۱۲	پہلا اعتراض خلاف تعامل گورنمنٹ انگریزی ہوگا۔
"	۱۹	جواب اعتراض تقلید پر مبنی ہے نہ تحقیق پر۔
۱۸۶	۳	گورنمنٹ کی تقلید امور انتظامیہ میں نیٹواسٹیٹ کو ضرور نہیں بلکہ بعض احوال میں جب ضرر ہے۔
"	۱۵	یہ غلط ہے کہ گورنمنٹ نے اسطریقہ کو اختیار نہیں کیا۔ بلکہ اس کے ملکی و قومی قوانین کی تقلید کرتی چاہئے۔
۱۸۷	۱	برٹش امپائر کے ۱۶ صوبوں میں تعلیم جبری ہے۔
"	۳	گورنمنٹ ہند کے طرف سے غدر کہہ جایا اس پر وہ بہرہ رسہ نہیں رکھتے جو نیٹو رعایا نیٹواسٹیٹ پر رکھتی ہے۔
"	۱۱	اسکا ثبوت
"	۱۶	گورنمنٹ کے مدبر تنظیم و رعایا ہی خواہ نے اس طرف توجہ کی ہے۔
"	۱۹	سر جیمز ڈیمل کی رائے۔
۱۸۸	۲	ستی و مراسلہ کی درخواست گورنمنٹ میں۔
"	۵	ہمارا جہ گائیکوار کا اسطریقہ کو جاری کرنا۔

مضمون

صفحہ	صفحہ	مضمون
۱	۲	۳
"	"	۴
"	"	۵
"	"	۶
"	"	۷
۱۸۹	۹	۸
"	۱۸	۹
۱۹۰	۱	۱۰
"	۹	۱۱
"	۱۲	۱۲
"	۱۷	۱۳
۱۹۱	۴	۱۴
"	۶	۱۵
"	۱۰	۱۶
"	۱۴	۱۷
"	۱۸	۱۸
"	"	۱۹
۱۹۴	۱	۲۰
"	۶	۲۱
"	۱۱	۲۲

مضمون	صفحہ	نمبر
۳	۲	۱
جبر اولیا۔ اطفال پر ہوتا ہے نہ اطفال پر۔	۱۵	"
جبر ابتدا ہی سن میں ضرور ہے کہ ضرر سے بچائی جائیں۔	۳	۱۹۳
جب پرورش و تربیت اطفال میں جبر ستم و ضروری ہے تو تعلیم میں کیوں ہنو۔	۱۶	"
اعتراض پنجم۔ اسکے اجرا سے نیا جرم و نئی سزا تجویز کرنی ہوگی	۴	۱۹۴
جواب۔ اس میں کیا برائی ہے بلکہ ایک معمولی بات و حیران بشری کا مقضا ہے۔	۸	"
یہ غلط ہے کہ نیا قاعدہ ہے۔	۱۷	"
اعتراض ششم۔ حقوق والدین میں دست اندازی ہوتی ہے	۳	۱۹۵
جواب۔ دولت کا بھی مشترک حق ہے دولت ولی عام سے	۶	"
ولی خاص و اپنی شارک کی نگرانی و قائم مقامی اس وجہ سے کہ سبھی اس غلطی کی اصلاح ہی تعلیم پر موقوف ہے۔	۲۱	"
اعتراض ہفتم۔ دولت و رعایا دونوں متحمل اخراجات نہیں ہوتے	۳	۱۹۶
حرانہ سرکاری زیر بار ہوگا	۱۱	"
جواب۔ ایک امر ضروری و نظامی کے بارہ میں زیر باری خزانہ کوئی غدر معقول و مقبول نہیں۔ خصوصاً جبکہ اسکی تلافی اور طے ممکن ہو	۷	"
اسکی گنجائش بدون کسی زیر باری کے ممکن ہے۔	۱۳	"
جب اس قاعدہ کا اجرا محدود و بفرقہ خاص ہے تو زیر بار سے	۱۶	"
کی کوئی وجہ نہیں۔		

صفحہ	صفحہ	مضمون
۱	۲	۳
۱۹۷	۷	مولف و معارف دارون کی راسخی و بارہ سبیل اخراجات تعلیم جبری
۱۶	۱۶	اعتراض ہشتم۔ اس سے رعایا کس طرح مستفاد و بے ادب ہو جائیگی
۹۸	۱	جواب۔ یہ خود غرض عمدہ دارون کا ڈھڑکاہو۔
۱۰	۱۰	تعلیم یافتہ رعایا و گورنمنٹ مین مخالفت نہیں ہو سکتی۔
۱۹	۱۹	جاہل ان خود غرض عمدہ دارون کی خواہش۔
۱۹۹	۳	وہ اپنی خود غرضی و زرائل کے مخالف پر الزام بغاوت و اغوا لگاتے ہیں۔
۹	۹	یہ راسخی و رعیت کے معنی نہیں سمجھتے یا اونکی خواہش نہیں کر سکی رعایت کرین۔
۱۵	۱۵	شایستگی رعایا سے دنیا میں کبھی مخالفت نہیں ہوتی نہ ہو سکتی ہو۔
۲۰۰	۷	بعض عمدہ دارون کا اعتراض و تمسک بہ نظریہ ایریکہ فیشنل کانگریس
۱۰	۱۰	ایریکہ مین پبلک گورنمنٹ کے نتائج و منافع۔
۱۸	۱۸	کوئی دانشمند نہیں چاہے گا کہ ایک شخص کے لیے ساری دنیا خراب ہو جائے۔
۲۰۱	۳	فیشنل کانگریس کے فوائد و نتائج اور مخالفین کی شکست۔
۱۱	۱۱	فیشنل کانگریس کے مخالف دولت و رعایا دونوں کے دشمن ہیں اور خود غرض۔
۱۵	۱۵	بیان نتائج۔
۱۹	۱۹	اگر یہ نتائج یہاں بھی ہوں تو کیا ترائی ہو۔

صفحہ نمبر	صفحہ نمبر	مضمون
۱	۲	۳
۲۰۲	۱۰	اعتراف نہ ہسم۔ شریف و رزیل کا امتیاز جاتا رہے گا بلکہ شرافت مبدل بہ رزالت ہو جائیگی۔
۱۵	۱۵	جواب۔ تعلیم عام نہیں خاص شرفا ہی کی ہو۔ مولف کی راسی
۱۱	۱۱	میں ترقی سے کسی کو باز نہ رکھنا چاہیے خواہ رزیل ہو یا شریف اگر
۱۱	۱۱	رزیل شریف ہو جائیں تو اس سے کیا بہتر ہو۔
۲۰۲	۵	شرافت کا مدار کسب پر ہو نہ نسب پر۔
۲۰۳	۲	اعتراف دہم۔ تعلیم سے افلاس پھیلتا ہو اور آخر کار دولت و رعیت
۱۱	۱۱	میں ملال رو دیتا ہو جیسا کہ برٹش انڈیا میں تجربہ ہوا ہو۔
۲۰۴	۱	برٹش انڈیا میں تعلیم سے افلاس کی وجہ۔
۱۱	۱۱	رعایا کی تقصیر۔
۲۰۵	۵	قول فیصل۔
۱۱	۱۱	مدبیر اصلاح۔
۱۲	۱۲	مستعرض کے اعتراض کا یہ محل نہیں ہو۔
۲۰۶	۱	باب چہارم
۱۱	۱۱	در بیان آباد حکماء و نظامیہ یورپ و امیریکا و جاپان
۱۱	۵	نظیر و تمثیل لانے کی ضرورت بوجہ وقعت یورپ اور زمانہ بین
۱۱	۱۱	تعلیم عام ہونے کے سبب سے ہو۔
۱۳	۱۳	یورپ اور امیریکا اور جاپان کے نظام و حکماء بلکہ سارے جہان
۱۱	۱۱	کے بہرہ ماننے کے عقلا اس پر متفق ہیں۔

صفحہ نمبر	صفحہ نمبر	مضمون
۱	۲	۳
۱۸	۲	ستون کلیتہاً کی آزادی کے سرغنہ و پراسٹنٹ و ڈسٹرکٹ کے پیشوا
۱۸	۲	سب اس سے متفق ہیں۔
۲۰۸	۲	پیورٹن کا نوٹسٹ کے قوانین میں اسکا ذکر ہے۔
۶	۶	ہین کی پہلی نصیحت یہی تھی۔
۲۰۹	۱	واشنگٹن کی نصیحت یہی تھی۔
۳۴	۳۴	جفرسن کی نصیحت یہی تھی۔
۷	۷	دنیا کی تاریخ میں ایک فیلسوف بھی اسکا مخالف نہیں۔
۲۱۰	۱	ایٹنسن سپارٹا میں سب سے پہلے اسکا رواج و ایجاد ہوا۔
۵	۵	سولن کا قاعدہ۔
۹	۹	یونان کے قوانین کی رو سے ملک تعلیم اطفال کا ذمہ دار تھا۔
۱۱	۱۱	شارلین کے عہد میں مذہبی تعلیم جبری تھی۔
۲۱۱	۳	ہندو ہون صدی کے مورخ اسکی ضرورت خیال کرتے تھے۔
۶	۶	لو تھرنی اسکو افسران ملکی کا فرض منصبی خیال کیا ہے۔
۱۰	۱۰	ملاکتھن کے قانون ملت مرتبہ ۱۵۲۸ء میں اسکی تجویز ہوئی تھی۔
۲۱۲	۱	وریم برگ کے قانون ۱۵۷۸ء میں لازم کیا گیا تھا کہ انبی اولاد کو بلا
۱۱	۱۱	مدارس میں بھیجیں۔
۸	۸	۱۵۷۸ء میں یہ قاعدہ مستحکم ہو گیا۔
۱۳۴	۱۳۴	ملک پر ویشاپا میں یہ قاعدہ ۱۸۳۳ء میں رواج پایا۔
۱۶	۱۶	ملک آسٹریا میں یہ قاعدہ اونیورسٹی میں رواج پایا۔

صفحہ	صفحہ	مضمون
۱	۲	۳
۲۱۳	۲	ملک پر شیا بین یہ قاعدہ ۱۶ء میں جاری ہوا۔
۱۱	۵	ملک سوئزر لینڈ واسکانڈمی نیویا بین مشابہ جرمن قواعد جاری ہوئے
۱۱	۶	ملک ڈنمارک بین ۱۶ء میں اسکوپوری طور پر جاری کیا۔
۱۱	۷	فرانس میں لوئس نپولین کے عہد سے اسکا عام رواج ہوا۔
۱۱	۹	انگلستان میں ۱۶ء سے اس طرف توجہ ہوئی۔
۲۱۲	۱۱	اطلی میں ۱۶ء میں اسکا رواج ہوا۔
۱۱	۱۱	صوبہ بالٹک روسی میں اسکا رواج ہو۔
۱۱	۱۴	سلطنت عثمانیہ میں ۱۶ء سے اسکی بابت احکام جاری ہوئے۔
۲۱۵	۵	گریک میں ۱۶ء سے اسکا رواج ہوا۔
۱۱	۸	اسپین پوز چگل میں بھی اسکا رواج ہو۔
۱۱	۱۰	امیریکہ میں بہت پیشتر کے زمانہ سے اسکا رواج ہوا یعنی ۱۶ء سے۔
۱۱	۱۴	کنکٹ کی مجلس انتظامی مدارس نے اسکی نگرانی کے لیے ایک ناظر ۱۶ء میں مقرر کیا۔
۲۱۶	۵	مساچٹ میں ۱۶ء میں میر محلہ کے معزز لوگوں کو اسکی نگرانی کا حق دیا گیا۔
۱۱	۱۶	میں ۱۶ء سے، آنگ باجبر حاضری مدرسہ کرائی جاتی ہو
۲۱۷	۱	نیو ہام شیر کے قانون سے ۸ سے ۱۴ آنگ حاضری باجبر ہو۔
۱۱	۵	مکی کان - نگر اس کا بھی یہی دستور ہو۔
۷	۶	نواڈا کے قانون سے چودہ سے اٹھارہ درمیان حاضری باجبر ہو۔

مضمون

صفحہ نمبر	صفحہ نمبر	مضمون
۱	۲	۳
۱۰	۲۱۸	کالی فورنیا - بنوجرسی - نیویارک - مین ہی قواعد جبری راج مین -
۹	۲۱۸	انڈیانا - الی نائی - کیان ساس - مسی سٹاٹا - مسی سپی - نپ اسکا
		پنسل و انبا -
۱۰	۲۱۵	رموڈا الینڈ کے حکام ملکی اسکی تائید اور مخفی لفظین کی تردید کرنی
۱۲	۲۱۵	ناظم تعلیمات کان ساس کی راجی ثبتہ رپورٹ
۱۰	۲۱۵	روسلین جوسن مورخ کی رائے -
۱۴	۲۱۵	کیا تہلک سکلوپسڈ یا کی تحریر -
۱۵	۲۲۰	نقشہ ممالک تعلیم جبرے -
۱۶	۲۲۴	تمام دنیا کا تعلیم نقشہ -
۱	۲۲۴	باب پنجم در بیان حالت ملکی و ضرورت رواج قاعدہ تعلیم
		جبرے و راکے در بارہ تعلیم و تخصیص آن -
۵	۲۲۴	انقراض دولت تیموریہ کہ بعد شاہی طور پر ہندوین استظام
		تعلیم نہیں رہا -
۱۱	۲۲۴	ملک آدکن مین سکندر جاہ کے بعد سے کساد بازار سے
		علم مہونے ملکی -
۱۴	۲۲۸	عوام اتباع حکام علم سے بے بہرہ رہے -
۱۸	۲۲۸	لایق دربار و سرکار مہونے کے لئے کن امور کی ضرورت تھی
۵	۲۲۸	علماء مشائخ کے خوانوادہ بھی عوام و حکام پر سبقت لگئے -
۹	۲۲۸	مختار الملک کے عہد کی کیفیت -

صفحہ	صفحہ	مضمون
۱	۲	۳
۱۱	=	مولوی شجاع الدین صاحب مرحوم مغفور کا مدرسہ -
۱۲	=	نواب امیر کبیر شمس الامرا کا مدرسہ اور اونکا مذاق علمی و تصنیف و تراجم کتب فنون ریاضی کا ذوق و شوق -
۲۱	=	مختار الملک مرحوم کی تربیب اعظم علیخاتون صاحبہ در سے -
۲۲۹	۲	مدرسہ ازل العلوم کے بنائے ہوئے ہیں اور اسکے مدرسین عربی و فارسی
۱۳	=	اس مدرسہ کے بعض تعلیم یافتہ جو فی الحال معزز عہد و پیر مقرر ہیں
۱۷	=	مدرسہ طبابت -
۲۰	=	افضل الدولہ کا انتقال و عربیت کی بابت کا لپیٹا جانا -
۲۳۰	۱	مدرسہ انجمنی کا قائم ہونا -
۲	=	اخیر زمانہ مختار الملک مرحوم کا حال -
۹	=	نواب صاحب کالندن جانا اور ڈاکٹر اگہور ناتھ کا ہمراہ لانا -
۱۳	=	ڈاکٹر اگہور ناتھ کا پہلے مدرسہ طبیہ میں کسٹریکچر و فسر مقرر ہونا
=	=	پھر پرنسپل کا لچ قرار پانا -
۱۷	=	مدرسہ عالیہ کی بنا بغرض تعلیم فرزند ان مختار الملک و امرا -
۱۹	=	انحطاط سر رشته تعلیمات کے اسباب -
۲۳۱	۳	عماد السلطنہ کا دورہ و انتظام تعلیمات - و مولف کا مددگار ناظم
=	=	تعلیمات مقرر ہونا -
=	=	مولف مددگار نے اس انتظام میں کیا کیا کیا -
۱۲	=	موازنہ کی افراشیں -
۱۵	=	اخراجات کا اور ممالک سے تقابل -

صفحہ	صفحہ	مضمون
۱	۲	۳
=	۱۹	وہ دلائل جن سے سرکار پر انفرایش موازنہ کی ضرورت ثابت کرائی گئی۔
=	۲۱	(۱) اخراجات ملکیہ کے تخفیف بدوان اسکے تضعیف کے ممکن نہیں۔
۲۳۲	۲	(۲) اہل ملک کی تعلیم سوزرائع آمدنی پر بھارتی ہیں اور اخراجات گھٹیا ہیں
=	۸	(۳) جو بیخ و نفاق رعایا و ریاست ہیں عدم تعلیم کی وجہ سے رو دیا ہے وہ
=	=	بدون تعلیم و توسیع ذرائع مریض نہ ہوگا۔
=	۱۵	انتظام جدید کے بڑے بڑے امور خیر توجہ کی گئی تھی۔
۲۳۳	۹	منظوری اسکیم کے بعد مولوی سید حسین جانا و مولف اسکے مددگار کی
=	=	علی گڑھ سررشتہ تعلیم سے اور سید علی صاحب کا ناظم تعلیمات مقرر ہوتا۔
=	۱۳	تعلیمی حالت کا اندازہ نقشہ ذیل سے ہو سکتا ہے۔
۲۳۴	۱	عام رعایا کو سرکار و سررشتہ تعلیمات سے کیا کیا شکایات ہیں
۲۳۵	۵	تعلیم کی اشاعت کے لئے کیا تدبیر کی جائے۔
=	۶	(۱) تعلیم جبری ہو۔
=	۷	(۲) تعلیم اعلیٰ درجہ کی ہو۔
=	۸	(۳) یورپ کو طلبہ روانہ ہوں۔
=	۱۲	ریاست نظامیہ میں امل و مشائخین و علما کا گروہ زیادہ تر جاہل و عوام بدو
=	=	انکے شایستہ و ترتیب نہ ہونگے۔
۲۳۶	۱۲	ضابطہ تعلیم جبری۔ مشتمل پانزدہ دفعات۔
=	۱۳	(دفعہ ۱) ۷۵ سال تک ہر معاشدار و مغرز کے اطفال لازمی و سر مجبوز
=	۱۵	دفعہ ۲۔ بتدریج کلگر۔ بہمنڈہ۔ اورنگ آباد۔ مستقر صوبہ میں ایک ایک کالج

صفحہ	صفحہ	مضمون
۱	۲	۳
۲۳۷	۳	دفعہ ۳۔ زبان ملکی اردو عربی یا اردو انگریزی حسابی سبق مساق اصول اخلاق قانون و اصول صحت صفائی زراعت و فلاح تانچ سکھائی جاوے۔
=	=	دفعہ ۴۔ بدون سند لیاقت حاصل کرنے کے معاشکے تصرف کا حق نہ ہوگا۔
=	۹	دفعہ ۵۔ کوئی معاشدار عاضری مدرسہ مستثنی نہ ہوگا۔
=	۱۵	دفعہ ۶۔ در صورت تخلف معاش کو رٹ کر لیجاوے گی۔
=	۱۷	دفعہ ۷۔ غفلت عاضری مدرسہ سزا دلا پانچ و پیدہ دو سہ مرتبہ دس روپیہ
=	=	باریس پیدہ آدنی چربانہ ہوگا اسکے بعد اطفال یتام کے جائیدادین کو رٹ کی جاوے گی۔
=	۲۱	دفعہ ۸۔ فی اکمال صالح تربیت معاشداروں کی تربیت بلا الحاط سن سال کیجاوے
۲۳۸	۲	دفعہ ۹۔ وارڈوں کی تعلیم و تربیت کا تعلق خالصہ اس مدرسہ ہو۔
=	۶	دفعہ ۱۰۔ کالج کے لکچرر سرمایہ ذریعہ چندہ و عطیہ جمع کیا جاوے گا س کی رقم جو لیں گے
=	=	کلاس و اسٹور اور جو معاشین خالصہ ہوں وہ بھی تعلیمی صرفہ میں دیدی جاوے گی۔
=	۱۶	دفعہ ۱۱۔ اس سرمایہ کی نگرانی ایک مجلس تفویض ہو جسکے ممبران معاشداروں کی دار نقویں
۲۳۹	۳	دفعہ ۱۲۔ مجلس سب معاشداروں کی فہرست مرتب رکھے۔
=	۸	دفعہ ۱۳۔ اسکے سرپرست حضور پر نور بندگان غالی مدظلہ العالی ہونگے اور
=	=	دارالمہام نیابتہ اجرائی احکام کریں گے۔
=	۱۰	دفعہ ۱۴۔ وارڈ کا انتظام شریکت پریسل کالج و کورٹ ہوگا۔
=	۱۲	دفعہ ۱۵۔ کالج کے شریکت پریسل کورٹ کی جائیداد رہا ہو جائیگی و تفویض وارڈ ہو
		نمت فہرست مضامین پورٹ استاذ تعلیم کے

بِسْمِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله الذي علم بالقلم علم الانسان ما لم يعلم والصلاة والسلام على النبي
الاهي الذي بعث في الامم رسلين معلمين للكتاب والحكم والحكمة وعلى آله واصحابه
الذين هم سفن اليم ونجوم الظلم وفي سباق العلم
سباق العلم :

اتما بعد خادم و خاکیا سے ار باب فہوم واصحاب علوم در مائذہ ہوم و غوم موسوم بجمع التیوم
بکمال عجز و ادب اس محقر یہ کہ بتوقع قبول و رجاء حصول مامول و سؤل اولائش گاہ باگاہ
دیجاہ ظل اللہ حضرت اقدس و اعلائی علیہ حضرت حضور پر نور ادام امداقبالہم و فعاغت
اعلاہم بین پیش کرتا ہے اور عرض پر داز ہے کہ **سہ** غریب شہر تو کتا چہ دست رس دار
ہمزا نیکہ پیش تو این تحفہ غریب آوردہ اگر علیحضرت اسطرف بنظر صلاح و فلاح حامد رعایا
ورایا اپنی خاص توجہ مبذول و اس فدوی و فدائی کے معروضہ کو مقبول فرما وین
تو علم کی برکات و حسنات کو ملک مال مال اور اسکے ثمرات سے ہر ایک صاحب جاہ مال
اور فلس و کمال نہال ہو جائیگا اور علیحضرت کا نام نامی و فیاض کے تاریخ اور نیک نامی کی

سنہری کتاب میں یادگار روزگار رہے گا۔ **۵** برین رواق زبرد نوشہ
اندنبرہ کہ جزگوئی اہل کرم نخواہد ماند **۶** ثانیاً اس ناچیز تحریر کو یلغیاب دارالمہام
سرکار عالی تو اب سرآسمانجاہ بہادر کے نظرفیض اثر میں لا کر ملمس و ملحقی ہے کہ اس مسئلہ مجتہ
بیطرف خاص توجہ مبذول فرما کر اپنی ملک و رعایا کی بہبودی و ترقی قومی و ملکی کی بنیاد
ڈالیں اچر رجالت کج تنگ کو اپنے ملک و قوم سے دور کرین و نکالین۔

تالشا سائر اہل کیاست و سیاست و ریاست و وراست و امرائی ملت و دولت
کی خدمات عالیہ میں اس کو پیش کر کے عرض پر داز ہے کہ اس تحریر کو بغور ملاحظہ فرما کر
اس طرف اپنی اپنی انظار و افکار کو متوجہ کریں اور جو کچھ اس میں قرین صلاح و صواب ہو
اوسکو بجال و برقرار رکھیں اور اوسکی تصویب و تفصیل و تکمیل و تغلیل فرمادیں اور جبکہ
اصلاح کے قابل و لائق ہو اوسکی نقسب کج کریں اور سب کے سب متفق القول بحیثیت مجموعی سرکار
سے اس بارہ میں کوئی قانون منظور و نافذ نہ کیا جائے جس سے تعلیم و تعلم میں عمومیت و
آسانی ہو اور رفع عسرت و وقت و پرباشتی تاکہ قوم ملک پر جو شرقا و غربا و جنوبا و شمالا
تمام جہالت کی عام گہنگھوڑ گشتا چلائی ہو وہی ہر وہ جاتی رہی اور آفتاب علم و فضل افق طالع
قوم و ملک سے نکل آئے اور اوسکی کرنوں سے ساری قوم و سارا جہان منور و روشن ہو جاوے۔
اگرچہ بظاہر یہ مسئلہ اسوقت خاص ہماری ریاست یعنی دولت نظامیہ سرکار حالی سے متعلق ہے
مگر چونکہ اسکے منفعت و حاجت و ضرورت سب ملکوں و قوموں کے ساتھ برابر و مشاف
ہے اگر دوسری مالک اسلامید و غیر اسلامید کے رعایا و نظما بھی اس طرف اپنا خیال
بغرض اصلاح حال و استقبال و حال رجوع کریں اور اپنی اپنی ملک و قوم میں اس
قاعدہ کو جاری و رائج کریں تو حالات و امالا موجودہ و آئندہ آئینوالے نسلوں کو اپنے
صرف مفید و نافع ہوگا بلکہ موجب کمال التعمان و باعث استعجاب و احسان بنو الائنات ہوگا۔

کہ تمام دنیا کے مسلمانوں کو اسکی توفیق عطا کرے تاکہ وہ برکت و فیض تعلیم حکمت سے
 استفادہ اور ارشاد فیض نبیاد حضرت خیر البشر و انما العتہ و معہ السلام کے پورے
 مصدق اور دنیا پر اسکی سچائی ظاہر کرنے والے ہوں۔ اور سب اہل ملت و دولت محلی
 بفضائل علم و حکمت ہو کر حیات جاوید پاوین اور خیر و برکت و سعادت دارین کے
 نوید سے مشر ہوں۔

این دعا از من و از جملہ جهان آمین باد ۵ آمین آمین یا رب العالمین بر صحت
 ارحم الراحمین و بزیادۃ علم خیر العالمین و خیر العلین و خیر داعی رب زدنی علما
 فی الاولین و فی الآخرین صلی اللہ علیہ و علی آلہ و اصحابہ اجمعین۔

تمت

مہتد

بذکر آغاز تحریک تعلیم جبری و تفصیل کارروائی سرکاری و حالت موجود
آن تا تحریر رپورٹ ہذا و بیان مآخذین مسئلہ

مین جبکہ ۱۹۵۹ء میں مددگار ناظم تعلیمات تھا و لائبر خیاں اس طرف یون رجوع ہوا
کہ اس سلسلہ کا موازنہ ترتیب دیتے وقت دوسرے ممالک ہند و دیسی ریاستوں
رقبہ و آمدنی و آبادی کے اعتبار سے مدارس و خرچ تعلیم و تعداد طلبہ کا مقابلہ و تقابلیہ
کر رہا تھا تو مجھے اس سرشکن و اوسط فیصدی کے نکالنے سے یقین ہو گیا کہ دوسرے ممالک
سے ہماری سلطنت و ریاست میں ان سب اعتبارات سے صحیح امور میں یعنی باعتبار
تعداد مدارس و مدرسین و طلبہ و اخراجات تعلیم کی بہت کمی ہے۔

میں نے بغرض افزائش تعداد طلبہ و سوقت یہ رائے قائم کی تھی کہ زمینداروں
و جاگیرداروں و معاشدار و بچی اطفال کی تعلیم جبری کر دی جائے تاکہ تعداد طلبہ مدارس
افضلہ میں سر دست افزائش معتد بہ ہو جائے اسی غرض سے میں ناظم صاحب
تعلیمات کی خدمت میں گزارش پیش کی تھی کہ کونسل آف ایڈٹ سے دیکھو وہ
اوسوقت معتد تھے اس بارہ میں ایک اسکیم پاس کرائی جائے۔ ابھی مسئلہ
کونسل میں پیش ہونے نہیں پایا تھا کہ میں اوس سرشتہ سے علیحدہ ہو گیا اور

یہ تجویز یوں ہے مثل دیگر تجاویز انتظامیہ تعلیمات کی نامتام رہے۔

مگر جب میں ۱۹۶۷ء فصل میں عہدہ ڈپٹی کمشنری انعام صوبہ جنوبی پر مامور ہوا اور اپنے دورہ میں معاشداروں کی تفصیلی حالات دریافت کرنے کا نچو پورا پورا موقع ملا اور معاشداروں سے ذاتی سابقہ پڑا اور رابطہ پڑھا تو میرا خیال بغرض اصلاح حال بہرہ و بارہ اس طرف رجوع ہوا اور بعد خوض و فکر میرے نزدیک بدلائل عقلی و نقلی یہ ثابت ہو گیا کہ نہ صرف خاص معاشداروں کی بلکہ عام اہل ملک و رعایا کی صلاح و فلاح بدون طریقہ تعلیم جبری کی اختیار کیے ہوئے ناممکن ہے اسی خیال سے مینے ایسے تختہ مرتب کرنی شروع کیے جن سے معلوم ہو جائے کہ اطفال صغیر اندرون ہفت سالہ کتنے ہیں اور سات سال سے بیس سال تک کے کتنے اور اس سے متجاوز کتنے تا غیر قابل تعلیم بوجہ صغر و کبر اور قابل تعلیم و تربیت اطفال کی کس قدر مقدار معلوم ہو جائے اور انکی آمدنی معاش کا حال کس قدر ہو جائے جب ایسی تفصیل تختہ مرتب و مکمل ہو گئے اور معلوم ہو کہ ایک مقدار معتمد ایسے اطفال کی میرا کتنے ہیں جو تعلیم کے قابل ہیں تو میں نے سرکار میں ایک رپورٹ کر دی اور اقتراح مدرسہ ہمداران کی تحریک کی جس کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔

۱۔ تعلیم اعزہ کی ضرورت جیسا کہ خود معاشداروں کو بالذات ہے ایسا سرکار کو بھی بلحاظ تعلقات ملکیت و اغراض انتظامیہ کے اوسکی ضرورت ہے۔

۲۔ اکثر معاش داران تعلیم و تربیت اطفال پر اور انکو اس غرض سے مدد و تمام صوبہ میں روانہ کرنے کیلئے آمادہ ہیں۔

۳۔ معاشداروں کے اطفال کے دو قسم باعتبار ان کے کثرت و قلت معاش و وسعت و تحمل اخراجات تعلیم و تربیت کی کرنی چاہیے ایک وہ جو مدد و تمام پر تعلیم و تربیت پاویں دوسرے وہ جو اصلاح و تعلقات

کے مدارس میں داخل ہوں۔

۴ چونکہ یہ معاشدہ مختلف قوم و مذہب و پیشہ کے لوگ ہیں اور انکی تعلیم ایک ہی طریقہ پر نہونی چاہیے بلکہ بلحاظ حالت مشیخت و سجادگی و تصنیف داری و سپہ گری و امارت جد سے جد سے طرز پر ہونی چاہیے عام سررشتہ تعلیم کے سلسلہ سے علیحدہ طریقہ اختیار کیا جاوے جس سے وہ انکی آبائی حیثیت و حالت معیشت و معاشرت سے جدا نہ ہونے پاوین اور اپنی خاندانی اقیانازات و اعزازات کو محفوظ و مصون رکھ سکیں۔ اس لحاظ سے سلسلہ علوم و کتب درسیہ قواعد بوزدنگ و فیس وغیرہ کی تجویز بتلائی گئی تھی۔

۵ الغرض میری رائے و تحریک سے نواب بارجنگ بہادر صاحب دار سابق نے جسکو اپنی رعایا سے پدرانہ الفت و انتہائی اور رعایا کو سہی و یاسی اور اطمینان و اعتماد تھا پورا اتفاق فرمایا اور تمام تر سہروردی کی ساتھ تائید کی اور سرکار سے درخواست افتتاح مدرسہ فرمائے جسکو نواب سر آسمان جاہ بہادر دارالمہام سرکار عالی نے بے برضا و رغبت تمام قبول فرما کر شملہ سے لوٹتے وقت تاریخ ۱۴۔ اگست ۱۹۱۹ء مطابق ۵۔ مہرہ ۱۲۹۶ء الف وہ۔ درمیدجہ شنبہ ۳۰۔ ابرور۔ ز۔ شنبہ وقت عصر افتتاح فرمایا۔ چنگلی تاریخ مینے یہ لکھی تھی۔

تاریخ افتتاح مدرسہ دارال

بِمَدَارِئِنِّ مَوْلٰی بِحُلِّ الْاَلْسِنِ
نَشْرُ الْمَعَارِفِ فِيْ حَالَ الْمَوْطِنِ
وَفَصَاحَةِ الْاَلْسِنِ السَّلِيْحِ الْمُتَقِنِ
قَدْ مَامَا نَتْنَهَا مَلُوْكَ الْبَحْرِ

لَسْتُ اَمْلَا لَهَا كَلْبَةً حَبَّتْ اُرْدَتْ
بِاحْسَرٍ مَدْرَسَةٍ تَعَوَّظُ بِعَمَّا
وَلَطَالَمَا تَحْتَفِيْ بِهَا حِلْمَةٌ
بِمَفَازِ حَيْثُ مَدَارِسُ اِيَّةِ

فی دولة الملك العمام ارجى الهند
لجل الملوك الاصفية من غدا
ونفا خربت بهم البلاد على العرش
ما سوا البلاد وطقت وارجا ثما
بمدارس وعارف وطنت
من همة التدبیر ووزیرها
لما کمال حسنھا ازحتھا
لله دار للعلوم اساسھا

محبوب دولتها آایام الخیر
فی جند لہاد لستھ ہتھ
حتی علی مضی وکلت الذہن
من مزجی اول جند او مفتی
لہ تذری بالثا لفتن ورتھن
وایدر وکنتھا الحکیم المصن
فی بیت شغری فاق ورض السوسن
لفتح البرایا فی جنوب الدکن

۵۳۰

فت وقت افتتاح مدرسہ نواب یار جنگ بہادر صوبہ دار و نواب قیام الملک
نواب صاحب علیانی نے جو تقریریں کہیں تھیں وہ بھی درج ذیل کیجاتی ہیں۔

تقریر نواب یار جنگ بہادر صوبہ دار

ف اس وقت بندہ جناب والا کے فیاضانہ توجہ ایسے نیک کام کے آغاز
کی طرف مبذول فرمانے کی امید رکھتا ہے جسکی ابتدا اس ملک کی یادگار بنی
جناب کا فضیلت پر و رفاضان سے قائم ہوئی ہے۔

ف تاریخ دکن اس متبرک رسم کی خبر دیتی ہے کہ اس ریاست میں سب سے پہلے
امیر کبیر عالم علوم و جمیع فنون جناب نواب شمس الامرا بہادر اقل نے اپنے
علاقہ پانچواں میں ایک مدرسہ کی بنا ڈالی اور اسکے بعد اسکی برکت میں کتب و تصانیف
کی بہت سی ہوئی ہے کہ اب قصبات و دیہات میں بھی غریب سے غریب رہا یا

گو گورنمنٹ اسکولوں کی صورتیں نظر آئیں ہیں اور ان کو سکول کی عام فیاضی سے علم کی دولت لازوال حاصل کرنے کا عمدہ وسیلہ بہم پہنچا ہے۔

ف۔ مین جیوٹ ابسترا برفس رازی عہدہ صدر تعلقات ری گلبہر کہ مین پہنچا جو مقام عہد سلطنت بھینہ مین مھارن گلزار تھکا اور بعد ازاں کثرت ویرانی سے معدن زقوم زار ہو گیا تھا) اوسوقت میں علاوہ انتظامات آبادی و آرائشی تازہ تازہ کے انتظام تعلیم کی طرف بھی توجہ خاص شروع کی جس سے محکوم یہ ثابت ہو گیا کہ یہاں تعلیم کے نقص نے اپنا برا اثر یہاں تک پہنچا یا ہے کہ جس سے انتظام مملکت میں بھی ایک قسم کی دقت واقع ہو گئی ہے۔ گورنمنٹ نے جو باقاعدہ انتظام کا طریقہ اختیار فرمایا ہے اوس شخص کو چلائیں گے لیے عمدہ کارگرز تعلیم یافتہ علی اشخاص درکار ہیں جو مختلف حاجات انتظامی کے لیے مختلف لیاقتوں کے ساتھ متصف رہیں۔ اور اوہر اہل ملک کی یہ حالت دیکھی کہ باقاعدہ اور عمدہ سلسلہ کی تعلیم سے نہ قطعاً محروم بلکہ اپنی شان کے منافی سمجھتے ہیں آخر کار میونسپل کونسل نے تعلیم کو رفع کرنا اپنا منصفی قرار دیا اور علاوہ عام اشاعت تعلیم کی خاص کاروں معزز و شرفیاء خاندانوں کی طرف توجہ کی جبکہ اولاد کی تعلیمی سے قدیمی دولت و عزت موجودہ ہی نہیں سنبھل سکتے ہیں اور نہ سرکار کو ان سے وہ مدد اور فائدہ پہنچ سکتا ہے جسکی امید سے سلاطین سلف نے عمدہ عمدہ جاگیراٹ اور بڑے بڑے معاشین عطا کیں تھیں۔

ف۔ میوزان مقاصد سے ابسترا گلبہر کہ مین ایک ہندو قوم لنگات کی مذہبی گرد کو جسکی عمر بارہ برس کی تھی اور تازہ گدی نشین ہوا بہتا متعب کر کے بسر پستی خود اوسکی تعلیم و تربیت سے لوگوں کی توجہ کو دور کر آیا جسکو درحقیقت تربیتی وسیلہ کہنا چاہیے آخر کار اوسکے ذریعہ سے عوام کی رغبت اور شوق کو بہانہ ایک چوش ہو کر اس عرصہ میں یہاں ایک ہائی اسکول قائم کر نیکی ضرورت

واقع ہوئی جس میں ۱۶۰۳ طلبہ زیر تعلیم ہیں علاوہ برنجون کے جنکو شامل کر کے کل
 تعداد طلبہ کی (۶۰۰) ہوتی ہے اور سینہ علاوہ مدارس نسوان کے جن میں (۷۰۰)
 لڑکیاں تعلیم پاتے اور منجلاؤں کے (۱۳۳) مسلمان لڑکیاں ہیں۔ اور خاص کر
 معزز و ناسد ارخانہ کے لڑکوں کی طریقہ تعلیم کی اجرا کو اپنی تدابیر آئندہ پر
 منحصر رکھا چنانچہ بطور ترغیب جو لگہ کے معزز راجہ نیکو جسے ہالی نابالغ کی جائداد
 و خاندان کا انتظام بہ نگرانی سرکار درست کرایا اور راجہ صاحب میں خوش
 و خواندگی کی صلاحیت پیدا ہو گئی تو اس وقت انہیں خاص محکمہ نموبہ داری میں
 کار آموزی کی جگہ دی۔ لیکن مجھ کو عموماً اس طریقہ کو اختیار کرنے میں بعض
 مصالح کی وجہ سے تامل تھا اور ظاہر ہے کہ یکدم عام خیالات و رسمی عادات
 کی اصلاح بہت مشکل ہوتی ہے آخر کار سینہ اکیٹھ دوست اور خیر خواہ ریاست
 سرکار و رعایا ہمدردار کئی تلاش کی جسکی ذریعہ سے ہر مقام میں ہر
 ایک نامور خاندان پر میرے دلی خیالات کا اثر پیدا ہونے لگی امید کیجئے
 چنانچہ ملا عبد القیوم صاحب کو ان صفات سے موصوف پایا اور اپنی درخواست
 سے انہیں خدمت و پٹی گشتی انعام صوبہ جنوبی پر مامور کرایا تاکہ ٹپٹی صاحب
 موصوف بلحاظ تعلقات سرشتہ انعام جس مقام میں پنچین و ہانگی راجا یان
 و معزین سے دوستانہ راہ و رسم پیدا کر کے براہ سہروردی و خیر خواہی
 دلی باقاعدہ تسلیم اور عمدہ تربیت اولاد کی غیر محدود منافع ان کے ذہن
 نشین کریں اور ان کے خیالات کی پرانی رسمی مزاحمتیں دور کرنے کی معقول
 کوشش فرمادیں۔

ف اس سوچ میں ڈبلی صاحب سخی شکر بہون کے جنہوں نے نہایت
 ہمت مند و رستہ کے ساتھ میرے پرانے خیالات کا عمدہ مستحکم کرنے کی کوشش

کی جیسے اثر سے اب بڑی بڑی جاگیردار و زمیندار لوگ اپنے ٹرکون کو تسلیم و تربیت کے لئے سرکار کے بہرہ و سرپرستہ کر دینے کے رضامندی بلکہ آرزو ظاہر کرتے ہیں۔ بہر حال باقیال سرکار والے مجھ کو اس قدر کوشش کے بعد اپنی ابتدا اسی خیال پر کامیاب ہونے کا اتنا موقع ملا ہے کہ اب ایک باقاعدہ مدرسہ بطور بورڈنگ قائم کیا جائے جس کے ذریعہ سے ان معززین و عمائد کی خاندانین سے ایک بڑی جماعت لائق نوجوانوں کی تیار ہو جائے جو اپنی قومی و منصبی عزت و دولت کو برقرار رکھنے کی لیاقت پیدا کرے اور سرکاری انتظام میں بھی مدد دینے کی صلاحیت رکھے۔

ف میں بفضل اس مدرسہ کے انتظام کی غرض سے ایک مجلس قرار دی ہے جس میں علاوہ میرے میرے مجلسی کے تعلقہ ارضیہ و مددگار ان مال و عدالت و مہتمم بندوبست اراکین بنائے گئے ہیں اور ملا عبدالقیوم صاحب مقدم مجلس مقرر کئے گئے ہیں آئندہ غیر ملازم معززین بھی شریک کئے جائیں گے اور اس مجلس کو زیادہ عزت اس وجہ سے حاصل ہوگی کہ اس کے خوش نصیبی سے والا جناب کے معزز خطابات کا ایک جزو اس منظم مجلس کے نام میں داخل ہوا ہو یعنی مجلس کو مجلس اعظم نام دیا گیا ہے۔

ف اس مدرسہ کا نام مدرسہ سرداران رکھا گیا ہے جو ٹھیک ترجمہ انگریزی لفظ چوز کالج کا ہے اور اس وقت امیدوار عزت بخشی افتتاح ہے۔ اگرچہ حسب تصریح بالا اس ٹیوٹری مدت میں ایک تعجب انگیز کامیابی ہوئی ہے لیکن اس وقت میں یہ افئوس ہوتا ہے کہ شیوع بعض امراض چھکے غیرہ مانع سے تمام وکال جماعت اور لوگوں کی فراہم نہ ہو سکے جو اس کام کے لئے آمادہ و متوجہ ہو گئے ہیں لہذا اس وقت مجھ کو اس فوہال جماعت کے سولہ ٹرکے حضوری بارگاہ سے

شرف و مفتخر کیے جاتے ہیں جو نوجوان را جاؤن اور جاگیر دار و مشائخون
و معزز زمینداروں و نوابوں کے فرزند ان دلبند ہیں اور جبکہ اکثر اولیا بھی
شرف بہ نذر ہو نیکی لیے حاضر مجلس ہوئے ہیں۔

ف ملاحظہ القیوم صاحب نے ایک رپورٹ تفصیلے پیش کی ہے جو ہانسلاک
کذا رش ہذا سرکار کے ملاحظہ میں گزارنے جائیگی اس رپورٹ کو مقاصد پر نہ
صرف اس موقع میں بعض امور ضروری کے نسبت سرکار سے تائید مناسب ہی
جاوے گی بلکہ آئندہ وفاقاً جو اصلاحات و انتظامات مناسب معلوم ہونگے
مجلس نظامی کی توجہ و سرگرمی اور سرکار عالی کی تائید سے عمل میں
لائے جائینگے۔

نقل سپاس نامہ پیش شدہ نواب قیام الملک میر مجلس معاشداران سمت جنوب از طرف معاشداران

(سپاس و شکر از جانب جلد معاشداران بازار احسان افتتاح مدرسہ دارالان)

پناہ ملت و ملکی و آسمان چاہی + + + توئی کہ چرخ بنام تو نامہ دار شود
بنامی شمع بہ سہی تو مرتفع گردد + + + اساس ملک بچہد تو استوار شود
امید آن بود اکنون زمانہ را از تو + + + کہ نظم و رونق عالم کیلے ہزار شود

بزی بدیع حسن اعلیٰ حسن عمل
کہ روزگار تو تار بج روزگار شود

عموماً تمام رعایائے صوبہ جنوب خصوصاً جمیع معاشدار و اولیاء تلامذہ مدرسہ
سرمداران مدارالہام سرکار عالی کی اس رافت و فرط عنایت کی احسان مند
و شکر گزار ہیں کہ جلد معاشدار و ملکی آئندہ چھوڑ دی و بہروز کیلے خیال سے معاشداران

”کے اطفال کے لیے اس مدرسہ کی بنیاد ڈالی اور اس کے افتتاح سے خاص عزت بخشی ایسی ہی نافع و حوصلہ بخش تجاویز سے ملک میں اس عہد وزارت کو باوجود اس کے مدت قلیل ہو سکے کیا کچھ قبولیت عامہ کا متعا حاصل ہوا ہے اور تمامی رعایا کے دلوں میں سرکار کی خیر خواہی - محبت - عزت - کا اثر کیا کچھ جو شش زن ہو - بے ف اس مدرسہ کی بنا جہان تک ہم خیال کرتے ہیں نہ صرف ان کے دل میں بلکہ حق میں ہے مفید ہے بلکہ سرکار کو بھی اس سے بہت کچھ انتظامی امور میں آسانی مد نظر ہیں۔

ف ملک کا ایک معزز گروہ جو صاحب جاہ و ثروت ہو تعلیم پا جانا استحکام اس ملک کی کاموجب ہوتا ہے سرکاری انتظامات میں ان سے بہت کچھ مدد مل سکتی ہے اور رعایا و سرکار ایسی ہی مفید تجاویز سے باہم شیر و شکر ہو کر رونق انتظام بڑھا سکتے ہیں۔

ف اس زمانہ میں جو ہر ایک خانگی و سرکاری کام میں تعلیم کی شدید ضرورت ہے ہر طرح ایسی معززین کا تربیت پا جانا ملک کی آرائش و پیرائش و سہولت انتظامات سرکاری و اصلاح معاشرت باہمی و حالت تمدنی کا موجب ہو گا۔

ف جو دقتیں اور بے اطمینانیاں ملک کے شرفاء و امرگاہوں نے تربیت رہنے سے ایک رئیس کو پیش ہوتے ہیں وہ بعد اس کے باقی نہیں رہ سکتیں۔
ف یہ لوگ اگر تعلیم و تربیت پا کر جزو انتظام سرکاری ہوں تو ہر طرح سرکار ان پر بھروسہ و اطمینان کر سکتے ہیں اور یہ بھی مورد وثوق و اعتماد ہوں گے۔

الغرض ملک کی رونق و دولت کا استحکام ایسی ہی مفید حق رعایا کو ملے گا
 امور سے ممکن و متصور ہے لہذا اسکی محرک نواب یا رجنگ بہادر صوبہ دار
 صوبہ جنوبی اور اسکے موسس نواب مدارالمہام سرکار عالی اور حضور
 پر نور بندگانعالیٰ تعالیٰ کا جنکی بدولت یہ دولت و عزت و ثروت و برکت
 نصیب ہوئی ہے نہایت اقدان و استحسان کے ساتھ شکر یہ ادا کرتے ہیں
 اور اس دعا پر اختتام دے گا۔

یا رب این دولت ابد پائند باد : آفتابش در جان تابندہ باد
 خصم او چون ابر باد ایشک بار : ہچو گل نہر دوشستش پرخندہ باد
 از زمین باتند باد ہتر تو : بیخ عمر دشمنست بر کندہ باد
 نیز اقبال تو رخشان بود : سایہ تو تا ابد پائندہ باد
 موسم عید است قربان خصم تو : اینچنین عیدے ترا فرخندہ باد
 تاز چرخ آید و رنگی روز و شب : روزگار ت رام و چرخ ت بندہ باد

یا رب این دستور منصور باد

چشم بد از روزگارش دور باد

ف اسکے بعد نواب صاحب نے اس کے جواب میں اپنے دلے انتہا

سرت و خوشی و ہمدردی ظاہر فرمائے اور پوری امداد و اعانت
 کا پکا وعدہ فرمایا اور رسم افتتاح مدرسہ سے فراغ حاصل کیا۔

ف اسوقت جو امر اور راجہ و معاشدار بتقریب شرکت جلسہ افتتاحی
 مدرسہ شریک دربار ہوئے تھے انکی تفصیل درج ذیل ہے۔

فہرست شرکا جلسہ طلبہ مدرسہ

نواب وقار الامرا بہادر معین الہام مال فوج بہ نواب فتح الملک خاں خان بہادر معین الہام مفتاح
نواب صاحب کلیانی نواب قیام الملک بہادر راجہ صاحب گدوال راجہ راجہ پال راجہ
سری منت راجہ صاحب انگندی نرپتی - راجہ صاحب مید کٹن راجہ سوم شکر او
راجہ صاحب او دبال راجہ ملکنڈ راؤ - راجہ صاحب جو لگیر راجہ نیکٹ ہی پال -
راجہ صاحب بسنگہ وغیرہ راجہ جلدیور او - و سجادہ صاحب روضہ شیخ و دیگر زمینداران
- و عہدہ داران بہمت و ضلع -

طلبہ مدرسہ

- (۱) نواب مظفر حسین خان بہادر نبیرہ قیام الملک بہادر -
- (۲) سید حسینی ولد حبیب اللہ حسین سجادہ روضہ خورد -
- (۳) سید بندگی حسینی ولد " " " "
- (۴) سید اکبر حسینی ولد " " " "
- (۵) سید محمود فرزند سید عبدالرزاق قادری جاگیر دار گومر سی و سجادہ گچی
محل بیجا پور -
- (۶) سید عبدالشہیرہ سیدم تھانہ قادری جاگیر دار تنہی -
- (۷) راجہ کلیان راؤ دیسکہ واسی و جاگیر دار ابسنگہ -
- (۸) زہر بابا راؤ دیسکہ اوسہ جاگیر دار بہنڈرواڑی -
- (۹) نواب نایک فرزند کشٹیا نایک کیا دیکیری ہمیشہ زادہ راجہ صاحب
شوراپور -
- (۱۰) پٹ سامی راجہ تنگیری فرزند بال راجہ جاگیر دار گرسنگی وغیرہ سستان
شوراپور -
- (۱۱) زہر ہوان راؤ فرزند کشن راؤ دیسکہ مکرم دنی وغیرہ -

- (۱۲) رام راؤ ولد کشن راؤ = = =
 (۱۳) سد لنگیا ولد مانپا نارگوڑ کٹی کل تعلقہ رایچور۔
 (۱۴) شیدا ولد دوڑ پا بیدر صوبہ دار نربولی۔

(۱۵) ہنپا برادر قنبا = = =
 ف باوجود اس تمام کارروائی وزور و شور ابتدائی کے مدرسہ کے
 اخراجات کی منظوری و تقررات وغیرہ چار سال تک دفتری جھیلہ و جھون مین
 ڈال دیے گئے آخر ہزار خرابی ۱۲۹۹ھ فصلہ کے آخر مین اوسکی اخراجات
 کی منظوری باضابطہ ملی اس عرصہ مین نہ وہ شوق و ولولہ باقی رہا نہ وہ
 صوبہ دار جن پر معاشدہ ارفداستہ نہ وہ انتظام مدرسہ اطفال سب متفرق و
 مدرسہ بند ہو چکا تھا اور باوجود تحریرات و تقریرات متواترہ کی اجازت
 تعلیم جبری اتیک نہیں ملی تھی جسکی وجہ سے اسلاف تک اطفال مدرسہ
 صوبہ دار صاحب حال جمع نہ فرما سکے اگرچہ ابتداء افتتاح مدرسہ سے
 اسکی تحریک ذریعہ مراسلہ مورخہ ۱۳ صفر ۱۳۰۶ھ اسی معتمد پولیٹیکل و فنانس
 براہ دور اندیشی سرکار سے کر دی گئی تھی اور نواب محسن الملک منیر نواز جنگ
 مہدعلین خان بہادر معتمد پولیٹیکل و فنانس نے بھی اپنا اتفاق اس تحریک سے ظاہر
 فرمایا تھا جو مجنبہ درج ذیل کر دیئے جاتے مین۔

نقل تحریک اجرائی تعلیم جبری بمبراسلہ معتمد مدرسہ سرداران

اسی معتمد پولیٹیکل و فنانس

مورخہ ۱۳ صفر ۱۳۰۶ھ

ملک کے حالات کے لحاظ سے اس بات کی ضرورت ہے کہ تمام معاشدہ اور

تعلیم جبری کر دیا وے تا بعض ایسے آپا ہجون کو جو اپنے گھر سے باہر جانا نہیں چاہتے ہم بزور بلا سکین اور سرکار کی عام فیض تربیت و تعلیم سے اونکو محروم و بے بہرہ نہ رہنے دیں۔ مولوی سید حسین صاحب نواب عماد الملک بہادر نے بھی اس سے اتفاق و سرکار میں تحریک کرنے کا وعدہ کر لیا ہے اور مجھے پورا یقین ہے کہ آپ بھی اس سے اختلاف نہ کریں گے۔

ف جب ولایت کے اعلیٰ تعلیم یافتہ ملکوں میں بھی اسکی ضرورت تسلیم کر لی گئی ہے اور یہ قاعدہ جاری رکھا گیا ہے اور برٹش افریقہ و جاپان میں بھی اسکا رواج دیا گیا ہے تو ہمارے ملک میں جو تعلیم کے قواعد سے رعایا بالکل ناواقف ہیں اور اسکی ضرورت نہیں سمجھتے کیونکہ ایسا منفعت بخش رواج جسکی کمال ضرورت محسوس کر دیا جائے۔ چونکہ سرکار بوجہ اپنے اس ولایت عامہ کے جو اسکو حفظ اموال و نفس و اعراض رعایا میں حاصل ہے اس باتکی مجاز ہے کہ جتنے امور اسکی منافی ہیں اونکی انسداد اور جتنے قوانین اس غرض کے مفید و بکار آمد ہیں اونکی اشاعت کرے اور اپنی رعایا کو ہر قسم کے ضرر جانے و مالی و عرضی سے بچانے کیلئے تدابیر مفیدہ کام میں لاوے لہذا اگر رفع و دفع جہالت عامہ رعایا و خاصا عہدہ ملک کے لئے جبری تعلیم کا قاعدہ جاری کرے جو ایسی صفت ذمہ سے بچانے والا ہے جس سے مال و جان و آبرو و سبکدوش معرض تلف و خطر میں ہیں تو گویا گورنمنٹ نے اپنا فریضہ راست و سیاست پورا کیا اور اپنے حق حکومت سے عہدہ برآ ہوئے۔

س ہماری سرکار کو گورنمنٹ ہند پر قیاس نہیں کرنا چاہیے یہاں سرکار و رعایا میں وہ مباسنت و مغایرت نہیں ہے جو گورنمنٹ انگریزی میں بوجہ مخالفت مذہبی و عادات و رسوم ملکی و معاشرتی موجود ہے۔ یہاں کہ

جبر و اکراہ کو لوگ بطوع و رغبت قبول کرینگے بلکہ ممنون ہونگے۔
نقل رانی مندرجہ گزارش معتمد پولیشکل و فانس مورخہ ۵۰

خورداد ۲۹۸ فصل

اول جبری تسلیم کا مسئلہ ایک نہایت مشکل و اہم مسئلہ ہے اصولاً اس کے عہد ہونے میں کلام نہیں ہے لیکن بحث یہ ہے کہ ہماری ملک کے حالات کے مناسب ہی اس کا عمل درآمد ہو گا یا نہیں چونکہ ایسے حکم کے اشتہار سے لوگوں کو شکایت کا موقع ملے گا اس کو تعلقدار و عہدہ داران اغلاط کی صلاح و مشورہ پر چھوڑ دیا جائے۔ اور تعلقداروں کو خفیہ طور پر یہ ہدایت کی جاوے کہ اگر ضرورت ہو تو ایک خاص درجہ تک اپنے رتبہ و اختیارات کے لحاظ سے کتنی سختی کو جائز کہیں مگر وہ اس درجہ تک نہ ہو کہ صدر تک شکایت کی نوبت پہنچے۔
ف مگر جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا کہ سرکار سے باوجود میرے متواتر تحریر و یاد دہیوں کے کوئی حکم اس بارہ میں صادر نہیں ہوا بلکہ محض سکوت اختیار کیا گیا اور کوئی جواب نہیں ملا لڑکے باوجود صوبہ دار صاحب حال نواب اعظم یا جنگ چراغ علی خان بہادر کی کوشش کی مدرسہ میں فراہم نہیں ہوئے اور صوبہ دار صاحب کی تحریرات پر کسی نے التفات بھی نہیں کیا نہ جواب ملا و نعم ہیجا۔ صوبہ صاحب نے مجھے تحریر اور تقریر اس طرف توجہ کرایا کہ میں پھر اس درس و تدریس کے سلسلہ کو جاری و منظم کر دوں اور مجمع متفرق کو مجتمع لہذا سینہ بختیہ معتمدی مجلس انتظامی و عہدہ ڈپٹی کمشنری انعام تمام تعلقات پر یہ حکم جاری کر دیا کہ بالبحر اطفال جمع کرا دیئے جائیں چنانچہ حق جوق اطفال حاضر مدرسہ ہونے لگا اور نہایت سرگرمی سے تدریس

و تعلیم کا سلسلہ جاری ہو گیا مگر ایک دو جاگیر دار صوبہ دار صاحب سکر میرے
اس جبری حکم کے بابتہ متعذر ہوئے اور صوبہ صاحب نے اس تغذیر پر عدم
تعمیل حکم اجبار و احضار کا فرمان تحصیلدار و سپرنٹنڈنٹ کو فرمایا اور مجھے اس
بیضابطگی کے بابتہ جو اطلب کیا۔

ف اس حکم کا اثر و نتیجہ یہ ہوا کہ جو لڑکے آنے والے تھے وہ رک گئے
اور جو حاضر ہو گئے تھے وہ یہی کیے بغیر دیکرے واپس چلے گئے یہاں تک
کہ ہفتہ عشرہ کے اندر اندر در سہ پہر جیسے کا ویسا سن سان و خالی ہو گیا۔

ف میں صوبہ صاحب کے اعتراض کے جواب میں بغرض رفع الزام
بیضابطگی مختار الملک کے عہد کی اس گشتی کو پیش کر دیا جو جریدہ اعلامیہ مطبوعہ
۶ رجب ۱۲۹۲ء میں صفحہ ۱۹۰ پر چھپی و شایع ہو چکی تھی جو جنبہ درج

ذیل کی جاتی ہے نقل شتی نشان مورخہ ۲۶ جمادی الثانی
۱۲۹۲ء علاقہ صدر المہام متفرقات

از انجا کہ منظور نظر سرکار فیض آنا راست کہ تیرگی چل از جہان برخیزد و فروغ
علم کران تا کران فرو گیرد لاجرم یہ جمیع صدر تعلقداران و ناظم مدخل و مستم
تعلقات صرف خاص نگارش است کہ انعام داران و یومیہ داران وغیرہ
را کہ راتبہ خواران سرکار اندہدایت کردہ شود تا کہ دکان خود یا را بدارس
سرکاری نفری پسند و از دولت علم تمتعی کافی بردارند و اگر از فرستادن اطفال
ابا کنند و یا عذرے پیش آرند و طیفہ مقررہ بند کردہ خواہد شد۔

میں بعد اس جواب باصواب کے سرکار میں بوجہ اس مزاحمت و مخالفت صوبہ

کے اپنے عہدہ معتمد ایسے استعفا پیش کر دیا مگر سرکار نے تا تصفیہ بدستور اجراء
 کار کی ہدایت بذریعہ تار فرمائے اور میرے حسب الخواہ تصفیہ کا وعدہ کیا۔
 ناظم صاحب تعلیمات نے بھی سرکار میں میری رائے سے اتفاق فرما کر یہ گزارش
 پیش کی کہ "میری دانست میں معاشرہ ارونگے تعلیم سرکار پر فرض ہے اور
 یجب کہ سیکرٹری کے نہیں ہو سکتی۔ یہ کام بچائے والدین کے ہیں اور
 تعلیم کے بارہ میں جبر سے طرح جائز ہے اور کشتی نشان دادہ صدر اسپر ناطق ہے
 اور نواب وقار الملک انتظار جنگ مشتاق حسین خان بہادر نے بھی میرے
 تحریرات پر سرکار میں یہ گزارش کی اور اسطرح اپنی رائے دی کہ "میری یہ رائے
 تو ضرور ہے کہ معاشرہ ارونگے بچوں کو تعلیم حاصل کرنے پر مجبور ضرور کرنا
 چاہیے اور وہ بلا کسی اکراہ کے باسانی ممکن ہے۔ البتہ یہ ضرور ہے کہ اگر
 قریب میں کہیں تعلیم کا سامان ہو تو زیادہ فاصلہ پراونکولیا نامناسب نہیں ہے
 اور او نہیں جو زیادہ ذی قدرت ہیں ان کے لئے اس کا بھی مضائقہ نہیں بلکہ
 مناسب ہے کہ وہ ایسے موقع پراور ایسے انتظام کے ساتھ رکھے جاویں جو
 ان کے درجہ و حالات کے مناسب ہو اور سامان تعلیم کے علاوہ عمدہ تربیت
 سے بھی وہ مستفید ہوں۔" سرکار نے ان مختلف آرا کا فیصلہ و محاکمہ نواب وقار الامرا
 بہادر سے چاہا نواب صاحب مدوح نے اولاً صوبہ دار کے رائے سے
 پہر بعد غور کافی و ملاحظہ دلائل وافی و بحث شافی جسکو میں نے نظم و نثر میں مفصل
 بیان کیا تھا اپنی پہلی رائے سے رجوع فرما کر میری رائے سے اتفاق کیا
 اور سرکار کو اس سے مطلع کر دیا۔

انتخاب نظم جو اس بارہ میں میں نے انشاء کیا تھا

یعنی بکار مدرسه و دایره مها
شد چار سال مدرسه مفتوح کرده است
سه سال باز رفت درین بحث گفتگو
کردند گفتگو بسی کنگش آفرش
لیکن درین میان تلامیذ مدرسه
خواندند صوبه گو که بسی شان بتلیه
اطفال را بجزر چو خواندم بدرسه
گفته است طفل می نرود لیک میرند
مختار جرمین است همین شیوه بهین
در خوردا اعتراض بود فعل من و
قهریت انتظام سیاسی تمامتر
هم علم و نظم لازم و لزوم باهمند
شد فرض نظریه بهر تفقّه
تعلیم چون طبیعت عمران عالم است
از جمله وسایل و اسباب القاب
بر حکم عقل و نقل چو شد علم فرض عین
فرض است چون مقدمه فرض به شبهه
مان این بیان عیان شده نزدیک بکنان
بر حکم حکمتی است چو این امر مستند
انکار را هیچ کس نبود قابل قبول
کردند اعتراف و جوبش با اتفاق

ناکامیم به بهین و یکے کام من ببار
دستور نامدار شد آسمان مدار
هی مدرسه بدار و هی مدرسه مدار
ناچار داده اند اجازه بسال پاره
کردند جنگلی پے یکدیگر ان فرار
نگرفت کس تدرار بدین وعده و قرار
گویند جبر در حق ایشان روا مدار
جبر است در طریق تعلیم اختیار
مطبوع لندن است همین گونه جبر
از گفته حکیم مرا هست اعتذار
بر جبر و قهر نظم نگردید در دیار
از نظم علم و نظم ز علمت بایدار
انذار قوم و ذکر و حذر حکم کردگار
انسان را ازان نبود هیچ زینهار
هجر دیار و ترک تبارست شرط کار
هم لازم تمدن و عمران سر دیار
بر ترک فرض شبهه و تعذیر به بکار
تعلیم را بوعدت قهریت افتقار
انکار از چو روی و چرا هست ناگوار
چون شارح و حکیم نموده است اعتبار
در سکه خلاف نکردند صوبه دار

دستور سی که تا بشود رفع اختلاف
از عقل و نقل تا شده تا سید مسئله
دیگر خلاف نیست با مضای آن خرابین
دستور خود ز سابق عهد است مستطیر
آنجا لیکه روی نموده است حالیا
عزم قبول کن که هوا خواهد و ولتم
از بهل و صد خرابی اطفال سحر پدر
بریکسی که هیچ مبادا به هیچ کس
یعقوب و مالگر چه بسوزیم بر سپر
در نشر علم گوشم و تیوج معرفت
القصد اندرین که دورا نیند مختلف
بنمای و بهر مدرسه آخر کیای من
اطفال راست جمله بدر گاهت التماس
که وارسه بجال خرابی این کسان
پسند کامل ملک فرط بهالته
من مبتلائی در دیم که اهل ملک
وامانده ام بچند آن دایره دگر
ملازم و قلم و تسلیم پیشیه ام

فرما اجازتی که شود دفع خلفتار
هم راعی جمله معتمدین متفق بکار
که واجبت و نیت بدستور انظار
درجست در جریده سرکار اشتار
بی جبر و بیچگاه نگر در و اوج کار
تعلیم ملک باشد ازین پایه پائیدار
حکام را اجرا بنود هیچ از رعبا
دل سوزد و بهی شودم مردم اضطار
اوپر جگرو مابد گرفتار اشکار
تعلیم نیت مایه تشویر و اعتنا
در جبر و اختیار چه راه است استوار
از راعی خویش هر چه بهین پائیدار
هر صورتی مصالح اینها نگاهدار
گشته است بد معاش گروه معاشدار
زین بیشتر شوند همه مبتلائی عار
جاهل تر انداز چه ابنائی روزگار
کو بهت در زمانه ز نام نو یادگار
با جامه و چکامه سرای مرا چکار

من بلبل نوازین بلخ فضیلت
طبع مرا بر مزین شاعری چه کار

نقل واجب العرض حسیہ تجویز معین المہام مال و فوج ثبت
ہوئی تھی مورخہ ۱۰۳۰ھ فصلی

فدوی کو ناظم تعلیمات کی تجویز سے معلوم ہوا ہے کہ تعلیم جبری معاشداران کے
بارہ جو لفظی اختلاف صوبہ صاحب کے اور میری رائے میں واقع ہوا تھا اوسمیں
ناظم صاحب نے میری رائے سے اتفاق کر کے حسب الحکم مدار المہام سرکار علی
آپ کی خدمت میں گزارش پیش کی ہے جس میں مدار المہام سابق کے گشتی کا حوالہ
بھی دیا ہے جو تعلیم جبری معاشداران کے بارہ میں جاری ہوئی ہے۔
درحقیقت میری اور صوبہ صاحب کی رائے میں کچھ اختلاف نہیں ہے صوبہ
صاحب تعلیم جبری کے مخالف نہیں ہیں نہ نواب محسن الملک بہادر نہ وقار الملک
بہادر بلکہ یہ لوگ قبل حکم سرکاری اس کار و واج دینا جائز نہیں سمجھتے اور سرکار کو
ناظم تعلیمات کی گزارش سے روشن ہو چکا ہے کہ اس بارہ میں حکم سرکاری
موجودہ ہے پس کوئی اختلاف باقی نہیں رہا سرکار حسب نشانہ گشتی محلہ قریل
و تعلیم کا حکم فرما دیں۔

سرکار پر واضح رہے کہ صرف اس حکم کا مشتبہ ہو جانا ہی کافی ہے کوئی جبر کے
ضرورت پیش نہیں آوے گی سب کے سب اس حکم سے مطلع ہوتی ہی بلا اکرار
تفصیل کریں گے

نقل تجویز معین المہام مال و فوج نواب وقار الامریہ

”ملا عبد القیوم صاحب سے جب میں ملا اور جو کو الف کے مجھے اونچی زبان سے
معلوم ہوئے وہ میرے پیشتر کی رائے کے خلاف تھے پر مجبور کر کے لے گئے۔“

اوس میں کوئی شک نہیں کہ تعلیم کے لیے حسبِ راسی ملا صاحبِ انتظام کیا جائے
یہی انتظام داروں و جاگیرداروں پر ظاہر کیا جائے کہ سرکار کو انکی تعلیم کے
ضرورت ہو اگر اس ضرورت سے جو خود انکے لیے مفید ہے سرکار ان کو مجبور
کرے تو کچھ بُرائی نہیں۔

اوس وقت چند جاگیردار و زمیندار راجہ و شاہین نے بھی سرکار میں باظہار
خوشنودی و رضامندی رواجِ طریقہ تعلیم جبری کے بابت ایک عرضی مع چند دستخط
درخواستوں کے پیش کی جو مجنبہ درج ذیل کی جاتی ہے۔

نقل عرضی راجگان و سجادگان معاشدار بدرخواست اجرائی طیفہ

تعلیم جبری وغیرہ امور

سیرسامیم

آنانکہ خاک را بنظر تحمیل کنند
آیا بود کہ گوشہ چشمی بکنند

بعض ما

چشم طلب بران علم برد نہادہ ایم
چشمی برآن دو گوشہ ابرو نہادہ ایم
بنیاد بر کشمہ جادو نہادہ ایم
موقوف احرار و خیر و دلجو نہادہ ایم

از گوشہ امید چو نظر رگان مساح
عمر سے گذشت و ما با بیداشت
تا سحر چشم ناز چہ بازی کست کہ باز
طاق و راق مدرسہ و قیل و قال فضل

ہم اطفال مدرسہ سوزاران سرکار کے اوس وقت و مرحمت کا شکریہ ادا
کرتے ہیں جسکی وجہ سے محض ہمارے سود و ہیود مد نظر رکھ کر سرکار نے ہمارے
تعلیم و تربیت کا بندوبست فرمایا اور ہم کو ہمارے کلیہ ہائے احزان و املتہ و بقلع
جہالت و خیران سے طلب کر کے موقع کامیابی و اعزاز شرف علمی سے ممتاز
و فرسدا رکھا۔ ہم اپنے خوش قسمتی اور ارجمندی و بلند اقبال پر دلی مسرت

وافتخار ظاہر کرتے ہیں جو بمقتضائے رعایا پروری و رافت گسٹری آج سہو
 نواب اقبال الدولہ و قارا لہرا بہادر معین المہام مال و فوج نے اپنی حضور
 ملازمت سے مفتخر و مستبشر فرما کر ہمیں گزارشات ذیل کا موقع دیا ہے (۱)
 سب سے پہلے ہماری درخواست سرکار سے یہ ہے کہ آپ بنظر اوس اعزاز حکومت
 و تقرب قرابت سلطنت کے ہم مکیوں اور ذہر و مندوں کے سرپرست اور ہماری
 مربی ہونا قبول و گوارا فرماوین۔ پہرہ نظریا یاری و استواری بنا مدرسہ
 ہم یہ ضروری سمجھتے ہیں کہ سرکار کی اس طرف توجہ مبذول کر ایجائے کہ مدرسہ کی بنا
 کسی ایک اساس محکم و پائیدہ مستحکم پر رکھی جائے یعنی یہ مدرسہ بحیثیت دیگر مدارس
 سرکاری نہ ہو بلکہ بطور قومی و ملکی مدرسہ کی تصور کیا جائے۔ اس کے لیے
 ضرور ہے کہ سرکار کے ساتھ کفالت اخراجات مدرسہ میں عام رعایا اور خصوصاً
 گروہ معاشداران سے ہی پوری امداد لی جائے اور ایک کثیر المقدار سرمایہ اسکے واسطے
 جمع کیا جائے جسکے منافع سے بے خدشہ ہمیشہ مدرسہ کا کام چلتا رہے لہذا ضرور ہے
 کہ اس جمع سرمایہ کے لئے تمام سمت کے جاگیردار و زمیندار و انعامدار و سنے عام چندہ
 کیا جائے اور سیکڑہ ۲۵ روپہ لیکر ایک مجلس کے تفویض اس سرمایہ کو کیا جائے
 جس میں عہدہ دار و معاشدار شریک رہیں اور آمدنی و اخراجات کا پوری طور پر
 انتظام کیا جائے سرکار ہر دست ہماری بورڈ کا انتظام فرمائیں یعنی اکلہ سکو
 و اسباب و سامان بحیثیت و خواب و راحت و خواندگی و خوراک و سواری وغیرہ
 کا کافی انتظام فرمایا جائے اور ہمارا صرفہ اخراجات ہمارے اولیاء سے لئے جائے
 تاہم بدون فکر انتظام حوائج ضروریہ ذاتی کی اپنے کتب و اکتساب و طلب علم میں
 مصروف و مایوس رہیں نہایت افسوس و مجبوری سے سرکار پر یہ اظہار کیا جاتا ہے
 کہ ہم میں بعض اعزہ و بوجہ توار و دشمنان و عدم توافق زمان کم استطاعت و نقصان

میں مگر نہایت شریف و عالیخانہ میں بلحاظ ادون کے مرتبہ و اعزاز خاندان سے و ابائی
 کے سرکار و انکی امداد و استعانت رقم کو کل فستہ کر کے چونکہ یہ رقم خاص تعلیم کے
 غرض سے وصول کیجائے ہر اگر تعلیم اعزہ و شرفا میں صرف کیجائے تو کوئی مہانت و
 مسافات نہیں ہے سرکار مدرسہ سرداران کو سمت میں مدرسہ عالیہ کے قائم مقام سمجھ
 اور اسکی مراعات و اعزاز میں وہی امور ملحوظ و منظور ہوں جو مدرسہ عالیہ کے ساتھ
 ہوتے ہیں اور سالانہ امتحان و تقسیم انعام وغیرہ میں یہ اعزاز و شرف اسکو حاصل رہے
 کہ بصدارت آپکے یا نواب دارالمہام سرکار عالی کے یا حضور پر نور کے یہ کام ہوا کریں
 جس سے ہکو ہمارے مالکون کے منظور و باریاب حضور ہونیکا شوق و نول اپنے
 کام میں جوش دلاوے۔ ہماری اس درخواست سے ہمارے بعض اولیا کو بھی اتفاق
 ہے جنکی دستخط درج ذیل ہیں اخیر خداوند عالم جل و شانہ سے ہماری دعا یہ ہے
 کہ سرکار کا سایہ مہربانہ باین سرپرستی و تربیت و رافت ہمارے سر وں پر قائم
 و دائم رہے اور ہکواد کے زیر سایہ حکومت و معدلت ہر طرح علی سرسبزی و برکت
 و بہر و زمی و یہودی و متبع نصیب فرمائے آمین آمین آمین (۱۲) این دعا
 از من و از جلد جان آمین باد فقط دستخط عرضیکند از ان فیاض الدین جاگیر دار
 ماہور تعلقہ لنگسور۔ راجہ سوم مشکیر راؤ زمیندار میدکن ہال۔ راجہ ملکندراؤ
 زمیندار اود ہال۔ سید کریم اللہ جاگیر دار سا لگندہ تعلقہ سندھ پور۔ سید عرف
 قادری جاگیر دار موضع یا پل دنی۔ میر سعادت علیخان سپر میر نذیر علیخان جاگیر دار
 سید فیاض الدین قادری جاگیر دار اناہسور۔ پاپا نایک فرزند کنڈال نایک جاگیر دار
 کنڈی نور۔ شریسون رام چندر دیسا پندیہ مدگل۔ چٹپا نایک داماد راجہ صاحب
 گرگٹہ جاگیر دار۔ سید محمود جاگیر دار گومر سی۔ سید شاہ حسین قادری۔
 گرسید ہادیائی دورل بندہ مختار عام۔ مہتمم سین راؤ دیسا پندیہ تعلقہ

چنچولی - راجا چند راء دیسا پنڈیہ تعلقہ چنچولی - سید شاہ امین الدین محمد محمود
 حسینہ - راجا گھوٹا چاری جاگیر دار ہر نور تعلقہ شاہ پور - راجا اور سنگ راء
 دیسا پنڈیہ - کوٹہ راء و لد و نیکی راء دیسا پنڈیہ - سوامی اور بن راجا چند راء
 جاگیر دار موضع بلور ضلع اندولہ - چندوبائی و بہابائی زوجہ رانی دیور راء دیسا گگیر
 جنتا بانی زوجہ راء بہم راء دیسا گگیر - سجادہ حضرت شیخ سعد اللہ شاہ ولد
 محمد شجاع الدین جاگیر دار کنتن پٹی - سجادہ روضہ گگیر - در سنگ راء بن
 راء راء دیسا پنڈیہ - بہاش نیکتا چاری شاستری جاگیر دار - لنگو بہم راء محمود
 وار شہر اور جاگیر دار مدر کل تعلقہ شاہ پور - راجہ ترمل راء و لد دیسا گگیر
 مکھنل و کوٹور - قلام محی الدین جنیدی سجادہ صاحب روضہ شیخ - و سنگس
 راء و دیسا پنڈیہ تعلقہ شاہ پور و اندولہ - پھم کانتا چاری مختار عام نیکی و مسائی و
 سر دیسا کاٹا پور و غیرہ راجہ و نیکی ہی پال بہادرستان جو گگیر تعلقہ سندھو
 سید مقبول عالم قادری جاگیر ہنلا پور - راجہ سہوار یدی جاگیر دار - رام کرشنا
 ریڈی - آنتار یدی - چنانچہ سرکار میں نواب وقار الامرا بہادر کی تحریر کیا
 یہ عرضی منظر رضامندی و خوشنودی معاشران ہی پیش کر دی گئی اور سرکار سے
 حتمی وعدہ ہو گیا کہ فرمان بندگان غافلے معالی کا بغرض اشاعت تعلیم جبرے
 اجرا کرادیا جائیگا مگر بوجہ انقلابات غیر مترقبہ سلطنت و دولت کے پولیسٹل
 پیچیدگیوں اور آندھیوں کے انبک و ہ کارروائی زاد یہ غمول و ذہول میں
 دیر سے رہے اور اوس کا موقع کار پر دازان سرکاری کو انبک نہیں ملا
 اور کسی نے اس پر اپنی توجہ مبذول نہیں کی اگرچہ بے حد توجہ دلائی گئی اور
 منتہی درجہ کی پیروی عمل میں آئے۔

فن چوتھ میں ایک مدتے اس کا مجوز ہوں اور اتھ سال میں یہاں تک

اسکی کارروائی پہنچ چکی ہے صرف ایک درجہ باقی رہ گیا ہے باقی سب مدارج
 طر ہو چکے ہیں میرا دل نہیں چاہتا کہ ایسی حالت میں اس پر دست بردار ہو جاؤں
 اور اسکو یون ہی قفل و معطل ہیجا چھوڑ دوں۔ لہذا تحریر و تقریر سے دست بردار
 ہو کر اس رپورٹ کے لکھنے کا خیال کیا جس سے سرکار کو معلوم ہو جائے کہ
 میری تحریک کہاں تک حق و معقول و بر جا ہے اور دوسرے ممالک متحدہ یورپ
 و امریکا و جاپان میں اس کا کیا طریقہ و رواج ہے۔ تا سوا سے سرکار کے اور
 حضرات نظر ملک دکن و ابار وطن کو بھی اسکی ضرورت و اہمیت کا علم ہو جائے
 اور بعلم ایقین یہ سمجھ لیں کہ اونکی نجات اس تہلکہ سے بدون اس طریقہ کے
 محال و نہایت مشکل ہے۔

فادہ تو میں اس رپورٹ کے لکھنے میں مصروف ہوا او دہر بعض
 خیر خواہان دولت و سلطنت و ترقی خواہان ملت و رعیت کے مشورہ سے
 مجلس معاشد اران و اعزہ دکن کو خارجی تحریک و پیروی پر آمادہ کرا دیا کہ
 جو واہمہ و شائبہ لا اصل محض کہ ناراضی معاشد اران کا سرکار کو دلایا گیا ہے
 وہ بالکل اس سے مرتفع و منقطع ہو جائے اور میری تحریک کی توثیق ہر طرح
 ہو اور کوئی تعذر و تعلل نظر دولت و سلطنت کو باقی نہ رہے۔

چنانچہ جو مسودہ کہ اون لوگوں نے حضور میں پیش کرنے کے لئے مرتب کیا
 اسکی نقل درج ذیل کی جاتی ہے۔

مسودہ درخواست مجلس معاشد اران شہر باجرائی

تعلیم بیری اطفال یشان

فہم موردی فذویان جانشان و غیرت کے اس فرمان و احکام

کی تعمیل میں جو مزاحمت کو دفع ہے اس کو ارتقاء و حصول انتفاع کی غرض سے یہ عارضہ موقوف
 عرض میں گزرا ہے میں جو تاریخ ۱۳۲۵ء بجا اب ہمارے اڈر س کے اعلیٰ حضرت کی زبان
 فیض ترجمان سے صادر ہوا تھا یعنی اعلیٰ حضرت نے ہم جان نثاران موروئی کو خطاب کر کے
 ارشاد فرمایا تھا (میں اپنے حقوق کی آپ پر فرمائش کرتا ہوں - میرا حق یہ ہے کہ آپ
 اپنی اولاد کو تعلیم دین الی تعلیم کہ وہ میرے دربار کی نہ فقط زیہائش ہوں بلکہ تعلیم ریاست
 کے قوت بازو میری دولت کی ارکان مستحکم میری سرکار کے جان نثار اور تک ملال
 ملازم - اپنی ملک کو مہذب بنائی ایماندار محب وطن انجانی - اگر بعد اسکے ہی میری گورنمنٹ
 غیر ملکوں سے مدد لی ہو تو اس کی شکایت بجا ہے) (۱) اعلیٰ حضرت نے نظر اوس
 حکیمانہ قول کے جسکو مدبر سیاسی و حکیم علی حضرت شیخ مصلح الدین سعدی علیہ الرحمۃ نے
 فرمایا ہے کہ (رعیت جو بیخ ست سلطان درخت) ہمارے حقوق و بہبودی و بہرہ
 و مدار علیہ رفاهیت و دولت و عزت و ثروت کو اپنی حق کے ساتھ تعبیر فرما کر
 ہم کو اپنی اولاد کی تعلیم و تربیت کی طرف متوجہ فرمایا جو نہایت فیلسوفانہ طریقہ تھا جسکے
 ہم جس قدر تعریف و شکر گزاری کریں کم ہے - ہم اس فیلسوفانہ نصیحت و جملہ کو اپنی آئندہ
 ترقیات و اصلاح دینی و دنیوی کا زینہ و پائہ سمجھتے ہیں اور ہمیشہ اس کو اپنا طلحہ
 نظر و مطرح بصر رکھتے ہیں (۲) لیکن اعلیٰ حضرت کو معلوم ہے کہ تمام ممالک
 متحدہ یورپ و امریکہ و جاپان اس غرض کی تحصیل و تکمیل کے لئے شرف و اغوہ
 دولت و ملک کو خاص خاص قانونی اقتدارات عطا ہو گئے ہیں جس سے وہ اپنی قوم و
 ملک کی اولاد کو تعلیم و تربیت پر مامور و مجبور کر سکتے ہیں برخلاف یہاں کے کہ
 قانوناً کسی تربیت و تعلیم کا حق کسی کو حاصل نہیں ہے حتیٰ کہ خود ظل اللہی و سایہ
 الہی کو بھی جو شرعاً و عقلاً و عرفاً اس قسم کی تولیت کا پورا حق و اقتدار حاصل ہے ابھی
 عدم موجودگی قانون کمتر مسلم ہو سکتا ہے - لہذا اکثر اولاد وطن خلیج الفندار

وادارہ دشت ادوار ہو جاتے ہیں اور اونچی تولیت و تربیت کا حق کسی کو نہ ہونے
 سے کوئی اونکا تذکر نہیں کر سکتا حالانکہ شرعی اصول پر بھی ہر ایک قوم و ملت و ممالک
 دولت کو امر معروف و نہی منکر کا پورا حق حاصل ہے اور ظاہر ہے کہ علم اعراف
 معروفات و جہل انکار منکرات سے ہر تو کیونکر اس پر احتساب کا حق کسی کو نہ ہو گا
 پس قہر ملک اعلیٰ حضرت کی فضا کی تکمیل و تعمیل ممکن نہیں جب تک کہ ہیکو اور اعیان دولت
 و نظا سلطنت کو مثل اور ممالک متحدہ یورپ امریکا و جاپان کے قانوناً حق تولیت و
 تربیت اطفال نہ عطا ہو۔ اور یہ مسلم ہے کہ بدون تعلیم و تربیت اولاد وطن کے نہ ملک
 جذب و شایستہ و مترفع بن سکتا ہر نہ دولت کوئی قابل اطمینان پایہ انتظام ڈال سکتی ہے
 لہذا اہم بعد مجز و الحاح بنظر رفاہ عموم ملک و دولت اعلیٰ حضرت کی توجہ اس طرف
 مبذول کر اے میں تا یہ نقص و ننگ عار ہماری قوم و ملک و ملت و اہل دولت و قانون
 سلطنت سر رفع و دفع ہو۔ اور ہم یہ چاہتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت ہیکو قانوناً اقتدار
 و اختیار تولیت و تربیت اطفال اہل ملک بلا قید مذہب و ملت عطا فرماوین تاکہ ہم
 اولاد وطن کو تکمیل و تحصیل علوم و فنون کی طرف مشغول و متوجہ کر اسکیں اور کسی کا تعذر
 و تعلل مشیرت نہ پاسکے اور کوئی علوم عدم تحصیل حکم و فرمان شاہی نہ ہو سکے اور اعلیٰ حضرت
 کا فاضل حسب خواہش ولی ظہور و صدور پاوے۔ فک سسٹم کیلے پبلسری ایڈکیشن
 میں نے تعلیم با کجیر تمام یورپ و امریکا میں سولہ سو صد لے و داخل قانون ملے و
 علی ہو گیا ہے اور جاپانیوں نے بھی اسکی اہمیت و ضرورت کی طرف سے غفلت نہیں
 کی جس ملک دولت میں اس سے غفلت ہوئی ہے وہی تہذیب و شایستگی میں ادو
 پیچھے رہے ہیں گو کیا تمام ترقیات کا دار مدار اس پر ہے اور مقام دنیا و سہ
 خلق ہے قدیم یونانی اور ہندو اسکے بڑے کو کہ میں اور اوان کے قوانین میں
 اسکی میں اس کا ذکر موجود ہے۔ میں اس میں اسکی غفلت میں غفلت ہے

کسی کو اس میں کلام و اختلاف نہیں سرفہم اعلیٰ حضرت کو اس معنی کی خوشخبری دیتے ہیں کہ یہ مسئلہ نہ صرف ہنوز ہی اب پیش کیا ہو بلکہ کئی سال ہوئے کہ بعض خیر خواہان ملکی کی طرف سے یہ مسئلہ سرکار میں پیش ہو چکا ہے اور اس سے اکثر نظام و معتمدین دولت عالی نے اتفاق کر لیا ہے اور نواب و قارا لاجپور بہادر نے بظہیر خواہی دولت و ملت اسے اپنا پورا اتفاق ظاہر کیا ہے اور مدار المہام سرکار عالی کو مشورہ دیا اور پرنسپل سفارش فرمائی ہے۔ مختار الملک مرحوم نے بھی (۱۹۶) سال قبل اسی مضمون کی گشتی جاری کی تھی جو بلا تعمیل زاویہ حصول و ذہول میں پڑی رہے جو بغرض اطلاع و آگاہی درج ذیل کیجائیے۔

نقل گشتی نشان مورخہ ۲۶ جمادی الثانیہ ۱۲۹۲ھ علاقہ متفرقا
مطبوعہ سریدہ اعلامیہ مورخہ ۶ ربیع الثانی ۱۲۹۲ھ

صفحہ (۱۹۰)

از اسنجا کہ منظور سرکار فیض آثار است کہ تیرگی جہل از جہان بر خیزد و فروغ علم کران تا کران فرو گیرد لاجرم مجمع صدر تعلقداران و ناظم مداخلہ ہتم تعلقات موقوفہ بحکارتش است کہ انعام داران و یومیہ داران و جاگیرداران وغیرہ را کہ راتبہ خواران سرکار و مذہبیت کردہ شود تا کو دکان خود بار بار بدارس سرکاری بغیر مستند و از دولت علم متحرک کافی بردارند و اگر از فرستادن اطفال ابانکند و یا عذر سے پیش آرند وظیفہ وادار مقررہ بند خواہد شد۔ و اعلیٰ حضرت صرف اس گشتی کو قائل و ثانی و مصدقین ہوں کہ بطور فرمان اس کا اعلان کر دین تا بفرمائے الناس علیٰ بن علی کہ کسی کو بحال مخالفت و غفلت باقی نہ ہو اور سب تعذرات و مشکلات مرتفع و مستند و معلوم

اور ہم لوگ بوثیقہ اس فرمان کے اولاد وطن کی تعلیم و تربیت خاطر خواہ کرنے کے
مقتدر ہوں اور یہ مسئلہ داخل و شامل قانون ملک و ملت و سلطنت و دولت ہو جائے
ہم فدیوں کو پوری وقوی امید و توقع قوی و شدید ہے کہ اعلیٰ حضرت ہماری اس
خیر خواہانہ معروضہ کو عزت و عرضہ قبول عطا فرما کر باجراے و اشاعت قانون متین
صدر بنیاد استحکام تہذیب و شایستگی دولت و سلطنت و ثروت و عزت ملک و ملت
تقائم و دائم فرما دینگے۔ آخر پر ہماری دعا یہ ہے کہ اعلیٰ حضرت کے زیر سایہ بلند
پایہ ہمیشہ اشاعت امور علمی و علمی و شرعی و سیاسی کو روز افزون ترقی و فروغ
ہوتا رہے۔

فینو اس رپورٹ کی ترتیب میں کتب انگریزی و عربی مفصلہ ذیل سے
امدادی و مطالب مندرجہ رپورٹ ہذا کو اوشے مستنبط کیا ہے اور علاوہ اسکے
کلکتہ۔ مدراس۔ بمبئی۔ پنجاب۔ ممالک مغربی و شمالی۔ ممالک متوسطہ اور
اور خاص خاص بڑے شہروں کے علما و فضلا و معلمین و پروفیسروں اور افران
سررشتہ تعلیمات کی تحریرات کو اور امداد چاہیے۔ مجھے اس مقام پر اس امر
کے اظہار کے بغیر جا رہ نہیں کہ اس معاملہ میں میری امداد پر ذمہ فرگن
کالچسٹر اگر کرنے جس قدر کی ہے وہ نہایت قابل قدر و لائق تعریف ہے
ان ہی کے وجہ سے بہت کمضامین و مطالب پر مجھے علم حاصل ہوا ورنہ بہت
دشواری تہا کہ میں اس قدر مواد جمع کر تا ان کے بعد میرے ہوں ہار بہائی
مولوی عبدالواجد صاحب۔ اور سٹریٹریٹ اس جاری صدر مدرس ہائی
اسکول گلبرگ نے بھی اس کام میں میرے ساتھ بہت محنت و دقت اور ٹھانی
اور مجھ کا مایاب کرنے میں اپنا بہت وقت صرف کیا اور پوری پوری دیکھا
جس کا میں تہ دل سے شکر گزار ہوں۔

ف مجھے نہایت افسوس ہے کہ عربی کا سرمایہ باوجود تلاش کثیر بہت کم ملا اور خاص مدارس کے تاریخین مثل ابن نجیب وغیرہ کے مجھے نہیں ملین نہ اونکا پتہ چلا حالانکہ مسلمانوں کے خاص خاص تصانیف اسباری میں موجود ہیں مگر ہندوستان میں مفقود اور ہمارے دیار میں عذیم الوجود ہیں نہ ہمارے علمائے عصر نے محکوم اس معاملہ میں کچھ مدد دی نہ اوس کا ارادہ کیا نہ استفسار و استفادہ پر کچھ قصداً فادہ و افاضہ فرمایا۔ بخود نیز سداً شوق تابا چہ رسد۔ نیز تمام علمائے عصر کی خدمت میں ایک استفتا اس بارہ میں روانہ کیا تھا جس کا جواب ہر کسی سے اب تک نہیں ملا نہ کسی نے غور کیا نہ رسید بھی برخلاف اسکے مینے جس افسر سرشتہ تعلیم و پرورشگریز و ہندو سے خط و کتابت کی سبہوں نے یا جواب دیا یا عذر کیا یا مواقع طلب و مقام کتب کا پتہ دیا چاہا۔ مینے میرا کام نکل سکتا تھا یا میرا جواب مل سکتا تھا جن علما کے نام استفتار روانہ ہوا تھا میں اونکے بعض نام مع عبارت استفتا درج ذیل کرتا ہوں تا زمانہ حال معلوم ہو کہ کیا ہے اور کس طرح ہماری قوم ہماری فکر کر رہی ہے۔

اسامی سامی علمائی نامی ہنرمانی

(جسکے نام استفتار روانہ ہوا تھا)

نمبر	نام شہر	مقام
(۱)	حافظ مولوی غلام مرتضی صاحب -	بیر بل ضلع شاہ پور - لاہور
(۲)	حافظ مولوی دوست محمد صاحب -	مقام للہ ضلع جہلم -
(۳)	مولوی قمر الدین صاحب -	چکوالہ ضلع بنو -
(۴)	مولوی محمد حسین صاحب -	بٹالوی -

- (۵) مولوی عبداللہ صاحب - ٹوٹلی مدرسہ یونیورسٹی لاہور۔
- (۶) مولوی خلیفہ محمد ثنائی صاحب - مقام موزنی ضلع ڈیرہ اسماعیل خان خانیقاہ
- (۷) مولوی رشید احمد صاحب - حاجی دوست محمد صاحب علیہ
- (۸) مولوی محمد حسن صاحب - گنگوہی - سہارنپور
- بہت اہتمام رپورٹ کے مختصر جواب آیا جو درج ذیل ہیں ہو سکا
- (۹) مولوی بذیر حسین صاحب - دہلوے
- (۱۰) مولوی اسلمی صاحب - رامپور
- (۱۱) مولوی عبدالحق صاحب -
- (۱۲) مولوی ارشد حسین صاحب - رامپور بعد اہتمام رپورٹ جواب آیا جو
- (۱۳) مولوی علی گوہر صاحب - درج نہ ہو سکا
- (۱۴) مولوی علی رضا صاحب - بریلوے
- (۱۵) سراج الفضل مولوی محمد لطف اللہ صاحب - علیگڑھ
- (۱۶) مولوی شجیلہ نعمانی -
- (۱۷) مولوی سید احمد خان صاحب -
- (۱۸) مولوی احمد حسن صاحب - کابھوے
- (۱۹) مولوی محمد علی صاحب - آپنی بعض اقع کاپتہ دیا تھا
- (۲۰) حاجی محمد حسن صاحب یافعی ان - ساکن کج گانوں - جو بنورے -
- (۲۱) مولوی ہدایت اللہ خان صاحب -
- (۲۲) مولوی محمد فاروق صاحب - چربا کوٹی ضلع اعظم گڑھ -

بہوپال	مولوی مفتی ایوب صاحب -	(۲۳)
"	مولوی سلامت اللہ صاحب -	(۲۴)
"	مولوی ذوالفقار احمد صاحب -	(۲۵)
"	مولوی حافظ عبد الغزیز صاحب -	(۲۶)
"	مولوی محمد بشیر صاحب -	(۲۷)
الہ آبادی	مولوی حافظ محمد حسین صاحب -	(۲۸)
غازی پوری	مولوی عبد اللہ صاحب -	(۲۹)
غظیم آبادی	مولوی محمد کمال صاحب -	(۳۰)
"	مولوی محمد غظیم صاحب -	(۳۱)
کلکتہ	مولوی عبدالحی صاحب -	(۳۲)
"	مولوی سعادت حسین صاحب -	(۳۳)
"	مولوی لطف الرحمن صاحب -	(۳۴)
لکھنؤ - سہنی ایشیام رپورٹ مولوی قسیمی روانہ کیا ہے حیدر آباد -	مولوی انہام اللہ صاحب -	(۳۵)
"	مولوی وجہ الدین صاحب -	(۳۶)
"	ہستم صاحب مدرسہ دارالعلوم	(۳۷)
"	مولوی محمد خفیف صاحب -	(۳۸)
"	مولوی حسن زمان صاحب -	(۳۹)
"	مولوی حیدر علی صاحب -	(۴۰)
"	مولوی عنایت علی صاحب -	(۴۱)
نوار حیدر آباد -	مولوی قطب الدین صاحب بناری	(۴۲)
حیدر آبادی -	مولوی وحید الزمان صاحب	(۴۳)

مولوی محمد اعظم صاحب چریاکوٹی حیدرآبادی

(۴۴)

مولوی حکیم عبدالرحمن صاحب سہارنپوری

(۴۵)

نقل عبارت استفا

چون اقصای عبارت از امر معروف و نہی منکر و فرض کفایہ است و علم از اعراف معروفات و جہل از انکر منکرات کافہ است فقہائے ملت بیضائے اسلام احکام اقصایہ علماء و معیدین درس و متعلمین در صورت ارتکاب این منکر و جتناب ازین امر چہ نوشتہ اند و کلام تقریر معین و مقرر فرمود و تبیین و تفصیل این مطلب کجا نمودہ اند مفصل و مکمل بمراعات قواعد اقصایہ بنگارند و سائلین این مسائل را ممنون و شاکر خود انکار نند و اگر بتوانند شرح دہند کہ آیا در عہدے از اعوام و ایام سلاطین و حکام اسلام برین پنجار و گفار و رفتار خواص و عوام بودہ و کلامی خلیفہ و امام التزام و استقام و انتظام آن نمودہ یا خیر ہمین مصداق مسلمانی در کتاب و مسلمانان در گور بودہ است و بس۔ زیادہ دعا ہے حسن و زیادہ۔

وہ کتابین جو اس رپورٹ کی ماخذ ہیں انکی تفصیل

حسب ذیل ہے

نمبر	اسامی کتب انگریزی	نمبر	اسامی کتب عربی
(۱)	سیکلو پیڈیا برٹانیکا	(۱)	کشف الظنون
(۲)	ایڈوکیشنل سیکلو پیڈیا	(۲)	ابجد العلوم
(۳)	ہیزل انوئل سیکلو پیڈیا	(۳)	اجار العلوم

- (۳) اسٹیٹ خزانہ ایک بابہ سلسلہ (۴) شرح عین العلم و قوت العلویہ فیما لکرت
 (۵) گورنمنٹ ہند بک - (۵) معارف العالم شیخ خلیل
 (۶) ٹی ارنلڈ رپورٹ پان اسکول اینڈ ڈیویشن - (۶) کنڈر العمال -
 (۷) رپورٹ ان الیمپٹری اسکولز بے مٹھوازا لڈ میکل - (۷) بحا والا نواز مجلس علیہ الرحمہ -
 (۸) رپورٹ آف ڈیویشن - لارڈ پرین - (۸) ترغیب و ترہیب مندری -
 (۹) پراگرس آف ڈیویشن - (۹) سلوک الملکوں کا فضل اللہ زہرا -
 (۱۰) بین آن ایڈوکیشن - (۱۰) مقدمہ ابن خلدون -
 (۱۱) اسپن ان ایڈوکیشن - (۱۱) کتاب الاحکام ماوردی -
 (۱۲) ایڈوکیشن آف فینیک بی چارلس - (۱۲) تقاسیر علامہ فخر رازی و نیا پور
 (۱۳) لاکس ورکن ان ایڈوکیشن - (۱۳) صحاح و عمید -
 (۱۴) اولڈ گرک ایڈوکیشن - (۱۴) فتاویٰ فقہیہ مثل دلتخا و ہندو
 (۱۵) ان اوٹ لین ہٹری آف ایڈوکیشن ان - (۱۵) توفیق و تلویج جموی شرح اشیاہ و
 (۱۶) وی رین آف کوئین و کٹوریہ - (۱۶) ازالۃ الخفا عن خلافت الخلفاء
 کتاب اصول مسائل و دلائل فقہیہ

ف میں بغرض منظوری و ایفاء وعدہ دیرینہ سرکاری اس رپورٹ کو کمال
 ادب پیش کرتا ہوں اور سرکار سے یہ درخواست و توقع کمال الحاح و التماس
 ہوں کہ سرکار میری اس تحریک کی منظوری اور اس قاعدہ پر فائدہ کے اشاعت
 و رواج سے ملک کی رونق و سربسری و شایستگی و دولت و ثروت و عزت
 و شوکت و ترقی رعایا کو روز افزون فرما دے اور اپنی عزیز رعایا کو عار و ننگ
 جمالت و قید بطالت سے بری کر دے اور رہائی بخشنے۔

ف جب ہم حالت گزشتہ و موجودہ آراجمد الیٰی یومنا ہمارے بیان سے
 خارج ہو چکے تو اب اصل مطلب و تحریر رپورٹ کے طرف مروجہ ہوئے ہیں

اور پانچ بابوں میں اسکو ختم کرتے ہیں۔

(۱) باب اول۔ دلائل عقلیہ تعلیم جبری کے بیان میں۔

(۲) باب دوم۔ دلائل نقلیہ تعلیم جبری کے بیان میں۔

(۳) باب سوم۔ اعتراضات مخالفین اور اسکے جوابات کے بیان میں۔

(۴) باب چہارم۔ اس بیان میں کہ حکم و نظارہ یورپ کے آرا اور ان کے ممالک کی تفصیل جہاں اس قاعدہ کا رواج ہے

اور اسکے ضوابط و قواعد وہاں کیا ہیں۔

ملک کی حالت اور اسکی ضرورت کے بیان میں۔

راہی دربارہ اس قاعدہ کے تخصیص و تعمیم کے۔

نہج و ضابطہ تعلیم جبری۔

تمت

باب اول

در بیان دلائل عقلیہ بر تعلیم جبری۔

اول علم سیاست مدن میں یہ مسئلہ طے ہو چکا ہے کہ حلا انتظام سیاسی

ملک و سلطنت منوط و مربوط بوحده قہری ہے اور تعلیم و انتظام یہ دونوں

ایسے یا ہم مثل لازم ہیں کہ ایک بدون دوسرے کے نہ حاصل ہو سکتی ہیں نہ

بامدار و استوار رہ سکتے ہیں لہذا بنظر انتظام سیاسی تعلیم بھی بحقیقہ جوہریت

انتظام یا اسکی موجود و مدار علیہ ہو نیکی قہری و جبری ہونی ضرور ہے۔

ثانی تمام دنیا کے حکما و علماء و فقہاء و اہل شریعت و اسباب پرستوں

میں کہ بادشاہ پر اپنی رعایا کے جان و مال و آبرو کی حفاظت واجب و

فرض ہے اور بادشاہ کو اسی وجہ سے اپنی رعایا و ممالک کی کورست کا حق

عموماً حاصل ہے پس جو تدابیر کہ اسکے حفاظت کے لئے ضرور سے ہوں
اوسکا عمل میں لانا اور جو امور کہ اوسکے منافی ہوں اونکا دور کرنا بادشاہ کو
واجبات و ضروریات بادشاہی سے ہے۔ اور اس میں کچھ شبہ نہیں کہ
جہالت و تعلیمی ایسا تھلک مرض و دشمن جانی و مالی ہے کہ اس سے رعایا
کی جان و مال و آبرو خواہ اوسکے ذاتی ہوں یا اور و سکے سب کے سب
معرض تلف و خطر میں رہتے ہیں پس اسکا بالبحر رفع و دفع کرنا بادشاہ کے
ذمہ واجب و فرض ہے۔

جب چھپک کی دفع کے لئے منجانب سرکار جبر کیا جاتا ہے باوجودیکہ چھپک کا نکلنا
محمل ہے اور ضرر جانی بھی کچھ ضرور نہیں۔

تو جہالت و تعلیمی کی مضرت جسم و جان و مال و آبرو و ایمان سب کو
حادی و شامل ہے اور بالکل یقینی تو کیا اسکے رفع و دفع کے لئے کوئی جبر
جائز نہ ہوگا اور کیا کوئی خیال کر سکتا ہے کہ یہ امر ممتنع و نامناسب ہے۔ جب ادا
سمیہ اور دوسرے امراض بائیمین قوانین احتیاطی جبری کام میں لائے
جاتی ہیں تو بالضرور وہی احکام تعلیم اطفال نبی نوع اور اوسکے رفع جہل میں
سلطنت و دولت کو کام میں لانا چاہئے کیونکہ جہل کی مضرت دوسرے
مسمومات و امراض جہلہ جسمانی فانی سے کہیں زیادہ تر ہے اور اوس سے
کہیں اعم و اشمل و اکمل و اہول ہے۔

جہالت عامہ رعایا و برایا سے کچھ بھی نہیں ہوتا کہ اوسکی
مضرت اوسکی ذاتیات تک محدود رہتے ہو بلکہ بھٹے غتہ و فساد و سے
امیان ملک میں بہتے ہیں قدرتشہر مٹوبہ ملک و دولت کو تباہ و راد
کردہی میں اودن سب کے خیا و جبر میں جہالت عامہ رعایا و برایا سے

اوسکی مضرت اونکی ذاتیات سے گذر کر دوسروںکی ذات تک موثر و
 منجر ہوتی ہے۔ ادنیٰ سے تحریک پر جاہل سلیم رعایا ہڑک اڑھتے اور
 ملک میں بغاوت برپا کر دیتے اور عام شور و شون و سرکشوں سے
 ملک میں بالکل بے امنی و بد عملی و بد نظم پیدا دیتی ہے۔ قتل قلع و الطریق
 بغاوت سب کا باعث و موجب رعایا کی جہالت و بعلی ہوتی ہے
 پس سلطنت کو کیا بلحاظ اپنی رعایا کے ذاتی حقوق و منافع کے اور کیا
 بلحاظ ظرافع و دفع مضرات شخصی و نوعی کے دور کر نیکے اور کیا بصورت
 بقا و نظم و حکمت و اجرائے عدل و رافت و بغرض قوت حیثیت اجتماعیہ
 مدینت کے سب طرح سے حل کا رفع کرنا ضروریات سلطنت و دولت
 سے ہے۔ میری اس تحریر کی نائید لارڈ مکالی کے اوس تقریر سے
 ہوتی ہے جسکو اوس نے ~~تقریر~~ ^{تقریر} ~~میں~~ ^{میں} ہوز آف کانٹیننٹ دربارہ
 تعلیم بعد خود دولت دیہی اور تعلیم کے جبری و مفت دیجا
 براؤسنی اپنی اسپیش میں ایسا مدلل بیان کیا تھا کہ جسکا رد و سوقت
 کسی سے نہیں ہو سکا اور اب بھی نہیں ہو سکتا تعلیم ملخصاً
 (ترجمہ تقریر لارڈ مکالی دربارہ تعلیم ملخصاً)

صاحب سرکار پر فرض ہے کہ عوام الناس کی تعلیم کے اسباب
 ہیا کر دے۔ ان خدمات کے حدود میں اہل الزامی کا بڑا ہمارے
 اختلاف ہے۔ بعض کا تو یہ قول ہے کہ گورنمنٹ انسان کی ہر ایک جزو
 و طرز معاشرت میں دخل رہے۔ انتظام و درستی کے ساتھ تجارت
 کو ترقی دے۔ آمدنی باضابطہ خرچ کرے۔ علوم کا انتظام محنت کے
 ذریعہ کرے۔ مذہب کا انتظام عدالت تحقیقات کے ذریعہ کرے

دوسروں کا خیال بالکل اسکے برعکس ہے۔ اون کا منشا ہے کہ سرکار کے اختیارات بالکل محدود ہوں۔ لیکن ایک امر پر جملہ مخالفین کا اتفاق ہے۔ وہی تسلیم کرتے ہیں کہ ہر ایک گورنمنٹ کا فرض ہے کہ اپنی اپنی رعایا کے جان و مال کی حفاظت کرے جب اس امر کو مان لیا جاوے تو کیا اس سے انکار ہو سکتا ہے کہ عوام کی تعلیم ایک مجرب طریقہ ہے ہماری جان و مال کی حفاظت کا۔

آدم اسمتہ صاحب اس سوال کا مجھے جواب دین اونکی اعلا راء و اسمقام پر قابل لحاظ ہے کیونکہ مختلف و متجسس اور ذلیل گورنمنٹ اونکے بالکل ناپسند ہے اونکا منشا ہے کہ لٹریچر آرٹ اور سائنس اپنی حفاظت آپ کر لے۔ وہ مذہبی عملہ جات کی بالکل مخالف تہا اونکی رائے تھی کہ سرکار امر کی تعلیم میں مداخلت نہ کرے لیکن اونہوں نے مہین صاف صاف کہہ دیا ہے کہ ایک فرق خصوصاً تجارتی و اعلا جذب سوسائٹیوں میں رکھا جاوے درمیان تعلیم امر و غربا کے اونکا قول ہے کہ غربا کی تعلیم کا اخلق خالص جمہور سے ہونا چاہیے جیسا کہ مجسٹریٹ کو چاہیے کہ جبرائیم کو روکے بد معاشی کو جو جہالت سے نا ممکن التفویض ہے لوگوں نے دور کرے اگر عوام کو بلا تعلیم چھوڑ دین تو سخت اندیشہ ہے کہ مذہبی عناد کے باعث افسوسناک بد انتظامیاں پیدا ہوں گے۔

”یہ خاص آدم اسمتہ کے الفاظ تھے اور بیشک مدبرانہ الفاظ تھے۔ ہمارے حکام سے اونہوں نے اس امر کی پیشین گوئی کی تھی کہ وہ پیشین گوئی کبھی بولے نہیں جاوے گی۔ سماعت کے ذمیت پوری کی شورش کی طرف میرا اشارہ ہے۔“

میں نہیں سمجھتا کہ میں کسی تاریخ میں اس سے بہتر ثبوت اس نتیجہ کا پاسکو نکال سکوں کہ عوام کی جہالت خلق اللہ کی جان و مال کو غیر محفوظ کر دیتی ہے سرکار کا

اوپر کی طرح کا ظلم و تعدی بھی نہ ہو تو غور فرمائیے کہ ایک بیوقوف کے
اُسکاٹنے اور بہکانے سے بلا وجہ لاکھ آدمی فتنہ و شورش پر آمادہ ہو جاتی ہیں
کا مل ایک ہفتہ یورپ کے سب سے بڑی اور مالدار شہروں میں عذر مچا رہتا ہے
پارلیمنٹ محصور ہو جاتی ہے۔ ہمارا آقا ہمارا سردار مکان کے اندر اپنی کرسی
پر کانپتا رہتا ہے اور ہر لمحہ بد معاشوں کے ٹوٹ پڑنے کا اسی خوف رہتا ہے۔
امرا کو انکی گاڑیوں پر سے گھسیٹ لیتے ہیں پاور کی کلیں سے بہاگ کر چتھون
پر پناہ لیتے ہیں۔ ایچپون کے قصور جو قوانین قومیت کے رو سے محفوظ و مقدس
مانے گئے ہیں نیست و نابود کر دیئے جاتے ہیں۔ میر نصف کا مکان برباد کر دیا
جاتا ہے۔ وزیر اعظم کے چوڑے چوڑے بچوں کو اون کے نرم بستر سے نکال
کر سواروں کے پہرہ میں چوڑ دیتے ہیں تاکہ اون غداروں کی پنجہ موٹے پھین
قتل خانہ توڑ دیئے جاتے ہیں۔ قلعہ الطریق۔ چور۔ خونی۔ اپنے مجروحوں سے
ٹوٹ پڑتے ہیں اور اپنی رگ و گھڑی کے مجمع میں شامل ہو کر شورش کو دوبالا کرتے
ہیں۔ شہر لندن میں چٹیس جگہ آگ لگی ہے۔ اب اس کا بدلہ ملتا ہے۔ اون
بد معاشوں کو شمار کرو جو گولی سے مارے گئے۔ جو دار پر چڑھائے گئے۔ جو کچلے
گئے۔ جو لٹائے گئے۔ جو شراب کی بدحواسی سے مری۔ تو دیکھو گے کہ بہت سارے
ڑائیوں جیتی گئیں اور ہاری گئیں مگر اتنا کشت و خون اور جانوں کی تضحیح کبھی
کسی لڑائی میں نہیں ہوئی۔

اب میں سوال کرتا ہوں کہ اس طوفان عظیم کا کیا سبب تھا و طوفان
بے تمیزی جو لندن کے اوس و بسانے نابود کن شدہ و آتش زدگی برباد کن شدہ
کا مقابلہ شمار کیا جاتا ہے۔ اس کا سبب رعایا کا جمل ہے ایسی رعایا جو
محلات و ناگھون اور مندروں کے زیر سایہ بلا مگرانی سرکار پرورش پاتی ہے

تاکہ نیوزی لینڈ کے ٹیکہ داران تراش بے سمجھ آدم خوار و سگے طبع بسر کریں۔
 یہ موثر مثال ہے ایسے ایک ہی نہیں۔ ٹانگہ ہم۔ کانگامہ۔ برٹشل کے
 لوٹ۔ لیڈ۔ سوئگٹ۔ ریگا۔ کے بلوے۔ یارک ٹیر۔ کیمینی و خوبصورت آلات
 کے توڑ پھوڑ کنڈے کے انبار اور گہائس کے گریو کی آتش زدنی۔ ویلن کے مسافروں
 اور دیواروں کی شکستگی۔ کیا ایسی حرکات اور مالک میں سرزد ہوتے جیسے فرد
 دل علم سے کشادہ رہتے۔ جنہیں استعمال عقل و خیال کے لطائف کی تعلیم ہوتی خالی
 کی پریشانی سکھائی جاتی۔ حکومت حقیقی کی تعلیم سکھائی جاتی اور جسمیں اصلی نقصان
 کا معاوضہ باصلاح و باضابطہ حاصل کر نیک تعلیم دی جاتی۔

یہ میری بحث و حجت ہے۔ سرکار کو فرض ہے کہ ہماری جان و مال کی حفاظت کرے۔
 بڑا باعث مخافت ہماری جان و مال کا عوام کی جہالت ہے۔ اس لئے گورنمنٹ کا
 فرض ہے کہ اس بات کی نگرانی کرتے رہے کہ عوام جہالت میں نہ پھنسے اور اس
 کیا چارہ ہے یہ عوام مسلم پر کہ گورنمنٹ کسی صورت سے ہماری جان و مال
 جزو حفاظت کرے اگر صورت تعلیم نکال لوگے تو پہر کو کسی صورت رکھ
 چھوڑ دے۔ گورنمنٹ دو باتوں پر قادر ہے ایک تو یہ کہ لوگوں کی حالت درست
 کرے اور نہیں عقل سکھلاوے اور نہیں خوش و خرم رکھے دوسرا یہ کہ اور نہیں ذلیل
 و شکستہ حال رکھے۔

کیا اس میں کوئی شک ہے کہ ہم کو ناطریقہ اختیار کریں۔ ہم خوب سمجھتے ہیں
 کہ جس شخص کو دار بر جڑ ہانکا حق ہے اُس کو تعلیم تعلیم کا بھی حق ہے کیا ہم اس کو بفرم
 ویشیانی کے خیال کر سکتے ہیں کہ نصف سے زائد بدکار جو نیوگیٹ میں جکڑے
 ہوئے ہیں اس وقت آرام و آسودگی سے بسر کرتے نصف سے زائد ہاسی جو
 اس وقت مجلس میں پڑے ہیں آزادانہ زندگی کرتے اور اس آزادی کو ان کو

میں صرف کرتے اور جنہم مثال نارنگ اٹکندہ کا وجود ہے نہوتا اگر ہم دیانت دار
 آدمیوں کی تعلیم پر اس رقم کا ایک حصہ قلیل کہ جو ان بد معاشوں کی تعویذ و تہنہ
 میں صرف ہوتا ہے۔ خرچ کرتے ہوتے اس لئے میں کہتا ہوں کہ عوام کی تعلیم صرف
 ایک ذریعہ ہی نہیں بلکہ بہتر و عمدہ ذریعہ اور اس چیز کے حاصل کرنیکا ہے کہ جسکو سہولت
 نے قبول کر لیا ہے کہ وہ گورنمنٹ کا ایک اعلا و اقصیٰ مقصد ہے اگر ایسا بھی
 تو میں واقف ہونا چاہتا ہوں کہ کیوں لوگ اس بات پر جھگڑتے ہیں کہ گورنمنٹ
 کو عوام کی تعلیم سے کچھ سروکار نہیں میرا اعتقاد میری رائے میں اور بھی مضبوط
 ہوتا ہے جب میں یاد کرتا ہوں کہ میری رائے ہر زمانہ اور ہر قوم کے
 بزرگترین مفقوت و دبیرین سلطنت اور پولیٹیکل فلیسوفوں کے موافق و متفق ہے
 اور اون نامور ترین بہادر و نیکے متفق ہے کہ جو سول و کلیسا سے آزادی
 کے باعث ہیں اور خاص کر میری رائے اون لوگوں کے موافق ہے کہ جنگی
 تعظیم کسی وقت میں انگلستان کے پرائسٹنٹ ڈیٹیئر کے دلون میں جاگیر
 تھے۔

اگلے زمانہ کے بہت سے قابل تعظیم لوگوں کے میں نام لیتا مگر میں اس ملک
 کے تمثیلات کو اس وقت بیان کرنا چاہتا ہوں کہ جسکو بیان کے والٹھری سسٹم
 کے حامی بطور نمونہ کے ہمارے روبرو ہمیشہ پیش کیا کرتے ہیں اون ایام کو
 بااثر و کہ جب وہ چھوٹی سی جماعت جواب مساجٹ کے دو لقمہ جمہوری حکومت سے
 مشہور اور قائم ہونے لگی۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے جدید دستکاروں
 پورٹریٹر کو بالفاظ سے غروب کرنے کی جرات نہ کرینگے جبکہ جوش و دل کو لاوا
 اس کا بائی کشن کو رٹ و بانسکا۔ وہ پوری غنیمت جنہوں نے نہ نسبت خانہ
 خدا میں ایک بھی حرکت نہ پسندیدہ کرنے اور اس کے سوجب نارضا مندی

ہونے سے بہتر سمجھا کہ اپنے گہر بار اقرار باور ٹاس کے آرام و آسائش کو خیر باد کہ
 سمندر پار ہوں اور اپنا ٹھکانا جنگل کے جانور اور وحشیوں میں لگا دوں۔ کیا وہ
 جو امر و تارک الوطنوں نے سول و مذہبی آزاد جیسے لعید و خلاف سمجھا کہ ملک عوام
 کی تعلیم کا ذمہ دار ہووے ہرگز نہیں سب سے پہلے قوانین سے جو پوڑ میں
 کا لوی نسب نے منضبط کیا تھا یہ بھی تھا کہ ہر ایک شہر کا حصہ کہ جسکو حاکم شہر
 پچاس گہر تک زیادہ کر دی وہاں کے لوگ اپنے بچوں کی تعلیم کے لئے ایک استاد
 مقرر کریں اور شہر کا ہر ایک مکان والا حصہ ایک گرامر اسکول قائم کرے نہ
 اون لوگوں کی نسل و اولاد نے کہ جنہوں نے یہ قانون مرتب کیا تھا کبھی اس امر
 سے مخالفت کی ہے کہ عوام الناس پر سبک کی تعلیم لازم تھی اور نہ یہ اصول
 صرف نیواکلند ہی میں محدود دہریں کے پہلے تعلیم اوس نوآبادی کو کہ جسکو اوس نے
 قائم کی تھی علم الناس تھے ورشمنک ٹن کا ترکہ اوس قوم کے لئے جسکو اوس نے
 بچا یا تھا علم الناس تھے علم الناس جفرسن کی دایمی نصیحت تھی اور میں جفرسن کے
 الفاظ بخوشی زبانہ لاتا ہوں کیونکہ دنیا میں جو بڑے بڑے نامور شخص گزرے
 ہیں جنہیں آدم اسمتہ بھی شامل ہیں جفرسن ہے ایک ایسا شخص ہے کہ گورنٹ
 کی مداخلت کو نہایت منفرتا تا ہم اوہ کی اخیر ایام کا ایک بڑا شغل یہ تھا کہ درجے
 نیا میں ملکی تعلیم کا ایک عمدہ طریقہ قائم کر دے۔

ایسی سند کے مخالفت کے لئے آپ لوگ جو اس سے متفق نہیں کیا
 ثبوت رکھتے ہیں۔ کیا آپ کسی بڑے فیلو یا ایسے شخص کا جو آزادی
 انسانی ہمدردی و استبدادی میں سرگرم و مشہور ہونا مانتا سکتے ہیں کہ
 جسے ابتداء عالم سے لیکر اس پار کمینٹ تک کہی آپ کے اس رائے سے اتفاق
 کیا ہو۔ ہر حصہ زمین اور ہر زمانہ کے ذی عقل و ذی فہم کے اقوال کے

خلاف آپ شور و غوغا مچا سکتے ہیں جیسا کہ چند ماہ پیشتر سنائے دیا تھا۔ یہ
 قول ایسے ہیں کہ کبھی آپ اسکے مخالفت نہیں کر سکتے جب تک کہ نہ صرف اولیٰ لوگوں
 کی آپ تحقیر کریں کہ جسکے یادگار کی آپ لوگوں کی دلوں میں تعظیم و توقیر ہے بلکہ
 اپنی جملہ آرا و خیالات موجودہ کی مخالفت کر بیٹھیں۔ یہ آپکا منصوبہ و قیاس بیشک
 ایک نرالی ڈھنگ کا ہے۔ آپ کے اس عجیب و سنئے خیال کو اس طرح بخوبی بیان
 کر سکتے ہیں کہ سول گورنمنٹ کی خاصیت و طبیعت کے بارہ میں تمام اہلک
 غلط فہمی میں تھے۔ سب سے زیادہ تر سچائی جو ہر ایک گزشتہ نسل سے پوشیدہ
 تھے جو آخر شمس ۱۸۴۶ء میں نہایت لائق و قابل قدر و فخر دسترسنگ
 سنگ سرگروہ پٹواؤں کو بتلائے گئی ہے وہ یہ ہے کہ گورنمنٹ محض ایک
 بڑی پسانسی گرسے۔ گورنمنٹ کچھ نہیں کرنا چاہتی بجز ظلم۔ سختی۔ جور۔
 و کینہ تراکیب کے۔ گورنمنٹ کا فریضہ صرف ایک یہی ہے کہ وہ نوں مائونٹین
 ہنگڑی ڈالے۔ بٹری پہاڑ سے۔ شلک سے اوڑا لے۔ قتل کرے۔
 پہاڑوں سے۔ کالے پانی پر بھیجے۔ سب کچھ جو کچھ چاہے کرے مگر بہت ہے
 بڑی خطا ہے اگر تمام جراثیم کو روکنے کے لئے تعلیم کی اشاعت دی تہذیب پہلا
 اخلاق سکھائے معارف سے آگاہ کرے رعایا کو مذہب و تعلیم یافتہ بناوے
 کیا ایک منظم ملکی یہ دیکھ سکتا ہے جو چاہتا کہ ایک چھوٹا سا گاؤں ایک ہی
 پشت میں بڑا بندر تجارت و صناعت و حرفت ہو جائے اور وہ بخوبی جانتا ہو کہ
 اس سمورہ کی عظمت و ترقی و دولت و ثروت اوسکے باشندوں کے علمی و اخلاقی
 ترقی پر موقوف ہے پہر وہ خیال نہ کرنا چاہتا ہو کہ اُنکی علمی و اخلاقی حالت کے
 درست نہ ہونے باوجود وہ نہ اسکی تدابیر کام میں لائی جاوے۔ کیا خوب اگر
 ہزاروں لوگوں کو وحشی بن سے روکا جاوے تو یہ منظم ملکی ان مذہبوں کو

عام آزادی کے دشمن و مخالف خیال کرتے ہیں۔ مگر ان تمام رعایا کو ترسان و ہراسان رکھنے کے لئے ہر کون پر بارکین بنائے جاسکتے ہیں۔ اور وہ بالزام ملوہ تہ تیغ بیدریغ کیے جاسکتے ہیں۔ مثل گھاس پات کے گٹھوائے جاسکتے ہیں تو پون کے ہنہ سے باندھ کر اڑا دیے جاسکتے ہیں غرض ہر قسم کی جبر و ظلم و تعدی و تہیہ ہو سکتی ہے مگر تعلیم کے لئے اون پر جبر نہیں ہو سکتا۔ تمام مظالم و جور جبر سوا اس تعلیمی جبر کے جائز اور یہی ایک امر نا جائز خیال کیا جاتا ہے۔

مظمان ملکی رعایا سے ملک کو اونگے بچپن سے بڑھا پتے تک مثل غلاموں کے تا خواندہ و ناتراشیدہ وحشی جانوروں کی طرح دیکھ سکتے ہیں اس کا کچھ مضائقہ نہیں مگر رعایا کی تعلیم یافتہ حالت اونکو سخت گوارہ ہے۔ حکام کے نہایت نا جائز ارادے اور کینہ لالچی توقعات و افعال شنیعہ و اعمال قبیحہ برحقہ پذیر دیکھ کر دست بستہ گردن جھکائے ہوئی چپ چاپ مہربل نہ ہیں تو رعایا مذہبی و سولین آزادی کے مخالف دشمن و عدا و باغی سمجھے جاسکتے ہیں۔ مثل کہیتی و گھاس پات کے انکا کاٹ چھانڈینا اور پامال کر دینا حکام پر فرض و لازم ہے اور ان سبکیں و بے بس رعایا کو اس حالت میں بھی چپ چاپ خاموش رہنا چاہیے دم مارنے کی طاقت نہیں گویا یہ مزرعہ و مرتعہ عمال ہیں۔ گوانکے جو بڑوں سے ظلم کے شعلے بلند ہوں انکی گائی گور و ہل سب فروخت ہو جائیں یہ جلا وطن کیے جائیں۔ مگر حکام کے خلاف کچھ نہیں بول سکتو اس خرابیکے بعد اگر حکام متوجہ عدل و داد ہوتے ہیں تو کیا کرتے ہیں کسیکو جیل روانہ کرتی ہیں کسیکو کالے پانی بھیجتے ہیں کسیکو دار و پہاڑی پر جھڑاتے ہیں کسیکو قتل و قصاص کے ذریعہ خاموش کر دیتے ہیں۔ تلانی کی بھی ظالم نے تو کیا کی۔ اگر غفلت سے باز آیا جھانکی۔ بلاشبہ یہی ایک تدریس نظام گورنمنٹ ہی

جو پہلے پہل ۱۸۳۶ء میں بتائی گئے تھے اور انگلنڈ کے نان کا نفر سسٹم میں بڑے نامی لوگوں نے بتائی ہے۔

کچھ نہیں معلوم ہوتا کہ بہت سے لائق و نیک دل لوگ بھی کیونکر ایسی غلطی میں پھنس سکتے ہیں جس سے نہایت خراب نتائج پیدا ہوتے ہیں۔ بیشک میں تسلیم کرتا ہوں کہ اس خیال کے لوگ عالم و نیک دل بھی ہیں۔ میری خیال میں اسکے مثال اگر آتی ہے تو یہ کہ ان لوگوں کی کہ یہ حالت مثل لائف ریلیشن کے ہے یعنی اجتماع ضدین و حرکت خلاف طبعی کے بھی ایک مثال ہو سکتی ہے۔ لوگ جو تجارتی آزادی کی طرح تعلیم میں بھی عدم مداخلت گورنمنٹ اور آزادی حاصل کرنا چاہتے ہیں اور جو تعلیم کو تجارت پر قیاس کرتے ہیں وہ بہت بڑی غلطی میں پڑے ہیں کیونکہ یہ دونوں ہرگز آپس میں مماثل و مشابہ نہیں ہیں اگر ایک بائع و مشتری اچھی چیز نہ بیچے تو اپنا نقصان کرتا ہے اور اسکی منفعت و منفعت اسکی ذات تک محدود رہتی ہے لیکن ایک تعلیم یافتہ کی منافع اسکی ذات تک محدود نہیں ہوتی بلکہ اسکی ذات سے تبا و زکر کے اس کے اقربا ہمسایہ و جلیس و انیس دوست آشنا بلکہ ملک و سرکار تک متعدی ہوتے ہیں اگر کسی مشتری کو عمدہ گزیدہ شے خریدنے کی استطاعت نہ ہو تو وہ نہ لے لے مگر ہرگز یہ مناسب نہ ہوگا کہ اگر کوئی تعلیم کی فیس نہ لے تو اس سے متمتع و متفع نہ ہو اور اس وجہ سے اسکو محروم و بے نصیب رکھا جاوے۔

سرخ کے آزادی کا اصول تمولین و تو نگرہون کے مدرسین میں مری رہ سکتا ہے جیسا کہ آدم اسمتہ کی رائے ہے۔ بیچنے و زبان اٹھالی کی تعلیم لوگوں کے خواہش پر چھوڑ دیا جاسکتی ہے لیکن لاکھوں غریب بے استطاعت رعایا جو ہر دن کسی معاونت کے تدریس و تعلیم سے مستفید نہیں ہو سکتی اس کا

کیا علاج سوچا گیا ہے۔

میں سُنتا ہوں کہ تمہو لیں ان بے بضاعتوں کی اعانت پر ماہم منافست و آزادانہ وقت
 کر رہے ہیں بیشک بہت سہ نیک بہنا و متول اپنا مال و وقت لوگوں کے نفع رسانین صرف کرتے ہیں
 اور مدارس کی اعانت و احداث میں اپنا سرمایہ خرچ کرتے ہیں اور ایسے لوگ ہرگز
 ایسے نیک کاموں کے اقدام میں منافست بھی رکھتے ہیں مگر ان الفاظ سے ہرگز
 دہو کہ نکمہ و کیوں کہ یہ منافست اوس تجارتی غبطہ و منافست کے مانند نہیں ہے جس میں
 نفع و نقصان ذاتی کے توقع ہو۔ نفع عمومی کے مناقبین و تجارت و معتمدہ کے باہمی
 غبطہ و منافست میں بہت بڑا فرق ہے تجارتیہ چاہتے ہیں کہ اگر اوان کے اشیاء
 تجارتی دوسرے دوکانداروں اور بازاروں سے خراب ہوں تو وہ دوالیہ ہو جائیں
 اور اپنے خیال و اظہال کو سوا و کس ہوں کے کہی پناہ نہ لیلی۔ وہ جانتے ہیں کہ
 اگر اپنی دوکان گزیدگی اشیاء و سچائی سے معروف و مشہور ہو جائے تو وہ
 بگی و بنگلہ مول لے سکتے ہیں یہ خیال و خوف ورجا اوان کو سعی و تردد و عرق فشانی
 پر ہر وقت مستعد کرتے اور تقویت بخشتے رہتی ہے جسکی مقابلہ میں ان مفت
 نفع رسانوں و سرمایہ دہندگان کی سعی بالکل بوردے و کم زور ہیں۔
 اگر اس خیال سے کہ ہر ایک شخص جیسا اپنی حفاظت کرتا ہو دوسرے کی بہتر
 بہتر دی انسان کی کرگاسرکار کوئی قانون جاری نہ کرے تو گورنمنٹ کی بہتر
 تعجب خیز و حیرت انگیز دیوانگی ہوگی۔

اگر میں خود اپنے تین دہو کہ مذون تو جس اصول سے جو لوگ گورنمنٹ کو قومی
 محافظ سمجھتے ہیں اوسی اصول سے وہ ضرور قومی تعلیم کو بھی حقوق گورنمنٹ
 سے سمجھ لیں گے اور ثابت کریں گے کیونکہ تعلیم و تعلیم ایک قومی ذریعہ حفاظت
 عمومی قومی کا ہے جیسا کہ سرکار عامہ رعایا پر حفاظت قومی کو نہیں چھوڑتے

اوس طرح قومی تعلیم کو بھی قوم پر نہیں چھوڑ سکتے۔ مشرڈیو ڈھیوم نے اپنی دانش
تعجب خیز وحیرت انگیز سے ایک عام قانون لکھا ہے اگرچہ وہ پارلیمنٹ کا ممبر نہیں
مگر جو ممبر ہمارے پارلیمنٹ کا اس نام کا ہے وہ غالباً اپنے سہمی کی رائے سے متفق ہے۔
دیوڈھیوم یہ منصفانہ نہایت درست رائے دیتا ہے کہ فنون و حرفت و تجارت کے
ترقی کے لیے حاکم فوجداری کی مداخلت کی ضرورت نہیں بلکہ انہیں ان کے تجربہ
و محنت پر چھوڑ دینا چاہیے۔ لیکن دنیا میں بہت پیشہ جو نہایت ہی مفید ہیں
اور جو سوسائٹی و حالت تمدنی و معاشرتی کے لیے نہایت ہی بکار آمد و نافع ہیں
میں اوسپر بھی لوگ بعض احوال و لڑتے متنع و متنع و مستفید نہیں ہوتے بلکہ
نظمی پیشہ سپاہ گری و خدمات فوجی میں ایسے مواقع میں گورنمنٹ کو ضرورت
کرنی چاہیے کہ پیشہ سپاہ گری کو ترقی دینے کی تدابیر عمل میں لادے و وظائف
الغامات خطابات سزاں پیشہ ورون کو جو صلہ افزائی کرے۔

(یہ دیوڈھیوم کی رائے ہے جس کا اقتباس کیا ہے)

میں سمجھتا ہوں کہ اوس اصول پر کہ سگدر کو سپہ پیشہ کی حفاظت کرنی چاہیے
مدرسین کی نگاہ میں ہی کرنی چاہیے اور ان کے وظائف و الغامات و خطابات
جو صلہ افزائی کرنی چاہیے۔

سیری ٹرادر مدرسین سے عامہ مدارس کی مدرسین میں کیونکہ کوئی اس سے انکار
نہیں کر سکتا کہ ان کا پیشہ مفید و ضروری و تمدنی ہے باوجود اس کے
اگر ہم بلا اعانت و حفاظت سرکاری ان کی قدر و منزلت کو عامہ غلایق پر چھوڑ دیں
تو کبھی ان کی قدر وانی و ترقی خاطر خواہ نہ ہوگی۔

کیا کسی کو اس سے انکار ہو سکتا ہے؟ آؤناج کو دیکھو۔ آپ لوگ کہتے ہیں کہ سگدر

اگر خیل تسلیم نہ ہو تو بہت کچھ اس میں یون ہی ترقی ہوگی اور مدارس و طلبہ
میں اسی طرح خود سجد و افراش ہو جائیگی کیا سالہا عامہ رعایا پر چوڑ کر تماشہ نہیں
دیکھا لیا یہ کیا خاک اونہوں نے ترقی کی۔

اگر یہ سچ ہے کہ حاکم فوجداری کی عدم مداخلت سمجھتا تجارت ترقی کرتی ہے
تعلیم بھی ترقی کرنے لگے تو انگلنڈ کے عامہ خلائق دنیا کے اعلیٰ تعلیم یافتہ
شمار ہوں گے۔ ہمارے مدارس تمام دنیا کے مدارس کے لئے نمونہ و نظر بن جائیں
ہر ایک شخص عہدہ چیدہ کتب خانہ رکھنے لگے گا عہدہ نویس نقشہ سامان فلسفہ طبعی و کیمیاء
رکھے گا اور اس سے متول حاصل کر نیکی۔ ہر ایک نوجوان جو تعلیم سے متبر
و خالی ہو وہ خات و دیون میں محسوب ہونے لگیگا۔ اور لوگ اس سے منزعہ
متفر ہوں گے۔ مدرسین فن تعلیم میں ایسے سربراہ ہوں گے اور فن تدریس
میں ماہر و بدوٹے ارکھیں گے جس کے دست فروش۔ جولایہ۔ انجینیر تجربہ و محرقہ
اپنے اپنے کام و پیشہ میں ماہر و لائق و قابل متمول ہوتے ہیں اور عام مدرسین
کی اسوجہ سے عامہ خلائق نہایت قدر و منزلت و مرتبت کرنے لگیں گے۔ اور انکی
محاسب و آمدنی اتنی کثیر ہوگی کہ انکی جائیداد خالی ہونے پر لایق سے لایق شخص
مثل ممبران پارلیمنٹ کے اوسکے خواہان و جویان ہوں گے۔

اس فیلیوف و مدبر و منتظم ملکی کے تقریر سے ثابت ہے کہ گورنمنٹ کو تعلیم کا متکفل ہونا
چاہیے اور اطفال کو اوسپر مجبور کرنا اور ان کو مصائدات فیس وغیرہ سے بری
رستہ اگر دینا ضروریات سلطنت و حکومت سے ہے۔ بدون اسکے نہ گورنمنٹ
اپنی حقوق سے عہدہ برا ہوگی نہ ملک ترقی کرے گا نہ حقوق دولت و رعیت کی برقرار
متصور ہے نہ دولت و عزت و غروت میں سبقت تو درکنار سیم و شریک کسی سلطان
ملک کا ہو سکتا ہے اس لئے ان لحاظات سے سرکار کو اجرائی قانون تعلیم

جبری جاری کرنا چاہیے۔

(۳) علم و تعلیم امر طبعی عمران بشری ہے اور آدمی اس کا ہمیشہ

محتاج ہے

کیونکہ شرف و امتیاز انسان سایر حیوانات پر صرف نظر و فکر و ادراک کلیات کیوجہ سے ہے جس سے وہ تحصیل معاش اور اپنے ابناء و جنس کا تعاون کرتا ہے اور ہیئت اجتماع قدرتی کی طرف جس سے یہ تعاون ممکن و متصور ہو جاتا ہے۔ اور اتباع قوانین دولت و شرائع ملت کی طرف رجوع لاتا ہے۔ جب وہ ایسے افکار و انظار میں مستغرق رہتا ہے تو اس سے علوم و صنائع پیدا ہوتے ہیں۔

جس چیز کو طبیعت چاہے اور وہ اس کے پاس موجود و میر نہ ہو تو اس کی تحصیل میں انسان بے نہیں بلکہ حیوان بھی مجبور ہے لہذا جب انسان کسی امر میں فکر و نظر کرے اور وہ اس کو معلوم و مدرک نہ ہو تو اس کے تحصیل کے لئے ایسی اشیاء کا محتاج ہوتا ہے جو اس سے علم و ادراک میں زیادہ ہوں اور اس کو اس کے مطلوب و مرغوب تک پہنچا دیں۔

یہاں سے دریافت ہوا کہ انسان کا میلان طبعی افادہ و استفادہ کے جانب ہوتا ہے انسان کی نظر و فکر ہر ایک حقیقت کی طرف متوجہ ہوتی ہے کہ اس کے عوارض کیا ہیں اور مزالت و کثرت توجہ کیوجہ سے اس میں اس کو ملکہ ہو جاتا ہے اور عوارض کا پورا پورا علم حاصل ہوتا ہے تو لوگ اس کی تعلیم و تعلم کے شائق ہوتے ہیں وہ اس کی طرف متوجہ ہوتے اور رجوع لاتے ہیں۔ اس طریقہ سے افادہ و استفادہ ہی نوع انسان میں ہونے لگتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ تعلیم و تعلم انسان کا امر طبعی ہے پس جو امر کہ طبیعت عمران بشری سے ہوں اس لئے انسان کو روکنا

باز رکھنا گویا خلاف عمران و تمدن کی طرف طبائع بشریہ کا مائل کرنا و پھیرنا،
جو اس خلاف حکمت و قوانین سیاست و ضوابط شریعت و ایمن دولت و ملت ہو
(۴) علم و کتابت لوازم تمدن اور خواص انسان سے ہیں اور ان کو دوسرے
مشاورین جنسیت سے اسی سے امتیاز ہوتا ہے۔ کیونکہ انسان مدنی الطبع ہو گیا
وجہ سے اپنی ضمائر کو دوسرے دوسرے کے ضمائر خود سمجھنے و سمجھانے
کی طرف بالطبع و بالذات محتاج ہے۔ اس لئے حکمت الہی اس بات کی تقاضا
ہوئے کہ جو امور کہ اس پر دلالت کریں پیدا کیئے جائیں جس سے یہ امر انسان پر
ہو جائے اور غیر آلات طبعیہ کے طرف محتاج نہ ہونے پاوے۔ پس الہام
الہی نے استعمال اصوات و حروف مختلف الخارج ان کو سکھایا جس سے کلم
بین اور معانی حاصلہ پر دلالت کریں تا مخاطبت و محاورت کا قایمہ و انہیں
حاصل ہو۔ اور ان مقاصد و مطالب کا بھی جو ان قانون کی معاش میں لازم
و ضروری ہیں۔

چونکہ تلفظ و بول چال تقریر کا قادمہ صرف حاضرین تک مخصوص تھا تاہم
یا پس آئندوں کو اس سے افادہ ممکن نہ تھا تو ان قانون کی ہمتوں کا تقاضا
یہ ہوا اور یہ غرض و حاجت اس پر باعث و موجب ہوئی کہ صنعت کتابت ایجاد
کریں۔ تا اپنی مطالب و معارف سے دوسروں کو بھی مستفید کریں اسے
سب سے جملہ علوم و کتب بننے و نکلنے۔

اسی حاصل جو کہ علم و کتابت لوازم تمدنی سے ہوئے تو کوئی دولت و ملک تمدن
اپنی رعایا کو بدون علم و کتابت کے رکھنا پسند نہ کرے گا نہ جائز رکھو گا
کیونکہ ان کو دائرہ تمدنیت سے باہر و خارج کر دینا ہے اولاً حلقہ و پیش
و حیوانات مجسمین داخل و شامل کرنا اور یہ علم ہرگز قرین انصاف و عدالت

حکومت نہیں ہے۔

(۵) خط و کتابت منجملہ صنائع انسانیہ ہے۔ کیونکہ کتابت خواص انسانی سے ہے
سایر حیوانات سے اسی سے اسکو امتیاز حاصل ہوتا ہے۔ اسکے ذریعہ سے
بلاد و دور دست کے باشندو اپنے مقاصد و حوائج کو ظاہر و حاصل کر سکتا
ہے اور اگلوں کے علوم و معارف کی تحصیل اسکے ذریعہ ممکن ہے۔ انسانی
منافع قوت سے فعل میں بدون تعلیم و اجتماع عمرانی و طلب کمالات نہیں آسکتے
ہیں اس لحاظ سے کوئی آدمی بے پڑ ہے کچھ جاہل رہنا پسند نہیں کر سکتا۔
جب قدر انسانیت کی ترقی ہوگی اور سیکندر لکھنے پڑھنے کی ترقی ہوتی جاوے گی
جس ملک میں لکھنے پڑھنے والے کم ہوں اور سیکندر گویا انسانیت کی
بھی اون میں کمی ہے اور یہ کسی انسان و انسانیت دوست آدمی کو کبھی ہرگز
پسند نہ آوے گا کہ اپنے بنی نوع اسطرح انسانیت سے بعید رہیں پس جو ملک زیادہ
تر انس و لغات مختلفہ کو بولے و سمجھے وہی زیادہ تر معارف و منافع علمی و
ومالی ممالک و اقوام غیر سے متمتع و منتفع ہوگا۔ جیسا کہ یہ معاملہ آجکل اہل
یورپ سے محسوس و مشاہد ہے لہذا ہر ایک ملک کو اولاً جن ممالک و اقوام سے
اسکو واسطہ و معاملہ و تعلق زیادہ ہو اس کو اون انس کے تحصیل و تحصیل
زیادہ تر ضرورت و حاجت ہے۔ فساد شرابی حفظ اللغات مسابحہ
فکر لسان و لکھن حاصل انسان کا بے پڑ ہے کچھ رہنا گویا ویرانہ انسانیت
سے خارج اور مایہ حیوانات سے غیر ممتاز رہتا ہے اس لیے جو امور کہ لازم
انسانیت سے ہیں اونکا بالانشراح کتاب ضرور ہو اور دولت چونکہ منافع محصل
ہو کر لے لے ترقی و عمرانی انسانی و طوائف بشری ہے اور سپر اوس کا التزام و
اہتمام منجملہ و حیات و فرائض کے ہے۔

ف ہر ایک دولت کے لوازم و فرائض سے ہے کہ اپنی رعایا و برائے دولت و ملک کے لئے وہ ذرائع ہم پہنچا دے وہ ہمارے جس سے اس کا شرف و فضل و نفع و اتنا زیادہ ہوا اور یہ ثابت ہے کہ علم اشرف و افضل و انفع و اللہ شہید ہے کیونکہ ہر ایک شے کا شرف لذاتہ ہوتا ہے یا غیرہ اور علم دونوں قسم کے شرفوں پر حاوی و شامل ہے۔ حضرت شافعی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ شرف علم پر بھی ایک بدیہی دلیل ہے کہ کیسی ہی شخص کو کسی ادنیٰ سے ادنیٰ چیز کا عالم کہیں تو وہ ضرور سرد و بہوتا ہو اور اگر اس کو اس کا جاہل بتاویں تو محزون و رنجیدہ ہو جاتا ہے اس سے بالبدہت معلوم ہوتا ہے کہ طبائع انسانی بالفطرہ بالطبع علم کے شرف و منزلت کی تسلیم پر مجبور ہیں۔

علم کے الذہنی کی دلیل یہ ہے کہ وہ مطلوب لذاتہ ہے کیونکہ الذلذایہ ہے۔ اہل علم جانتے ہیں کہ لذت علمی سے بڑھ کر کوئی لذت دنیا میں نہیں ہے اس لئے کہ علم کی لذت باقی و روحانی ہے اور دوسرے لذائذ جسمانی و فانی ہیں جو جلد زایل ہو جاتے ہیں اسی لئے امام محمد رحمہ اللہ کو جب کوئی مسئلہ حل ہوتا تو فرماتے کہ پادشاہ کو یہ لذت کہاں نصیب ہے جو ہم علم کو حاصل کرے۔ علما کو تحریر و مطالعہ کتب و مسائل و مطالب میں راتوں کا جاگنا خواب و خور کا ترک کرنا و ہر قسم کی راحت کا حرام کر لینا اس سے زیادہ تر مرغوب و مطلوب ہوتا ہے کہ ان سے لذت و حظ ادب و ادب و تمتع ہوں بلکہ ان کو اس مشقت و تکلیف سے ایک خاص قسم کی راحت و لذت ملتی ہے جس کا بیان نہیں ہو سکتا چنانچہ علامہ تاج الدین سیوطی نے اس بارہ میں کیا خوب کہا ہے اور کیا ہی مرغوب لکھا ہے۔

میں واصل حالت و طبع و طبع و طبع

سویحہ و معلوم الذی

کے لئے اور ان کے لئے اور ان کے لئے

سویحہ و معلوم الذی

فی الذهن ابلغ من مدامة ساقی
ساقی کی شراب سے زیادہ تریکیراس بہتر
اشھی من الدوکاء والعشاق
زیادہ تر مرغوب ہو دو کا عشاق کرا گئی

وتمانی طرنا لحل عولیصة
کمی شکل کے حل کی وقت سے ہٹا چلنا
وصیر اقلامی علی صفحا تمنا
سیر قلم کی آواز کتاب کے صفحہ پر

والذمن فقر الفتاة لدفعها
کسی جوان عورت کے دفع بچانے سے زیادہ تر لذت
لقرنی کالقی المرسل عن اوراق
بیکر اوراق سے ریتی گرائی کے آواز۔

علم کی لذت دائمی و ترقی پزیر ہے اوس کا کوئی مزاحم و معارض نہیں ہوتا
اوحکا بقدر استعمال شگال ہوتا جاتا ہے کیونکہ معلومات یومانیو ما تنزاید ہوتے
جاتے ہیں اور وسیع ہونے لگتے ہیں بقدر اسکی مزاوت و مشارکت و مباشرت
ہو او تنے ہی اوس میں ترقی ہوتی جاتی ہے برخلاف دوسرے لذائذ جسمانی
کے کہ وہ مدت و عدت و کیفیت و کمیت کے لحاظ سے محدود و قنہا ہی ہوتے ہیں
اور سریع الزوال و انتقال ہیں۔

علم کی لذت و شرف کا یہ حال ہے کہ کوئی جاہل سے جاہل عالم بھی دنیا میں ایسا
نہیں پاؤ گے جو متہنی عز و شرف اہل کمال و استحصال نہ ہو مگر وہ موانع
یہیہ کے وجہ سے قاصر و عاجز ہوتا ہے اور اپنی مقصد و مطلب و متمنا پر ظفر جاتا
نہیں کر سکتا۔

جب یہ معلوم ہو گیا کہ علم کے لذت غیر و لذائذ و ذوق و مشغول پر مشتمل ہے
تو ہم ان دو ذوق و مشغول کا بیان بیان کرتے ہیں کہ لذت علم غیر و یا تو باہتمام
آخرت کے ہوگی یا یہی کا دنیا کے یہی کا لذت کے اس طرح کہ محدود و قصور و

و نیم و تسخیم بدون عمل کے حاصل نہیں ہو سکتے اور عمل بدون علم کے ممکن نہیں پس آخرت کے
لذا مذکار و مدار بھی علم ہی پر رہا اور باعتبار دنیا کے بھی عزت و اعتبار حکومت و وقار حتی کہ
ملوک و سلاطین پر افتخار و اونکا اہمیتار بھی بدون علم کے ممکن نہیں دنیا میں جاہل سے جاہل
تو میں بھی بالطبع علما کی عزت پر مجبور ہیں اور علما و فقہاء و حکماء و اطباء کی حکومت و حقیقت
سلاطین پر بھی ہوتی ہے کہ وہ اونکی رائے کے تابع ہوتے ہیں پس باعتبار دنیا
کے بھی علم اذ اشیا سے ہوا۔

جب شرافت و لذت لذاتہ و اخیرہ کے لحاظ سے علم سب سے مقدم و مفصل
بہر اتواب ہم اس کے انفع ہونیکے لحاظ سے بھی اس کا مطلوب و مرغوب لذات
ہونا ثابت کرتے ہیں۔ کہ علم کا انفع ہونا اس طرح ثابت و ظاہر ہوتا ہے کہ
سعادت جاوید و شہو غنیمتیں منقسم و منحصر ہے جلب منفعت۔ یا دفع مضرت میں اور
ہر ایک ان دونوں میں سے یا دینی ہوگی یا دنیوی پس سعادت جاوید کی چار
قسمیں ہوئیں۔ جلب منفعت دینی جلب منفعت دنیاوی دفع مضرت دینی دفع مضرت
دنیوی اور ہر ایک ان میں سے بدون علم کے حاصل نہیں ہو سکتی۔

علم سے منافع دینی ظاہر ہیں کہ بدون علم کے نہ عقاید صحیح ہوتے ہیں۔ نہ اعمال
اور دین عقاید حقہ اعمال صالحہ کا ہے نام ہی جب آدمی کچھ جانے ہی نہیں کہ کیا
چیز اچھی ہے اور کیا چیز بُری تو کیونکر ترک و اختیار پر مبادرت کر سکتا ہے۔
منافع دنیوی کا بھی یہی حال ہے کہ بدون علم کے خیر و شر کا امتیاز محال اور بدون
اس کے داعیہ ترک و اختیار مفقود ہے بظاہر دنیا میں بدون علم کے نہ کوئی
خدمت و ملازمت کر سکتے ہیں نہ پیشہ و حرفت سے فوج او بٹھا سکتے ہیں غرض کہ
جاہ و ثروت و حکومت و دولت و خدمت بدون علم کے حاصل نہیں کر سکتا اگر
اتفاقاً حاصل بھی ہو جائے تو اس سے تمتع و تمتع نہیں ہو سکتا اور اپنی آبائی

دولت و ثروت کا ناپا ہنا اور مصرت زوال و انتقال سے بچانا و مصنون و محفوظ رکھنا بدون علم کے ممکن نہیں۔

دفع مصرت دینی بھی اسی طرح بدون تفرقہ و امتیاز حلال و حرام مناسبات و محرمات شرعیہ سے بچنا ممکن نہیں۔ مناسبات و ممنوعات شرعیہ سے احتراز و فلک نفس بدون علم کے محال ہے اور ایسا مصرت و بیوی کا حال ہے۔ کہ جب پہلے برے کا تمیز ہے نہ تو اس سے بچے کیونکر۔

بعض لوگوں کو جو یہ توہم ہے کہ علم سے ضرور ہوتا ہے اور زیادہ پڑھ جانے سے خرابی ہوتی ہے دین و عقل بگڑ جاتی ہے لہذا اسکو مذموم جانتے ہیں اور اسکا دفع یہ ہے کہ کوئی علم من حیث انہ علم مصرت نہیں نہ کسی قسم کا جہل من حیث انہ جہل نافع ہے کیونکہ علم وجود ہے اور جہل عدم اور وجود اشرف و اصلح اور عدم اشر و اقبح ہے ہر ایک علم کی ایک خاص منفعت ہے خواہ معادین ہو یا معاش یا کمال انسانیت بعض لوگ جو بعض علوم کو مصرت تصور کرتے ہیں اس کا اصلی سبب یہ ہے کہ اسکی ضرورت و اعتبار نہیں کرتے جو علم و علما میں ضروری ہیں کیونکہ ہر ایک علم کے ایک حد جس سے وہ تجاوز نہیں کر سکتا۔ لوگ اس کا خیال نہ کر کے مغالطوں میں پڑتے ہیں اس لیے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ان مغالطوں کی تفصیل کر دیا جائے جس سے یہ مطلب بطور واضح ذہن نشین ہو جاوے۔

۱۔ مثلاً لوگوں کی بعض مغالطت سے ایک یہ بات ہے کہ غایت علم کے مافوق علم کا نفع چاہتے ہیں اور توقع بیجا وطن پر احکام مرتب کرنے لگتے ہیں جیسے کہ کوئی طب سے یہ توقع وطن رکھے کہ اس سے جمیع علل و امراض کا علاج ہو جائے کہ بہت سے امراض و انتقام کا علاج اس سے ناممکن ہے۔

۲۔ یا کسی علم کو اس کے مرتبہ سے زیادہ اعز و اشراف خیال کر لیتا

جیسے فقہ کو مطلقاً اشرف العلوم جاننا حالانکہ علم توحید و تصوف اس سے اعلیٰ
واشرف ہے۔

۳۔ یا اسکی غایت کے خلاف اس کا مقصد و قرار دے لینا جیسے کہ
علم حکمت و شریعت کا مقصد جمع مال و حصول جاہ قرار دے کیونکہ اوں علوم کا
مقصد اکتساب مال نہیں ہے بلکہ حقائق اشیا پر اطلاع و تہذیب اخلاق
حاصل کرنا ہے بلکہ جو کوئی علوم کا اکتساب بغرض احتراف کرے وہ حکماء و فقہاء کے
نزدیک زمرہ علمائین شمار نہیں ہوتا۔

درحقیقت آج کل یہ ایک عام غلطی ہے جس میں طلبہ کیا بلکہ اکثر فارغ مرین بھی قبلہ میں
اور سب جہلہ کے اذہان میں یہی شکن و جانگیر ہے کہ اکتساب علم اعلیٰ غرض غایت
حصول مال و جاہ و خدمات شاہی و سلطانی ہے حالانکہ تعلیم کا مقصد صرف یہی ہے
کہ ہر ایک آدمی اپنے حوائج تمدنی میں اس سے مدد لے اور اس سے سہولت
و شایستگی حاصل کرے حقائق اشیا بقدر طاقت بشری دریافت ہوں قوت
نظری و عملی و اخلاق کی تحصیل و تکمیل ہو۔ اور ظاہر ہے کہ ہر ایک فرد و طبقہ و طائفہ
ناس کے حوائج تمدنی جیسے و مختلف ہیں پس ایک کسان کو جو ضرورت تمدنی
یا ایک سچا روحہ دار و بنا و معلم و واعظ و تاجر و محترف و امیر و حاکم کی ہے وہ دوسرے
کی نہیں ہے سب آپس میں مخالف و مختلف ہیں ہر ایک اپنی اپنی امور میں علم سے
شایستگی و درستی حاصل کر سکتا ہے نہ یہ کہ صرف ترقی کا دار و مدار جمع مال و
حصول جاہ و زخرف دنیاوی کی استحصال پر موقوف و منحصر کر دیا جاوے
تعب یہ ہے کہ آج کل کے بڑے بڑے رفارمر و گوبھی بھی خط و جنون ہے کہ یہ دون
شردت و جاہ دنیاوی کے جو اس کل خطیہ سبب تعلیم کا مقصد و مفاد ہی پورا نہیں
ہوتا اور اسکے سوا بے تعلیم سے کچھ دوسرے غرض ہی نہیں۔

سینے ایک بہت بڑی رفتار کے تحریز میں دیکھا ہے کہ وہ اپنی قوم کی
 کیسی ہی عزیز و شریف و صاحب استعداد فطری پہلے مانوں کے بچے کیوں نہ ہوں
 اگر مفلس ہوں تو اپنی مدرسہ و سوسائٹی میں شامل و داخل ہونے کی قابل نہیں سمجھتے
 اور ان کی مشارکت و مخالفت کو نہایت عار و ننگ جانتے ہیں غریب قوم گو وہ کسی
 ہی شریف و غاندانی کیوں نہ ہوں وہ لائق شرکت مدرسہ و کالج نہیں سمجھے جاتے
 بلکہ وہ ان الفاظ سے اپنی خیال کو ظاہر کرتے ہیں کہ خدا نہ کرے کہ اپنی مدرسہ
 میں لنگاڑے داخل ہوں اور سیاہ لنگیوں والے شریک کیے جائیں اگر ایسا
 وقت آیا تو اپنا کالج نیست نابود ہو جائے گا کہیں اس سے بہتر خیال کرتے ہیں اس کی وجہ
 صرف یہی ہے کہ خود وہ شرف حسب و نسب سے واقف نہیں علم و کمال سے سزا
 نہیں رکھتے نہ اس کی لذت و حالت کو جانتے ہیں اور کمال ان کے معارف
 و علوم شرت و چرت بوٹ و کوٹ و سوٹ مٹن و ٹفن و فٹن میز چیری کا نہیں
 محصور و منحصر ہیں - غایت تہذیب و کمال نفس اس کی خیال کر لیا ہے - اور
 مدارک و معارف کا مفتہا و غایت اقصی صرف طوطی کے طرح انگریزی اصوات
 کا زبان سے نکالنا اور انگریزوں سے معاشرت و مخالفت کے طرق و ادب
 کا جانتا اور اقسام اطعمہ و اشربہ و اسخارا احتیاط و استلذاذات کی علم
 سوا اور کچھ نہیں ہوتا

علم و ادب اور انہر کا حال لکھا ہے کہ جب بغداد کے مدارس و نظامیہ کا حال
 ان کو معلوم ہوا تو وہ ماتم علم برپا کئے اور کہتے لگے کہ علم و معارف کی طرف
 اب تک ارباب ہم علیہ و نفوس زکیہ متوجہ ہوتے تھے جو علم کے محض شرف
 و کمال ذاتی کی وجہ سے اکتساب علم کرتے تھے اب ایسی بنا قائم ہوئی ہے کہ
 لوگ نفع دنیاوی و خدشات خاصی کی غرض سے پڑھتے پڑھاتے جا رہے ہیں

اور بوجہ اجرت و نفع دنیاوی کے جنس و غیث النفس لوگ اس طرف ڈھک چکے
اور طلب و تحصیل و تکمیل انکی ترقی مدارج و نبوی کا موجب ہوگی اور اس سے فسادات
شائع ہوں گے چنانچہ اس کا تجربہ و مشاہدہ اب آنکھوں سے ہورہا ہے کہ جوار ازل
ادائے کہ ڈگریاں لیکر خدمات پر مامور ہوتے ہیں وہ کیا فسادات و فتن برپا
نہیں کرتے اور کیسی خرابیاں قوم و دولت و ملک و ملت میں نہیں ڈالتے اور
کیا کیا بیداریاں اٹھنے و وقوع میں نہیں آتیں۔

ف بعض اسباب مغالطہ سے خود لوگوں کا جہل ہے جو ان کے ذمہ و انکار کا
سبب ہوا ہے۔ **المرء عدو لما جہل** منطق کو بعض حرام بتاتے ہیں حالانکہ وہ
میزان علوم ہے اور اسکی غایت ذہن کی صیانت ہر اسی طرح فلفہ کو حرام
بتلایا جاتا ہے حالانکہ اس سے معرفت حقایق اشیا مقصود ہے جو منافی
شرح نہیں ہے۔

فقہاء و ائمہ مذہب نے جو فلسفہ و منطق سے ممانعت کی ہے انکی اس تحدید و
تجذیر کا مقصد اصل یہ ہے کہ بعض عقول قاصرہ اپنی عمر کو علوم حکمیہ کے تحصیل میں جو
انکی استعداد فطری سے اسکی تحصیل و تکمیل مستعد ہے ضائع و رائیگانہ کریں
اور فیض اوقات نہ ہونے دیں کیونکہ ایسے لوگ ان علوم سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے
اور مفت عمر برباد کرتے ہیں جو علوم کہ ان فقہاء کے زعم میں مذموم ہیں وہ سب
فائدہ و نفع سے خالی نہیں کیونکہ اقل درجہ انکی تحصیل و تکمیل پر یہ فائدہ بہتر ہے
کہ کچھ نہیں تو ان کے قائلین کا رد ہی ہو سکے گا جو داخل فرض کفایہ ہے۔

ف **تعلیم منجملہ صنایع تمدنی ہے۔** پر جمہ دولت و ملک کے تمدن و ترقی کے
تمدن نہیں رہ سکتے۔ تعلیم منجملہ صنایع تمدنی ہونے کی دلیل یہ ہے کہ کسی فن میں
حذاقت و مهارت بدون ملکہ مبادی و قواعد و قوف سائل و مقاصد و استنباط

فروع از اصول حاصل نہیں ہوتے اور ملکات خواہ بدی ہوں یا دماغی سب جہانیت
 محسوس متعلق ہیں اس لیے ان کی تعلیم کے طرف احتیاج ہوتی ہے اس لیے ہر ایک
 علم و فن کی تعلیم کی سہولت کسی مشہور عالم و ذہین سے لیجاتی ہے اور یہ رسم و رواج
 ہر ایک سب ملکوں اور اقالم میں یکساں جاری ہے۔ منصفین ہر ایک علم و فن کے اصطلاحات
 کا اختلاف خود اسباب پر دلالت کرتا ہے کہ تعلیم ایک صنعت ہے کیونکہ ہر ایک
 امام فن و عالم کی جڑ سے جڑ سے اصطلاحیں ہیں اور یہ تغایر و تخالف شان صنایع سے
 مخصوص ہے اور یہ بات اوپر دلالت کرتی ہے کہ یہ اصطلاح علم سے مخصوص نہیں ہے
 ورنہ سب منصفین کے ایک ہی اصطلاح ہوتے دیکھو علم کلام میں متقدمین و متاخرین
 کی اصطلاحات کس قدر مختلف ہیں اور اس طرح اصول فقہ کے اور علوم ادب کے
 اصطلاحات کا حال ہے اس پر کیا موقوف ہے جس علم کو دیکھو گے اوس کا یہی حال
 پاؤ گے۔

جس قدر حضارت و عمران و حالت تمدن انسان ترقی کرے مثل اور صنایع کے
 علوم بھی بڑھتے و ترقی کرتے جاتے ہیں اس کا یہی سبب ہے کہ تعلیم علوم
 بھی منجملہ صنایع ہے۔

صنایع کا یہ حال ہے کہ بلاد و اوطان کی کثرت و قلت آبادی و دولت کے لحاظ پر
 وہ بھی زیادہ و کم ہوتے رہتے ہیں جیسا حال اہل عمران اپنی معاش ضروریہ سے
 زیادہ ہوتے ہیں اور غنائم تو ماوراء معاش کی طرف دنگ چڑھتے ہیں اور
 خاصیات و عوارض اشیا کی طرف متصرف ہونے لگتے ہیں جو علوم و صنایع
 سے ہیں۔

جو لوگ طبعا راغب علم ہوتے ہیں اور حسابات و قریبے میں متولد ہوتے ہیں
 ان کو جو اپنے ممالک و ممالک غیر میں ہونے کی بلاد و اوطان و امصار

متحدہ کی طرف لغرض تفصیل علوم و فنون سفر کرنا پڑتا ہے جسکے وہ شائق ہیں۔
 جسقدر تمدن میں کسی ملک و شہر کی ترقی ہوتی ہے وہاں کے صنایع و علوم و
 فنون میں بھی ترقی ہوتی ہے دیکھو جب بغداد - قرطبہ - قیروان - بصرہ - کوفہ -
 یونان - مصر - ہند - کی تمدنیت و عمران میں ترقی تھی اور حضارت وہاں
 ٹھکن مستقل تھے تو وہاں علوم و فنون کا دریا کیسا موجزن تھا اور اصطلاحات
 تعلیم و اصناف علوم و استنباط مسائل میں وہاں کے لوگ کیسے متقن و ماہر
 فن تھے حتیٰ کہ اپنے متقدمین سے سبقت لے گئے اور متاخرین پر خاقی ہو گئی۔
 جب وہاں کی دولت و آبادی گہٹ گئی اور جاتی رہے تو اونکی بھی حالت تنزل
 کر گئی بلکہ زایل و منتقل ہو گئی وہ بساط ہولٹ پلٹ گئی اور جو کچھ اسکے ساتھ تھا
 جاتا رہا ایک تخت حرف علم و تعلیم اون صفحات سے حک و محو ہو گیا اور اون
 ممالک و اقالم و مدن میں چلا گیا جہاں زمانہ نئے دولت و ثروت و مدنیت کو
 منتقل کر دیا و بدل دیا اور وہاں اپنا ماوسے و مسکن بنالیا۔ چنانچہ آج کل جو کہ یورپ
 و امریکا و جاپانی حضارت و مدنیت اور ممالک و اقالم سے متزاید و متبرقی ہیں
 وہاں تعلیم و فنون و صنایع و حرف کی بھی بے انتہا ترقی ہے اور دولت و
 ثروت کے ساتھ ساتھ انکا مسکن و مامن بھی وہی بلاد ہو رہی ہیں۔ اور
 اسی وجہ سے دوسرے بلاد کے لوگ جو شائق تعلیم و تعلم علوم و فنون ہیں
 سفر کر کے حاصل کرتے ہیں پس جو سلاطین و روسا و دولت و ملت کے اپنے
 ملک و قوم کو تمدن و مترقہ کرنا چاہتے ہیں اوپر فرض ہے کہ ترویج علوم و فنون
 بہت تن مصروف و مالوف ہو جائیں و صنایع و ہدایع ممالک یورپ اپنی ملک
 قوم میں ہی رائج و شائع کر آئیں اور قوم کو سکھائیں جیسا کہ اٹالی جاپان نے
 اس ۲۲ پس میں اپنے ملک کو اسی طریقہ و طریقہ سے مضامین و محال

کر لیا ہے اور جمیع علوم و فنون اہل یورپ کا اپنے ملک میں رواج دیدیا ہے جس سے تمام دنیا میں اس کے عزت و حرمت و عظمت وقت ہو اور سب سلاطین و پچشم عبرت اس ملک کو دیکھ رہے ہیں اور اس کی واجبی قدر و منزلت کرتے ہیں۔

سر آسمان جاہ بہادر مدارالمہام سرکار عالی نے بھی میری اس تحریک و اسکیم ذیل چسکوٹینے جب سال ۱۸۶۷ء میں پیش کی تھی منظور و مقبول فرما کر ذریعہ اصلاح مطبوعہ بابت سے تجویز ارسال اطفال بولایت فرنگستان بغرض تعلیم علوم و فنون مفیدہ و ضروریہ کا اشتہار و اعلان کیا مگر اس کا اجرا و نفاذ اب تک نہ ہونے پایا بلکہ وہ طلبہ جو اس غرض سے منتخب ہوئی تھی وہ ادھر ادھر اس ہندو دکن میں منتشر و مقرر کر دیے گئے۔

میری اسکیم کا ماحصل و خلاصہ یہ تھا کہ جا پانیون کی نظیر و تمثیل پر ہر سال یہاں سے بھی چند طلبہ بغرض تعلیم قانون و انجیری و اگر کسی کچھ روانہ ولایت ہوں اور چند سال تک یہ سلسلہ بدستور قائم رکھا جاوے تا ایک معتمدہ جماعت سرکار انتظامی حالت کی معاون و معاونہ فراہم ہو جائے اور ہم پہنچے۔ اس غرض سے مینے یہ تجویز سرکار میں پیش کی تھی کہ کلینکل ایڈوکیشن یعنی فوٹو کی تعلیم کے لئے ریاست کے (۳۱) شریف خاندانی لڑکوں کی تعلیم اخراجات کی گنجائش موازنہ تعلیمات میں رکھی جائے۔ ان لڑکوں کے عمر ۷ سال سے کم و ۱۵ سال سے زیادہ کی نہ ہو۔ مدت تعلیم پانچ سال شداردی تھی۔ ہر ایک لڑکے کا خرچ سالانہ دو سو پونڈ اور کرایہ آمدورفت درجہ اول جہاز مجوز کیا تھا۔ اسکے بدلہ یہ تعلیم یافتہ گیارہ سال تک ملازمت سرکاری پر مجبور رہوں گے اور ان کی استدانائی تنخواہ چار سو اور سہ سالانہ کا اضافہ سات سو تک ہونا

تجویز کیا تھا۔ یہ لڑکے اگر تعلیم میں ترقی نہ کریں یا اپنے اخلاق و عادات کو درست نہ رکھیں تو سرکار کو اختیار ہوگا کہ وظیفہ امدادی موقوف کر دے اور اخراجات تعلیم اوس سے واپس لے۔ ہر ایک فن کی تفصیل تعلیمی تجویز میں مذکور ہے۔

مڈلسن فن طب

(۱) پرائکٹس آف فزک -

(۲) کیمسٹری -

(۳) سرجری -

(۴) اسٹیٹس آف مڈلسن اینڈ پرائکٹس فزیالوجی -

(۵) مڈویفری - ڈرنیز آف دمن اینڈ چلڈرن -

(۶) کلی نکل سرجری -

(۷) اناٹمی -

(۸) میڈیٹیکل فرسٹ کری نکل میڈسن -

(۹) پتھالوجی -

(۱۰) نیچرل ہسٹری -

(۱۱) مڈیکل جورس پروڈنٹس -

(۱۲) بائیٹمی -

ابجیگزنگ اینڈ اگری کلچر

(۱) فزکس - طبیعیات -

(۲) مٹھامکس - ریاضیات -

- (۳) جیالوجی - طبقات الارض -
 (۴) انجینئرنگ اینڈ مکینیکل ڈرائنگ - نقشہ کشی عمارت و آلات جراثقال -
 (۵) مکینیکل انجینئرنگ -
 (۶) اگر ی کلچر -

لائسنون

- (۱) جوریس پروڈنس اینڈ پرنسپلز آف لیجلیشن - اصول قانون و تصدیق و معدت
 (۲) روسن لا قانون رومہ
 (۳) کانسیڈیشنل مسٹری تاریخ نظم و نسق -
 (۴) کامن لا قانون عام
 (۵) اکویٹی
 (۶) ریل پراپرٹے لا قانون املاک و جائیداد
 (۷) انٹرینیشنل لا قانون ملی -
 (۸) ہندو لا قانون ہندو
 (۹) محمدن لا قانون محمدی و فقہ اہل اسلام

اخراجات تعلیم کا تخمینہ حسب ذیل کیا گیا تھا۔

سال اول

۲۱۶۰ روپے -

۵۲۰۰ روپے -

۵۶۰

(۱) سفر خرچ طلبہ ۲۷ نفر

(۲) وظیفہ تعلیمی

سال دوم

سال سوم ۵۳۰۰

سال چهارم ۵۷۰۰

سالم خجسته

بعد ان کے آنے کے کہ جو سامان و مکان طلبہ کیلئے اخراجات جون گے کہ یہ تعلیم یافتہ طلبہ اپنے کام کو شروع کریں اور اسکے لئے ہی ایک لاکھ روپیہ سالانہ رکھ کر چھوڑ دیا جائے یعنی پانچ لاکھ اسکے لئے ہی رہیں یعنی علم و عمل کا صرفہ ۲۰۰ روگوں کے لئے دس سال کے واسطے کیا رہ لاکھ تخمینہ و اندازہ کیا تھا ۔

بہر حال شواہد عقلیہ و نظائر علمیہ سے ظاہر ہے کہ آجڑائے قانون تعلیم جبرے
میں خجہ و اجبات و فرائض و دولت و ملک و ملت ہر اس کے بدون کوئی قوم و ملک

دولت و ثروت و عزت و رفعت منزلت و قربت و مدینیت

حاصل نہیں کی سکتا۔ جب ہم دلائل عقلیہ سے فارغ ہو چکی

تو اب نصوص فقہ کی طرف متوجہ ہوتے ہیں

اور انکو باب دوم میں مفصل درج

کرتے ہیں کہ کیا ہیں جن سے

فرضیت لقلیم جبر

محب

62

باب دوم

دلائل نقلیہ تعلیم جبری کے بیان میں :-
 فرضیت و فضیلت تعلیم و علم و علماء و احکام احتسابیہ و واجب اول بادشاہ پر احیاء
 علوم ہے اور اوس کا طریقہ شرعیہ کیا ہے اور اس بارہ میں فقہانے کیا لکھا ہے -
 قبل اسکے کہ ہم اون اولہ شرعیہ کتاب و سنت کو لکھیں جن سے افادہ و جوہ تعلیم و
 تعلم ہو اس بات کا بیان کرنا ضروری خیال کرتے ہیں کہ افادہ حکم شرعی مثل و جوہ و
 حرمت کے کن لفظوں سے اور کس طرح ہوتا ہے اور اوسکی شرائط و احکام کیا ہیں تاکہ کتاب
 و سنت سے افادہ حکم و جوہ میں کسی کو دھوکہ نہ ہونے پاوے اس لیے چند
 قواعد اصولیہ جن کا مرعہ رکھنا ضرور ہی یہاں درج کر دیئے جاتے ہیں تا موجب یقین
 و تذکار ہو -

(۱) علماء، اصول نے لکھا ہے کہ لفظ مفید حکم شرعی یا خبر ہے یا انشا گزیر انشاء
 زیادہ تر مود حکم شرعی ہوا کرتی ہے کیونکہ امر سے خبر کی طرف اس لئے عدول
 کیا جاتا ہے کہ اگر مخبر بہ پنا یا جاوے یعنی ثبوت ایک شے کا ایک شے کیلئے یا نفی ایک
 شے کی ایک شے سے جو شارع نے کی ہے اگر نہ ہو تو شارع کا کذب
 لازم آئے گا جو محال ہے برخلاف امر کے کہ اگر مامور بہ واقع نہ ہو تو یہ بات
 لازم نہ آئے گی اس لئے جب وجود مامور بہ میں مبالغہ منظور ہوتا ہے تو
 امر سے اخبار کی طرف عدول کیا جاتا ہے - البتہ اصل وجوب صرف امر سے

مستفاد ہوتا بلکہ خبر سے بہ نسبت امر کے زیادہ تردد و جواب کا ثبوت ہوتا ہے جیسا کہ -
 کُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَابُ وَأُحْلِلَ اللَّهُ لِيُبَيِّحَ حُرْمَ الْفَرْجِ لَوْلَا ذَلِكَ لَفَعَلْنَا بِنُفُوسِكُمُ مَا تَكْفُرُ بِهِ وَلَوْلَا ذَلِكَ لَفَعَلْنَا بِنُفُوسِكُمُ مَا تَكْفُرُ بِهِ وَلَوْلَا ذَلِكَ لَفَعَلْنَا بِنُفُوسِكُمُ مَا تَكْفُرُ بِهِ
 (۲) واضح رہے کہ قول مستلزم ایجاب ہوتا ہے نہ فعل -

(۳) حقیقت امر کے وجوب ہے نہ اباحت و مذہب و تخیر وغیرہ یہ سب معانی امر مجازاً مراد الٰہی جاسے ہیں جب کہ کوئی قرینہ صارفہ عن الحقیقہ پایا جاوے -

(۴) مامور بہ ضرور ہے کہ حسن بالذات یا بالغیر ہو اور منہی عنہ ضرور ہے کہ قبیح بالذات ہو یا بالغیر -

(۵) جو واجب ہو عقلاً وہ جن ہوگا عقلاً کیونکہ واجب عقلی کا کرنا عقلاً محمود و ترک عقلاً مذموم ہوتا ہے اور جن عقلی وہ ہے جس کا کرنا محمود ہو عقلاً پس واجب عقلی اخص ہے جن عقل سے - اور جن وقیح ایک دوسرے پر التزاما دلالت کرتے ہیں کیونکہ جب کوئی شے عقلاً واجب ہو تو اوس کا ترک عقلاً قبیح ہوگا اور اگر کوئی شے عقلاً حرام ہو تو اوس کا ترک عقلاً واجب ہوگا پس عقلاً حسن ہونا ضرور ہے -

(۶) نتیجہ بالذات، اولے ہے نتیجہ بالوصف -

(۷) اگر دو صندوق میں شرائط تناقض پائی جاوین تو وجوب ایک کا دوسرے کی حرمت پر اور حرمت ایک کی دوسری کے وجوب کی مستلزم ہوگی یعنی امر نہی میں ضد مامور بہ و منہی عنہ پر احکام مذکورہ طرداً و عکساً بشرط مذکورہ صاف ہوں گے -

(۸) ترتب حکم بوصف اس امر پر مشعر ہوتا ہے کہ وصف علت حکم ہے -

(۹) عبرت عموم لفظ کو ہے نہ خصوص مورد کو -

جب یہ قواعد و مقدمات مہمد و معلوم ہو چکے تو ہم دلائل وجوب تعلیم و تعلم کو اولاً کتاب پر مستند یعنی اخبار و آثار سے پہرہ اجماع و قیاس سے بیان کرینگے

تاکہ اولدار بچہ شرعیہ سے وجوب تعلیم و تعلم ثابت و منتهی ہو جائے۔

اولہ کتابیہ

(۱) فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ (پارہ ۱۴) سورہ نحل - رکوع (۶)

(سوال کرو تم اہل ذکر سے اگر نہیں جانتے ہو تم)

اس کلمات کا تعلیم مسائل و علم ضروری معاش و معاد کی فرضیت جبکہ وہ نہ جانتا ہو ثابت ہوتی ہے۔ تفسیر کبیر میں ہے کہ اہل ذکر اخبارات ماضیہ یعنی گزشتہ تاریخ کے جاننے والے عالم ہیں اس لیے کہ کسی شے کا جاننا گویا اس شے کا ذکر ہی ہے اور زجاج نے اس کے یہ معنی کہے ہیں کہ سوال کرو ہر ایک ذی علم و صاحب تحقیق سے۔ اور تفسیر ابو سعید میں ہے کہ اس آیت میں اشارہ ہے کہ

ہر ایک امر میں جس کا علم نہ ہو علما کی طرف رجوع کیا جائے۔

(۲) كَذُورًا نَّيِّبِينَ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ اَلْكِتَابُ وَمَا كُنْتُمْ تُدْرِسُونَ (پارہ ۱۵) سورہ آل عمران

(ہو جاؤ تم اللہ کے لوگ اس واسطے کہ ہو تم سکھانے والے اور اس واسطے کہ ہو تم اس کو پڑھو)

الخروج النخاری فی کتاب التفسیر من صحیحہ قال ابن عباس کو نوار بانین ای علما و علماء فقہاء

(ترجمہ) امام بخاری نے اپنی صحیح کے کتاب التفسیر میں

ابن عباس سے روایت کی ہے کہ ہو جاؤ تم اللہ کے لوگ یعنی علما و علماء فقہاء چنانچہ

فی رباہونی کو تعلیم کیا ہو تو معلوم ہوا کہ بغیر تعلیم و تعلم کے ربانی نہیں ہو سکتی۔

مصرع کہ بے علم نہ تو ان خدا را شناخت نہ یعنی عالم و فقیہ و حکیم

نہیں بن سکتی جو نامور بہ و واجب و جن بالذات ہے۔

آبن زید کہتے ہیں کہ ربانے وہ لوگ ہیں جو تربیت کرین لوگوں کو پس ربانی

حکام و علمائے ملت ہیں اور تفسیر آیہ لَوْلَا مَعْجَاہُمْ اَلْاِنْسَانُ لَفِيْ سَوَادٍ وَاکْثَرُ

میں بھی یہ کیا ہو کہ یہ دونوں گروہ علماء و حکام کے ہیں جو کہ واجب الاطاعت ہیں۔
 مہر و کتاب ہے کہ ربانیوں اور باب علم ہیں اور ربانہ لوگ ہیں جو کہ علم و آدمیوں کے تربیت کرنے یعنی آدمیوں کو
 تعلیم میں اور علم کی اصلاح کرنے اور ان کے امور پر قیام اور اوس کا انتظام کیا کریں۔
 ابو عبیدہ کہتے ہیں کہ ربانی لفظ عربی نہیں ہے بلکہ عبرانی و سریانی ہے اس کی معنی
 وہ لوگ ہیں جو تحصیل علم کریں اور اوس کے عامل رہیں اور طرق خیر کی تعلیم میں مشغول
 ہوں۔

(فہم لون) بالمشہد کی قرأت کی تائید میں دو وجہیں مذکور ہیں ایک یہ ہے کہ تعلیم
 علم پر شامل ہے اوس کے برخلاف علم تعلیم پر مشتمل نہیں ہے اس لئے تعلیم اولیٰ ہے
 دوسرے یہ کہ ربانین فقط علم پر اکتفا نہیں کرتے بلکہ تعلیم کا شغل بھی رکھتے ہیں چنانچہ
 خدا تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرمایا کہ (ادع الی سبیل
 ربک بالحکمۃ والموظعتۃ الحسنۃ)۔ ترجمہ یعنی بالوگوں کو اپنے
 رب کی راہ پر حکمت و نصیحت نیک کے ساتھ۔

مترہ بن شرجیل کہتے ہیں کہ علقہ اون ربانین میں سے تھی جو کہ لوگوں کو قرآن تعلیم
 کرتے ہیں۔ حاصل کلام یہ کہ علم و تعلیم و دراست ربانی ہونے کے اسباب میں سے ہے۔
 (۳) وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنفِرُوا كَآفَّةً فَلَوْلَا اَلْفَرَقُ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ
 ہر تمامی مسلمان اگر سفر نہیں کر سکتی تو کیوں نہیں نکلیں ہر ایک فرقہ میں سے اپنی ایک جماعت تاکہ
 لِيَسْمَعُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنذِرُوا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ
 فقہ حاصل کریں دین میں اور ڈرا دیں اپنی قوم کو جب لوٹیں طرف ان کی شاید کہ وہ کچھ چل و نصیحت سے
 (پارہ ۱۱) رکوع (۱۵) سورہ توبہ

سورہ توبہ میں خدا نے ہجرت و جہاد کا بیان کیا ہے اور یہ دونوں عبادتیں متعلق بسفر
 میں اس آیت سرابا ہدایت میں ایک قسیری عبادت کا بیان فرمایا ہے جو متعلق بسفر

وہ عبادت تفقہ ہے پس خدا نے فرمایا کہ تمامی مومنوں کو خدمت اقدس
 رسول خدا صلوات اللہ علیہ وسلم میں تفقہ فی الدین کے لئے حاضر ہونا واجب نہیں
 بلکہ جو ساکنین بلاد میں اول میں سے ایک طائفہ کا تفقہ فی الدین کے لئے سفر کرنا
 کافی ہے کہ وہ سب کھرجب اپنی بلاد و اوطان کو لوٹ آئیں تو دوسروں کو
 سکھائیں اور ڈراویں تاکہ وہ جہل سے باز رہیں پس جب تفقہ و تعلم بدون
 سفر کے حاصل نہ ہو سکے تو سفر و سپرد واجب ہر اور اکثر تجربہ ہی اس بات
 کا شاہد ہے کہ علم منتفع بہ بغیر سفر کے حاصل نہیں ہو سکتا۔

خدائی تعالیٰ نے اس آیت وافی ہدایہ میں مومنین پر تین امر فرض کیے ہیں
 پہلا سیکھنا تفقہ فی الدین دوسرا سکھانا۔ لیسندوا قومہم اذا رجعوا الیہم
 تیسرا طلب علم میں سفر کرنا قالوا لفرقہ من کل فرقة منهم طائفہ۔ سیاق
 آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ علم سیکھنا اپنی قوم کے سکھانے کے لئے جائز ہے نہ کہ
 طلب دنیا کے لئے جو کوئی دنیا کو دین سے طلب کرے وہ اس آیت کا مقصد
 ہے (قُلْ هَلْ مَنَعَكُمْ اَنْ تَكُونَ مِنَ الَّذِينَ خَلَوْا لِلدِّينِ حُلًّا سَاعَةً مِّنَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا
 وَهُمْ يَحْسِبُونَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعًا) پس جو لوگ کہ تعلیم و تعلم کی غایت دنیا کے
 ثروت و دولت پر قرار دیتے ہیں وہ درحقیقت جاہل اور علم اور دین دونوں
 سے بالکل بے خبر ہیں۔

(۴) وَاِذَا اخَذَ اللّٰهُ مِنَّا الْوَيْثَاقَ الْبَشَرِ لَمَّا اٰتَيْنَاكَ مِنْ بَيْنِ يَدَيْنَا وَمَكَرَ بَيْنَ يَدَيْكَ
 اور جو وقت لیا اللہ سے پیمانہ لے گا کہ جب تم کو کتاب و حکمت تم پر آئے گی تو تم
 مَصَدِّقًا لِّمَا كُنْتُمْ لَنَا وَاٰتَيْنَاكَ مِنْ بَيْنِ يَدَيْنَا وَمَكَرَ بَيْنَ يَدَيْكَ
 پہلے جو تمہارے پاس ایک خبر تھا کہ اللہ اور اس کے رسول کے لئے تو اللہ ایمان
 قَالُوا اَفَرَأَيْتُمْ مَا كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ اَلَا اَنَّا نَحْنُ الْحَقُّ وَنَحْنُ الْمَوْدُوذِينَ اَلَا اَنَّا نَحْنُ الْحَقُّ وَنَحْنُ الْمَوْدُوذِينَ اَلَا اَنَّا نَحْنُ الْحَقُّ وَنَحْنُ الْمَوْدُوذِينَ

لاؤ تم اوس پر اور البتہ مدد دینا اوس کو کہا کیا اقرار کیا تم نے اور لیا تم نے میرا باری عہد
 خَلِّكَ فَادْعُكَ هُمْ فَاسْتَقُونَ ۝

اوس پر کہا پیغمبروں نے اقرار کیا ہم ہی کہا اللہ نے پس گواہ ہوا اور میں تمہارے ساتھ
 گو اہوں میں سے ہوں پس جو پہر جاوین بعد اسکے وہ فاسق ہیں۔

(سورہ آل عمران پارہ (۳) رکوع (۱۰))

اس آیت کا مفسر ہے کہ خدا نے نبیین سے کتاب حکمت پہنچائی ہے و سکھا نے
 کا میثاق لیا تو علی کو و رشتہ انبیاء میں علم کا چھپانا اور نہ بتانا حلال نہیں کیونکہ خلاف
 میثاق و اخلاق نبیین ہے۔ تو ریت میں ہر کہ (عَلِمَ مَجَانًا كَمَا عَلِمْتَ مِثْنًا) مکرر
 یعنی بلا اجرت مفت سیکھا جیسا کہ تو نے بلا اجرت مفت سیکھا ہر اس لئے قواعد زر
 سے شہاب نے شرح خطبہ شفاء قاضی عیاض میں نقل کیا ہر کہ تصنیف فرض کفایہ ہے
 اور ہر جس کو خدا نے فہم و اطلاع عطا کی ہو کیونکہ اگر تصنیف ترک کر دی جائے تو علم
 ضائع ہو جائے گا۔ ابو ہریرہ اور دوسرے صحابی فرماتے تھے کہ اگر
 یہ آیت قرآن میں نہ ہوتی تو میں ہرگز کوئی حدیث روایت نہیں کرتا اور یہ حدیث
 پڑھے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مَا آتَى اللَّهُ تَعَالَى عَالِمًا عِلْمًا إِلَّا أَخَذَ

(انہیں دیا اللہ تعالیٰ نے کسی عالم کو علم اگر یہ کہ اس سے وہ حق و حد لے لیا ہر جگہ لیا ہی اس لئے نبیوں کو کہ ان اور
 علیہم من اللہ شایء مَا أَخَذَ عَلَى النَّبِيِّينَ اَلْأَشْيَاءَ وَتَكَلَّمَ - اللہ تعالیٰ نے قرآن میں عطا کیا

عہدہ شان رسالت و غایت ہفتہ کو تعلیم کتاب و حکمت و تزکیہ نفس امت بتایا ہر چنانچہ فرمایا ہر
 هُمْ يَتَّبِعُونَ مَا نَزَّلْنَا مِنْ سُلُوكٍ مِنْ أَنْفُسِهِمْ يَلْزَمُونَ عَلَيْهِمْ آيَاتُكَ وَاعْلَمُوكُمْ كَلِمَاتُكَ

ای رب ہمارے پیچہ اوں میں ایک پیغمبر کو جو کہ انہیں میں سے ہو اور پڑھے اور ہر ہر آیات
 دَاخِلَةً فِي كِتَابِهِمْ أَنْتَ الْغَنِيُّ الْكَافِي ۝ (سورہ بقرہ پارہ (۱) رکوع (۱۵))

اور تعلیم کرے ہر کوئی کتاب و حکمت اور پاک کرے ہر کوئی حق و غیب ہر چنانچہ فرمایا ہر

عمر بن الخطاب نے فرمایا ہر

(۶) هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَ

وہی اللہ ہے جس نے پیغمبر امیوں یعنی ناخواندوں میں رسول کو بلا دیا جن میں سے ہر تاکہ پڑھے اور پڑھ

یٰزکیہم وعلیہم الكتاب والحکمة (سورہ جمعہ ۲۸) پارہ رکوع (۱۶)

آیات الیہ کو اور تعلیم کرے اور ان کو کتاب اور حکمت -

(یعلّم الكتاب) سے یہ مراد ہے کہ ان کو کتاب پڑھنے کا حکم کرے اور ان کو کتاب کے

معانی سکھائے اور اسکے حقائق بتلاؤ۔ حکمت غلطی و مقصود اشرف و اعلیٰ احکام و دلائل کتاب

کا تعلیم ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ قرآن شریف کو ہدایت و نور تعبیر کیا ہے کیونکہ معانی

و حکم و اسرار پر وہ شامل ہے اس لئے پہلے تلاوت کا پھر تعلیم حقائق و اسرار کا ذکر فرمایا

(والحکمة) یعنی تعلیم کرے رسول اور حکمت اور عظمت سے مراد سچا اور کھرا اور پورا

اور ترنا ہے گفتار و کردار و قول و عمل میں اس لئے کوئی شخص حکیم نہیں کہلاتا جب تک

کہ اس میں دو نون باتیں یعنی علم و عمل جمع نہ ہوں - افضل اس کی (اَحْكَمُ الشَّيْءِ)

اگر دقت سے چرینی حکمت وہ چیز ہے کہ رد کرتی ہے جہل و خطا سے اور یہ امر بدون

اصابت قول و فصل کے تصور نہیں اور بدون ہر ایک شے کو اس کی جائز پر رکھنے کے ہرگز متخیل

نہیں ہو سکتا -

فخائل نے کہا ہے کہ بعض فلاسفہ نے حکمت کی تعبیر و تفسیر یون کی ہے کہ آدمی بقدر اپنے

طاقت و خالق سے شباهت و تشبیہ پیدا کرے -

مفسرین نے حکمت کو خدا مورا دلیے ہیں - ابن وہب کہتے ہیں کہ امام مالک

رحمہ اللہ سے میں نے پوچھا کہ حکمت کیا چیز ہے تو آپ نے فرمایا کہ معرفت دین و فتنہ

اور اسکے اتباع کا نام ہے -

شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں حکمت سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور یہی متولہ قادیان کا ہے

تعبیر قول یہ ہے کہ حکمت فصل نہ ہے درمیان حق و باطل کے -

چاہیے کہ ہوتم میں سے ایک ایسا کر وہ جو کہ بلا دی پہلائی کی طرف اور حکم کرے ساتھ
اولئک ہم المفلحون سورۃ آل عمران پارہ (۴) رکوع (۱۱)

چہ کاموں کے اور منع کرے بے کاموں سے اور وہی لوگ ہیں جو کہ خلاصے پانے والے ہیں۔
یعنی بنا ہو گئے ہوتم بہترین امم بسبب امر بالمعروف و نہی عن المنکر ہونے کے اور
نامردوں بالمعروف (کلام مستناف) اس سے بیان علیہ خیریت مقصود ہے
جیسا کہ کہا جاتا ہے کہ زید کریم عظیم الناس و کیوم ہم اس لئے کہ اصول فقہین محقق ہو چکا ہے کہ حکم و
کے ساتھ بیان ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ وصف حکم کی علت ہے پس اس آیت میں
حکم خیریت کی علت امر بالمعروف و نہی عن المنکر ہے ولکن منکم من لفظ من۔
ایک قول پر بدو و تبعیض کے معنوں میں ہے۔ اول یہ کہ خدا نیچالے لئے آیا

کنتم خبیلاً (مذہب) میں امر معروف و نہی منکر کو کمال امت پر واجب فرمایا ہے۔ دوسرے
یہ کہ جو تکلف ہو اوپر نہی عن المنکر و امر بالمعروف واجب ہو خواہ ہاتھ سے ہو یا زبان
یا قلب سے کیونکہ ہر شخص پر دفع ضرر نفس واجب ہے اس صورت میں معنی آیت کہ یہ ہے
کہ بن جاؤ تم امت بلا نے والے طرف پہلائی کے اور روکنے والے برائی سے پس
کلمہ من قیمن کیلئے ہو گا کہ تبعیض کیلئے جیسا کہ آیت (فاجتنبوا الرحمن لا یؤتا
منہ)۔ دوسرے قول پر لفظ من تبعیض کے واسطے ہے اور عجزہ و مرضی اور
جو امر بالمعروف و نہی عن المنکر پر قدرت نہیں رکھتے وہ اس حکم میں داخل
نہیں ہیں۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ یہ حکم علماء کے ساتھ مختص ہو اور اس پر دلیل
ہے کہ یہ آیت میں چیز دن کے حکم پر مشتمل ہے۔ دعوت الی الخیر امر بالمعروف نہی عن المنکر
اور یہ ظاہر ہے کہ بدون علم خیر و معروف و منکر کے ازلی طرف دعوت متصور
نہیں اس لئے کہ کسی چیز کا جاہل کو اس کا امر کیا کرے گا چنانچہ آیہ (قل لا افرق منکم فیما
میتکم) میں بھی گروہ علماء مراد ہے۔ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے

فضائلِ عادیث میں کثرت سے وارد ہیں جو سب کے سب فضلِ علم و علمائے کبار کی طرف راجع ہیں۔
 القصد مسلمانوں کو خیر امت کا خطاب بارگاہِ دنیا و آخرت سے اسلئے عطا ہوا ہے کہ وہ امر
 بالمعروف و نہی عن المنکر کرتے ہیں اور خیر عینی علم و حکمت کی طرف بلا تے ہیں اور
 جنکے صفت یہ ہو وہ مفلح ہیں۔ امر معروف و نہی منکر بدون کتاب و حکمت کو جائز ہو
 ممکن نہیں پس کتاب و حکمت کی تعلیم بغرض امر معروف و نہی منکر عموماً افراد است
 پر از جملہ فرائض مذہبی ہے اور خصوصاً سلاطین و علماء و مشائخین کو جو اساطین
 دنیا و دین میں زیادہ تر لازم و متعمد ہے پس جو لوگ کہ دنیا میں مسلمانوں کے
 اس فرائض کو اختیار کرتے ہوئے ہیں اور تعلیم علم و اشاعتِ حکمت میں سعی
 میں آون میں اور قوموں سے زیادہ تر فلاح و خیریت کے آثار نمودار
 و موجود اور دوسروں سے جو اس کے خلاف عمل پیرا ہیں یہ اطوار معدوم
 و مفقود ہیں۔

اولیٰ سنت نبویہ

(۱) اَلْعِلْمُ یُؤْتِیْ - فَرُوسُ عَنِ ابْنِ عَمْرٍ

علم دین ہے۔

(۲) اَلْعِلْمُ حَیَاةٌ اَوْ سَلَامٌ وَ حِمَاةٌ اَلْاٰتِیْنَ - ابوالشیخ عن ابن عباس

علم اسلام کی زندگی اور دین کا کھمبہ ہے۔

(۳) اَطْلُبُوا الْعِلْمَ وَ كُونُوا الْعِلْمِیْنَ فَإِنَّ طَلَبَ الْعِلْمِ فَرِیضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ - ابوالشیخ

طلب کرو علم اگرچہ چین میں ہو کیونکہ طلب علم فرض ہے ہر مسلمان پر۔ عن عبد بن ابی

(۴) سَأَلَ عُمَرُو بْنُ عَبْدِ الْعِزِّ طَلَبَ الْعِلْمِ - الرافعی فی تارخہ عن جابر۔

(۵) عَلِّمُوا بِالْعِلْمِ فَإِنَّ الْعِلْمَ یُخْلِبُ الْقُلُوبَ - ابوالکرم عن ابی حنبلہ

فرض ہے تم پر علم اس لئے کہ علم مومن کا دوست ہے۔

(۶) عَلِيمٌ بِهَذَا اَلْعِلْمُ قَبْلَ اَنْ يَقْبُضَ (عن ابی الشیخ)

فرض ہے تم پر یہ علم پہلے اسکے کہ جاتا رہے۔

(۷) لَيْسَ مِثْلًا اَوْ مِثْقَالًا اَوْ مِثْلًا اَوْ مِثْلًا (ابن النجار ہی فردوس عن ابن عمر)

نہیں ہے ہم سے یا مجھ میں سے مگر عالم یا سیکھنے والا۔

(۸) طَلَبُ الْعِلْمِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ (ہب عن انس)

طلب کرنا علم کا فرض ہے ہر مسلمان پر۔
(۹) طَلَبُ الْفِقْرِ حَتْمٌ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ (ک فی تاریخ عن انس)

طلب فقہ کے ضروری اور واجب ہر مسلمان پر۔

(۱۰) طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ (ابن ماجہ)

طلب کرنا علم کا فرض ہے ہر مسلمان مرد اور عورت پر۔

(۱۱) تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ وَعَلِّمُوهُ النَّاسَ (قطاع ابی سعید ہب عن انس)

سیکھو علم کو اور سکھاؤ اسے آدمیوں کو۔

(۱۲) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْتَّبَوْا هَذَا الْعِلْمَ

علی رضی اللہ عنہ سرورایت جو کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لگو اس علم کو کیونکہ

قَالَا تَنْفَعُونَ بِهِ اِمَّا فِيْ آخِرَتِكُمْ اَنْ اَلْعِلْمُ يُضِيْعُ صَاحِبَهُ الدُّنْيَا

مکو نفع دیگا آخرت میں اور علم نہیں مٹائے کرتا اپنی صاحب کو۔

(۱۳) اَلْعِلْمُ كَالْيَكِلِ وَنَحْوِهِ

(فرعن ابی ہریرہ)

علم کا بیج کرنا حلال نہیں ہے۔
(۱۴) اَلْعِلْمُ سُلْطَانُ اللَّهِ فِي الْاَرْضِ فَمَنْ رَفَعَهُ فَقَدْ رَفَعَهُ فَرْعَ اِلٰهِي

علم کیل یا بادشاہ خدا کا چرنمین میں ہیں جو اس کا مقابل یا حکم نہ کرے تو ہاک ہو جائے۔

(۱۵) الْعَالَمُ وَالْمُعَلِّمُ شَرِيكَانِ فِي الْخَيْرِ وَسَائِرُ النَّاسِ الْخَيْرُ فِيهِ۔

عالم اور معلم دونوں بہلائی میں شریک ہیں اور باقی لوگوں میں بہلائی نہیں ہے (طبعی اللہ)

(۱۶) النَّاسُ رَجُلَانِ عَالِمٌ وَمُعَلِّمٌ وَالْخَيْرُ فِيمَا سَوَّاهُمَا۔

آدمی دو میں عالم اور معلم ان دونوں کے سوا کسی میں خیر نہیں ہے۔

(۱۷) قُلْ لِّسْ فِينَا شَيْءٌ مِّنَ الْحِكْمَةِ كَيْتَجَرَّبَ فَتَعْلَمُوا وَتَعْلَمُوا وَتَقْضُوا

جس میں کہ کچھ حکمت نہیں ہے وہ دل ویران گہر کی مانند ہے پس پڑھو اور پڑھاؤ اور تفقہ حاصل

کھا تم کو اچھا لایا کہ اللہ لا یغدر علی الجہل۔

گرو اور جاہل کے ساتھ مت مروا سنا کہ اللہ تعالیٰ جاہل کا عذر قبول نہیں کرتا ہے۔ (ابن عباس)

(۱۸) اِذَا مَرَّ اِلَیْهِ فَقَوْمٌ مَّجْشَرٌ اَلْثَرُ فَقُضِيَ لَہُمْ وَاَقْلُ جُحْمًا لَہُمْ وَاِذَا مَرَّ اِلَیْہِمْ

جس وقت کہ اللہ تعالیٰ کسی قوم کے صحنِ خیریت چاہتا ہے تو ان کو فقہاء کو زیادہ کرتا ہے اور ان کو جاہلوں کو کم کرتا ہے

شَرًّا اَلْثَرُ جُحْمًا لَہُمْ وَاَقْلُ جُحْمًا لَہُمْ۔

اور جس وقت کہ کسی قوم کے بُرائی چاہتا ہے تو ان کو جاہلوں کو زیادہ کرتا ہے اور ان کو فقہاء کو کم کر دیتا ہے۔

(۱۹) اَللُّنِّیَا مَلْعُونَةٌ وَمَلْعُونٌ مَّا فِیْہَا اِلَّا عَالِمٌ وَمُعَلِّمٌ۔ (صحیحین)

دنیا ملعون ہے اور ملعون ہے وہ چیز جو کہ اس میں ہے مگر عالم اور معلم ملعون نہیں

(۲۰) وَانْفِقْ عَلٰی اَعْيَالِکَ مِنْ طَوْلِکَ وَلَا تَرْفَعْ عَصَاکَ عَنْہُمْ

اور نفقہ اپنے عیال پر اپنی قدرت اور طاقت کے موافق اور مت اوٹھا اپنے

اَدْبًا (مشکوہ)

عصا کو اون سے ادب کے لیے۔

(۲۱) عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ نَضْرٍ یُّحَدِّثُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ ذَاتَ یَوْمٍ فَاَتَتْہِیْ عَلٰی

عبدالرحمن ابن ابی نضری کہ خطبہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز میں

طَوَّافٌ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ جَمِیْلٌ ثُمَّ سَمَّیَ مَسَالًا

کی حدیث میں سے ہے پس اسکو لکھ اس لیے کہ میں علم کا شفا اور علما کا مفتوح ہونے سے خوف
 خفت دوسریں العلم و ذهاب العلماء لا تقبل الا حدیث
 کرتا ہوں اور تو کسی شے کو بخیر حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قبول مت کرو و ضرورتاً
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و لیفسدوا العلم و
 کہ علم کو شائع کریں اور مجلسیں کریں تاکہ ناخواندہ تعلیم پاوے اس لیے کہ علیہ
 لیجلسوا حتی یعلم من لا یعلم فان العلم لا یحک حقاً
 ظاہر ہونے کی کوئی صورت نہیں ہے مگر جب کہ پوشیدہ ہو جاوے۔

یکون ستر (لنجا رے)

فرضیت علم میں اسقدر احادیث کافی و دافی ہیں باقی احادیث و اخبار و آثار
 ہم فضیلت علم میں بیان کرینگے ان احادیث سے ہر طرح فرضیت علم نص ثابت
 ہوگی سہمہ اور منع علم کا حرام ہونا اور مانع کا ہلاک میں پڑنا واضح و لایح
 ہو چکا اور لڑکوں کی تنبیہ و تادیب کا مشروع و مامور یہ ہونا ثابت ہو گیا پس
 اس مقام میں اس سے زیادہ کی ضرورت نہیں سمجھی گئی۔

(بیان اجماع المست)

زمانہ صدر اول سے لیکر اب تک کسی مسلمان کو مطلق علم کی فرضیت میں کچھ گفتگو کا کام
 نہیں البتہ فقہانے اسقدر اختلاف کیا ہے کہ کون علم فرض عین اور کونسا سابع اور
 کون حرام ہے بے شبہ اس میں علما کے آراء مختلف ہوئے ہیں مہر ایک نے
 اپنی اپنی علم کی فرضیت پر زور دیا ہے بہر حال اہل اسلام نے سلف و خلف
 ایک اسکی فرضیت کو بلا خلاف بالاتفاق تسلیم کیا ہے اور عقل تعلیم و تعلم کو الفضل
 طاعات و مشروبات و عبادات بھارا لکھا ہے و مجتہدین و دانشمندان و علماء و مفتیین نے
 اسی شغل میں اپنی عمریں صرف کیں اور اسی اہمیت و حرمت کی طرف اشارہ کیا

خلافت سیکر بادشاہت اسلامیہ کے خاتمہ و انقراض تک خلفاء عن سلف اہل اسلام
 میں نہایت توجہ مبذول رہی ہے چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بصرہ و کوفہ و مکہ
 و مدینہ میں اولاً تعلیم تدریس کیلئے قرآن سبجہ کو مقرر فرمایا اور مدارس قرار دیے
 اور ہمیشہ ابن عباس وغیرہ کم سن علما کی تعظیم و توقیر و ارادوں کے وظائف کی نو فرما
 رہے چنانچہ دیوان عطا میں حکم کیا کہ وظیفہ بقدر فقاہت و فضل مقرر ہو ہمیشہ اپنی قوم
 آپ کا یہ خطاب تھا کہ (أَهْبِئِ النَّاسَ حِكْمَكُمْ بِالْعِلْمِ) تعلّموا العلم و تعلّموا العلم
 ای لوگو! لازم پکڑو تم علم کو۔ سیکھو علم کو۔ اور سیکھو علم کیلئے
 السَّكِينَةُ وَالْوَقَارُ وَالْحِلْمُ) تعلّموا قبل أن تسودوا) فمناہی یعنی لا انسان ان
 بردباری اور وقار اور حکم کو۔ سیکھو علم کو قبل سردار ہونے کے پس معنی اس کا یہ ہے کہ انسان کو
 لطلب العلم قبل الشروع بالسود و فان النفس اما سرة بالسوء و الدنيا مشاغل
 لایق ہے کہ علم کی طلب میں جلدی کرے قبل تو نگری اور سرداری کے اسلئے کہ نفس امر کرنا
 لاوافات) و فی الاستیعاب کا بن عبد الکبر بعث عمر بن الخطاب
 برائی پروردنیا و قاتل شغل کر لیتی ہے اور استیعاب میں ہر جو کہ ابن عبد البر کی ہے کہ عمر بن خطاب
 ابن مسعود الی الکوفۃ مع عمار بن یاسر و کتب الیہم فی قد بعثت الیہم عمار بن یاسر
 عبد اللہ بن مسعود کو ہمراہی عمار بن یاسر کو فہ کی طرف روانہ کیا اور ان کے طرف لکھا کہ میں نے
 و عبد اللہ بن مسعود علما و ذریرا و ہما من النجباء من اصحاب رسول اللہ
 ہمراہی طرف عمار بن یاسر کو امیر بنا کر روانہ کیا ہوا و عبد اللہ بن مسعود کو معلم اور وزیر بنا کر
 صلح من اہل بدم فاقندا و ابھاد و اسمعوا من قولھا) الامام ابو یوسف
 اور دونوں حضرت علی المرتضیٰ سلم کے نجیب صحابہ ہیں جو کمال بدین ہیں (امام ابو یوسف نے
 فی کتاب الخراج عن محمد بن اسحاق عن سمع صلحہ بن محمد بن
 کتاب الخراج میں محمد بن اسحاق سے روایت کی ہے کہ اس نے حضرت بن مسعود سے

بن مسعود سے روایت کی ہے کہ اس نے حضرت بن مسعود سے

عہد میں بہت فتوحات ہوئے ہیں اور اس کے زمانہ میں یتیم کی خزانہ کرائی جاتے اور ان کی تعلیم کیلئے موزب و مدرس مقرر تھے اور مرصیون کے لئے طیب شفا خانہ اور فقہاء و علماء کے وظیفہ بقدر کفایت مقرر تھے۔

رشدید نے مستقیم کو اسلئے خلیفہ نہ کیا کہ وہ احمی تھا۔

مناہون نے منگل کے دن علماء کا جلسہ مناظرہ فقہ کے لئے مقرر کر رکھا تھا اور اسکے علم دوستی و علمی مہمات و معرکہ مشہور ہیں۔

منصور کے خال میں لکھا ہے کہ وہ طلب علم میں سفر کرتا اور ادھر ادھر جاتا ایک رات جب وہ کسی عالم کے گہر میں جا رہا تھا تو کوٹوالی کے سپاہی نے اس کو روکا اور دو دھم اس سے طلب کیئے اس نے کہا کہ میں بنی ہاشم سے ہوں تو تجھے چھوڑ دے اس نے نہ مانا تو کہا کہ میں قاری ہوں پہر جب نہ مانا تو کہا کہ میں عالم ہوں فقہ و فرائض جانتا ہوں جب اس نے ایک نہ سنی تو مجبوراً دو درہم دیکر غل کاٹ دیا۔ ہارون الرشید کا حلقہ درس امام مالک رحمہ اللہ میں شریک ہونا اور موطا کی سند لینی اور اس کے عہد کے علمی کارنامہ مشہور آفاق ہیں۔

مسلمین اسلام قطع نظر اہتمام تعلیم و تعلم تفویض شیخ الاسلام کر نیکی کبھی بذات خود بھی اپنی اوقات اس شغل میں صرف کرتے تھے اور ان کے وزراء تو عموماً علماء ہی ہوتے تھے چنانچہ ہشہم و دکن کے بادشاہوں میں محمود غزنوی سے لیکر الی یوسنا تک اکثر بادشاہ محب علم و علماء بلکہ خود از جملہ فضلا محبوب و محدود ہونگے رہے ہیں محمود غزنوی کے عہد کے علمی چرچہ و دولہ تو مشہور آفاق ہیں اور اس کے عہد کے فضلا و علماء و شعرا اپنے ہی آپ نظیر ہیں۔ اس کے بعد شمس الدین التمش و غیاث الدین بلبن۔ علاء الدین خلجی۔ و غیاث الدین تغلق۔ و محمد تغلق۔ و فیروز تغلق۔

سلطان سکندر لودھی - شیر شاہ - و سلیم شاہ - و جہا یون وغیرہم کے زمانہ علمی حیثیت کے لحاظ سے یادگار و نگار ہیں اور بعض اداوار تو خیر الادوار کے نام سے مشہور و متصف ہیں۔ سلطان ابراہیم شرقی - و فیروز شاہ بہمنی - و عالمگیر - و آصف جاہ اول و ثانی کے نام بھی صفائح تاریخیہ میں اسی صفت سے موصوف پائی جاتے ہیں۔ چنانچہ ہم جنس کے حالات و خصوصیات درج ذیل کرتے ہیں ورنہ اس مضمون کے لئے مخصوص ایک دفتر مبسوط درکار ہے جس کے لئے اس مختصر پورٹ میں گنجائش ہے اور نہ اس کا یہ محل و موقع ہے صرف بقوات ماکینہ پر کلمہ کاتیرک کلمہ (بطور نظریہ و تخیل) کہہ لکھ دیا جاتا ہے۔

محمود غزنوی کے حال میں لکھا ہے کہ "در غزنین مسجد جامع از مرمر و رخام بنیاد بہند و در جوار آن مدرسہ بنا کردہ بنفائیں کتب و غرائب نسخ موشح گردانیدہ و ہات بسیار بر مسجد و مدرسہ وقف فرمود چون سلطان محمود را ذوق بنائی مسجد و مدرسہ شد بمقتضائی (الناس علی دین ملوکہم) ہر یکی از امرائے اعیان دولت بہ بنائی مساجد و مدارس و باطات و خواص مبادرت نمودند و در اندک فرصت آن مقدار عمارات عالیہ با تمام رسید کہ از حیرت ما بیرون گشت۔

سلطان سعود بن محمود کے حال میں لکھا ہے کہ با علما و فضلا مجالست نمود و در بارہ ان انواع احسان و انعام مبذول داشت۔ جمعی کثیر از فضلا باسم او کتب نوشتند از آنجملہ استاد ابوریحان خوارزمی مخم کہ علامہ وقت بود و در فن ریاضیات نظیری نہاشت قانون سعودی در علم ریاضی بنام نامی او نوشت و فیلی از فقرہ صلہ یافت و ریاضی ابو محمد نامی نیز کتاب سعودی در فقہ حنفیہ بنام آن شاہ افاضل پناہ تالیف نمودہ و در اوایل سلطنت او در ممالک محروسہ چندان مدارس و مساجد بنیاد نہادند کہ زبان بیان از تعداد آن عاجز و قاصر است۔

سلطان عبدالعزیز کے حالات میں مورخین نے لکھا ہے کہ "آئندہ عمارت کہ در عہد او

بنایافت از مسجد و خانقاه و مدارس و حوض و منار و حصار در هیچ عصری بوقوع نیامده
 و جمیع تاهل هنر و ماهران سرفراز در روزگار او مشایخه گشت در هیچ عهدی نبوده
 چنانچه دارالملک دہلی در شک بلاد عالم گشته بود از جمله بزرگان دین و سالکان
 راه یقین شیخ الاسلام نظام الدین اولیا و شیخ علار الدین بسیر
 شیخ فرید الدین و قطب الاولیا شیخ رکن الدین بن صدر الدین ملتانی و سید تاج الدین
 ولد سید قطب الدین که در علم و دیگر کمالات انسانی بی نظیر وقت خود بودند و سید رکن الدین
 برادر سید تاج الدین و سید مغیث الدین و برادر او سید نجم الدین و قاضی صدر الدین عارف
 صدر جهان و قاضی ممالک و قاضی جلال الدین توابعی و مولانا ضیاء الدین ملک افشار
 حمید الدین ملتانی که همه قاضی القضاة و خطاب صدر جهانی داشتند - و از علمای
 نظامی که جامع انواع علوم بودند و بدین افاضه معقول و منقول اشغال داشتند
 پنجاه و سه کس بود مثل قاضی فخر الدین نافله و قاضی فخر الدین کرمانی و مولانا نصیر الدین
 و مولانا تاج الدین مقدم و قاضی ضیاء الدین بیافومی و مولانا ظہیر الدین لنگ و مولانا
 ظہیر الدین بکری و قاضی زین الدین قافله و مولانا شریکی و مولانا نصیر الدین رانزی
 و مولانا علار الدین صدر شریف و مولانا میران بابک کله و مولانا نجیب الدین بایک
 و مولانا شمس الدین سم و مولانا صدر الدین و مولانا علار الدین لاهوری و قاضی شمس الدین
 کازرونی و مولانا شمس الدین بخشی و مولانا شمس الدین و مولانا صدر الدین پادہ و
 مولانا معین الدین لوتوی و مولانا افشار الدین رانزی و مولانا معرا الدین المذہبی
 و مولانا نجم الدین انتشار و مولانا حمید الدین طہوری و مولانا علار الدین کٹرک و مولانا
 حسام الدین سادہ و محی الدین کاشانی و مولانا کنالی الدین کولوی و مولانا حمید الدین
 کابلی و مولانا منہاج الدین و مولانا نظام الدین قلاتی و مولانا نصیر الدین کرمانی
 نصیر الدین صدر یوی و مولانا علار الدین تاج و مولانا کریم الدین جوہری و مولانا

محب ملتانی و مولانا حمید الدین مخلص و مولانا برهان الدین بکری و مولانا افتخار الدین
برنی و مولانا حمید الدین ملتانی و مولانا گل محمد شیرازی و مولانا حسام الدین سرخه و
مولانا شهاب الدین ملتانی و مولانا فخر الدین بنسوی و مولانا فخر الدین شقاقی و
مولانا علیم الدین نیر و شیخ بہار الدین ذکریا و استاد علم قرأت مولانا شاطبی و
مولانا علاء الدین سنقری و خواجہ زکی خواہر زادہ حسن بصری و ازواج عظیمین
حسام الدین درویش و مولوی جلال الدین و مولانا شهاب الدین غلیلی و ارشد
اخیر سرد و امیر حسن خبری و صدر الدین عالمی و فخر الدین قواس و حمید الدین
راجہ و مولانا عارف و عبدالحکیم و شهاب الدین صدیق و شمس الدین و مولانا بدر الدین
و مشقی استاد الاطباء و غیر ہم از ارباب فضل و کمال کہ صیئت شان باطراف جہان
رسیدہ بود و از کثافت عالم مردم طالب کمال صوری و محضی و روی بہ ملی می و
حتی کہ از انصاف با و اندیش مغرب و مراکو احرام و ملی می بستند و فیض ظاہر و باطن
از تنہا می یافتند۔

محمد تغلق کے حالات میں لکھا ہے کہ "مراسلات و مکاتبات فارسی و عربی پر بہرہ چنانکہ
پوشتی کہ دیران و منشیان و در آن حیران ماندند و مظهر اسے بہایت خوش نوشتار
کہ استادان قبول داشتندی و در علم تاریخ ماہر بودہ و جمیع علوم معقول و غیر
طبی و حکمت و نجوم و ریاضی و منطق جہاں سقتے تمام داشت و بیمار انا تداوی نمود
و در تشخیص مرض و غیرہ با اطباء عصر بحثهای طالب العلمانہ کردی و الزام ہا و اسے
و در ایام بادشاہی نیز اکثر اوقات خویش صرف مقولات فلاسفہ ساختی و با علم
سطحی و عید شاعر و نظم الدین انتشار و مولانا علم الدین شیرازی و دیگر علمای حکیم
طبیعت محالست نمودہ حرف کتب تقدیم در میان آوردے و شعر فارسی و
شکوہی و شعر قدما را خوب فہم دے و حقوق نماز گزار دے و مولانا مسیحی

قیام نموده ہر سحر بخوردی و از صبح چیز کا اسم حرمت بر آن جاری شود و اجتناب نمود سے۔

فیروز شاہ تغلق کے حال میں لکھا ہے کہ اود بادشاہی بود فاضل و عادل و کتاب فوہات فیروز شاہی تصنیف دوست کتاب مذکور مبنی است بر بہشت فصل۔ فصل اول در بیان اوقاف و وصیت صرف آن بمغرفش بودہ است و در آن می نویسد کہ بقاع خیر بادشاہان ماضیہ را از مسجد و خانقاہ و مدرسہ و چاہ و حوض و پل و مقبرہ کہ مندرج شدہ بود تجدید معمر و ساختہ و بر آن اوقاف مقرر کردیم و اہل خدمت بر جمیع مساجد و مدارس و خانق و حمام و چاہ معین ساختہ و غایب قرار دادیم کہ تفصیلش در آستان بعض مورخین سنئے اوسکی مہارات کی تفصیل یہ لکھی ہے۔ مسجد۔ مدرسہ۔ خانقاہ۔ کونکٹ۔ دارالشفاء۔ مقبرہ۔ حمام۔ چاہ۔ پل۔ باغات بکثرت تہی غالباً یہ مہارات اسکی ذاتی تو مستحق ہون کے اگلے بادشاہوں کی مہارات کی ترمیم و در کاحساب اگر کیا جائے تو بہت کچھ ہو جائیگا۔ اسکے حکم سے جو الاکھی کے کتب خانہ کی ایک ہزار تین سو کتاہیں سنسکرت و فارسی میں ترجمہ ہوئیں منجملہ اود کے علم نجوم میں ایک کتاب اوس زمانہ کے مشہور شاعر عزالدین خالد لغانی نے نظم کی ہے اور لکھا فیروزی اوس کا نام رکھا ہے ملا عبد القادر بدائونی نے اکثر اودن کتاہوں کو دیکھا اور اپنی تاریخ میں ادنیہ بہرہ مارک کیا ہے کہ بعض فن موسیقی میں اور بعض فن مصارع و کشی میں تہن جو کچھ قابل تعریف نہیں ہیں وہل و بے قایہ ہیں۔

سلطان سکندر لودھی کے حالات میں لکھا ہے کہ در جملہ مساجد و مدارس مملکت خویش قاضی و خطیب و مدرس و جارب و کش تعین نموده و وظیفہ و ادراہ مقرر داشت و بعد قریبہ اود علم و ادب و لاج یافت و امرا و ارکان دولت و مہاسبان کسب حاصل اشتغال نموده کہ کوکراں خزانہ و دشمن خط فارسی کہ تا آئینہ

در میان ایشان معمول نبود پیرداختند۔

فیروز شاہ بہمنی کے حالات میں لکھا ہے کہ سلطان فیروز شاہ ہر سال ازبند
گورہ و دامل و جیول جہازات باطراف فرستادہ میفرمود کہ تحفہ و امتیاز ہر لایہ
بیاورند و میگفت کہ بہترین تحفہ ہر مملکت مردم صاحب کمال آن مملکت است
پس بادشاہانرا سعی واجب است کہ مردم ولایت را در سرکار خود جمع سازند
و بدیشان محشور شدہ ہمان خیال کنند کہ سیر عالم کردہ اند و راج مسکون را دیدہ
ازین سبب زبدہ و خلاصہ اہل عالم در خدمت او مجتمع گشتہ از فیض عاشر
بہرہ می بردند۔ قوت حاقطہ بسیار داشت اشعار متقدمین را خوب می فہمید
گاہ خود نیز شعر میگفت و عروضی و فیروزی تخلص میکرد۔ در اکثر علوم خصوصاً
تفسیر و اصول و حکمت طبعی و نظری مہارت تمام داشت و از اصطلاحات صوفیہ
با خبر بودہ و در ہفتہ ستر روز شنبہ دو شنبہ چار شنبہ خود درس میگفت
بدین تفصیل زامدی و شرح تذکرہ در ریاضی و شرح مقاصد در کلام و تحریر اقلیدس
در مہندسہ و مطلق در معانی اگر اچنانا بروز فرصت نمی شد طالب العلم را
در شب حاضر ساختہ بدرس و افادہ می پرداخت و از برکت میر فضل اللہ آنجو کہ
شاگرد ملا سعد الدین تقی ازانی است ہمہ کسب فضیلت نمودہ بود و در سلسلہ فرائد
داد کہ در بالا گہات دولت آباد در صد بند و چنانچہ حکیم حسن گیلانی و سید محمود گیلانی
کہ بمنزید دانش اقلیاز داشتند با اتفاق جمیع علمامشغول شدند۔

سلطان شہ قیومین ابراہیم شرقی کا زمانہ ہی قدر علم و علمائین یادگار روزگار گزرا ہے
اور اسکی جب علمی کی نظیر دنیا میں بہت کتر میر آسکتی ہے چنانچہ مورخوں نے لکھا ہے
کہ اسکے زمانہ میں جو پور دارالعلوم ہو رہا تھا فرشتہ لکھا ہے کہ بحجت علمائے
و تعمیر ولایت و کثیر زراعت مشغول شدہ سالہا بیچ طرف سواری نہ فرمودہ

و مردم از اطراف و کثافت ہندوستان روی بچونپور آورده ہر یک فراخور
مرتب و حالت خود نو از شش می یافتند و از خادم و مشایخ و علما و سادات
و نویسندہ از ہر حیثیت بجای رسید کہ چونپور دہلی ثانی میگفتند۔ و از جملہ
فضلائی عصر او یکی قاضی شہاب الدین چونپوری ست اصل او از غزنین ست
و در دولت آباد دکن نشو و نمایافت۔ سلطان ابراہیم در تعظیم و توقیر او بسیار
میکوشید چنانچہ گویند در وقتی قاضی را مرضی طاری شد سلطان بعبادت او
رفقہ بعد از نقشش حال و اظہار مہربانی قدیمی را پر اب کردہ گرد سیر مولانہ گوانید
و خود نوشیدہ گفت بار خدا یا ہر بلائی کہ در راہ او باشد نصیب من گردان
و او را شفابخش از بیجا حسن اعتقاد او با علما معلوم مے توان کرد۔

ہمایون و اکبر و جہانگیر و شاہ جہانی طبقات کے حالات مفصل و مشہر مشہر
ہن کہ ان کے عہد میں کیسے کیسے نامی گرامی فضلا و شعرا و با کمال تہے اور کستہ
علم کی اشاعت تھی۔ اکبر نامہ آئین اکبر سے طبقات اکبر سے منتخب التواریخ
بد اوئی و طبقات شاہ جہانی و بادشاہ نامہ ملا حمید لاہور سے و فاضل خان
نوتی شہر میں و بادشاہ نامہ کلیم و قدسی نظم میں و تہذیب جہانگیری و اقبال نامہ
و غیرہ سے بخوبی دریافت ہو سکتا ہے۔ ہمایون کا بام کتب خانہ سے گہ کر
مرزا سلوکو معلوم ہے۔ عبدالحکیم سیالکوٹی ملک العلما شاہ جہانی کے تصانیف
و حواشی تمام کتب معقول و مشغول پر سارے جہان میں پہلے ہوئے ہن
اسکی دولت و ثروت کا حال کس سے پوشیدہ ہے کہ اسکی کتب پر مشتمل و جاگیر
عالمگیر کی دینداری اور اسکے دربار میں علم و فضل کی قدر اور اسکا مجمع علماء
و کلا و فضلا ہونا اور اس کے عہد کے کثرت۔ تصانیف علمگیر کو نہ ہن معلوم
خداوی عالمگیر سے کی ترتیب پر دو لاکھ روپیہ صرف ہندو مدارس و صاحب

خوافی کی اصلاح و درستی و آبادی خارج از بیان ہے اگر اوسکی تفصیل کیا دے تو ایک
مبسوط مجلد ہو سکتی ہے۔ فی زمانہ ہندوستان میں جو لوگ دستار فضیلت باندھتے ہیں
اور معقول و اصول میں سند لیاقت حاصل کرتے ہیں وہ تمام اوسیکے عہد کے علما کے
تصانیف میں مثل سلم و سلم ملا محب المشر بہاری و نور الانوار ملا جیون و زواید ثلاثہ
میرزا ہد و تصانیف حافظ امان اللہ بنارس و غیر ہم جن کے حالات سے تمام تذکرہ و تارخ
مشحون ہیں۔ محمد ساقی مآثر عالمگیری میں لکھتا ہے کہ در جمیع بلاد و قصبات این کشور
وسیع فضلاء و مدرسان را بوظایف لایقہ از روزانہ و ملاک موظف ساختہ برائے طلبہ
علم و جوہ رعیت در خور حالت و استعداد مقرر نمودہ بودند۔ و از کمالات کسبیبہ آخذت
کہ زینت بخش حالات و مہیہ گشتہ تلمیذ علوم دینیہ از تفہیم حدیث و فقہ است و تصانیف عالم
حجۃ الاسلام محمد غزالی و انتخاب مکتوبات شیخ شرف الدین یحییٰ بنیرمی و شیخ زین الدین
و قطب محی شیرازی و ازین قبیل کتب دیگر مہوارہ بمطالعہ قدسی درمی آمد و حفظ کلام
بر عایت قرائت بعد جلوس براورنگ سلطنت اتفاق افتاد و خط نسخہ در فاست
مناست و قدرت نبشتن آن دانشمند چنانچہ دو قرآن مجید بخط اقدس کہ مبلغ
ہفت ہزار روپیہ بر لوح و جدول و جلد آن صرف شدہ بدینیہ منورہ مرسل شد
و خط تعلیق و تفسیر نیز بنایت درستی می نوشتند و درنہ و انشا و شعر درستی
تمام بود۔

دارالاشکوہ اوس کا بڑا بھائی جلیا فاضل و عالم و علم دوست و مصنف و مصنف
منسکرت دان و عربی و فارسی و ترکی کا ماہر تھا اوس کے تصانیف و حالات
ثبتہ و خاتر تارخینہ سے واضح دلالت ہے اور رسائل و تراجم چار و پندرہ
و نقل محفل فضلاء و تصوف ہیں۔

عالمگیری کے لڑکے و لڑکیاں تک ہی علمی حینہ سے لکھا ہے روزگار سبب چنانچہ

اون کے حالات بالاختصار محمد ساقی کے عالمگیر نامہ سے درج ذیل کیے جاتے

مین۔

محمد سلطان۔ بثر ایف آداب و احسن اوصاف متصف و بخت کلام مجید مستعد بودہ
از اکثر کمالات خواندن و نوشتن عربی و فارسی و ترکی بہرہ وافی داشت۔

محمد معظم شاہ عالم۔ در صغیر سن توفیق حفظ کلام اللہ یافتہ از علم قرآن و تجوید متبع
وافی دار و تبریل و ترسیل سامعہ افروز خلایق۔ ایام شباب بشیرہ صرف تحصیل

علمی نمودہ در علم حدیث ثقاہ عصر قدوۃ المحدثین میخوانند۔ و در فقہیت تصفیہ
بحدیکہ استخراج مسائل از قرآن و حدیث می نمایند و سلاست و فصاحت تکلم عربی

بطوریکہ عرب و بامی پسند و وزیران ترکی و فارسی در نہایت زیبایی در اقسام
خطاطی مرتبہ استاد میورس۔

محمد اعظم۔ بذروہ کمال عروج نمودہ از ملکات فاضلہ و صفات کاملہ نصیبہ وافی داشت
دقیقہ یاب معنی آفرین عالی فطرۃ دانش قویں بود۔

محمد کا منجش محی السنۃ۔ حفظ کلام اللہ تحصیل کتب متداولہ نسبت بہمہ برادران
زیادہ داشت و مہارت زبان ترکی و نوشتن اقام خط بہرہ وافی داشت۔

بدر الکسار۔ تیسری لڑکی حافظہ و عالمہ تہہ اور پہلی لڑکی زیب الفنا بگیم بہرہ
حافظہ تہی جبکہ صلہ مین باپ نے او سکونتیں ہزارا شرفی عطا کیا تھا یہ بڑی عالمہ

و علماء دست نہی چنانچہ اس کے حالات مین لکھا ہو کہ "از تحصیل علوم عربی و
فارسی بہرہ تمام برآید و ختمہ از اقسام خطوط نستعلیق و نسخ و حکستہ نصیبہ

وافی حاصل کردہ از بسکہ مہمت آن قدر شناسی رتبہ علم و ہنر کتب و تصنیف
و تالیف مصروف بود و عثمان نوید تہذیبہ عال ارباب فضل و کمال مطوف و مکرر
علیہ لکھا نہ گرد آیدہ بود کہ بطور اسبغ کی در شمار داشتہ و بسیار عراز علما و

فضلا و صلحا و منشیان بلاغت و ثار و خوش نویان سحر نگار بدین ذریعہ
کامیاب انضال آن صدر آرائی مشکوئی عزت و جلال بودند چنانچہ ملاصفی الدین
اردبیلی موجب امر علیہ در کشمیر سکونت گرفته بخدمت ترجمہ تفسیر کبیر کہ مسمی بہ زلیفائے
است اقدام داشت و دیگر سائل و کتب بسیار بنام نامی ترتیب یافتہ -

ہماری دولت کے بانی مہمانی آصف جاہ اول و ثانی کے حالات و اشعار و مقالات
کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ کس قدر استعداد علمی ان دونوں باب بیٹوں کو
وافر تھے اور یہ دونوں علم و فضل کے کیسے قدر شناس و ماہر تھے باب بیٹوں
دونوں کے دیوان قابل عیان ہیں پہلے شاگرد و سرے نواب تخلص کرتے تھے
آصف جاہ شعر کی اصلاح بیدل سے لیتے تھے اور ناصر جنگ شہید سیر غلام علی
آزاد بلگرامی سے - خانیان مورخ جو آپ کا وزیر تھا لکھتا ہے کہ "ہم بامصلحا
و علما و فقرا محالست و محبت نمودے و بدین آنہا رفتی و اوقات خود را بدین
طریق مقرر و منقسم ساختہ بود بعد نماز صبح و فراغ از اورداد تا دو پہر بکار و بار
ضروری باد شاہی و سرکار خود کہ بامور جزئی و کلی خود متوجہ میشدی پرداخت
و بعد سہ پہر اکثر اے ادا کر نماز ظہر و عصر و ادعیہ و تلاوت کلام اللہ و درس
حدیث و محبت اہل کمال و فقر صرف می نمودے -

بعد انقضائے سلطنت تیموریہ بھی طوائف الملوکی کے زمانہ میں اکثر مقامات
دہلی - و لکھنؤ - و رانیپور - و مرشد آباد - و باندہا - و آوزنگ آباد
و حیدر آباد - و مدراس - میں کیا کچھ علم و فضل کا چرچہ و دولہ نہ تھا
اور کسے کیسے فضلا و شعرا و مصنف نہ تھے اور کس قدر علم و فضل و کمال کی قدر
اور اونکی اشاعت نہ تھی اور سرکار سے اہتمام کے علاوہ خود ہر ایک
عالم و فاضل و نواب و امیر و فقرا مکان و خانقاہ ایک ایک مدرسہ و

کالچ تھا جہاں سے صد طلباء کامیاب فیض یاب ہوتے تھے جنکی استعداد علمی کے مقابلہ میں اس زمانہ کے۔ بی۔ ای۔ ایم۔ ای۔ پٹنل مکتبہ اجمہ خوان و کورسواد سمجھے جانے کے قابل ہیں۔

باوجود ان بنیات و شواہد کے اس زمانہ کے انگریزی دان مدارس انگریزی کے آئینہ جو اپنے گہر سے بالکل بے خبر ہوتے ہیں اور نہایت زود باور انگریزی غلط متعصبانہ تحریرات پر بہول کر سلاطین اسلامیہ ہندو دکن پر یہ الزام لگاتے ہیں کہ سلاطین سلف ہندو دکن نے اپنا خزانہ کچھ بھی اشاعت علوم و فنون پر صرف نہیں کیا نہ مدارس کے انتظام و اہتمام کے طرف کبھی توجہ کی بیشک سلاطین اسلامیہ نے ایسے مدرسہ و کالچ و اسکول نہیں بنائے جہاں کچھ اپنے گہر و گرہ سے دیکر تعلیم پانا پڑے بلکہ وہ اپنی فیاضی و دریادگی سے ایسے با فیض مدرسہ و دارالعلوم کہولے و قائم کیے تھے کہ جہاں طلبہ کے جمیع حوائج خورد و پوش و نوش کا پورا تکفل کیا جاتا تھا اور اس کے علاوہ تعلیمی و ظایف بھی تفقہ طلبہ کے لیے مقرر ہوتے تھے اور تکمیل و تحصیل علم کے بعد خدمات شاہی و شرعی بقدر استعداد و حوصلہ و حیثیت مثل امامت و خطابت و قضا و افتا و اصناف و تدریس و خط و صدارت و سفارت و وزارت و شیخ الاسلامی وغیرہ کے ملا کرتے تھے اگر خدمات

بھی نہ ملتی تو نصاب و وظائف و ادارات ان طلبہ و علما و ضلّی کے لئے بقدر
 سمونت و کفایت مقرر ہو جاتے تھے۔ باوجودیکہ لاہور و ملتان سے لیکر اقصائی
 بنگالہ و دکن تک صد ہا عظیم الشان عمارات بنام مدارس اب تک مندرجہ ذیل میں
 یہ بے خبران کے وجود سے ہی انکار کرتے ہیں کوئی بڑا شہر ایسا اب تک نہیں ہے
 جہاں متعدد ایسے امکنہ اس نام سے عام مشہور و معروف ہوں لاہور ملتان
 دہلی اکبر آباد جو پور برہانپور احمد آباد دولت آباد بیدر اورنگ آباد احمد نگر
 بیجا پور حیدر آباد مین کوئی صاحب ہماری ساہتہ چلین اور انکھہ کہول کہو دیکھیں
 کہ سلاطین اسلامیہ نے کیا و کیا اہتمام و انتظام اشاعت علوم و تعلیم و تدریس کا
 کر رکھا تھا اصل یہ ہے کہ اسلامی انتظام ملکی اور حالات شاہان اسلام سے یہ جاہل
 بے خبر من اور طعن و تشنیع کے لئے موجود ہو جاتے ہیں انکو ذرہ واصل انتظام مملکت
 شرعی و نظم بادشاہی سیاسی و فقہی سے اطلاع نہیں کوئی ان سے پوچھی کہ
 حضرت و قراۃ سلطنت مغلامین کسلی مقرر تھا اور سلطنت بادشاہان اسلامیہ
 مند و دکن میں صدور و صدر الصدور و شیخ الاسلام کے کیا فرائض منصبی تھے اور
 اس سے کیا عرض تھی اور امنی لاکھوں کی اوقاف کا مصرف کیا تھا یا یوں ہی
 لاغر و شغور مقرر کر دی گئے تھے اور ان اوقاف و محل اوقاف کی نگرانی و انتظام
 و انتظام کے لئے یہ مصارف گران کیوں صرف کئی جاتے تھے اسکا مفاد اور اس
 مراد کیا تھی حقیقت یہ ہے ہم سے بغور سنی اور سمجھتی کہ انگلستان میں بھی
 جسطرح پہلے پہل تعلیم و تدریس متعلق حسیج تھی اور مدتوں اسپر یورپ میں
 بحث رہی اور اب تک بعض بعض جانی ہے کہ آیا یہ عہدہ و فرائض متعلق ہمارا
 دولت و سیاست رہی یا یہ روسا و ملت و دیانت چنانچہ اب تک اسکا کلی
 کس بے کتب مضمن حالات و کوائف ملکہ میں حالات تعلیم کو چھوڑ کر

زیر عنوان درس کرتے ہیں جس سے تعلیمات کو تعلق چہرچ سے ثابت
 اور ظاہر ہے بہر حال اسی طرح بعد الفراض عہد خلافت راشدہ علماء اسلامیہ
 نے اس وظیفہ و فریضہ کو متعلق برو سائے ملت کر دیا کہ اکثر بادشاہ بوجہ بے علمی
 اسکے تکفل نہ ہو سکتی تھی اگر اہل ہی ہوں تو امور مملکت سزاؤ کو اتنی کہاں قسمت
 و مہلت کہ انکا انتظام خود کرتے اور ادھر متوجہ ہوتے لہذا یہ کام شیخ الاسلام
 کے تفویض رہا اور وہی اسکے انتظام و اہتمام کے تکفل رہتی تھی۔ ہر خانقاہ
 و جامع کے ساتھ مدرسہ کا ہونا واجبات و ضروریات سے تھا اور قصبات
 میں تو ہر مسجد کے ساتھ ایک ملا ضرور مقرر ہوتا تھا اور اب تک ہر اور اسی
 نام سے اسی کام کے لئے ہزاروں بیگمعاشر مقرر و جاری و بحال ہے
 عہد سلطنت اسلامیہ میں علاوہ اور مدارس محلات و خاص خاص جامع
 مسجدوں و خانقاہوں کے اور سرکاری دارالعلومون کے جو منجانب
 سلطنت مقرر ہوتے تھے امر او فقر او ذرا کے خود ذاتی مدارس و خانق
 تھے جو قوم کے سرمایہ و امداد سے آباد رہتے تھے لاکھوں کے اوقاف و وقت
 سے اب تک اپنی بحال و برقرار چلے آتے ہیں اور شاہی اسناد و معاش میں
 اس کا تذکرہ موجود ہے گو غفلت و جہالت و تغیر ضوابط حکومت و سلطنت
 کی وجہ سے انکو محاصل مصرف پر صرف نہیں ہوئی اور رنگ آباد کے مدرسہ
 فاروقیہ کے لئے بارہ ہزار کی جاگیر مقرر تھی جو اب انکے ورثہ کہانی
 ہیں اور مدرسہ کے لئے کچھ نہیں صرف کرتے اسی طرح شاہ مسافر کا کشتانہ
 و مدرسہ و خانقاہ مشہور آفاق و نادرہ روزگار رہا جہان کے مجاہد و غلام
 آزاد بلگرامی کے سے علامہ و نامی تھے۔ ملک التجار خواجہ محمود گادان وزیر
 سلطانین بھنبیہ کا مدرسہ سیدراتیک بانی کے عالی حوصلگی و فراخ ہمتی و علم

وظیفہ و کام جو کچھ یہاں توطیہ کی از ہزار و اندکے از بسیار و مشت منو نہ خردار
 لکھا گیا ہے صرف اس غرض سے کہ ہماری عصر کے رئیس و امیر و وزیر و علما
 و فقیر خیال کریں کہ ہم ایسے اسلاف کے اخلاف ہیں ہماری آبائی نام و نشان با
 رکھنے کیلئے کیا کرنا چاہیئے اور غمنائے اعتراض جو آج کل کے انگریزی حکام کے
 خوشامدی و چالوسی اپنی تحریروں و تقریروں میں کرتی ہیں کہ مسلمانان ہند نے اپنی
 عہد دولت و سلطنت و حکومت میں کچھ تعلیم کی طرف توجہ نہ کی ایک حتبہ ہی اس کام میں صرف
 نکلیا ایک چوٹا سا درسہ بھی کسی گاؤں میں قائم کیا مرفع و منفع ہو جائے۔
 اگر یہ اعتراض انگریزی خوان بے خبر کرتے تو کچھ مضائقہ نہ تھا مگر افسوس ہے کہ
 میں دیکھتا ہوں کہ بعض ہمارے عصر کے خواندہ لوگ بھی اونکی مجالست و مصاحبت
 سے اسی قسم کے خیال و دوسوہ میں پھنسے ہوئے ہیں اور اپنی کتاب و خطاب
 میں اسی طرح کی خطا کرتے ہیں جبکہ دیکھ کر سخت تعجب و افسوس ہوتا ہے اور دیدہ دل
 ہماری قوم کی حالت و چہالت پر خون روتا ہے **۱** من از بیگانگان ہرگز ناالم
 کہ با من ہرچہ کرد آن آشنا کردہ صاحبو کیا کوئی تصور کر سکتا ہے کہ کسی سلطنت
 کے قانون ملت و دولت میں مبسوط و مفصل ضوابط کسی امر کے درج ہوں
 اور پھر اسکو یہ کہا جائے اور یہ الزام ادھر لگایا جائے اور بلا دلیل اسکو
 سچ بھی مان لیا جائے کہ اس دولت و سلطنت میں اون قوانین کے مطلقاً
 تعمیل نہیں ہوئی کتب فتویٰ و احکام سلاطین (کوڈ) میں ہر ایک جزئیے
 امر کی نسبت بھی احکام و قوائدے مذکور و مسطور ہیں یہاں تک کہ تعطیل کے
 آیام کی خواہ مدرسین لے سکتے ہیں یا نہیں اور علما کو وظائف بیت المال سے
 کتنے نہیں چاہیئے بقدر حاجت یا بمقتدار فضیلت اور اونکے اولاد پر وہ
 وظائف منتقل ہو سکتے ہیں یا نہیں۔ خزانہ و مدرسین کو باوجود

غنا جائز ہے یا نہیں مساجد میں درس جائز یا ناجائز مدرس پر لڑکے کو مارنے
 سے ضمان آتا ہے یا نہیں اکراہ و ضرب تعلیم کے لیے جیسا نہر جائز یا ناجائز منع
 درس و عطا نا اہل واجب ابتدا و انتہائی درس کی طرح کرے۔ معلمین و متعلمین
 آداب درس کس روز شروع ہو اور تعطیل کس دن جبکو یوم البطلہ کہتے ہیں اور
 دن کے تنخواہ مدرس پاسکتا ہے یا نہیں وغیرہ وغیرہ امور اور اس طرح طلبہ کے کھیل
 تماشہ تفریح کے بابت بھی احکام درج ہیں تو کیونکر کوئی سفیہ سے رفیعہ باوجود
 اسکے یہ خیال کر سکتا ہے کہ اشاعت مدارس میں سلطنت اسلامیہ نے کچھ صرف کیا
 اور حتمہ نہ لیا یہ قول محض جہالت و تعصب و عداوت پر مبنی ہے کہ ایک قوم تو
 اشاعت علمی میں ہمسفہ طلبہ کے اعانت و دریادلی کو کام میں لادے کہ صرف
 بیت المال میں کفالت علماء و متعلمین کو معین و مبین کرے اور طلبہ کی موت کو درجہ
 عدم تقدیر از بیت المال و بحالت خروج با در غربت و سفر عامہ مسلمان پراد سکے
 کفالت نفقہ کو واجب گردانے اور دوسری سلطنت اسکے مقابلہ میں عامہ
 رعایا سے جدی فیس لے اور مدرسہ امتحان کے جدی فیس طلبہ سے وصول
 کر کے اور کچھ دن کے اندر اخذ نہ شاہی سے کرے اور اس قدر خاست و دست
 پر بھی کہ نہ اردن عوائق تعلیمی راستہ میں برپا کر سکے ہیں اور اگر کوئی اچانک
 ان عوائق پر نظر بھی پایا اور کامیاب ہوا تو سوئی فقر و فاقہ و محتاجی و گدائی کے
 اور کچھ اور سکھ نہین ملتا دوسروں پر ظن و لعن اس بے باکی و جسارت و جرات
 دشوخی سے کریں کو موجود ہو جاتے ہیں کہ گویا اس قوم کے محاسن جملہ عیوب
 اور اذکیوب جملہ محاسن ہیں۔ الحاصل اسلام میں کسی زمانہ میں تعلیم و تدریس
 صرف بہت نہیں کیا گیا بلکہ اسکے وہ منجملہ فرائض دین و دولت تصور کرتے رہے اور
 نہایت اہتمام و انتظام فرماتے رہے اور کسی فرقہ اسلامیہ کو اسکی نفیست میں کلام

ہنہن ہوا۔ جب کتاب وسنت واجماع امت کا حال معلوم ہو چکا تو اب ہم قیاس کی ضرورت خیال نہین کرتے کیونکہ دوسرے سے حجت مستقلہ شرعیہ نہیں ہے اوس کا مال بھی انہیں اولہ کتاب وسنت واجماع امت کی طرف ہوتا ہے تاہم بغرض اتمام واکمال وعدہ کیفہ راوس کا بیان بھی یہاں درج کر دیتے ہیں۔

اولہ قیاسیہ فرضیت تعلیم :

(۱) جب شرح میں علم کی فضیلت بیان ہوئی اور اوسکی تحریض دلائی گئی اور جہل کی مذمت اور اوس سے تعریض کرائی گئی اور علم کے ترغیب جہل سے ترہیب علم کا امر جہل سے حذر کرایا گیا تو ضرور علم مامور بہ اور جہل منہی عنہ ہوا پس اوس کا اختیار اور اوس کا ترک امت پر فرض ہو گیا۔

(۲) عل فروع علم ہر اعمال شرعیہ مثل صوم وصلوۃ و حج و زکوۃ و بیع و عتاق و نکاح و طلاق وغیرہا ہم امور دینی و دنیوی فرض ہیں خود ہر علم کے ادا نہین ہو سکتے اور لوگ حلال و حرام و جائزہ کافرق و امتیاز و ارتکاب و اجتناب نہین کر سکتے لہذا علم حکم اصل و موقوف علیہ ہونے کے فرض ٹہرا۔

(۳) منع خیر و اسباب خیر بالا اتفاق فقہاء کے پاس حرام ہرچونکہ علم و حکمت خیر کو ہر اس کا منع و سد زیادہ تر حرام ہو گا پس اس کا رواج فرض ہوا۔

(۴) القدر کمین لیا یک فقہ کا کلیہ ہر اس قاعدہ کے رد و نصب مدرسین اولیٰ است ضرر کو زایل کیا جاتا ہے۔

مدارس اشاعت تعلیم بغرض ازالہ ضرر جہل از عامہ ر عایا و کافہ بریاد واجبہ لازم ہے۔

(۵) دثر المفاسد اولیٰ من جلب المنافع یہ بھی ایک فقہ کا کلیہ ہرچونکہ مناسد کا دفع کو منافع کے حاصل کرنے سے بہتر ہے۔

جو سر نشاء فساد و علم جو عیب و صلاح و سدا دہی اوس کا انداد ضروریات عقلی و نقلی سے ہے۔ اسی لیے دفع مشقت کے لیے ترک واجب شرعاً جائز ہے مگر اقدام منہیات و رواہین شرع میں منہیات کا مامور اسے زیادہ تر اعتنا ہر حدیث میں آیا ہے کہ لَتَرْکُ ذَرَّةٍ مِّمَّا نَهَى الدِّمَارُ البیتہ او ن اشیا میں سے ایک نہ

عَنْهُ أَحْضَلُ مِنْ عِبَادَةِ الثَّقَلَيْنِ۔

کا ترک کرنا کہ جبکہ اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہر عبادت جن انس سے افضل ہے۔

اور جہل عقلا و شرعاً و ذون طور پر منہی عنہ ہر لہذا اس کا ترک عبادت سے زیادہ تر اولے و افضل ہے پس جو عہدہ داران نظام کہ اپنی جلب منافع کے

لیئے مفاسد جہالات رعایا کو رفع نہیں کرانے یا کرانا چاہتے اس قاعدہ

عقلی و نقلی کے برخلاف کرتے ہیں اور ارتکاب منہی عنہ سے عاصی و آثم ہوتے ہیں

(۱۶) كَحَاجَةٍ مِّنْ مَّنْزِلَةِ الصُّومِ وَحَاجَةٍ مِّنْ حَاجَةِ

حاجت قائم مقام ضرورت کے ہوتی ہے عام ہو یا خاص۔

اس کلیہ کے روسی خلاف قیاس دینی و دنیوی سکون میں یعنی مسائل معاملاً

و عبادات میں بھی فقہانے حکم ضرورت حکم جواز دیدیا ہے تو جہان ضرورت

کے موید کتاب و سنت و اجماع امت و شرع و حکمت و قیاس سب کچھ ہو تو

و ہاں کیونکہ بضرورت حکم ضرورت ندیا جائیگا۔ تعلیم کے ضرورت جتنی و جتنی

کچھ ہو اوسکی تفصیل کی حاجت نہیں۔ اسحاصل جب ہم کتاب و سنت و اجماع امت

و قیاس و حکمت سب سے فرضیت تعلیم و تعلیم ثابت کرچکے تو اب فقہا و علما کے

اوس اختلاف کو بھی یہاں نقل کر دینا مناسب سمجھتے ہیں جو فرض عین و فرض

کفایہ و مندوب و جائز و ناجائز علوم کے تین و تین میں ہوا ہے۔ علی کے

آرا اس بارہ میں کہ کونسا علم فرض عین ہے اور کونسا فرض کفایہ اور کونسا مندوب و
منع بہت مختلف ہیں ہر ایک نے اپنے اپنے علم کو فرض عین ثابت کرنا شروع کر دیا
مگر سب کا حاصل قدر مشترک صرف یہ ہے کہ فرض عین وہی علم ہے جو محتاج الیہ و ضروری
معاش و معاد ہر انسان ہو۔ اسکے ماوراء و متجاوز فرض عین نہیں ہے۔
عمر کوتاہ و ہنسبیا راست بہ شغل آن کن کہ ترا درکار راست بہ بعض فقہاء نے علم حنا
علم فلاح علم حیاکت علم حیات علم سیاست علم لغت علم اجماع امت آثار صیابہ نسخ
و نسخ خاص و عام علم قرآن و فخر جہاد حروف علم رجال علم مصطلح حدیث علم کلام
علم تفسیر علم فقہ و احکام قطع خصومات و فتوی و سیاست و لاء کونسا فرض کفایہ
لکھا ہے اور شرع تاریخ فلسفہ الہی و طبعی و ہندسہ و نجوم و منطق و ادب کو علوم
مباحہ میں شمار کیا ہے۔

ملا فضل اللہ وزیر بہان شیخ الاسلام خراسان نے اپنی کتاب سلوک اللہ کوکب میں علوم عشر
کو تین قسم پر تقسیم کیا ہے قسم اول علم شرع و تفسیر و حدیث و فقہ ہے قسم دوم علوم عشر
یعنی وہ علوم کہ جنہر علوم شرع موقوف ہیں مثل کلام و اصول فقہ کے۔ قسم سوم
علوم آلیہ میں مثل صرف و نحو و اشتقاق و معانی و بیان و علوم ادبیہ کے اور
علوم فلسفہ و جو کہ محتاج الیہ اور نافع ہوں مثل طب و حساب و منطق کے کہ انکو بھی
علوم آلیہ شرعیہ میں شمار کیا ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ فروض کفایات بہت ہیں اور وہ
امور کلید میں جنہر مصلح دینی و دنیوی موقوف و متعلق ہیں کہ ان کے حصول کے
بغیر وہ منتظم نہیں ہوتے۔

نہجہ ان فروض کفایہ کے سب مقدم اقامت حجتہ علیہ ہے جس طرح کہ حجتہ ہر ایک کے
اقامت واجب لازم ہے اور سب طرح اسکی ہی ہے۔ مسلمانوں میں کوئی نہ کوئی ایسا
شخص ہونا چاہئے اقامت برائے میں و اظہار حجت و رفع شبہات و حل مشکلات کیا کرے

دوسری دفعہ ضرا وازالہ فقر و فاقہ مسلمانان مثل ننگون کو کثیر اپنا لئے اور
ہو کون کو کہانا کھلانے اور اون کی فریاد رسی کر نیکی۔

تیسرے حرفہ و پیشہ کہ جیسے مسلمانوں کی زندگی گانی کا قوام ہو مثل بیع و شہرہ
و ترگرہ وغیرہ کے جو صنایع کہ حوائج تمدنی میں لابی میں حتیٰ کہ تجارت وغیرہ
جو تھے قیام علوم شرع ہر ایک اقلیم میں ایک مفتی و مدرس کافی نہیں ہے
بلکہ مسافت فقر و قلت و کثرت آبادی و عمران و حضارت کے اعتبار سے
انکا تقرر ضرور ہے۔ جو کوئی کہ تحر و سکلف و فن ہو اور انقطاع کفایت پر
قدرت رکھتا ہو اور سپر بھی علوم غیر مفروضہ کا سکھنا فرض عین ہے اور
جو علم جس اہل حرفت کا محتاج الیہ ہو اور سکھا جانا اور سپر فرض ہو جاتا ہے۔
جو شخص کہ عالم و قادر بعد تم تعلیل فرض کفایہ ہو اور اسکا تدارک کرے وہ
کنہ کار ہوتا ہے اور عالم قادر علی الاطلاق بالاتفاق بادشاہ و سلطان ہے
پس در صورت تحصیل فروض کفایات اگر سلطان اون کی اقامت میں
سعی کرے تو آثم و عاصی ہوتا ہے۔

کتاب آداب المجاہدین میں جمیع علوم حربیہ و فنون حربیہ و جہاد یہ کو فرض عین
شمار کیا ہے جس میں قلعہ بندی و قلعہ شکنی وغیرہ و فنون متوقف علیہا
و محتاج الیہا جو ریاضیات و مکیانک و جبر و قلیل و الجبر و غیرہ علوم سے
تعلق رکھتی ہیں سب داخل و شامل ہیں جیسا کہ آیہ کریمہ **وَاعِلْمُ مَا اسْتَطَعْتُمْ**
سے ثابت ہے۔

ساحب کشف الفنون کہتے ہیں کہ جس علم کا جاننا ہر ایک پر واجب ہے
وہ فرض عین ہے اور فروض عین وہ علوم ہیں جنکو شارع نے ہر ایک
شخص پر فرداً فرداً واجب کیا ہے اور جنکو شارع نے عموماً کل پر واجب

کیا ہے جو ایک ہی اون میں سے سیکھ لے تو دوسروں سے اسکی
 فرضیت ساقط ہو جاتی ہے اور ان علوم کا سیکھنا فرض کفایہ ہے۔
 علوم فرض کفایہ وہ ہیں جنسے امر دنیا کا قوام ہوا اور قانون شریعت
 مستغنی ہو جیسے کتاب و سنت کا تفہم اور ان دونوں کے تحریفات
 سے بچانے کے علوم اور عقاید کا مدلل کرنا و شبہات کا رفع کرنا اوقات
 کی معرفت فرائض و احکام فرعیہ کا جاننا اور حفظ ابدان و اخلاق و سیاست
 یا وہ علوم جنکا ان سے تعلق ہے مثل لغت صرف نحو معانی بیان منطق
 سیر کو الکتب معرفت الساب حساب وغیرہ علوم جو ان مقاصد کے
 وسائل ہوں۔ ان علوم کے درجات بحسب حاجت متفاوت ہوتے ہیں
 صاحب درالمختار کے بیان کا خلاصہ یہ ہے کہ جب قدر محتاج الیہ دین ہوا اسکا
 پڑھنا و سیکھنا فرض عین ہے اور اس سے زیادہ واسطے نفع غیر کے سیکھنا
 فرض کفایہ ہے اور فقہ میں تجربہ پیدا کرنا و علم قلب یعنی اخلاق و سلوک مندوب
 ہے۔ اور علم فلسفہ و شعبہ و نجوم و رمل و علوم طباعین و سحر و کھاشہ و
 منطق و علم حرف و علم موسیقی حرام ہے۔ اشعار ضمن استغفار
 ہو سباح کے اور اشعار مولدین مثل غزل و لطالت کے مکروہ ہے۔
 صاحب ردالمختار لکھتا ہے کہ علم سے مراد اعم ہے جو موصل الی الآخرة
 ہو یا نہ ہو۔ بندہ کو سیکھنا اس علم کا جو محتاج الیہ ہوا قامت دین میں
 اور اخلاص عمل میں اور معاشرت عباد میں فرائض اسلامیہ سے ہے۔
 ہر ایک مکلف و مکلفہ پر فرض ہے کہ بندہ سیکھنی علم دین و ہدایت کے و صنو
 و غسل و صلوٰۃ و صوم و زکوٰۃ و حج و عمرہ و احکام سے اسکو سیکھنا اور
 تجارت اور اہل حرمت پر بیوع کا سیکھنا یا شبہات و مکروہات سے

بچیں۔ الغرض جو کوئی جس چیز میں مشغول ہو اور سب سے زیادہ اس کا علم و حکم فرض ہے
تاکہ حرام سے بچے اور یا زہر سے۔

بقیمین المحارم میں لکھا ہے کہ علم فرائض خمسہ و علم اعلام (کیونکہ عمل و سپر متوفی
ہے) و علم حلال و حرام و علم ریا (کیونکہ عابد بوجہ ریا کے ثواب عمل سے
محروم رہتا ہے) و علم حسد و عجب (کیونکہ یہ دونوں عمل کو مثل آگ کی جلا دیتی ہیں
و علم بیع و شرا و نکاح و طلاق اور سپر جو کہ اس کا مباح شرع ہو و علم الفاظ محرم
و مکفرہ کی فرضیت میں کچھ شک و شبہ نہیں۔ شرح تحریر میں فرض کفایہ
کی تعریف یوں کی ہے کہ جبکہ حصول ادا کے فاعل کی ذات کے بغیر
متحکم و مقصود ہو پس دینی و دنیاوی دونوں کو متناول و شامل ہے دینی مثل
صلوٰۃ جازہ کے اور دنیوی مثل صنایع محتاج الیہا کے۔ اس سے سمجھ
خارج ہو گیا کیونکہ وہ غیر متحکم بالذات ہے اور فرض بھی کیونکہ وہ مقصود بذات فاعل
قیمین محارم میں علوم فرض کفایہ کی تعریف یوں کی ہے کہ جو علم کہ قوام امر دنیا
اوس سے استغناء نہ ہو مثل طب و حساب و سخن و لغت و کلام و قرأت و اسانید
حدیث و قسمت و صایا و موارث و کتابت و معانی و بدیع و بیان و اصول
و معرفۃ ناسخ و منسوخ و عام و خاص و ارض و ظاہر جو کہ آگے تفسیر و حدیث میں
اور اسطرح علم آثار و اخبار و علم رجال و اسامی رجال و صحابہ و صفات رجال
و صحابہ و علم عدالت فی الروایت و علم احوال ضعیف و قوی و اعمار و رواۃ و اصول
صناعت و فلاحت و حیاکت و سیاست و نجاست۔

علمائے دربارہ افضلیت علم فرض عین و فرض کفایہ اختلاف کیا ہے بعضوں نے
فرض عین کو اسوجہ سے افضل لکھا ہے کہ وہ مفروض تھا لنفس ہے پس وہ اہم
ہے بخلاف فرض کفایہ کے کہ وہ مفروض تھا للکافہ ہے جنہیں کافر بھی شامل

داخل میں اور یہ قاعدہ کلیہ ہے کہ اگر کسی کو اگرچہ حجت و اذ احصا نقل۔ بعضوں نے فرض کفایہ کی ترجیح اس لئے دی ہے کہ اس کا فعل مسقط حرج امت کا فرائض ہوا اسکے ترک سے کل مستغنین عاصی ہوتے ہیں گویا اس نے اپنی غل سے سب کو سبکدوش کیا اور نفع پہونچایا اور گناہ سے بچایا۔ درحقیقت اس صفت کے لحاظ سے علوم فرض کفایہ کی وقعت و عظمت بہت ہی بڑی چیز ہی ہے۔

بعض علماء اسلام نے علم قلب عینی اخلاق و تصوف کو جس سے انواع فضائل و کیفیت اکتساب و انواع رزائل و کیفیت اجتناب معلوم ہوتی ہے فرض عین بتایا ہے جیسا کہ احیاء کے ربیع مہلکات میں تفصیل آفات نفوس کو بشرح و بطن لکھا ہے مثلاً کبر و شح و حقد و حسد و غش و غضب و بغض و عداوت و طمع و بخل و بطر و خیلا و خیانت و دہانت و استکبار و عن الحق و مکرو و مخادعہ و قسوة و طول امل و غیرہ امور جن سے شرمناک نہوا و نکاسی کھنا و چاہنا لازم جس کے نفس کو ماحات ہے اور اس کا رائل کرنا فرض عین ہے اور یہ ممکن نہیں بدون اسکے کہ اس کے حدود و اسباب و علامات کو جانیں کیونکہ جو سرے سے شر کو نہ جانے وہ ضرور اس میں بہنسی گا۔

حضرت امام غزالی کی رائے فلسفہ کے بارہ میں بھی مطلقاً حرمت کی نہیں ہے بلکہ وہ ہندسہ و حساب کو مباح و علم منطق کو داخل علم کلام بتاتے ہیں اور طبیعیات میں سے وہ علوم جنہیں صفات و خواص و کیفیات استحالہ و تغیر احسام سے بحث کی ہے مثل کیمیا وغیرہ کے اس کو داخل طب قرار دیتے ہیں۔

علم نجوم کے بارہ میں صاحب ہدایہ نے محاربات النوازل میں لکھا ہے کہ فلسفہ وہ غیر مذہب و دین ہے بلکہ اوقات مملوۃ کے جاننے کیلئے ضروری ہے امام غزالی علیہ الرحمۃ نے احیاء میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ۔

تَعْلَمُوا أَنَّ النُّجُومَ مَا تَهْتَدُوا بِهِ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ) اور بیشک جہاز رانی بدون اس کے
 نجوم سے وہ اس قدر سیکھو کہ جس سے خشکی اور تری میں راستہ معلوم کر لو۔
 ممکن نہیں حجاج حج سے باز رہیں اور جہاد دریائی نہ ہو۔ اس کے جبکہ فضا
 احادیث و اخبار میں سجد و بے شمار ہیں۔ موسموں کو دریافت
 نہ کر سکیں جس سے عامہ مسلمین کو کافرانہ ناس کو قحط و غلا و طوفان و آفات
 و خدمات سماوی و جوی سے بچانے کی فکر و تدبیر نہ ہو سیکے جو لو اہم
 و ضروریات سلطنت و حکومت سے ہیں۔

ذخیرہ ناظرین لکھا ہے کہ ححرکا۔ میکنا رد سا حراہل حرب کے کیلئے فرض
 ہوا اور تفریق زوج و زوجہ کے لیے حرام اور تبیین الحرام میں امام ابو
 سے نقل کیا ہے کہ علم ححرکو مطلقاً گنہمنا خطا ہے۔ اور علامہ ابن حجر کا
 قول بھی یہی ہے جسکو ادنیوں نے نہایت شرح و بسط کے ساتھ اپنی کتاب الاعلام
 فی قواطع الاسلام میں ثابت کیا ہے۔ دوسرے علوم کا بھی یہی حال ہے جسکو ماہرین
 یا شراح نے حرام و مکروہ بتایا ہے کہ دوسرے علمائے اہل اختلاف کیا ہر
 جس نقل کرنا یہاں التلاطیل ہر سب کا حاصل صرف اتنا ہے کہ اگر علوم
 و فنون سے غرض صالح و فایزہ عمومی و خصوصی لمخوطہ و لمخوطہ ہو تو جائز ورنہ
 در صورت فساد غرض ناجائز و حرام و مکروہ ہیں۔

حرمت و علت شرعیہ کا دار و مدار سن و بیچ پر ہے اور احکام مسائل اختلاف
 ازمنہ و علل مختلف ہوتے ہیں چنانچہ فقہائے اہل فہم کی ہے اور ابن عیینہ
 نے ہی اس پر زور دیا ہے اور لکھا ہے کہ بحسب اصالی اختلاف زمان سے اختلاف
 احکام ہوا کرتا ہے اور اسی قسم کے بہت سے مسائل اور اس کی کتاب

(نشر العرف فی بنا بعض الاحکام علی العرف) میں جمع کیا ہے۔
 صاحبو جب فقہا کی رائے مسائل دینیہ کے بارہ میں یہ ہو تو چاروں سے عہد
 عطا و نظما کا پرانی لکیر کے فقیر بنے رہنا اور اچھے احکام ضروریہ وقت و زمانہ
 اعراض کرنا اور احکام مفید ملک و ملت و دین و دولت کا اجرا نہ ہونے دینا کو
 علم و عقل کی بات ہر اور کب ایسی رائے جو خلاف عقل و نقل ہو قابل لحاظ ہو سکتی
 الغرض چونکہ مقدمات فرض کے فرض ہوتے ہیں تو جو علم جب کسی پر بغیر وقت
 فرض میں ہو جائے اس کے مقدمات بھی اوسے فرض ہو جائیں گے۔ اہل اسلام ہند میں
 چوتھے سال کے بعد چار مہینے چار روز گزرنے پر بسم اللہ خوانی کے رسم ہوتی ہے
 جسکو مکتب کے نام سے موسوم کرتے ہیں جسپر نہایت خوشی و مسرت کا اظہار کیا جاتا ہے
 مجمع البیہار کے خاتمہ میں لکھا ہر مکتب نے اپنی شیخ علی متقی سے اسکو پوچھا کہ آیا
 اسکا کچھ تہ حدیث و آثار سلف میں بھی ہر تو انہوں نے لکھا کہ کوئی معتد علیہ بات
 نہیں پائی جاتی مگر یہ کہ انہوں نے بعضوں نے سنا کہ شق صدر جب ہوا تو قرآن
 مرسومہ معقودہ کا حکم ہوا تھا بہر حال شرعاً نہ سہی عرفاً و رسماً افتتاح تعلیم ابتدائی
 سال پنجم سے ہو کرتی ہے اور ساتویں سال سے با حکم مامور و مجبور کیے جاتے ہیں
 دسویں سال ہر صورت تقاعد و تخلف چونکہ ترک فریضہ پر احتساب لازم ہے بالضرر مامور
 و مجبور کو جاتے ہیں چنانچہ حدیث شریف میں وارد ہے کہ (مَرَّ وَاصْبِيَا لَكُمْ بِالصَّلَاةِ
 اِمْرًا وَتَمَّ بِهِنَّ بِحُكْمٍ مَّا رَزَقَ جُودًا) اور مشکوٰۃ کے باب اللبایہ کے فصل
 کہ وہ سات بیکری کو پہنچیں اور مارو تم او کو جو بوقت کہ دل بزرگو پہنچیں۔

ثالث میں معاذ سے اور احمد اور طبرانی نے یہی روایت کی ہے۔ وَالْفَرَقُ

عَلَى غِيَاكِ مِنْ طَوْلِكَ وَلَا تَرْفَعْ عَصَاكَ فَهُمْ أَدْبَا

کرتا اپنے عالی۔ مال میں سوا و تادیب کھسا کر اونسے متاوت۔
اور فقہ کے فتاویٰ وغین بالتحریج مذکور ہے (إِنَّ لِلَّهِ أَكْرَاهَ مُطْلَقًا عَلَى تَعْلِيمِ قُرْآنٍ
تتبع ولی کیلئے جائز ہے اسنے لڑکے پر اکراہ کرنا قرآن اور ادب

و ادب و علم و کفر ضرب الیم فیما یضرب و کفر ضمیمہ علی الوالدین۔ اور فحوائی حد
علی تعلیم پر اور جائز ہے اور کہنے کہ جن امور میں ایذا لگے یا تاہم کو ہی ماری سبب اگر وہ فرض ہے والدین
(آلہا علیہم العقوبۃ فی الدنیا)۔ سبب بھی تادیب و عقوبت ثابت ہوتی ہے جیسا کہ ظاہر
البتہ ہدی کروں گا میں انہی کو جسے عقوبت کو دنیا میں۔ (بَابُ التَّوَلُّوْثِ مِنْ تَخْشِیِ مَعْرِتِهِ وَقِيْدِ
اور بخاری نے ایک باب سے باندھا ہے کہ) (بَابُ التَّوَلُّوْثِ مِنْ تَخْشِیِ مَعْرِتِهِ وَقِيْدِ
ابن عباس عکرمہ علی تعلیم القرآن والسنن والفرایض یعنی جنکے اوارہ ہو جائیگا

انڈیٹ ہو اور سکو قید کر کے پڑھانا چاہیے جیسا کہ ابن عباس نے اپنی بربری
غلام عکرمہ کو پڑھایا تھا۔ اب مسلمانوں کو اس سے زیادہ کیا سجد و نظیر
ملنی چاہیے اس اثر کو ابن سعد نے طبقات میں اور ابو نعیم نے حلیہ میں

بطریق حماد ابن زید و زبیر ابن خزیمہ کے متصل کیا ہے۔ افسوس یہ ہے
اگلے مسلمان غلاموں تک کئی تعلیم کا اہتمام کرتے تھے اور اب کے مسلمان
اپنے اولاد و احفاد کی تعلیم و تربیت کا پروا نہیں کرتے۔ اسی حال جبکہ
کوئی بات قانوناً لازم و واجب کر دیا جائے تو اس کا ترک جرم ہے

اور ہر جرم مستلزم سزا ہوتا ہے یہی محضی جبر و اکراہ تعلیمیہ یا اخصاب
علیہ ایکسری ایڈوکیشن کے ہیں اور فقہانے احکام اخصاب میں اسکو
منفصل بیان کیا ہے اور خود اخصاب ہی عامہ مومنین و خاصہ سلاطین پر
فرض کفایہ ہے کیونکہ امر معروف و نہی منکر ہے اخصاب کا نام ہے بدیل

وَأَمْرًا مَعْرُوفًا وَإِنَّمَا عَنْ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلَى مَا أَصَابَكَ إِنَّ ذَٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ -
اور امر کر تو معروف کا اور منع کر منکر سے اور خبر کر تو اور اس تکلیف کو کہ پہنچتی ہے تجھ اور تجھ سے
وَبَصَّ الَّذِينَ إِنَّا كُنَّا نَعْلَمُ فِي الْأَرْضِ أَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ وَأَمَّا

پہ امور مہات میں ہے۔ یہ لوگ ہیں کہ اگر قدرت دیوین ہم اور کوزمین میں تو قائم کریں نماز
بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ - وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلَىٰ بِبَعْضٍ يَأْمُرُونَ
اور دیوین زکوٰۃ کو اور امر کریں معروف کا اور منع کریں منکر سے اور مومن مراد اور مومن
بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ - پس ترک امر معروف و نہی منکر یا ترک احتساب
عقوبین باہم ایک دوسرے کی دوست ہیں جو کہ امر کر لے ہیں معروف کا اور منع کر لے ہیں منکر سے۔

معصیت ہے۔ کتب فتاویٰ میں فقہانے تصریح کر دی ہے کہ (الْأَمَامُ مَأْمُورٌ بِالنَّجْدِ وَالتَّغْيِيرِ
امام کو امر ہے کہ وہ حد اور تغیر کرے بلکہ ہر مسلمان کا

بِالنَّجْدِ كُلِّ مَثَلٍ قَامَتْ التَّغْيِيرُ عَالٍ مُبَاشَرَةً أَلَا تَعْلَمُونَ أَنَّ الْمُنْكَرَ عَزَّ وَجَلَّ كُلِّ مَثَلٍ

حق ہے کہ وہ تغیر کرے قائم کرے وقت ارتکاب معاصی کے ایسے کہ وہ مامور ہے منکر کے دور کرنا
الْمُنْكَرُ وَهُوَ أَجِبٌ بِإِجْمَاعِ الْأُمَّةِ كُلِّ مَثَلٍ الْمُنْكَرُ لَيْسَ فِيهَا حَدٌّ مُقَدَّرٌ - اور تغیر کے انواع

پانچ تغیر دیجاتی ہیں ہر شخص کو جو کہ امر منکر ترک ہو اور وہ اس پر اجماع است ہے ارتکاب
وَأقسام ہیں والتغیر یکون بالقتل أو بالضرب أو بالصَّغِيرِ أَوْ بِالْأَذْنِ وَبِالْكَلَامِ الْفَنِيفِ

کہنیوالے امر کے ہیں اور اس میں کوئی حد نہیں ہے (اور تغیر ہوتی ہے ساتھ قتل اور مارنے

وَبِطَرِ الْعَيْنِ بَعْضُ أَجْمَعِينَ وَبِالْعَبْوَسِ وَبِالشَّمِّ وَبِالنَّجْدِ وَبِإِخْذِ الْمَالِ وَبِغِيِّ الْبَلَدِ -

او کان مرد ز اور سخت کلام ہو اور غصہ نظر ہو پلینے اور آنکھ کے بند کرنے اور ترش دلی اور گالی انہی اور قید

اور اس امر کی بھی تصریح موجود ہے کہ جس بات میں صلاح عام ہو یا دشاہ کو حکم و اجبار

پہنچتا ہے اور قیام مسلانہ نہی واجب ہو اور امشبہاد و الطایر میں لکھا ہے کہ

تغیر الزام علی الاعیان
تغیر الزام عام ہے عیان و غیبی دونوں
تغیر الزام عام ہے عیان و غیبی دونوں
تغیر الزام عام ہے عیان و غیبی دونوں
تغیر الزام عام ہے عیان و غیبی دونوں
تغیر الزام عام ہے عیان و غیبی دونوں
تغیر الزام عام ہے عیان و غیبی دونوں
تغیر الزام عام ہے عیان و غیبی دونوں
تغیر الزام عام ہے عیان و غیبی دونوں
تغیر الزام عام ہے عیان و غیبی دونوں

اور تغیر کے انواع پانچ ہیں

بعض حضرات کو عبارات و روایات فقہیہ مذکورہ صدر سے شاید یہ شبہ ہو کہ یہ سب احکام مسلمانوں کے مخصوص ہیں بادشاہ اپنی غیر مذہب رعایا پر شرعاً شاید جبر و اکراہ کر سکے مگر فقہانے اسکے خلاف میں تصریح کر دی ہے۔ احتساب کی شرط چونکہ صرف آدمیت پر اور صلاح عمومی اوس میں ملحوظ ہوتی ہے لہذا صعب و مجنون و کافر پر بھی شرعاً احتساب جاری ہوتا ہے کیونکہ لَہُمْ مَالُنَا وَ عَلَیْہُمْ مَالُنَا عَلَیْنَا۔ حتی کہ رعیت بادشاہ پر اور فرزند باپ پر اور شاگرد استاد پر بھی شرعاً احتساب جاری کر سکتا ہے اور فقہانے یہ لکھ دیا ہے کہ اِسْمِیْنِ فِیْمَا بَیْنِیْ وَ بَیْنِکُمْ لَا حَرَجَ۔ قَالَ مَا لَکَ وَ اَحْمَدُ لَا یُضِیْمُ النَّوْجَ وَ اَلْمُعْصِلُ لَا یُجْزِئُ۔

کہا ہے مالک اور احمولے کہ نہ خاوند اور استاد تعزیر میں ضامن ہوتا ہے۔
 فِي التَّعْزِیْرِ وَلَا اَلَا بَ فِي التَّادِیْبِ وَلَا اَلْجَدِّ وَلَا اَلْوَصِیِّ یُضْرَبُ۔
 ہوتا ہے اور نہ باپ تادیب میں اور نہ دادا اور نہ وصی ضرب معناد سے۔

اسی اصل بیان ماسبق سے یہ ثابت ہو گیا کہ تعلیم کے لئے جبر و اکراہ ہر ولے اور ہر بادشاہ کو جو ولی الاولیا ہے نہ صرف جائز بلکہ واجب ہے اور اسکے خلاف پر تعزیر بضر و حبس و اخذ مال یعنی بجرمانہ دی سکتا ہے۔

الفتقہ چونکہ مقدمہ فرض ہوتا ہے جب طلب علم و تعلیم و تعلم از روئے کتاب و سنت و اجماع و قیاس فرض پڑا تو اس کے مقدمات بھی فرض ہون گے یعنی وہ امور جن پر تعلیم و تعلیم کا دار و مدار ہو مثل بنائے مدارس و نصب مدرسین و فرض ارزاق طلبہ و ملکین و تعین ازمان و طرق امتحان و دعائے صلوات و جوایز و مناصب و خدمات کامیابان و زجز و محرومی کا طمان و غیر امور انتظامی کے یہ سب تعلیم و تعلم کے اسباب و مقدمات و موجدات ہیں۔ بادشاہان اسلام و سلطان و امام پر یہاں غرض و واجب ہوئی اسباب و علوم

شرعیہ و سیاسیہ میں حیث الر باسنتہ شرعیہ و سیاسیہ پر کیونکہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ۔ پس خلیفہ و امام یا سلطان یا سلام جو فی الحقیقہ نائب رسولِ خداوند تعالیٰ کے آیات پڑھتا ہو اور ان کو پاک کرتا ہو اور ان کو کتاب اور حکمت کی تعلیم کرتا ہے۔ اور کو ہی تعلیم کتاب و حکمت ضروریات و لوازمات بادشاہت سے ہے ورنہ وہ خلافت و نیابت کے حقوق سے عہدہ براہنہوگا۔

جب معلوم ہوا کہ سلطنت و امامت آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خلافت سے عبارت ہے اقامت شرع و حفظ حوزہ ملت میں اس طور پر کہ اوسکی متابعت سب پر واجب ہو تو پھر اقامت شرع و حفظ حوزہ ملت مقرر و معین ہو چکا۔ اقامت شرع سے مراد اوس کے احکام کا اجرا ہے امت اجابتی میں جو مسلمان ہیں اور حفظ حوزہ ملت سے مراد امت دعوت یعنی کافرو نکار و کلوک سے حریم ملت سے۔ اور یہ دونوں عمل موقوف ہیں تعلیم علوم شرعیہ پر کیونکہ اعمال بدون علم ممکن نہیں پس امام کو حفظ علوم شرعیہ میں حیث الامامۃ والریاست واجب ہوا۔

فقہائے اسلام و علماء اعلام نے امام یا سلطان پر وجوب احیاء علوم شرعیہ کے معنی یہ بیان کیے ہیں کہ عوام کو احکام شرعیہ کی محافظت پر اقدام اور اوسکی پاسداری کا اہتمام و انتظام کرے کہ بدو ن اس کے بادشاہ کو عادل نہیں کہہ سکتے۔ اگر کوئی بادشاہ اس فرض کو ترک کرے تو عاصی و اثم ہوتا ہو کہ اوس نے نوا میں کہہ کی رعایت و صیانت و حفاظت نہیں کی۔

بادشاہ رعایا کو محافظت احکام شرعیہ کے پابند نہ رکھنے سے غیر عادل و عاصی و اثم ہوتا ہو کہ آدمی مدنی الطبع ہے یعنی اپنی زندگی میں محتاج اجتماع بخیر و

جو باہم معاون و مشارک احتیاجات و ضروریات معیشت تمدنی ہوئے ہیں۔ چونکہ
 قوت شہوی و غصبی داعی جو رواخلاف ہے جس سے ہیئت اجتماعیہ مدنیہ زائل باطل
 ہو جاتی ہے جو کبائر عقلی و نقلی سے ہر لہذا بالضرور ایک عادل کی ضرورت ہوئے
 جو جو رواخلاف افراد بنی نوع کو رفع کرے اور اونکی ہیئت اجتماعیہ مدنیہ کا کھنڈ
 ہو اور عدل اوسیکو میسر ہو سکتا ہے جو طبیعت وسط پر واقف ہو اور وسط حقیقی کا معین
 و مقرر و مبتنی کرنے والا شریعت الہیہ شاریع ہے پس واضح عدالت و حقیقت شرعیہ
 ہے مگر اجرائے احکام شریعت و ملت و حفظ قوانین کلیہ دین و دولت کے لئے بعض
 بقایا ہیئت اجتماعیہ مدنیہ ایک ایسے شخص کی ضرورت ہوتی ہے جو تائید الہی سے
 سرفراز و تدبیر و شوکت و صولت سے ممتاز ہو تا نفوس رعایا اوسکی اطاعت کریں
 اور وہ قوانین شرعیہ کی محافظت بغرض صلاح و سداد معاش و معاد سایر افراد
 ملت کرے۔ اگر ایسا مدبر نہ ہو تو نظام بنی نوع انسان جاتا رہے اور بقایا
 نوع انسانی بروج اتم و اکمل حاصل نہ ہو پس مدبر عالم جو بادشاہ ہے اوسکو حفظ شریعت
 ضرور ہوئی اور لوگوں پر اوسکی تکلیف منجانب بادشاہ واجب گردانی گئے کہ وہ مراسم
 شریع کی پابندی کریں کہ وہ ہر زمانہ و وقت کے متفقنا و مصلحت کے مطابق اقوال
 مجتہدین پر جو کتاب و سنت سے مستنبط ہیں عمل پیرا ہوں ورنہ جو خلل و زلل کہ اوسکو
 عدم محافظت کی وجہ سے پیدا ہوا ہے خدا اوس کا مواخذہ اوس سے کرے گا
 اور تمامی رعایا کے گناہوں کی جواب دہی اوسکے ذمہ عائد ہوگی کیونکہ اگر وہ
 محافظت شریعت کرتا تو نوع انسان میں عدالت قائم ہوتی اور اقامت شریعت
 سب کے سب مراعات مستقیم پر قائم ہو جاتے چنانچہ اسی کی طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
 و سلم نے مکتوب کسریٰ میں اشارہ فرمایا ہے کہ تو اسلام میں آؤ نہ تم سے
 رعایا کے گناہ کا تو معاملہ ہوگا بغیر اسکے کہ رعایا سے اونکا بوجہ کچھ کم ہو۔

اسی صل کوئی شے بادشاہ پر حفظ شریعت سے زیادہ تر ضروری و لازم نہیں ہے
کیونکہ اوسکے ترک سے کمال گناہ و عصیان عاید حال ہوتا ہے۔

چونکہ شرع علم و عمل دو نونکا نام ہے بادشاہ کو حفظ شریعت میں ایسے امور کے اقدام
و اہتمام سے گزیر نہیں ہے کہ جن سے علم شرع محفوظ رہے پس سب سے پہلے اپنی
مملکت میں تفتیش و تلاش کرے کہ جو شخص کہ علوم شرعیہ میں اعلم علمائے ممالک بادشاہ
ہو اد سکوپیدا کرے۔ اور اوسکی تدبیر یہی ہے کہ دیکھی کہ علوم شرعیہ میں بالاتفاق
کون مشہور و مسلم ہے اور طلبہ علم اوس سے استفادہ حاصل کرتے ہیں اور اوسکے
اکثر اوقات مطالعہ و مدرسہ و مذاکرہ علوم میں صرف ہوتی ہے اور کسیکو
اوسکے بحر علم میں کلام و گفتگو نہو اگر احیاناً ایسی کئی لوگ ہوں تو اون میں جو
ورع اور تقویٰ سے مشہور اور خیانت اور طمع سے دور ہو اوسکو اختیار کرے
اگر ایسی بھی چند لوگ ہوں تو اون میں جو عرف سے زیادہ ماہر اور کیاست و رشید
مہات سے اختصاص رکھتا ہو اگر ایسی بھی بہت ہوں تو جو کہ جرات و جلالت
و شفقت علی المخلوق و دینداری میں زیادہ ہو اور مصالح و مفاسد امور سے
زیادہ تر واقف و آگاہ ہو اوسکو اختیار کرے اور علوم کا اہتمام و انتظام
اوسکے ذمہ کر دے۔

حضرت عمر کو جب خلافت ملو تو آپ نے حضرت علی کو جو کہ اعلم علمائے صحابہ
اعانت انفاذ احکام اجتہادیہ پر معین فرمایا اور کوئی کام بدون آپ کے
مشورہ کے نہیں کیا اس لئے بادشاہ پر جو مسند امامت پر مشتمل ہے اختیار
سیرت خلفائے راشدین ضرور ہے اور احکام و مناسبات امور و غیہ کو اعلم
علمائے رائی پر موقوف رکھے۔ ایسی شخص کو اصطلاح فقہاء میں صدر الصالح
و شیخ الاسلام نام رکھتے ہیں۔ جب بادشاہ مصالح حفظ علوم شریعت

کو ایسی عالم کے تفویض کر دے اور مایحتاج حفظ علوم شریعت اور اسکے صلاح و مشورہ کے مطابق مرتب کر چکے تو گویا اپنی اس فریضہ کے عہد سے برآیا و ادا کیا سمجھنا چاہیے۔ جب بادشاہ کی جانب سے شیخ الاسلام کی طرف یہ تکلیف راجع ہوئی تو اسکو اولا چاہیے کہ علمائے مملکت میں سے ڈھونڈ کر و تلاش کرے کہ کون مراتب علم و دین و طریق تعلیم و قوت اجتہاد و افتاد تدریس میں متم و مصد رہے اور ان میں سے کون کس علم سے زیادہ مامورست و مناسبست رکھتا ہے اور اسکی تعلیم و تفہیم بہتر کرتا ہے جو حسین مامور و لائق ہو اسکو اسکی تعلیم و تدریس و تفہیم پر مامور کرے۔

دوسرا کام شیخ الاسلام کا یہ ہوگا کہ طلبہ کا حال دریافت کرے کہ کس کس علم سے زیادہ رغبت و مناسبت ہو اور سمین اسکو مشغول کرے اور اس علم کی درس کے پاس بھیجی اور طلبہ پر ایسا مہربان و شفیق ہو جیسے کہ اسکی والدین ہوتے ہیں اور مدرسین سے التماس و درخواست محبت و محنت کرے اور تہوڑی تہوڑی دنوں میں مدرسین و طلبہ کیا پڑھائی و پڑھے ہیں دریافت کرتا رہے اور جلد بجا امتحانات لیا کرے تا وہ ترقی میں سعی کریں اور جو طلبہ کہ ترقی کریں ان کے اعزاز و اکرام و انعام میں مبالغہ کرے۔ اور بادشاہ کی طرف سے یہ امور ایسی طور پر مقرر و جاری کرے کہ طلبہ آپس میں منافست و غلط پیداکریں اور ترقی کر کے اس منفعت کے حاصل کرنے میں مسابقت کریں۔ اگر طلبہ امتحان میں کامیاب نہ نکلیں تو اسکی وجہ دریافت کرے کہ قصور معلمین کی جانب سے ہے یا طلبہ کے اگر سبب نقص مدرس و معید درس ہو تو ان سے شدید مواخذہ کرے اور استراحت و غلیظ و تعطیل و غیرہ کی سزا دے جن سے معلمین طلبہ کے حق میں اہل

جائز نہ رکھیں۔ اگر طلبہ کی کہالت و بطالت ہو تو پہلے انکو سمجھا کر کہہ اور ترقی کرنے کی تحریص دے اگر دوبارہ اس پر بھی اہمال و تقصیر کریں تو زجر و توبیخ کرے اور وظیفہ ترغیبی بند کر دے اگر سبب تقصیر و اہمال قصور فہم و عدم مناسبت علم سے ہو تو جس علم سے اوکو مناسبت ہو اوکو اسی علم کے مدرس کے تفویض کر دے تاکہ وہ علم سکھایا جاوے۔

طلبہ کے اوقات تعطیل و خلوات کی نگرانی کے لئے نگہبان و ناظر مقرر کرے اگر کسی سے فسق و فجور و منکر ظہور میں آدے و صدور پاوے تو اوکو محتب کے سپرد کر دے تاکہ وہ اس سے زجر و توبیخ کرے بہ تشہیر و تادیب و قطع وظیفہ و تحقیر و ایذا بلکہ بھی مدرسہ و بلدہ تاکہ دوسرے طلبہ اس سے عبرت لیں۔ اگر نیک چلنی و شوق و مصروفیت و مشغولیت دیکھی تو اوکی تعظیم میں مبالغہ کرے اور وظیفہ اضافہ کرے جب اس طرح ہو تو عنقریب علمائے دیندار پیدا ہوں اور طلبہ مدارس کمال پر ترقی کریں و استعداد و استحقاق قضا و افتا و تدریس و اعادہ و امامت و خطابت و احتساب و صدارۃ وغیرہ اہل دین میں پیدا ہو جب طلبہ کی یہ حالت و لیاقت ہو تو بادشاہ سے و نکاحا حال عرض کر کے ہر ایک کو جس جس کام کے کہ وہ لائق ہو خدمت و لوائی تا مملکت میں لوگ اس سے رجوع کریں۔ اور جب اہل لوگ مہات و مناصب شرعیہ و ملکیہ کے تصدی کریں تو روفی علم شرع و عدل و داد پیدا اور پورا خدین و دولت افزوختہ ہو۔ اس طریقہ سے شیخ الاسلام و بادشاہ حفظ علوم شرعیہ سے عہدہ برا و حفاظت شریعت میں حیث العلم کا فریضہ ادا کر سکتے ہیں۔

یہ امور وہ تہذیب و حکو فہما نے حفظ علوم شریعت و حفظ شریعت میں حیث العلم

کے بارہ مین کتب احکام سلطانیہ میں لکھا ہے۔ اس تمام تقریر کا ماحصل یہ ہوا کہ بادشاہ پر چونکہ حفظ شریعت من حیث العلم واجبائی علوم شریعت فرض و واجب اول ہے اور اس کا کام ہے کہ وہ اپنی رعایا کو اقدام احکام شریعت و علوم شرعیہ پر مامور و مجبور کرے تو ہر بادشاہ کا حق ہے کہ اپنی رعایا کو مثل پابند سائر قوانین شرعیہ و عدلیہ و سیاسیہ کے اسکی پابندی و اقدام و التزام بھی جبر کرے اسی لئے تمام ممالک متحدہ و دول سیاسیہ یورپ و امریکا و جاپان میں تعلیم جبری و بلاغیل یعنی مفت کر دی گئی ہے اور اب تک اس قدر وہاں بہ نسبت قوانین شرعیہ کے نقص باقی ہے کہ کفایت طلبہ وہاں نہیں ہوتی ہے جیسا کہ مسلمانین بمقتضائی فقہ و قانون ملی دولت پر واجب ہوتی ہے۔ عہد خلافت راشدہ سے مصرف بیت المال کے ابواب خرچ میں مکفایت علماء و طلبہ منجھ اور اخراجات ضروریہ دولت و حکومت کے مثل سد ثغور (فانیٹر پر وٹکشن) و بنار قطرہ و جبر و غیرہ تعمیرات مصالح عامہ (پبلک ورکس) کے مکتوب و محبوب ہوتا تھا خلیفہ اول کے عہد میں علی السو یہ بیت المال سے عطا مقرر ہوتی تھی پہر خلیفہ دوم نے بعد راجت و فقہ و فضل عطا مقرر فرمایا اور اوس کے تقلید من بعد ہوتی چلی آئی۔ جب میں فرضیت علم اور اسکی شرعاً جبری ہونے کو بدلائل شرعیہ ہی ثابت کر چکا تو اس مقام پر مناسب جانتا ہوں کہ علم کی افضلیت و شرف و ثواب پر جو ادلہ عقلیہ و نقلیہ کتاب و سنت و عقل و حکمت سے علمائے لکھے ہیں ان کو بھی ضمناً نقل کروں تا لوگوں کو اس کے فضائل و فوائد سے رغبت ہو اور اسکی فرضیت و منفعت زیادہ تر مومکہ ہو جائے۔

نفیست علم و علما پر اس قدر اہم و اہم تعلیم میں کہ اگر ان کا احصاء و استقصا کیا جائے

تو ایک مہبوط کتاب لکھنی پڑے گی مصنفین اسلام نے اس بارہ میں تصانیف مفردہ
 و مستفاد لکھے ہیں چنانچہ حاکم ابن عبد البر و آدم الی ایاس استاد بخاری و قرنی
 کی کتاب العلم اور ابن قیم کی مفاح دار السعاده و مہبوط جلدون میں اور کتاب
 ادب الطلب قاضی شوکانی کے اور کتاب جواب العتدین فی فضل الشرفین شرفی العالم
 والنسب العلی علامہ علی سمعدی کی اور کتاب العلم بعض علماء مکہ کی اور معارف العلوم
 محمد خلیل بخشانی کے اور کتاب تعلیم المتعلم و طریق العلم زر نوحی کے اور ابن دین
 کتاب اس بارہ میں مشہور و معروف ہر اور کتب حدیث و سلوک میں تو عموماً
 ایک باب ہر اسی غرض سے منعقد کیا جاتا ہے چنانچہ احبار العلوم امام غزالی و ابوالاثر
 محاسبی و قوت المقلوب جعفری و عین العلم وغیرہ اسی قسم کی کتب ہیں صحاح ستہ و
 مساند و سنن و معاجم وغیرہ کتب حدیث میں کتاب العلم مستقلاً مکتوب و مرقوم
 ہوتی ہے کتب تہذیب و ترویج مندرجی و ابن حجر وغیرہ میں ہی اس قسم کے احادیث
 کا مفصل ذکر موجود ہے۔

علم کی فضیلت و جہل کی رذلت اوس کے منافع اور

اوس کے مضار سے اگرچہ اہل اسلام میں کریمیا کا پڑ

والا ہی آگاہ کیا جاتا ہے اور ہندو کن کے مبتدی لڑکوں کا سبق بعد حمد و نعت ہر

ہوتا ہے کہ۔

نظم

بنی آدم از علم یار کمال
 پویش از پی علم یار گداحت
 از حشت و جاہ و مال و مال
 کہی علم نتوان خدا را شناخت

خردمند باید طلب گار علم ، کہ پیوستہ گرم ست بازار علم ، کسی را کہ شدہ راقول
 بخت یار ، طلب کردن علم کہ داخت یار ، طلب کردن علم شد بر تو فرض ، و اگر وجہ
 است از پیش قطع ارض ، برو دامن علم گیر استوار ، کہ علت رساند بہار التقرار ،
 میاموز جز علم کہ عاقلہ ، کہ بے علم بودن بود غافلہ ، ترا علم در دین و دنیا تمام ،
 کہ کار تو از علم گیر نظام ،

(برعایت لفظ نظام یہ تضمین پیش کش ادنی الا قیام ہے م)

بزرگان ملک و عزیزان تمام ، ہر کلام جویان خامان و عام ، ہم پاشے من برارید
 گام ، ہر برارید کام از مدار المہام ، بخوانید این نظم راصح و شام ، ہر سبندگان حضور
 نظام ، ہر زجہاں کے ملک گیر نظام ، ہر کزیشان بود ملک بی شک نام ، ہر جہاں باہلی
 ملک نظام ، ہر نگیر و قرارے نظام نظام ، ہر قوام نظام و قیام نظام ، ہر علم ست اسے
 شاہ آصف مقام ، ہر سرایم سخن بچتے نے حرف خام ، ہر شنو عرف این خیر خواہ انام ،
 غرض چون نباشد کلام ست تمام ، ہر کلام غرض جملہ نام تمام ، ہر ترا کام سنجند بدینا
 نام ، ہر بگی گوش کن حرف ملا نظام ، ہر چہ خوش گفت سعدی معجز نظام ، کہ در دے
 نباشد کسی را کلام ، ترا علم در دین و دنیا تمام ، کہ کار تو از علم گیر نظام ،

ادلہ فضیلت علم از کتاب اللہ

۱، مفسرین نے آیہ وَعَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا اَلَا یَکِ تَفْسِیْرٌ لِّکَیْفَہِ کہ

اور سکھلا دے اللہ تعالیٰ نے آدم کو تمامی اسماء ۔

یہ آیت فضل علم پر دلالت کرتی ہے کیونکہ خدا تعالیٰ نے خلقت آدم کی حکمت کے
 بیان میں کسی چیز کو سوائے صفت علم کے بیان نہیں فرمایا اگر علم سے کوئی
 اشرف و اعلیٰ ہوتے تو آدم کی خلقت کی وجہ آدمی کو ٹھہرانا اور اس کا ظہار

فضل اوس صفت کو کرتا نہ علم سے دیکھو پہلے خدا میتالی نے فرمایا کہ (رائی جاعل

تحقیق میں کرنے

فی الکراض خلیفۃ) جب فرشتوں نے یہ کہا کہ (انجم من فیہا من نفیس فیہا) تو
والا ہون بی زمین ایک غلیہ
کیا اگر داننا ہو تو بیج زمین کے اوس شخص کو جو کہ فساد کر جائے گا

خدا نے کہا کہ (رائی اعلم مسا لا فکون) پس خدا نے فرشتوں کے جواب میں یہی ارشاد
د تحقیق میں جاننا ہوں اوس شخص کو جو حکم تم نہیں جانتے ہو

فرمایا کہ میں عالم ہوں اپنی کسی صفت جلال و جمال کو ذکر نہیں کیا نہ موجب اذن کے
سکوت کا اپنی صفات قدرت و خدا و کبریا و جبروت کو گردانا جس سے معلوم ہوا کہ
صفت علم ساری صفات جلالیہ و کمالیہ کے مافوق ہے اور آدم علیہ السلام کے
فضیلت بھی علم ہی سے بیان کی یہی اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ علم اشرف
صفات ہو یہاں تک کہ فرشتوں کی تسبیح و تقدیس و عدم مصیبت پر آدم کے فساد
و سبک دم کو ترجیح صرف علم ہے کی وجہ سے ہوئی کہ سجد و ملائکہ و خلیفہ اللہ
ہو گئے۔ پھر اس علم کی برکت سے تو بے نصیب ہوئی و صفی بگئی و خلعت
اجتہاد پائی۔

اصل فضیلت علم پر کتاب اللہ و سنت رسول اللہ و عقل و حکمت دلالت
کرتی ہے چنانچہ ہم اذ کہ کتاب اللہ کے بعد باقی ادلہ سنت و حکمت بھی بترتیب
ثبت کرتے ہیں۔

(۲) خدا تعالیٰ نے علم کو حکمت سے تعبیر فرمایا اور حکمت کی غلط و بزرگ
حائر فرمائی جیسے (وَاٰیٰتِنَا لَکُمْ صٰیٰتًا وَّلَقَدْ اٰتٰیْنَا لُقْمٰنَ الْحِکْمَةَ
اور وہاں ہم نے اوس کو حکمت کی تعلیم دی اور تحقیق وہ ہم سے لیا کہ حکمت یعنی علم
و من یؤتی الحکمۃ فقل اذ فی خیل لشیئ۔ خدا تعالیٰ نے یہ کو بہت کم علم دیا ہے

اور جو شخص کہہ دیکھتا ہے اوسکو حکمت یعنی علم کا پس جنت دے گئی ہے اوسکو غیر کثیر
جیسا کہ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ۔ وَمَا أَوْفَيْتُمْ مِنْ أَعْلَمِ إِلَّا قَلِيلًا اور
اور نہیں دیا گیا تم کو علم مگر تھوڑا۔

دنیا کو بھی قلیل تعبیر فرمایا کہ قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيلٌ دُنْيَا جو قلیل ہے اوسکی کیفیت
کہو یا محسوس دنیا کی تھوڑی ہے

ہم دریافت نہیں کر سکتے تو جبکو خدا کثیر کہے اوسکو ہم کیونکر قلماء و کالاً دریافت کر سکتے ہیں
دنیا کے قلیل و علم کے کثیر ہونے پر دلیل عقلی بھی قائم ہے کیونکہ دنیا قنای القدر
و قنای العدم و قنای المدت ہے اور علم کے قدر و عدد و مدت کی کوئی نہایت نہیں
اور نہ اس سے جو سعادت حاصل ہوتی ہے اوسکی انتہا ہے۔

(۳) خدائی تعالیٰ فرماتا ہے کہ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَكْفُلُونَ وَالَّذِينَ لَا يَكْفُلُونَ
کیا برابر ہوتے ہیں اہل علم اور بے علم لوگ

اسی طرح قرآن میں سات چیزوں میں عدم استواء کا ذکر ہے قُلْ لَا يَسْتَوِي الْخَبِيثُ

کہو یا محمد نہیں برابر ہوتا نجس اور پاک
وَالطَّيِّبُ یعنی حلال و حرام وَلَا الظَّالِمَاتُ وَلَا النُّوْسُ وغیرہ۔ خبیث
اور پاک اور نہیں برابر ہوتے ہیں انہ بیکر اور نور

و طیب و ظلمات و نور و ظل و حر و سرد و فرق کیا ہے اور سب کا کمال و مرجع اگر متبادل و غیر
دیکھا جائے تو عالم و جاہل کے فرق کی طرف منتہی ہوتا ہے۔

۴ آیہ دانی ہدایہ وَاَطِيعُوا اللَّهَ وَاَطِيعُوا الرَّسُولَ وَاُولَى الْأَمْرِ
اور فرمانبردار کی کریم اللہ کی اور فرمانبرداری کریم او

مِنْكُمْ میں اصح اقوال پر اولی الامر سے مراد و مقصود علمائین کیونکہ بادشاہین کے
رسول اور اہل امر کی جہم ہی میں سے ہے۔

بھی احکامات و انتظامات ملکیت و وصیت میں تابعی علی ہونا پڑتا ہے نہ علی کو بادشاہوں کے
 ۱۰ اِنَّ الْمُلُوكَ لَيَخْلَعُونَ عَلَى الْوَرَىٰ ۚ وَعَلَى الْمُلُوكِ لِيَخْلَعُوا الْعُلَمَاءُ

تحقیق بادشاہ البتہ حکم کرتے ہیں مملکت پر لیکن بادشاہوں پر جو لوگ اکابرین و علمائین
 (۵) فضیلت و رفعت علم و علما پر نص کرنا ہے اللہ اللّٰہِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْهُمْ سَخَّرَ وَ

بلند کرتا ہے اللہ تعالیٰ درجات اور لوگوں کو جو

اَلَّذِیْنَ اٰوْتُوْا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ ۚ نَّاطِقٌ ہِے خدائی تعالیٰ نے چار چیزوں کے
 ایمان لائے ہیں تم میں سے اور نیز لوگوں کے کہ جو علم دیا گیا ہے۔

درجات بیان فرمائے ہیں۔ پہلی تو مومنین بدر کے لئے کہ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ

سوائے اسکو نہیں کہ میں ہی

الَّذِیْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ اِلٰی تَوْبَتِہُمْ لَمْ تَرْجَحْ

لوگ ہیں کہ جوقبول کیا جائے تو خوفناک ہو جائیں دل اونکے

دوسرے مجاہدین کیلئے کہ وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِیْنَ عَلَی الْقَاعِدِیْنَ دَرَجَاتٍ

اور فضیلت دی ہے اللہ تعالیٰ نے مجاہدین کو اور لوگوں جو بیعت میں ہوں

بیشرے صالحین کیو اعلیٰ عیسے فرماتے ہوں وَمَنْ یَّشِیرْ مُّؤْمِنًا قَدْ فَعَلَ الصّٰلِحٰتِ

اور جو شخص کسی آتہا ہی یا بس اللہ کے بحالت ایمان

یَحْتَکِبْ فَآوْلٰئِکَ لَمْ تَرْجَحْ اَلْعُلٰی - چوتھی علما کے لئے۔ ان آیات

کو تفسیر اچھے عمل کے ہیں اور سب اس لوگوں کے لئے بلند مرتبہ ہیں

غور کریے مراتب کا تفاوت اور ہر ایک کے درجات کا حال دریافت ہو سکتا ہے کہ اہل بدر

کو مومنین پر اور اومنین سے مجاہدین کو قاعدین پر اور صالحین کو مجاہدین پر اور اہل علم

کو سب پر درجات فضیلت عطا فرمایا پس اعلیٰ افضل اناس ہوئے

(۶) پہلی پیل جو وحی آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی وہ یہ تھی کہ

اَفَرَبَّاءُكُمْ يَكْفُرُونَ بِالَّذِي خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ط اَفَرَأَوْا كَمَا كُنْهُمْ
 پڑھ تو ساتھ ہی کہ جو کہ خالق ہے ایسا خالق کہ پیدا کیا ہر اوس نے انسان کو علقہ سے۔ پڑا تو اور
 الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ

بزرگ تیر وہی ہر کہ جس نے تعلیم دی ہے ساتھ قلم کے اور سکھایا جس نے انسان کو کچھ کہ وہ نہیں جانتا تھا۔

اس آیت میں سب سے پہلے نبی کو پڑھنے کا حکم ہوا اور اپنا اقبال و احسان تعلیم قلم و تعلیم علم
 تعلیم سے ارشاد و بیان فرمایا اور خلقت انسانی جو کہ علقہ سے ہو اور محض بے ادراک
 اور ناکارہ ہو اوس کا اکرام و شرف بعلم بیان فرمایا یعنی ابتداء خلقت میں اس قدر
 ارزل حالت میں تھا جب علم حاصل کیا تو مرتبہ غایت شرف و کمال میں اعتلا حاصل
 کیا اور خلعت خلافت و تشریف (کَرَّمَ مَنَّا بِنَبِيِّ اَدَمَ) سے برکت و دولت علم
 شرف و ممتاز و سرفراز ہوا اور بنا بر اوس قاعدہ او صولہ کے کہ ترتیب حکم و وصف پر
 شعر ہوتا ہو کہ وصف علت حکم ہے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ خود خدا تعالیٰ جو
 مستحق وصف اکرمیت ہوا ہر اس لیے کہ اوس نے نبی آدم کو علم عطا فرمایا اس
 ظاہر ہے کہ علم سب اشیاء پر اشرف ہو ورنہ اوس کا افادہ و افاضہ دوسرے
 صفات کے افاضہ و افادہ پر اشرف و اکرم نہ ہوتا۔

(۷) اِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ۔

سوا اس کے نہیں کہ جو لوگ کہ اوس کے بند و مومنین اللہ سے ڈرتے ہیں وہ صرف علماء
 اس آیت کے دو قرارت ہیں اگر اللہ کو فاعل (بخشی) اور علماء کو مفعول ہیں
 تو اوس کا معنی یہ ہو گا کہ اگر خدا کسی سے ڈرتا تو علماء سے ڈرتا کیونکہ وہ اہل تہذیب
 ہیں اور جانتے ہیں کہ کیا جائز ہے اور کیا ناجائز ہے جاہل جن کو کچھ تہذیب و علم نہیں
 کیسے کو انکی کیا پروا ہو سکتی ہے اور ان کی طرف کیا کوئی التفات کر سکتا ہو اس قدر
 ہیں علماء کے منصب و شان کی کوئی حد باقی نہیں رہی کہ خدا انکا انکا لحاظ و اعتنا کرنا ہو

قرار مشہورہ فضیلت علم و علما کا استنباط اس طرح ہوتا ہے کہ علما اہل خشیت سے ہیں اور جو اہل
 خشیت ہیں وہ اہل جنت ہیں تو علما اہل جنت سے ہوئی بلکہ صرف علما ہی اہل خشیت
 و جنت ہیں کیونکہ لفظ اتقا مقتضی حصر ہے۔ علما کا اہل خشیت سے ہونا تو اسی آیت
 سے ثابت ہے اور اہل خشیت کا اہل جنت سے ہونا ان آیات سے ثابت ہوتا ہے کہ
 جَزَاءُ لَهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنَّاتٌ عَدْنٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ اَلِی قَوْلِهِمْ
 خُذُوا زِينَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَكُلُوا وَشَرِبُوا لَا تُفْسِدُوا ۚ وَكُلُوا وَشَرِبُوا ۚ
 خَشِی سَرَبَةً۔ وَلَیِّنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّاتٍ ہِیَ بِہِمْ مَقَامٌ فَوْزَ کَبِیْرٌ ہِیَ۔
 نہرین۔ اور واسطہ اس شخص کے جو کہ درنا ہر کلمہ پر سامنے رہا نبی کے دو بہت ہیں۔
 جو عالم باشد ہو اور سپر خشیت اللہ واجب ہے کیونکہ جو جسکو نہیں جانتا وہ اس سے ڈر
 ہی نہیں سکتا مگر صرف جانتا ہو مستلزم خشیت نہیں ہو سکتا بلکہ اور تین امور کا جانتا ہی
 اس کے ساتھ ضروری ہے پہلی اس کی قدرت کا علم ہونا چاہیے کیونکہ بادشاہ جانتا ہے
 کہ اس کے افعال قبیح کو اس کی رعیت جانتی ہے مگر وہ اسے نہیں ڈرتا کیونکہ وہ
 جانتا ہے کہ رعیت اس کی دفع و منع پر قادر نہیں۔ دوسرے یہ کہ یہ جانتے کہ وہ
 عالم ہے کیونکہ چور جانتا ہے کہ بادشاہ قادر ہے لیکن اس کے ساتھ یہ بھی جانتا ہے
 کہ وہ اس کی چوری سے واقف و آگاہ نہیں اس لئے وہ نہیں ڈرتا۔ تیسرے یہ کہ
 وہ حکیم ہے کیونکہ مسخرہ جانتا ہے کہ بادشاہ اس کے منع پر قادر ہے اور اس کے
 قبائح سے بھی واقف ہے لیکن اس کی اس مسخرہ پن سے راضی ہے مناد مت دست
 ہے نہ حکیم طبع۔ جب یہ تینوں علم کسی کو حاصل ہوں تو مستلزم خوف ہیں پس
 ثابت ہوا کہ بندہ اپنے خدا سے ڈر نہیں سکتا بدون اسکے کہ وہ جانتے کہ خدا
 عالم جمیع معلومات ہے اور کل مقدرات پر قادر ہے اور وہ منکرات و محررات
 سے مخفی نہیں ماریض ہے۔ دوسرے دلیل خوف کے سبب خشیت ہونے کی ہے

کہ جب کسی بندہ لذت عاجلہ ملے مگر وہ خلاف امر اللہ ہو اور اس کا کرنا منفعت و منفعت
والم آجل پر شامل ہو تو عقل کا مقتضایہ ہے کہ ترجیح جانب راجح کو دے پس نور علم
سے جب کہ وہ یہ سمجھو کہ لذت عاجلہ بمقابلہ الم آجل کے حقیر ہے تو لامحالہ اس سے
وہ ڈرتا اور بھاگتا ہے اور بہ ترکِ ادا کی امر واجب کو اختیار کرتا ہو تو اہل ثواب
و اہل جنت سے ہو جاتا ہے۔ الغرض بشواہ عقلی و نقلی یہ ثابت ہو گیا کہ عالم بامر خالیفہ
ہوتا ہے اور غایت اہل جنت سے ہے۔

(۸) وَقُلْ رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا۔ یہ آیتِ ادلیٰ دلائلِ فضیلت و رفعت و نفاست
اور کھوای رب زیادہ کر تو مجھ کو علم۔

و رجت علم پر ہو اور یہ ثابت ہوتا ہے کہ علم کے ساتھ خدا کی فرط محبت ہو کہ چونکہ اپنی
حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو از دیا د علم کے دعا کا حکم فرمایا نہ دوسری شئی کا۔
قتادہ کہتے ہیں کہ اگر کوئی بس کرتا علم سے تو حضرت موسیٰ علیہ نبیا و علیہ السلام
بس کرتے اور حضرت خضر علیہ السلام یہ درخواست فرماتے کہ هَلْ اُرَبِّحُكَ
عَلٰی اَنْ تَعْلِمَنِيْ مَا عَلِمْتَ مِنْ شَيْءٍ۔

کیا تابع داری کروں میں تیری اور پر اس امر کے کہ سکھلاؤ تو مجھ کو اس پہلا میں سوچو کہ سکھایا گیا
حضرت کبریٰ تاحر شیخ اکبر قدس سرہ الافانہ قصص میں ارشاد فرماتے ہیں کہ قیامت میں ہر
سے سوال ہو گا مگر علم سے سوال کیا جائے گا کیونکہ خدا تعالیٰ نے اپنی حبیب صلی اللہ علیہ
وسلم کو اس کو زیادہ طلب کرنے کا حکم فرمایا ہے پس جو زیادہ تحصیل کرے اور اس میں
اپنا وقت و مال زیادہ تر صرف کرے اس کا سوال کیا جائے گا۔

(۹) خدای تعالیٰ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کی زبانِ اقتنان سے بیان فرمایا کہ
يَا أَيُّهَا النَّاسُ عَلِمْنَا مَنطِقَ الطَّيْرِ وَأَوْقِنَّا مَنَ كُلِّ شَيْءٍ۔

اے آدمیو سکھایا گیا ہوں میں جانوروں کی بولی اور دیئے گئے ہے ہر شے۔

حالانکہ حضرت سلیمان علیہ السلام کو ایسی بادشاہت نصیب تھی کہ لایمغی کا حد
 کہ لائق ہوا اس طرح کی
 من بعد ہی۔ جسکی شان میں ہے باوجود ایسی بادشاہت و سلطنت ہونے کے
 میرے بعد۔

آپ نے اوپر اتنا روا تمنا نعمت الہی کا اظہار کیا بلکہ علم منطق طیر پر فنی فرمایا
 (۱۰) ہر باد وجودیکہ حضرت سلیمان کا ادنیٰ فرمان بردار حقیر و معاتب تھا
 اس پر بھی اوس نے اس کہنے کی جرأت کی کہ اَحَطْتُ بِمَا لَمْ يَحْطُ بِهِ جانتا
 دریافت کیا کہ میں اس جگہ کو کہ تو اسکو نہیں
 لگو علم اشرف و اعز اشیا سے نہ ہوتا تو ہرگز ہر کو یہ جبارت و جرأت ایسی حالت
 میں نہ ہوتی۔ اکثر دیکھا جاتا ہے کہ کیا ہی ادنیٰ و گھٹیل شخص کیوں نہ ہو جب وہ پڑ
 لکھ جاتا ہے تو اس کی جرأت و ہمت بڑھ جاتی ہے اور اوپر چل جاتی ہے اور
 اسکی بات بادشاہوں تک کو موقع پر مارتی ہے اور اسکو دسروں سے جاتا رہتا ہے صرف علمی برکت و دولت

ہے۔
 (۱۱) وَعَلَيْكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ عَظِيمًا۔

اور سکھادیا تجھکو جو کچھ کہ تو نہیں جانتا تھا اور ہے فضل اللہ کا تجھ پر عظیم۔
 وَمَنْ يُؤْتِ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا۔ دیکھیے علم کو اپنا فضل عظیم و
 اور جس شخص کو حکمت دی گئی ہے اس پر تحقیق اسکو خیر کثردی گئی ہے۔

حکمت کو خیر کثیر کے تعبیر کیا ہے جس سے علم کی شان و شرافت و فصیلت
 عظمت ثابت و ظاہر ہے۔

(۱۲) الرَّحْمَنُ عَلَّمَ الْقُرْآنَ۔ اس سورہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنی ساری نعمتوں
 میں سے سکھایا قرآن کو۔

علم کو مقدم کیا ہے جس سے اس کی فضیلت و اہمیت و اولیت و اولویت ثابت و ظاہر ہے

ف صرف قرآن ہی نہیں بلکہ تمام کتب آسمانی فضیلت علم پر نااطمینان

(۱) تورات میں بیان ہوا ہے کہ عظیم الحکمہ والیہ لا یجعل الحکمة فی قلب علیہا

تعلیم کرنی حکمت کی اسکو کہ میں حکمت کو کسی بندہ کے دل میں

وَأَسَدْتُ أَنْ أَغْفِرَ لَهُ فَعَلْنَا مَا نَأْمُرُ بِهَذَا نَالِ بَذَلَاکَ

نہیں رکھتا مگر کہ ارادہ کرتا ہوں کہ اسکو بخندہ دن پس تو حکمت کو سیکھ اور پیراؤ کو سیکھ

کَرَاهَتِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ أَشَالُ بَاب (۸) آیت (۲۳۳) تہمت

عمل کر پیر تو اسکو شاہد کرتا کہ تو اس کی برکت ہی میری کرامت کو دنیا و آخرت میں حاصل کرے

کو منہ کو شکم دانت مند بنو اور اس سے کفارہ کر د اور اسی کے باب (۱۰) آیت

(۲۳۳) اور باب (۱۶) آیت (۲۱) میں اور فرج کے باب (۳۱) آیت (۲۱)

اور تواریخ کے باب (۱۶) آیت (۲۵) اور ایوب کے باب (۳۳) آیت

(۱۶) میں تعلیم و تعلیم کا ذکر ہوا ہے۔

(۲۲) زبور میں فرمایا ہے کہ يٰۤاٰدَا وَاٰدَمُ خُذَا زُرِّيْكَمُ

ایجاد او دکنہ سے تو بنی اسرائیل کے علماء اور درویشوں کو کہ

وَرَحِبًا فَمِنْهُمْ حَادٍ ثَوَامِنَ النَّاسِ اَلْاَتْقِيَاءُ فَمِنْهُمْ لَقِيَا

القیاء کے حکام کو جو تم پر علماء پر عقلا سے اس کے کہ تقویٰ اور علم اور عقل پس

ثَوَالْعُلَمَاءُ فَخَادٍ ثَوَالْعُلَمَاءُ فَيَاكَ التَّقِيَّ وَالْعِلْمَ وَالْعَقْلَ ثَلَاثُ

تین مرتبہ میں کہ نہیں کیا ہیں نے ان میں سے ایک کو بنی اپنی ملکیت میں سے کسی میں

مَرَاتِبُ مَا جَعَلْتُ وَاحِدًا مِّنْهُمْ فِيْ أَحَدٍ مِّنْ خَلْقِيْ

مگر یہ کہ میں اس کے ایک کو بنایا ارادہ کرتا ہوں۔

۱۲۸ اِسْرَءِلُ اَهْلَاکَ زبور کے باب (۱۱) آیت (۱) میں لکھا ہے کہ اِسْرَءِلُ

دی ہوئے واسطے کسی شرک کے ارادہ کیا ہو مینے پس تم میری نیک بندوں کی سادہ میری جنت میں میری رحمت کو سادہ داخل ہو جاؤ۔

مقاتل بن سلیمان کہتا ہے کہ مینے انجیل میں دیکھا ہے کہ خدایتعالیٰ حضرت عیسیٰ سے ارشاد فرماتا ہے کہ یا عیسیٰ اعظم العلماء واعرف فضلکم فانّی فضلکم علی الجمیع ائی عیسے تعظیم کرتو علماء کی اور انکی فضیلت کو بچان اسلئے کہ تحقیق مینے اوکو فضیلت اپنے خلقی الا الانبیاء والمرسلین کفضل الشمس علی اللؤلؤ الکبر و تمام مخلوقات پر بغیر نبیوں اور مرسلوں کے ایسی دی ہے جیسے آفتاب کی فضیلت او پرستار کفضل الاخرۃ علی الدنیا وفضل علی کل شیء۔

اور جیسے کہ آخرت کی فضیلت او پر دنیا کے اور جیسے کہ میری فضیلت او پر ہر شئی کے ہے۔
ف ہنود کے کتب سماوی و مذہبی میں فرضیت و افضلیت علم کے بارہ میں بہت

کچھ لکھا ہے جسکو بالاخص راج ذیل کیا جاتا ہے۔
 وید میں بگراث و مراث تاکیہ تعلیم و تعلیم کی گئی ہے مٹونے ہی منسمرتی کے حصہ (۳۷)
 اشلوک (۱۹) میں تعلیم علم کو فرض بتایا ہے۔ ہنود کے پاس وید و اخلاق و سلوک جو دل کو پاک و صاف کرے اور علوم معاش جو ضروری المعیشہ میں اور جو بھلائی صحت جسمانی میں مفید ہیں ان سب کا سیکھنا فرض ہے مگر عموماً وید اور اشلوک چھ انگ اور مینا آؤنسہ سوا کر برہمن چہتری ویش کے دوسرے کو اس کے سیکھنے کی اجازت نہیں ہے۔ اور بعض کہتے ہیں کہ کوئی علم نادرست نہیں ہے کچھ نکو اوں سے استنماع و سعادت مقصود ہے وازالہ ضرر و نفع عموم خلق مقصود ہے۔

ہنود کے پاس چودہ دھیا (علوم) اور چونسٹھ کلان یعنی فنون میں جیسے تفصیل بیان غیر ضروری ہے مگر باعتبار اوقوام کو کس کو سیکھنا جائز اور

کونا جائز ہے اسکی تفصیل حسب ذیل ہے۔

(۱) برہمن - وید - اپوید - شاکھی شاستر - دہر شاستر - ویدانت - لوک شاستر
سیکھی دوسرے کو اسکی اجازت نہیں ممنوع ہے۔ وید کا سیکھنا فرض ہے
مگر عورت کو حرام ہے۔

(۲) چہتری کو اپوید و دہر اپوید کے سیکھنے کی اجازت ہے۔ آرتھ مترا پوید
برہمن و شتری دونوں کو جائز ہے۔ شکرینی کا سیکھنا چہتری فرض ہے۔
(۳) ویس و شودر گاندھرو اپوید سیکھ سکتی ہیں ان کو بیوہ یا راکھو و غلات
و حرفت کا سیکھنا چاہیے سارے کلان ففون سب قوموں کو جائز
ہیں کیونکہ ممنوع نہیں۔

متو لکھتا ہے کہ آدمی ضعف و کمبرسن مرتض ہو جانے سے بزرگ نہیں ہوتا بلکہ جوان
عالم کو فرشتی بھی بزرگ جانتے ہیں۔ بی علم کی تمثیل مثل فیل و اسب جو بین و اہم
چرمین کی ہے۔ دنیا میں بے علم اسی طرح ذلیل و بے کار رہے جیسا کہ فقہان
و عورت عورت کے حق میں۔

پنچو اکیان میں لکھا ہے کہ اولاد کا سری سے نہ ہوتا اور ہو کر مر جانا امر مقدور
نہیں جیسے کہ بے علم اولاد موزی و مکلف والدین میں۔

راجہ امر سنگھ کا قول ہے کہ حمل کا ساتھ ہو جانا عورت کی قربت ہے نہ کہ فی اولاد
کا مر جانا یا لڑکی کا ہونا یا عورت کا عقیم رہنا یہ سب اس سے بہتر ہے کہ خوبصورت
ہا نصیب دولت مند بی علم لڑکا ہو۔ بی علم اولاد ایسی ہی غیر مفید ہے جیسے
بے دودھ کی گائے۔

راجہ بہت بری بطور سوال و جواب کے اپنے دیوان میں لکھتے ہیں۔
(۱) دنیا میں فائزہ نہ کیا چیز ہے۔
عالم کی طاقت۔

جاہل سے ملنا -

علم جو حاضر ہے

علم -

شرائع پر اعتقاد رکھنا

اونکے فتویٰ پر عمل کرتا -

(۲) دنیا میں مکلف کیا شئی ہے

(۳) دنیا میں بہترین محبوبہ کون ہے

(۴) دولت کیا ہے -

(۵) علم کیا ہے

(۶) عالموں کی عزت کیا ہے -

دنیا کے سب زیبائش و آرائش اس زینت کے سامنے کچھ مال نہیں - علم کو چور

نہیں چرا سکتے حاکم نہ چہین سکتا ہے نہ ضبط کر سکتا ہے نہ اقربا و برادری والے ترکہ و

ورثہ پا سکتے ہیں سفر و حضر میں سوا کر اسکے دوسرے کو نئی مصاحب و قرین و ہدم

و ہمقدم نہیں - کیا ہی بد صورت آدمی ہو سب اوسکو اس سے چاہنے لگتے ہیں چاہے

ہوئی دولت ہی تمام فضائل اس سے حاصل ہوتے ہیں اجانب و اقربا و ارباب

کے پاس اسی سے عزت ہوتی ہے پس جو شخص ایسی نافع چیز کو حاصل نہ کرے

وہ جانور سے بدتر ہے -

ہمارا راج جاگے و لکھ جو راجہ راجہ راجی کے سر کے مرشد تھے متا کچھ زمین فرما دیں

کل زمین تین مرتبہ جو اہر سے بہرہ خدا کے نام پر خیرات کرنے اور تمام عمر عبادت

میں مشغول رہنے سے زیادہ تحصیل علم کا ثواب ہے اس لئے کل لوگوں پر علم کا سیکھنا

فرض ہے -

کالیداس کا قول ہے کہ چور جب اسکو دیکھ ہی نہیں سکتا تو چرا لے کر کیا جس کے

پاس یہ دولت ہو اوسکو کچھ خوف و خطر نہیں بلکہ جقدر اوسکو دین اوسقدر

اوسکی افزائش ہوتی ہے دنیا فنا ہو جائیگی مگر یہ باقی رہے گی با اینہم جو امیر

و رئیس اسکی قدر و منزلت نہیں کرتے وہ حقیر و نادان ہیں -

مہنود میں اگرچہ راجا اپنی پر جانیے رہا یا کو وہ یہاں نہ سکھائے اور نہ سیکھتے

والو کی سکشا یعنی سزا کر سے تو نرگ جاتا ہوا اسی طرح باب و گرو کا حکم ہے۔
 اوپ نشدین مذکور ہے کہ جو اولیا کہ اپنی اطفال و اولاد کی تعلیم نہیں کرتے
 وہ اونسکے قاتل ہیں جو سزا عاقبت و دنیا میں خدا و را جا کی طرف سے قاتل کی مقرر
 ہو رہی اوسکو مٹی چاہیے۔

اس لئے والدین اعظام احوال جد و دابو سے دما دروغیرہ اولیا کے مستحق
 حضانت و تربیت اطفال پر فرض ہے کہ بچو نکو اگر برہمن کے ہوں تو پانچ سال
 سے اور تعلیم و پرکھ لینے آٹھ سال سے۔ چہتری کے ہوں تو گیارہ سال سے
 ویش کے ہوں تو بارہ سال سے تعلیم دینی فرض ہے۔

منسمرتی کے ساتوین حصہ میں لکھا ہے کہ علم کے خیرات سب مٹو با تسے بڑھ کر ہے
 جو عالم اسکو ندی اور با وجو د صحت و قدرت درس و تدریس سے باز رہی
 تو راجہ ایسے گرد کو پہلے مرتبہ جرمانہ کرے۔ ایسا گرد دوسرے جنم میں مینڈ
 ہو کر پکارتا رہے گا۔ دوسرے بار اگر خطا سرزد ہو تو ایسی معلم و معلم
 کو اگر برہمن ہو تو دوسرا لباس پہنا کر بے عزتی کے ساتھ شہر بدر کر دے
 یعنی جنگل میں نکال دے جہاں رشتی ر ہتی اور تعلیم دیتے ہیں۔ اگر چہترے
 ہو تو اوس کا اثاثہ بھی ضبط کر لے۔

والدین سولہ سال تک لڑکوں کو مار پیٹ کر سکتے ہیں اسکے بعد منع ہے کتاب
 دیرستہ و دینی میں لکھا ہے کہ زوجہ کو زوج لڑکے کو باپ ملازم و بردہ کو آقا
 و بڑا بھائی شاگرد کو استاد در صورت قصور رشتی یا بانس کی لکڑے سے پیٹہ
 پر مارے اگر دوسری جائے ماری تو چور کی سزا دی جاوے گی یعنی در صورت
 ضرب شدید سزا سے سارق کا مستحق ہو گا۔

استاد پر فرض ہے کہ طلبہ کو اولاد سے زیادہ چاہے اور انکی پرورش

وپرداخت کرے۔ اور منو کا بھی یہی قول ہے۔

رگ وید میں ہے کہ جو راجا اپنی پر جا کو ترک تعلیم و تعلم پر سزا دے وہ تبنہ نہ کرے
وہ یہاں بھی رسوا و بدنام رہے گا اور بعد مرنے کو وہ اس پاپ کی سزا میں
سورن کے جنم میں پیدا ہو کر گاؤں کے باہر غلیظ کہاں پھرے گا۔
اگرچہ عہد راجہ دکریم و بہت ہری دہوج و دوسرے راجاؤں کے زمانوں
میں مثل نہ پتی آشوپتی لچ پتی چہتر پتی خاندانوں کے عہد و دولت و سلطنت میں
علم پر کوئی خاص سیاست مقرر نہ تھی مگر بے علم و ہنر کے کی عزتی و زلت
عام سوسائٹی و معاشرت و سرکار و دربار میں ایسے تھے کہ قواعد سیاست
و شرعی سے زیادہ تر اوس کا اثر و غیر عموماً ہوتا تھا اوس کے عہد و دولت
میں علوم کا چرچہ علی العموم تھا اور علما کی اس قدر قدر و منزلت تھی کہ
ہر ایک بالطبع و بالضرورة اود پر متوجہ ہوتا تھا۔

اس گئے گزرے زمانہ تک ۱۲۵۲ھ فیصلے میں سد اشیشا ستری ویا کرن کیسے
رکھو جی بہو سد ثانی کی دربار میں بہت نامی عالم تھا بوجہ تبحر علمی راجا اوسکی
اس قدر منزلت کرتا تھا کہ اس عالم نے ایک بار راجہ کے سر و می دخل سلطنت
کی سازش کی جب یہ راز فاش ہو گیا تو راجہ نے اوس سے کچھ تعرض
نکلیا بلکہ بہت و سماجت اوسکو اپنی دربار سے جدا ہونے نہ دیا۔ انہیں قدر
دانیوں سے علم کی رونق و علما کا بازار گرم تھا۔

خیر فضیلت علمی کو جب ہم نے کتاب اشروکت سماویہ اہل ملل و نخل سے بھی
ثابت کر دیا تو اب سنت و عقل سے اوسکی فضیلت بیان کرتے ہیں۔

ادلہ سنت بر فضیلت علم

(اخبار)

(۱) اتَّبِعُوا الْعُلَمَاءَ فَإِنَّهُمْ سُبْحَ الدُّنْيَا وَمُصَابِيحُ الْآخِرَةِ

علماء کی تابعداری کرو اس لئے کہ وہ دنیا اور آخرت کے چراغ ہیں۔

(۲) احْبِسُوا عَلَى الْمُؤْمِنِينَ ضَالَتَهُمُ الْعِلْمَ (فراہن البخاری عن انس)

مومنوں پر ان کے گم شدہ کو جو کہ علم ہے مجبوس رکھو

(۳) الْمُتَعَدُّ لِبَغْيِ فَقِيهِ كَالْحِمَاكِ فِي الطَّاحُونِ (حل عن واثم)

عبادت کرنے والا بغیر فقہ کے مانند گڑبہ کی سی پیس پیس چلے گا

(۴) تَعْلَمُوا الْعِلْمَ وَتَعْلَمُوا لِلْعِلْمِ السَّكِينَةَ وَالرَّقَاسَ وَلَوْ أَصْحَوْ

علم کو سیکھو اور سیکھو اس کے لئے سکینہ اور رقاس کو اور تو اصریح کرو تو اس شخص کے

لَمِنْ تَعْلَمُونَ مِنْهُ (طس عن ابی ہریرۃ)

کہ جس سے تعلیم پاتے ہو۔

(۵) طَالِبُ الْعِلْمِ بَيْنَ الْجُمَالِ كَأَنَّ بَيْنَ الْأَمْوَاجِ

طالب علم کرنے والا علم کا درمیان جابلو کھائی ہے جیسا کہ زندہ درمیان مردوں کے۔

(الفکری فی الصحابۃ ابو موسیٰ فی الذیل عن جابر بن سنان)

(۶) اَلْكُتُبُ الْعِلْمُ قَبْلَ ذِمَّابِ الْعُلَمَاءِ اِنَّمَا ذِمَّابِ الْعِلْمِ

کتابوں کو قبل طے ہونے والے علم کے اور سوائے اس کے نہیں کہ جلد جانا علم کا موت علم

مَوْتُ الْعُلَمَاءِ (ابن النجار عن حذیفۃ)

کے ہے۔

(۷) اِنَّ الْفِتْنَةَ تَحِيُّ فَتُسْفَعُ الْعِبَادُ نَسَقًا وَيَجُودُ الْعَالِمُ

تحقیق اکت فتنہ آئے گا اور وہ فتنہ آدمیوں کی سیج کے گردے گا اور غلامی پاؤں کے علم دا

مُسْمَا بَعْلِهِ (حل من ابی ہریرۃ)

مسموم کیا اپنی علم کے برکت سے۔

۸) اِنْ لَّحُلِّ شَيْءٍ دَعَامَتِهِ وَدَعَامَتُهُ هَذَانِ الدِّينِ (جب عن ابی ہریرہ)
تحقیق ہر ایک چیز کے لئے ایک ستون اس دین کا ستون فقہ ہے۔

۹) خَضَلْتَانِ لَا تَجْمَعَانِ فِي مُنَافِقٍ حَسَنٌ سَمْتٌ وَلَا فِقْهٌ
دو خصلتیں ہیں کہ نہیں جمع ہو سکتے ہیں منافق میں نیک صورت

فِي الدِّينِ (ت عن ابی ہریرہ)۔

اور فقہ دینی۔

۱۰) يَا أَيُّهَا النَّاسُ خُذُوا مِنَ الْعِلْمِ قَبْلَ أَنْ يَنْقُصَ الْعِلْمُ وَ
ای لوگو حاصل کرو و علم کو قبل اسکے کہ وہ قبض کیا جائے اور قبل اسکے
قَبْلَ أَنْ يَرْفَعَ الْعِلْمُ (حم۔ الدارمی۔ طبابو الشیخ فی تفسیر ابن مردویہ)

کہ وہ ادا ہوا یا جاوے۔

۱۱) قَالَ عُمَرُ لَعَلُّوْهُ السُّنَنَ وَالْفَرَائِضَ وَاللَّحْنَ كَمَا
کہا ہے حضرت عمر نے کہ سیکھو تم سنو لو اور فرضوں اور خوش ادا کی کو جیسے کہ
لَعَلُّوْهُ الْقُرْآنَ (ابو عبیدہ فی فضائلہ جس سے الدارمی وابن عبد البرق)

سیکھتے ہو تم قرآن کو۔

۱۲) عَنْ الْأَخْوَصِ بْنِ حَكِيمٍ قَالَ كَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ
روایت ہوا اخوص بن حکیم سے کہ لکھا عمر بن خطاب ہر ایک جلد کے اوپر کیونکہ تم میں

إِلَى أُمَرَاءِ الْأَمْصَارِ لِيَقْرَءُوا فِي الدِّينِ فَإِنَّهُ لَا يَعْدُ رَاحِلًا
میں قاضیوں سے کہ باطل کی نابرداری میں حالانکہ وہ جانتا ہو کہ وہ حق ہے کی مذہب قبول نہیں کیا

بِأَمْرٍ بَاطِلٍ وَهُوَ يَرَى أَنَّهُ حَقٌّ وَلَا يَسْتَرِ لِحَقِّهِ وَهُوَ
اور حق کے ساتھ کرے سے حالانکہ وہ جانتا ہو کہ وہ باطل ہے

سَيَأْكُلُ كِلَا بِلَالٍ (ابن ابی ہریرہ)۔

(۱۳) عَنْ عُرَاثَةَ كَتَبَ إِلَى أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ

حضرت عمر سے جو کہ اوس نے ابی موسیٰ اشعری کی طرف لکھا کہ بعد اسکے یہ ہے
أَسْأَلُكَ فَتَقِمْهُوَ فِي السُّنَّةِ وَتَفْقَهُوَ فِي الْعَرَبِيَّةِ وَاعْرِضْهُ الْقُرْآنَ
کہ تم سنو کہ جو مانو اور نیز عربیت کو جانو اور قرآن کو اعراب لگاؤ اس لئے کہ وہ
فَاتَمَّ عَمَلِي (شام)
عربی ہے۔

(۱۴) عَنْ الْحَسَنِ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حسن نے یہ کہ کہا اوس نے کہ کہا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے
عَلَيْكُمْ بِالْتَفْقِهِ فِي الدِّينِ وَالتَّفْقَهُ فِي الْعَرَبِيَّةِ وَحَسَنَ
کہ دین میں دانش پیدا کر سنے مگر لازم ہے اور ایسا ہے عربیت اور حسن
الْعَرَبِيَّةِ (ابو عبیدہ)

عربیت میں۔

(۱۵) عُمَرُ قَالَ تَفْقَهُوَ فِي الْعِلْمِ قِيلَ أَنْ تَسْوَدَّ أَدُلُّنَا

عمر سے مروی ہے کہ کہا اوس نے علم میں فرائض پیدا کرو قیل کہ تم سردار ہو جاؤ۔
(۱۶) أَبُو مُوسَى كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابو موسیٰ سے ہے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جو وقت پڑھتے تھے تار فوج کے
إِذْ صَلَّى الْفَجْرَ اخْتَرْنَا إِلَيْهِ لِنَسْأَلَهُ فَمِنَّا مَنْ لَيْسَ لَهُ

تو ہم انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے موہنے پہر لیتے تھے پس ہم میں سے بعض تو قرآن کی نسبت
عَنِ الْقُرْآنِ وَمِنَّا مَنْ لَيْسَ لَهُ عَنِ الْقُرْآنِ لُصْ وَفِيهِ مَنْ
سوال کیا کرتے تھے اور بعض فرائض کی نسبت سوال کیا کرتے تھے اور بعض

يَسْأَلُهُ عَنِ السُّؤَالِ (لَطِبَرَانِي فِي الْمَعْجَمِ الْكَبِيرِ)

خواب دیکھنے کی نسبت -

(۱۷) عُمَرُ بْنُ الْعَاصِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عمر بن عاص بنی علیؓ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے تصدیق

ہممتُ أَنْ أَلْعَثُ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ وَسَلَامَ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ وَ

کہ روانہ کروں میں معاذ بن جبل اور سالم مولیٰ ابی حذیفہ اور ابی بن کعب اور اسعد

أَبِي بَنِي كَعْبٍ وَابْنِ مَسْعُودٍ إِلَى الْأَمَمِ كَمَا بَحَثْتُ

کو قتل مختلف قوموں کے طرف جیسے کہ روانہ کیا تھا علیؓ نے جو اربعین کو

عِيسَى ابْنِ إِسْرَافِيلَ فَقَالَ رَجُلٌ أَتَبَعْتُ أَبَا بَكْرٍ

پس ایک شخص نے کہا کہ کیوں نہیں روانہ کرنا تو ابابکرؓ اور عمرؓ کو اس لئے کہ یہ

فَأَنَّهُمَا أَلْبَعُ فَقَالَ لِي عَنِّي لِي عَنِّي لِي عَنِّي لِي عَنِّي لِي عَنِّي لِي عَنِّي

دو وزن بہت رسائی اور لیاقت رکھتے ہیں پس بنی علیؓ علیہ وسلم نے فرمایا میں

مَنْ لِي السَّمِيعُ وَالْبَصِيرُ (اخرجه الطبرانی في المعجم الكبير)

اذا كبر بنين رہ سکتا سو اس لئے اسکے بنین کہ اذکار مرتبہ دینے بزرگ کو شش اور چشم کے سہ -

(۱۸) وَفِي تَارِيخِ ابْنِ خَلِّكَانٍ فِي تَرْجُمَةِ يَزِيدَ ابْنِ

اور ابن خلکان کے تاریخ میں یزید ابن زیاد کے حالات میں ہے کہ کاتب مقرر

يَزِيدًا وَاسْتَكْبَتْ أَبُو مُوسَى كَعْدَ زِيَادٍ أَبَا الْخَصَّائِنِ

کیا ابو موسیٰ نے زیاد کے بعد ابابکھین بن ابی اطرغہ سے کو پس اس نے عمر رضی اللہ

بْنِ أَبِي الْحَسَنِ الْعَنَزِيِّ فَكُتِبَ إِلَى عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لِيَكُنَّ

منہ کے طرف ایک کتاب لکھا کہ جس میں کیتھ رطلی کہ دی ہے پس عمرؓ نے

فَلَمَّا فِي حَرْفٍ مِنْهُ فَكُتِبَ إِلَيْهِ أَنْ تَنْفَعَكَ نَبِيكَ

اوسکی طرف لکھا کہ تو اپنے کا تب کو ایک چاکب مار۔

(۱۹) وَفِي عَقْدِ الْفَرَنْدِ لِسَهَابِ الدِّينِ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ

عقد فرید میں کہ شہاب الدین احمد ابن ربیع اللہ اندلسی کی تصنیف ہے کتاب

الاندلسی فی کتاب الیاقوت فی باب اعراب و اللحن قال

یاقوت کی باب اعراب لحن میں ہے کہ

رَجُلٌ لِلْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ أَنَّ لَنَا إِمَامًا يَلْحَنُ قَالَ أَمِيطُوا

ایک شخص نے حسن بصری کو کہہ دیا کہ ہمارے لئے ایک امام ہے جو کہ لحن سے پڑھتا ہے

یٰۤاَبْنِیُّ لَوْ وَاعِظُوكُمُوهُ - اس معلوم ہوا کہ حدیث میں علم کا خیال بہت کچھ تباہ غیر عالمکونرا

حسن بصری نے کہا کہ اوسکو معزول کر دو۔

(۲۰) لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ عَنْدهُ لَا يَجْرُفُ فِي سُوقِنَا هَذَا إِلَّا

عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے بازار میں بجز فقہ کے کوئی شخص تجارت

مَنْ لَفَقَرٌ - لَفَقَرْتُ لَمْ أَجْزُ

نکسے۔ اور کہا کہ بیچارہ سیکھ اور پھر تجارت کر

(۲۱) وَفِي خُبَرِ غَرِيبٍ كُلِّ شَيْءٍ يَحْتَاجُ إِلَى الْعِلْمِ وَالْعِلْمُ يَحْتَاجُ إِلَى التَّوْقِفِ

اور ایک غریب میں کہ ہر شے علم کی طرف محتاج ہوتی ہے اور علم محتاج ہوتا ہے توفیق الہی کی طرف

(۲۲) وَقَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضْلُ

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے کہ جو شخص علم سیکھتا ہو اوسکی فضیلت میرے

مَنْ عِلْمٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ فَضْلٍ مِنْ عَمَلٍ

تذکرہ میں کہ سب سے زیادہ مجھے علم سے زیادہ محبوب ہے۔

(۲۳) فَهَذَا كَلَامُ مَنْ عَمِلَ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اُمّی خمس طبقات کل طبقة اَنْ تَعُوْنَ عَامًّا فَطَبَقَتِ وَطَبَقَةُ اصْحَابِی
 کے پانچ طبقہ میں ہر طبقہ کے مقدار چالیس برس کی ہے پس میرا اور میرے
 اَهْلِ اِلٰہِیْمِ وَالْاِیْمَانِ - (الحديث)

اصحابوں کا طبقہ وہ لوگ ہیں جو کہ اہل علم اور اہل ایمان میں آخر حدیث تک -
 (۲۴) رَوٰی ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اَنْ یَنْظُرَ اِلٰی
 حضرت ثابت انس سرورایت کرتے ہیں کہ کہا ہر رسول اللہ علیہ وسلم جو شخص محبت رکھتا ہو کہ
 عَقْدًا اللّٰہِ مِنَ النَّاسِ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی الْمُتَعَلِّمِیْنَ قَوْلَ الَّذِیْ نَفْسِیْ بِکِیْ مَا مِنْ مُّحِلِّ
 کہ اللہ کے ادن کو کوٹو دیکھو جو کہ اگر سر آزاد ہیں پس ضرور یہ کہ علم سیکھنے والا کو دیکھو پس قسم ہے
 یُخْتَلَفُ اِلٰی بَابِ عِلْمٍ اَلَا کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ لِكُلِّ قَدَمٍ عِبَادَةً سَنَةً وَ
 اوس ذات کی کہ جس کے ہاتھ میں میرا وجود ہے کو اہل علم سیکھنے والا نہیں جو کہ عالم کی دروازہ کھول
 تَیْ لَہٗ لِكُلِّ قَدَمٍ مَدِیْنَةٌ فِی الْجَنَّةِ وَیَمْشِیْ عَلٰی الْاَرْضِ وَالْاَرْضُ ضِعْفُ سِتِّ مِائِ
 پہر تا ہو گا کہ اللہ تعالیٰ اوس کے لئے ہر قدم کے بدلے ایک برس کی عبادت کہتا ہو اور اوس کے لئے ہر قدم کے عوض میں
 وَیَمْشِیْ وَیَصْبِحُ مُغْفُورًا اَلَا وَشَهِدَتْ الْمَلَائِکَةُ لَہٗ بِاَنِّہُمْ عَقْدًا اللّٰہِ مِنَ النَّاسِ
 پہر جنت میں باکر تا ہو اور وہ علم سیکھنے والا زمین پر چلتا ہو حالانکہ زمین اوس کے بخشش مانگتی ہو
 اور رات اور دن بخشش میں گزرتا ہو اور ملائکہ اونی شہادت دیتے ہیں کہ یہ وہ لوگ ہیں اللہ کے جوع
 (۲۵) عَنْ اَنَسٍ قَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ غَیْرَ اللّٰہِ لَمْ یُحْضَرْ یَوْمَ النِّجَاحِ
 اس سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ اللہ کے سوا کسی دوسرے کیلئے علم کی طلب
 حَتّٰی یَاْتِیْ عَلَیْہِ الْعِلْمُ فِیْکُوْنُ لِلّٰہِ وَمَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِلّٰہِ فِہُوْکَا نَصَاحٍ وَنَفَاسٍ
 کرتا ہو وہ ابھی دنیا سے نہیں نکلا کہ علم اوس کے اوپر آتا ہے پس وہ اللہ کیلئے ہو جاتا ہو اور
 وَکَا نَفَاحٍ لِّکَلِّ وَارْتَبَا بِمَا مِنْ الْعِلْمِ یَعْلَمُ الرَّجُلُ خَیْرَ لَہٗ مِنْ
 شخص کہ اللہ کیلئے علم کو طلب کرتا ہو پس اوس کا دن روزہ دار کی طرح اور رات اس کی عبادت کرتا ہو

أَنْ يَكُونَ لَهُ أَبُو قَبِيْسٍ ذَهَبًا فَتَفْقَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ -

کی طرح ہو جاتی ہو اور تحقیق علم کا ایک باب کہ کوئی شخص سیکھتا ہو وہ اسکے لئے اس سبب سے اچھا کہ اس کے پاس کوہ ابو قبیس ہو اور اس کو اللہ کے راہ میں خرچ کر دے۔

(۲۶) عَنْ الْحَسَنِ مَرْفُوعًا مَنْ جَاءَهُ الْمَوْتُ وَهُوَ يَطْلُبُ الْعِلْمَ سَجَّيْ بِه
حس مرفوعاً روایت ہے کہ جو شخص علم کی طلب میں مر جاوے اور طلباء اس کی غرض سے ہی اس کے پاس
السلام کو مائل نہ ہو تو چھ گیارہ میان اس اور انبیاء کے جنت میں ایک درجہ کا فاصلہ۔

(۲۷) عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنْ مَرْفُوعًا يَبْعَثُ اللَّهُ الْإِنْسَانَ إِذَا مَرَّ
ابن موسیٰ اشعری سے مرفوعاً روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنے بندوں کو

الْفَيَاقَةَ ثُمَّ يَقُولُ يَا مَعْشَرَ الْعُلَمَاءِ إِنِّي لَمْ
اوپنا دے گا اور ہر علم کو متاثر کر کے کہیگا اسی مجلس جماعت کی تحقیق نہیں رکھا ہے اور اپنا
أَضَعُ لَكُمْ فِيكُمْ إِلَّا لِعَلِّي لَكُمْ وَلَمْ أَضَعْ عَلَيْكُمْ فَيَكْمَلُ عَلَيْكُمْ
تم میں رکھ سبب اس کے کہ تم کو میرا علم تھا اور نہیں رکھا میں نے علم اپنا تمہارے میں اس لئے
أَنْ تَطْلُقُوا فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ -

کہ میں تم کو عذاب دون چھ جاؤ جنت کی تحقیق میں تم کو بخش دیا ہے۔

(۲۸) مُعَلِّمُ الْخَيْرِ إِذَا مَاتَ بَكَى عَلَيْهِ طَيْرُ السَّمَاءِ وَدَوَابُّ

جو کوئی کے تعلیم دینے والا جو وقت کہ مر جاتا ہے روتے ہیں اس پر آسمان کے پرندہ اور زور

الْأَرْضِ وَحَيَاتُ الْبُحُورِ -

زمین کے جاندار اور دریاؤں کی جہازیں۔

(۲۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ

البربرہ عمر مرفوعاً روایت ہے کہ جو شخص کسی عالم کے پیچھے ناز رہے تو گویا اس کے پیچھے

فَكَانَ صَلَّيْ خَلْفَ قَبْرِي مِنَ الْآتِنِيَاءِ

سے ایک نبی کے پیچھے نماز ادا اسے کی ہے۔

(۳) عَنْ ابْنِ عُمرٍ مَرْفُوعًا فَضَّلُ الْعَالَمِ عَلَى الْعَالَمِ بِسَبْعِينَ دَرَجَةً

ابن عمر سے مرفوعہ روایت ہے کہ عالم کی فضیلت عابد پر ستر درجہ زیادہ ہے اور ہر ایک

عَنْ الْفَرَسِ سَبْعِينَ عَامًا وَذَلِكَ أَنَّ الشَّيْطَانَ يَضَعُ

درجہ کوئی کی دوڑ ستر برس کا راستہ ہے۔ اور یہ درجہ سب ایک کے ہر تحقیق

أَلْبَدَ عَةِ النَّاسِ فَيَبْصُرُهَا الْعَالَمُ وَفِيهَا يَلْهَى وَالْعَالَمُ يَلْهَى

شیطان آدمیوں کے لئے بدعت کو رکھ دیتا ہے پس عالم اس بدعت کو دیکھتا ہے اور اس کو

عَلَى عِبَادَتِهِ لَا يَتَوَجَّهُ وَلَا يَتَعَرَّفُ بِهَا

دور کر دیتا ہے اور عابد اس کی عبادت برآ جاتا ہے اور اس سے مومن نہیں پہنچتا اور نہ ہی

(۳۱) عَنْ أَنَسٍ مَرْفُوعًا قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَرَّحَةً اللَّهُ عَلَى خَلْقَائِي

حسن سے مرفوعہ روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رحمت ہے

فَقِيلَ مَنْ خَلَقَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْكَافِرُ يَكْفُوتُ

اللہ کی میرے خلیفہ نہیں کسی نے پوچھا کہ اے رسول اللہ کے کون ہیں تیرے خلیفہ تو فرمایا

مُسْتَقِي وَيُحِلُّونَهَا عِبَادَةَ اللَّهِ

آنحضرت تیرے خلیفہ وہ لوگ ہیں کہ میرے سنت کو دوست رکھتے ہیں اور اللہ کے بندوں کو اس کی تعظیم

(۳۲) قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ خَرَجَ يَطْلُبُ بَابًا مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ

ان حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص علم کے ایک باب کی طلب میں نکلتا ہے

يَأْتِيهِ الْخَيْرُ أَوْ يَهْدِيهِ إِلَى خَيْرٍ كَأَنَّهُ حَمَلُهُ كَيْسًا

تاکہ اس کی ہر حرکت سرِ طیل کو حق کی طرف رہ کر اسے یا کسی فضیلت کو پہنچا دے

أَوْ يَهْدِيهِ إِلَى خَيْرٍ

تو اوس کا عمل چالیس برس کی عبادت کے مثل ہوتا ہے۔

(۳۳) قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَعَلِّي حَاشَ إِلَى الْإِمْنِ لَأَنْ تَقْرِي

آن حضرت علیہ السلام نے فرمایا علی کو جب کہ اوسکو بین کھٹک ارسال کیا کہ التبتہ ایک

اللَّهُ بِكَ مُجَلَّادٌ وَاحِدٌ أَحْتَرِكُكَ مِمَّا تَطْلُعُ عَلَيْهِ الشَّمْسُ

آدمی کا تجھ سے ہر ایت پانا تیرے لیے اوس سے اچھا ہے کہ جس پر آفتاب طلوع کرتا ہے

أَوْ تَغْرِبُ

یا اوس سے غروب کرتا ہے۔

(۳۴) عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ مَرْفُوعًا مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ

ابن مسعود سے مرفوعہ روایت ہے کہ جو شخص علم کی طلب سے لگے کرتا ہے

لَتُحَدِّثَ بِهِ النَّاسَ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللَّهِ اَعْطَاهُ اللَّهُ

تا کہ اللہ کے لیے لوگوں کو بتا دے تو اللہ تعالیٰ اوسکو ستر بیویوں کا اجر

اَجْرَ سَبْعِينَ نَبِيًّا

دیتا ہے۔

(۳۵) عَنْ عَامِرِ الْجَنْبِيِّ مَرْفُوعًا لَوْ تَنِي بِمَدَارِ طَالِبٍ وَدَمِ

عامر جنبی سے مرفوعہ روایت ہے کہ قیامت کے دن طالب علم کے سیاہی

الشَّهِيدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا يُفْضَلُ أَحَدُهَا عَلَى

اوشہید کا خون حاضر کیا جاوے گا تو ایک دوسرے سے زیادہ نہوگا۔ اور ایک

أَخْرَجَ فِي حَقِّهِ خَيْرٌ مِمَّا دَرَأَ الْعُلَمَاءُ

روایت میں ہے کہ علم کی سیاہی زیادہ نہوگا۔

(۳۶) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ عَلَيْهِ

عبداللہ ابن عمر سے کہہ کیا اوٹنے سے کہہ ہے آن حضرت صلعم نے کہ

السَّلَامُ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى لِلْعُلَمَاءِ إِنِّي لَمْ أَضْعُ عَلَى قَبْلِهِمْ وَاسْمًا
 کہ اللہ تعالیٰ علما کو کہے گا کہ تحقیق میں نہیں اپنی علم تم میں حالانکہ میں تم کو عذاب دینا
 اُرئیدُ اَن اُعَذِّبَ بِلَعْمِ اَدْخُلُوا الْجَنَّةَ عَلٰی مَا كَانَتْ مِنْكُمْ۔
 کا ارادہ کروں کہ تم جنت میں داخل ہو جاؤ مع اوس کے کہ تم سے علماء درجہ ہوا ہے۔
 (۳۷) قَالَ ابُو هُرَيْرَةَ تَوَاتَرَتْ عَلَيْنَا مِنْ عِبَادِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَواتُہُ
 ابو ہریرہ اور ابن عباس نے کہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات سے اول ایسا کیا
 بَلِغَةَ قَبْلِ وَفَاتِهِ وَهِيَ اَخْرَجَ خُطْبَةً خُطْبَهَا بِالْمَدِينَةِ فَقَالَ مَنْ
 بلغ خطبہ ہو گیا یا اور یہ خطبہ اخیر ہے اور خطبہ کا جو کہ مدینہ میں آن حضرت نے پڑھا ہے تب فرمایا
 تَعْلَمُ الْعِلْمُ وَتَوَاضَعَ فِي الْعِلْمِ وَعِلْمُهُ عِبَادُ اللَّهِ يُرِيدُ مَا عِنْدَ اللَّهِ
 آنحضرت نے جو شخص علم کو سیکھتا ہے اور علم میں تواضع کرتا ہے اور اللہ کے بند کو سکھاتا ہے اور ارادہ کرتا ہے
 لَمْ يَكُنْ فِي الْجَنَّةِ فَفَضَّلْتُوَا بَأَمْنُهُ وَلَا عَظَمُ مَسْنَلَةٍ مِنْهُ وَلَمْ يَكُنْ
 اوس چیز کا جو کہ اللہ کے نزدیک ہے تو اوس سے بڑھ کر کوئی شخص جنت میں ثواب والا اور زیادہ
 فِي الْجَنَّةِ مَسْنَلَةٍ وَلَا ذَنْبٌ جَزَاءُ رَفِيعَةٍ نَفِيسَةٍ اَلَا كَانَتْ فِيهَا اَوْ
 مرتبہ والا ہوگا۔ اور نہ ہوگا جنت میں کوئی ایسا مرتبہ اور درجہ بلند پاکیزہ مگر یہ کہ وہ شخص
 اَوْ فِي النَّصِيبِ وَاشْرَفَ الْمَنَازِلِ۔

اور میں زیادہ حصہ والا اور زیادہ مرتبہ والا ہوگا۔

(۳۸) عَنْ ابْنِ عُمَرَ مَرَّ قَوْمًا اِذْ كَانَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خَصَّتْ مَسَائِرَ
 ابن عمر سے مرفور روایت ہے کہ جب وقت کہ دن قیامت کا ہوگا تو مسافر کے منبر خاص کے جاؤ گے
 مِنْ ذَهَبٍ عَلَيْهَا قُبَابٌ مِنْ فِضَّةٍ مُنْصَدِّقٌ بِالدِّنِّ وَالْيَا قُوتُ
 کہ چکے اور چاندی کے قتبہ ہوں گے اور موتیوں اور یاقوت اور زمرہ سے جڑاؤ ہوگا
 وَاللَّزْزُ مَرْجُلًا لَهَا السُّنْدُ وَالْاَشْجَرُ قَبْلُهَا دَرِيٌّ مُسَادُ

اِمَامَهُ وَلَقَدْ عَلِمَ الْعَالِمُ عِبَادَةَ اللَّهِ وَمَنْ اَلْتَمَسَ لِنَفْسِهِ
 شَيْعَ يَوْمَ تَنْفُسُ كَاوَسْ كَا صَدَقَ اَوْ رَجُوعَهُ كِه اَوْ سَكَا اَتَكَلَّهْ نَسْ اَوْ تَرْتَاوِ دَوَزَكْ
 صَدَقَةٌ وَكُلُّ قَطْرَةٍ نَزَلَتْ مِنْ عَيْنِي لَطْفِي بِحَرَمِي
 اِيك دريا كو بچانا هون پس شخص كه عالم كي امانت كرتا هون كوتاهه علم كي امانت كرتا هون اوجو
 جَهَنَّمَ فَمِنْ اَمَانَ الْعَالِمِ فَقَدْ اَمَانَ الْعَالِمِ وَمَنْ
 شخص كه علم كي امانت كرتا هون كوتاهه علم كي امانت كرتا هون اوجو شخص كه علم كي امانت
 اَمَانَ الْعَالِمِ فَقَدْ اَمَانَ النَّبِيِّ وَمَنْ اَمَانَ النَّبِيِّ فَقَدْ
 كرتا هون كوتاهه علم كي امانت كرتا هون اوجو شخص كه علم كي امانت كرتا هون
 اَمَانَ جَبْرِئِيلَ وَمَنْ اَمَانَ جَبْرِئِيلَ فَقَدْ اَمَانَ
 كوتاهه علم كي امانت كرتا هون اوجو شخص كه علم كي امانت كرتا هون روز قیامت
 اَمَانَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

كه الله اوسكي رهايت كرتا هون گا۔

(۴) قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَلَا خَيْرُكُمْ اَجْوَدُ الْاَجْوَادِ

حضرت عليه السلام نے فرمایا ہے کہ خیر دار جو میں تمکو وہ شخص بتاتا ہوں

قَالَ اَلْوَالِغَمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى اَجْوَدُ الْاَجْوَادِ

جو کہ اچھو الاچھو ہے تو حاضرین نے عرض کی کہ یا رسول اللہ پس حضرت نے

وَاَنَا اَجْوَدُ وَلَدِ اٰدَمَ وَ اَجْوَدُ هُمْ مِنْ لَدُنِّي

فرمایا کہ میں اچھو الاچھو ہوں آدم کی اولاد میں سے اچھو ہوں۔ لہذا

رَجُلٌ عَالِمٌ مُشْرِعٌ عَلَيْهِ فَبُعِثَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَمْتُهُ

شخص عالم و شریعہ پر مشتمل ہوگا جس پر قیامت کے روز اس کی امت

وَحَدَّثَكَ رَجُلٌ جَاهِلٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَتَّى يُقْبَلَ

نزد اول کیلالت کو اٹھایا جاوگا کہ جسے اللہ توحید کا اور بندہ راہ میں جہاد کیا حتیٰ کہ قتل کیا

(۴۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا مَنْ نَفَسَ عَنْ مُحَمَّدٍ مِنْ

ابی ہریرہ سے مرفوعہ روایت ہے کہ جو شخص کسی مومن کو نیا کی تکالیف میں کوئی تکلیف دے

كَرِهَةً مِنْ كُرْبِ الدُّنْيَا لِنَفْسِ اللَّهِ عَنْهُ كُتِبَتْ مِنْ

مخجہ دور کندے تو اسے تمنا اور اس شخص سے آخرت کو رنجون میں سے ایک رنج دور کر دیتا ہے

كَرْبِ الْآخِرَةِ وَمَنْ يَسِّرْ عَلَى مُعْتَرٍ لَيْسَ اللَّهُ عَلَيْهِ

اور جو شخص کسی تنگدست کو فراخ دست بنا دیتا ہے تو اللہ تمنا اور اس شخص پر دنیا اور آخرت

فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللَّهُ تَعَالَى فِي عَوْنِ الْعَبْدِ

دو دن میں فراخی کر دیتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کی مدد میں رہتا ہر جب تک کہ بندہ

مَا دَامَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَحَدٍ وَمَنْ سَلَكَ

اپنے بہائی مدد میں رہتا ہے اور جو شخص علم اور جو شخص علم کی طلب میں راستہ چلے تو اللہ تعالیٰ

طَرِيقًا يَتَّبِعِي بِهِ حِلًّا سَخَّلَ اللَّهُ لَهُ طَرِيقًا إِلَى

اور جو راستہ سخت کی طرف آسان کر دیتا ہے اور نہیں جمع ہوتی کوئی قوم پیچھے کسی سجدہ

الْحَجَّةِ وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي مَسْجِدٍ مِنْ مَسَاجِدِ

اللہ کے مساجد میں سے اور تلاوت کرتے ہیں کتاب اللہ کی اور اس کو بخیر بیان اپنے

اللَّهُ يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ وَيُتَدُّوا أَوْ لَفَافَتِهِمْ

در بیان استعمال کرتے ہیں نازل ہوا ہے اول کے اور پر سکینہ اور زبانی لیتے ہیں

الْأَنْزِلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَغَشِيَتْهُمْ الرَّحْمَةُ

اور ان کو رحمت اور دھاب لپٹے ہیں ان کو رحمت غشیت ہے ان کو رحمت غشیت ہے

وَحَفَّتْ بِهِمُ الْمَلَائِكَةُ وَكَلَّمَ اللَّهُ فِيمَنْ عِنْدَكَ

نزدیکانہ اور ان کے نزدیک ہوا۔ درود اسلام کی صحیح

(۲۳) قَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ شَفِيعٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَةٌ

آن حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے شفاعت کرنے والے دن
الانبیاء ثم العلماء ثم الشهداء قَالَ الرَّاوی فَاَعْظَمَ
قیامت میں تین لوگ ہیں انبیاء پر علماء پر شہداء - راوی کہتا ہے پس بہت بڑا مرتبہ
میں مبتدہ ہی واسطہ بین النیوۃ والشہادۃ -

وہ ہر جو کہ واسطہ ہے درمیان نبوت اور شہادت کے

(۲۴) عَنْ مَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ تَعْلَمُوا الْعِلْمَ فَاَنْ

معاذ ابن جبل سے مروی ہے کہ کہا آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے علم کو
تعلم للہ خشیتہ وطلبہ عبادۃ وند اکرتہ تسبیح والبحت عنہ جہاد

سیکھو اسلئے کہ اس کا سیکھنا اللہ کیلئے موجب خشیتہ کا ہے اور طلب اس کی عبادت ہے
وتعلمہ صدقہ وند کہ لاهلہ قرنہ لانه معالم الحلال والحرام

اور بیان اس کا تسبیح ہے اور بحث کرنی اس کی جہاد ہے اور تعلیم اس کی صدقہ ہے

وَمَنْ سَبَلَ الْجَنَّةَ وَأَنْفَسَ مِنَ الْوَحْشَةِ وَالصَّاحِبُ فِي الْوَحْدِ

اور خرچ کرنا اور کما اس کے اہل کے لئے قریب ہے اسلئے کہ وہی جگہ معلوم ہونے طلال اور

وَاللَّيْلُ عَلَى السَّرْعِ وَالضَّرْعِ وَالسَّلَاحِ عَلَى الْإِعْدَاءِ وَاللَّيْلُ

حرام کی ہے اور جگہ روشن کرنے طریقہ جنت کی اور انیس ہے وحشت میں اور رفیق ہے

عَدْلٌ لَا اخْلَافَ فِيهِ فَعَالِلَهُ بِأَقْوَامٍ مَا يَجْعَلُهُمْ فِي الْخَيْرِ قَادَةٌ

وعدت میں اور باتین کرنے والا ہے غلبت میں اور دلیل ہے راحت اور غم میں

هَدَاةٌ يَهْتَدِي بِهْمُ وَأَمْتَةٌ فِي الْخَيْرِ يَقْتَنِي بِأَتَا رَحْمَةٍ وَيَقْتَدِي

اور ہتھیار جو دشمنوں پر - اور دین جو وقت اختلاں امت کے - بلکہ کتاب جو اللہ تعالیٰ سبب اس کے ہونے

بِأَفْضَالِهِمْ وَيَنْتَهِي إِلَى إِسْرَائِهِمْ تَرْغِبُ الْمَلَائِكَةُ فِي

پس ہر اللہ تعالیٰ او کو بیچ نیکو کے پیشوا ہدایت دیو والا کہ حق ہدایت حاصل ہوئی ہو اور امام بیچ امر
 حلقہ لم و باخنتھا تمسحہم و فی صلواتہا تستغفر
 کہ تقد کیا جا ہو او کی نشانیوں پر اور اسکے افعال پر اور انتہا ہوتا ہو اور انکی آرائی کی طرف رغبت رکھتے ہیں
 لہم حتی کل رطب و یا لیس و حتی حیثان ابھی
 فرشتہ اونکے حلقہ کے لئے اور ان پر ہونے والے کھانے میں اور اپنی نازنین اونکے لئے بخشش مانگتے ہیں یہاں تک
 و هو امر سباع البر و العاقر و السماء و البحر و ما
 کہ ہر رطب اور یا لیس اور یہاں تک کہ دریا و انکی پھلیاں اور کیڑے اونکے اور خشک کردہ اور چار پایہ
 لان العلم حیاة القلوب من العی و لیس الا لیس
 اور آسمان اور اونکے ستارے اس لئے کہ علم زندہ کرتا ہو دلوں کو بعد مرنے کو اور نور ہو آنکھوں کو بعد تاریکی کے
 من الظلم و قرة الابد ان من الضعف يبلغ
 اور قوت و نوری والا ہے بدنوں کے بعد ضعف کے۔ عبد کو حر کے مرتبہ اور بادشاہوں کے جملہ تک
 بالعبد من انزل الاحرار و محال لیس الملوك
 اور دنیا اور آخرت میں بلند درجوں پر پہنچنا تاہم اور شکر کرنا علم میں براہ پر سے قیام
 و الدرجات العلی فی الدنیا و الاخرة و التکفیر
 رات اور اس کے بعد درست چمکے۔ اس پر قیام رہنے سے ہے اللہ کی اطاعت اور عبادت
 یعدل بالعیام و مد اس سہ بالقیام بہ ریطاع
 کی جاتی ہے اور اسی سے اللہ کی تعظیم اور توحید کی جاتی ہے اور
 و لعبد و بہ یجد و یوح و بہ توصل الازحام و
 اسی سے امر مام کا ایصال ہوتا ہے اور اسی سے حلال اور حرام
 بہ عینہ الحلال و الحرام
 جانا جاتا ہے۔

سعادت و قسموں میں منحصر ہے ایک جلب منافع و دوسری دفع مضار ہیں اور یہ دونوں
 دنیوی ہوں گے یا دینی تو سعادت کے چار قسمیں ہوں گیں۔ جلب منافع دینی و دنیوی دفع
 مضار دینی دفع مضار دنیوی اور ان سب کا دار و مدار علم پر ہے قسم اول یعنی
 حصول منافع دینی وہ یا خفی ہوتے ہیں یا خلقی پہلے قسم کے نفع کی طرف اشارہ ہے
 (فان تعلم الله خشيته) اور نفع ثانی کی طرف ایما ہے (و تعلم لمن لا يعلمه
 صدقة و بدن له لاهله قربه) سے قسم ثانی یعنی منافع دنیویہ کا جس حصول
 ہو وہ وجدانی ہے یا ذوقی یا جاہی و رتبے جلب منفعت دنیوی یا راحت ہوتا ہے
 یا استیلاء اکیونکہ راحت یا مشقت جو کسی شے سے نفس کو ہوتی ہے اسکی دو صورتیں
 ہیں یا تو وجود ظاہر سے ہوتی ہے یا فقہ ان سے اور ہر ایک ان دونوں میں سے
 یا خارجی ہوگی یا ذاتی پس راحت کی بھی چار قسمیں ہیں (و هو الا نيس في حشره)
 قسم اول کی طرف مشیر ہے اور (المصاحب في الغربة) قسم ثانی کی طرف کیونکہ علم
 مسافر کی آنکھوں کو بند کر رکھتا ہے اور سرور لانا ہر اہل وطن کے فقہ ان پر اس سے
 راحت ملتی ہے (والحدث في الخلوۃ) قسم ثالث کی طرف کیونکہ انقباض
 و کشیدگی ذہن جو اہل کمال کے لئے الم ذاتی ہے جو آدمیو نے علیحدگی میں
 دیتی ہے علم ہی سے زایل ہوتی اور اسی سے راحت ملتی ہے۔ سامرہ و
 منادمت کے التذاکا بھی یہی سر ہے۔ (الدلیل علی السراء والضراء)
 قسم رابع کی طرف کیونکہ حالت خوشی میں علم رائے سدیکہ قائم مقام ہوتا ہے
 اور عالم کو مسرت و اسباب مسرت کی دلالت کرتا ہے اور نقصانات اور اسباب
 موجبات کو بتلاتا ہے اسلئے کہ حیرت و جہل عواقب سے نفس کے موزی و مومل ہوتے ہیں
 و جب نور بصیرت کے جانے نہ پہنچنے کے اور علم ان مہوم و احزان سے راحت بخشتا ہے
 استیلاء کی دو قسمیں ہیں شکر کا رفع و ذکر کا دفع (السراج علی الاہل الاول)

سے اسی کی طرف اشارہ ہو کیونکہ علم سے باطل دور و شبہ و جہالت مقہور و مہجور ہوتی ہے۔ بعض اہل مناظرہ سے دریافت کیا گیا کہ تم کو کس چیز سے لذت ملتی ہے تو اس نے جواب دیا کہ ایسی حجت و وجوہ نہایت واضح ہو اور ایسے شبہ سے جس کا انکشاف میں ہو (والترین عند الاحلائے) استیلاء بجلب خیر و دفع ضرر کی جانب بشیر ہے یعنی علم ایسا حسن کمال ہے کہ قلوب احباب خود بخود اس کی طرف کھینچ آتے ہیں ۵ اَلْعِلْمُ نَزِيْنٌ وَ كُنْزٌ لَا تَفَادُكُ ۖ نِعْمَ الْقَرِيْنُ اِذَا عَلِمَ زِيْنَتًا وراہِبا خزانہ ہو کہ ایسا خزانہ ہو کہ جس کا انقطاع بہینہ مَنَاعًا قِلًا صَحِيًّا ۖ — قسم ثانی یہ کہ علم اللہ سبحانہ و تعالیٰ یا ملار اعلیٰ علم اچھا رفیق ہر حقوق کہ کسی عقلمند کے ساتھ مصفا ہو۔

یا ملار اسفل کے نزدیک مرتبہ و وجاہت کا حصول ہوتا ہے (يُرْفَعُ اللَّهُ تَعَالٰی رِبًّا اَقْوَامًا) سے قسم اول کی طرف اشارہ کیا ہے یعنی علم سے بہت سر فوقی مرتبہ و مقامات کو خدا تعالیٰ بلند کرتا ہے اور اون کو خلق کے شر فاور و مسا و امام و قاید خیر کرتا ہے۔ قاید وہ ہے جو خیر کی طرف کھینچ لائے ظاہر او باطن صیے والی و قاضی کہ یہ ظاہر آقاید الی اخیر میں اور مثل خلیب و واغط و امہ دین کی کہ یہ باطن آقاید الی اخیر میں کہ لوگ اون کے نصائح کو سنتی اور اون کے اقوال کو مانتے اور اون پر عمل کرتے ہیں (تَرْغِبُ الْمَلَائِكَةُ فِي حُلَقَتِهِمْ) قسم ثانی کی طرف اشارہ فرمایا یعنی اہل علم کی ملائکہ کے قلوب میں اس قدر منزلت ہو کہ اون کے دل علما کے حلقہ میں فیضیابی کے لئے راغب و مجبول ہیں اور اون کے ظواہر پر یہ اثر ہوا ہے کہ وہ اہل علم کی مصاجت سے متبرک ہوتے ہیں (يُسْتَفْعَمُ لَهُمْ كُلُّ رَطْبٍ وَاَبْسٍ) قسم ثالث کی طرف اشارہ ہوا ہے اور ہر ایک تاطن و ناطق کا سبب استغفار یہ بیان ہوا ہے کہ تمام دنیا کے اشیاء کے

احکام مثل بقاء قتل و صل و حرمت کے سب کے سب اہل علم کی طرف ہر رجوع ہوتا ہے۔
 قسم ثالث یعنی علم سے دفع مضریت دنیویہ بھی دو قسموں پر ہے۔ ایک قسم مصالح
 و مقاصد و دفع معایب و مفسد (بہ توصل الی الحرام) سے اسی طرف اشارہ ہے
 یعنی علم کی وجہ سے مخلوق میں باہم صلہ رحم ہوتا ہے اور قطع رحم و حقد و حسد
 و لڑائی و جھگڑے کی مضریتیں دفع ہوتے ہیں۔ دوسرا قسم قانون شریعت
 جو مگر اہی سے بچاتا ہے اور سکے ترک کر جو مفسد کہ لاحق و متجلب ہوتے ہیں
 اس نقصان سے علم باز رکھتا ہے۔ بہ عرف الحلال و الحرام) اسکے
 طرف اشارہ ہو یعنی علم کی بدولت حلال و حرام کی تمیز پیدا ہوتی ہے جو مقام
 بہلایون کی بنیاد ہے۔

(۴۵) عن ابی ہریرہ قال علیہ السلام اذا مات الانسان انقطع
 عملہ الا من ثلاث صدقہا سیرۃ او علم یتفع بہ و ولد صالح
 یرجوا ہر اس کا عمل ختم ہو جاتا ہو مگر تین عمل ختم نہیں ہوتے۔ صدقہ جاری اور علم جس سے
 نفع حاصل ہو۔ اور اولاد نیک جو کہ اس شخص کے لیے دعا و خیر کرتے رہے۔

(۴۶) قال علیہ الصلوٰۃ والسلام اذا سلتم الخواہج فاسئلوا
 ان یسئلوا عنکم فی الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ حیث وقت تم حاجتوں کو مانگو
 انسانیں یا رسول اللہ و من الناس قالوا اهل البقعات
 یا رسول اللہ کسی نے پوچھا کہ اہل رسول اللہ کے کین آدمی سے فرمایا کہ اہل
 اہل من قال اهل العلم قل نعم من قال الصباح اوجو
 یا رسول اللہ کسی نے پوچھا کہ صبح کی دعا مانگو تو کہہ دو یا رسول اللہ

قال الراوى والمراد باهل القرآن من يحفظ معانيه -
اہل قرآن سے وہ لوگ ہیں جو کہ قرآن کے معانی حفظ کرتے ہیں۔

(۴۷) قال عليه الصلوة والسلام من اصاب بالمعروف ونهى عن المنكر
حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جو شخص امر معروف اور نہی منکر کو
فہو خلیفۃ اللہ فی امرئہ و خلیفۃ کتابہ و خلیفۃ رسولہ و لدنی
پس وہ اس کا خلیفہ ہے اس کی زمین میں اور خلیفہ ہے اس کی کتاب کا اور خلیفہ ہے اس کی
ستم اللہ القتال لباۃ فخذ وامنہا بقدر السم فی الادویۃ لعلم
رسول کا اور البتہ دنیا زیر ہر اللہ کا جو کہ قتل کرتے ہر اس کو بند و نگویں کیونکہ اس دنیا سے بقدر اللہ
تنبون قال الراوى والعلماء داخلون فیہ لا ینہم بقولہ منہا
زہر کے جو کہ دو ایسے نین لیا جاتا ہر امید ہو کہ تم نجات پا جاؤ گے۔ راوی کہتا ہے کہ علم ان لوگوں
وہذا حلال فخذ وامنہ۔

میں داخل ہیں اس لئے کہ وہ کہتے ہیں کہ یہ حرام ہر اور یہ حلال ہیں پکڑو اس کو۔

(۴۸) فی الجہنم العالم نبی لم یوح الیہ

جز میں ہے کہ عالم ایسا نبی ہے کہ جس کی طرف وحی نہیں آتی۔

(۴۹) قال علیہ السلام کن عالما ومتعلما ومستمعا ومجبا

حضرت علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ہو تو عالم یا متعلم یا مستمع یا مجب اور یا پانچوں

ولا ینال الخاف قال الراوى وجہ التوفیق بین

نہو مبادا ہلاک ہو جاوے راوی کہتا ہے اس روایت اور دوسرے روایت میں جو کہ

ہذہ الروایۃ و بین روایتہ اخری وہی قولہ علیہ الصلوۃ

آخرت کا قول ہے کہ آدمی دو بین عالم یا متعلم اور باقی آدمی بالکل احمق اور

والسلام الناس رجال عالم ومتعلم وسائر الناس

ہنری میں کہ جنہیں کچھ خیریت نہیں فرق یہ ہے کہ تحقیق مستمع اور محب بمنزلہ معلم کے ہیں
 معج لاخیر فیہم ان المستمع والمحب بمنزلۃ المتعلم وما احسن قول
 اور کیا اچھا ہے قول بعض اعراب کا واسطے ولد اپنی کے کہ ہو تو درندہ دبا بندہ
 بعض الاعراب لولد کان سباعاً خالسا و ذئباً خالسا او
 یا بھڑاپس آئندہ یا گنا حراست کرنے والا اور بچے تو اس سے کہ ہو جاوے
 کلباً حارساً و ایاک ان تلون النساء ناقصاً۔

تو انسان ناقص۔

د۰۰ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام من اتکا علی یداہ لعل
 کہا ہے آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جس شخص کے ہاتھ پر کوئی عالم
 کتب اللہ لہ کبل خطوۃ عتق رقبتہ ومن قبل راس عالم کتب
 لکھ لیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے بقابلہ ہر قدم کے عتق رقبہ لکھتا ہے اور جو شخص کہ بوسہ دیتا ہے
 اللہ لہ لکل شیء حسنة

عالم کے سر پر لکھتا ہے اللہ تعالیٰ واسطے اس کے مقابلہ ہر ایک بال کے ایک نیکی۔
 د۰۱ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام بئر وایتہ الی ہر ستر
 فرمایا ہے کہ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے الی ہر ستر کی روایت

بکت السموات السبع ومن فیہن ومن علیہن
 سے کہ روئی سات آسمان اور وہ کہ جو ان کے نیچے یا اوپر ہیں اور سات زمین
 و الارضون السبع ومن فیہن ومن علیہن
 اور جو کہ اس میں اور ان کے اوپر ہے واسطے اس پر غریز کے جو ذلیل ہو جاوے
 لعنہم بذل او قتی افتقر و عالمی لعنہم بحال
 مامی کے جو محتاج ہو جاوے اور عالم کے کہ جس کے ساتھ حال کیل کوئے ہیں۔

٥٢ وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْعُلَمَاءُ مَفَاتِيحُ الْجَنَّةِ وَخُلَفَاؤُهَا

و رآنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ علیٰ جنت کی کنجیان

وَقَالَ السَّارُوِي الْأَنْسَانُ لَا يَكُونُ مُفْتَحًا إِنَّمَا الْمَعْنَى

اور غیا کے خلیقہ میں - اور راوی کہتا ہے کہ انسان تو کنجی نہیں ہو سکتا سوئے

ان عندهم من العلم مفتاح الجنان والادليل عليهم

اس کے نہیں کہ معنی یہ ہے کہ ا دن کے یاس علم ہے جو کہ جنت کی کنجی ہے۔ اور

من رأى في النوم ان بيده مفتاح الجند فانه يوتي علما

س لڑ پڑ لیں یہ ہرگز تحقیق جو شخص کہ خواب میں دیکھتا ہے کہ اوسکے ہاتھ میں جنت

فخالد الدين -

کی کٹیجی ہے تو اس کو علم دین کا دیا جاتا ہے۔

(۵۳) وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى فِي

اور حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ کیلئے

كل لهم ولية الف رحمة على جميع خلقه الغافلين و

ہر دن اور رات میں اپنی تمام مخلوقات پر غافل ہو یا بالغ یا غیر بالغ ایک ہزار مرتبہ

الْبَاقِينَ وَغَيْرِ الْبَاقِينَ وَتَسْمَاعَةَ وَلِسْقَةَ وَلَسْعُونَ حَمْرَ

حجۃ الودیعہ تالیفین رحمت علی الخصوص علیہ السلام اور طالب علموں کے لئے ہے اور

للعلماء وطالبي العلم والمسلمين والرحمة له احدى الناس

کے رحمت مافی آدینوں کے لئے۔

٢٢٥ رقا عليه الصلاة والسلام من اهل البيت اجمعين

الخ

وہاں سے لے کر آج تک ہرگز نہیں آیا ہے۔

کو ناعمل میری امت کے لئے افضل ہے تو اس نے کہا کہ علم ہے میں نے کہا اسکے
 الی العالم قلت ثم ای قال من یأمر بتة العالم
 بعد کون تو کہا عالم کی طرف نظر کرنے کہا میں نے اسکے بعد کون تو کہا عالم کی
 ثم قال ومن کسب العلم لله واسا د به صلاح
 زیارت کرنی پہر کہا کہ جو شخص کہ اللہ کے لئے علم کو حاصل کرتا ہے اور اس سے اپنی
 نفس و صلاح المسلمین و لم یس د به غرضاً من
 نفس اور مسلمانوں کی درستی چاہتا ہو اور کوئی غرض دنیاوی نہیں چاہتا پس میں
 الدنیافانا کفیلہ بالجنتہ -

اوس شخص کے لئے جنت کے بارہ میں ضامن ہوں -

(۵۵) وقال علیه الصلوة والسلام عشرة استجاب
 اور حضرت علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ دس آدمی ہیں جن کو

لهم الدعوة العالم والمتعلم وصاحب
 دعا قبول کیجاتی ہے - عالم اور متعلم اور نیک خلق والا اور مریض اور یتیم اور
 المخلوق والمریض والیتیم والغانی والحکاج
 غازی اور حاجی اور مسلمان کو نصیحت کرنے والا اور بیٹا اپنی والدین کا فرمانبردار
 والناسح للمسلمین اولدالمطیع لابیہ والمرءة المطیعة لزوجہا
 اور عورت اپنے خاوند کے فرمان بردار -

(۵۶) سئل البنی صلی اللہ علیہ وسلم ما العلم قال دلیل العمل قبل
 بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے سوال کیا کہ علم کیا چیز ہے فرمایا کہ
 فاعقل قال قاند الخیر قبل قال ہوی قال مرکب المعاصی
 دلیل عمل پہر بوجہ کہ عقل کیا ہے فرمایا کہ پیشوائی خیر ہے پہر بوجہ کہ عزم کیا ہے عزم

قیل فما المال قال رد ار المتکبرین قیل فما الدنیا قال
فرمایا کہ گناہوں کی سواری ہے پہر پوچھا کہ مال کیا ہے فرمایا کہ متکبروں کی چادر ہے
سوق الاخرۃ۔

پہر پوچھا کہ دنیا کیا ہے فرمایا کہ بازار آخرت ہے۔

(۵۷) انه عليه الصلوة والسلام كان يحدث الناس انا فاحي الله
تحقیق آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک انسانے بات کر رہے تھے کہ آن
الیہ انہ لم یبق من عمر هذا الرجل الذی يحدث الساعة
میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت وحی ارسال کی کہ تحقیق اس شخص کی عمر سے کہ جس سے
وكان هذا وقت العصر فاحضر الرسول بذلك فاضطرب
باتین کر رہا ہر کسی قدر باقی نہیں رہا مگر ایک ساعت اور وقت عصر کا تھا پس آنحضرت
الرجل وقال يا رسول الله دلني على اوفق العمل لي
صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شخص کو اس امر کی خبر دی پس وہ شخص بے قرار ہو گیا
في هذه الساعة قال اشتغل بالتعلم فاشتغل بالتعلم
اور کہا اے رسول اللہ کے بتلا تو مجھے وہ عمل جو بہت موافق ہو میرے لیے
وقض قبل المغرب قال الراوی فلو كان شئ افضل
اس ساعت میں فرمایا کہ علم سیکھنے کا شغل کر پس علم سیکھنے میں مشغول
من العلم لا امرى النبي صلى الله عليه وسلم به في ذلك الوقت
ہوا اور مغرب سے اول اس کی بچ بچ لگی۔ راوی کہتا ہے کہ اگر کوئی شئی علم سے افضل ہو تو آنحضرت
(۵۸) قال عليه الصلوة والسلام الناس كلهم موتی
اس حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ سب آدمی
الا عالمون۔

اس وقت میں وحی آ کر فرمائی۔

مردہ ہیں بجز عالموں کے۔

(۵۹) عن انس قال عليه الصلوة والسلام سبعة للعبد تجزى
انس سے مروی ہے کہ آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ سات
بعد موتہ من علم علماً واجرہ نھرا او حفز بیل او بنی مسجد
چیزیں ہیں جو کہ بندوں کے لئے مرنے کے بعد بھی جاری رہتے ہیں۔ جو شخص علم سکھلا دے یا نبی
او اورث مصحفاً او ترک ولداً صالحاً یدعولہ بالخير
جاری کرے یا کنوا ان کھداوی یا مسجد بنا کرے یا قرآن کا وارت ہو یا ولد صالح چھوڑ جاوے جو اسکے
او صدقۃ تجزى لہ بعد موتہ فقد م علیہ الصلوۃ
لئے خیریت کی دعا کرتا ہو یا کوئی صدقہ جو کہ اسکے لئے او اسکے مرنے کے بعد جاری ہو
والسلام التعلیم علی جمیع الانتفاعات لانه روحانی
پس مقدم کیا آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام نے تعلیم کو تمامی انتفاعات پر اسلئے کہ وہ روح
والروحانی ابقی من الجسمانیات۔

ہے اور روحانی زیادہ باقی رہنے والا ہے جسمانیات پر۔

(۶۰) اوصی النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی علی ابن ابی طالب
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو وصیت
رضی اللہ عنہ فقال یا علی احفظ التوحید فانہ راس
کی اور کہا کہ اے علی توحید پر محافظت کر۔ اس لئے کہ یہی میرا راس
مآلی والنزم العمل فانہ حرفی واقم الصلوۃ فانہ
ہے اور عمل کو لازم رکھ اس لئے کہ میرا پیشہ ہے اور نماز کو قائم رکھ
عینی وا ذکر الرب فانہ بصیرۃ فوادعی واستعمل العلم
اسلئے کہ وہ میری آنکھوں کے تہذیبیائی ہے اور رب کو یاد کر اسلئے کہ وہ میرا

فانہ میرا ٹی۔

دلی روشنی ہو اور علم کا استعمال کر اس لئے کہ وہ میری میراث ہے۔
(۶۱) قَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ سَائِلُ الْعُلَمَاءِ
آن حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ علماء سوال
وَحَاطِلُ الْحُكَمَاءِ وَحَالِسُ الْكِبَرَاءِ۔

کرا اور حکما سے احتلاط رکھ اور کبرا سے مجالست رکھ۔
اس حدیث میں علما کے تین قسم بیان ہوئے ہیں ایک وہ کہ عالم باللہ ہوں
دوسرے وہ کہ عالم بامر اللہ ہوں تیسرے وہ کہ دونوں کے جامع ہوں
پہلے لوگ وہ ہیں جنکے قلوب پر معرفت الہی ستولی ہو اور وہ مستغرق
جلال و جمال آہل ہوں اور علم احکام کے سیکھنے کی ادنیٰ کو فرصت نہ ملے
مگر بقدر ضرورت۔

دوسرے وہ جو صرف عالم بامر اللہ ہیں اور حلال و حرام و حقائق احکام
کو جانتے ہیں مگر اسرار الہی سے واقف نہیں ہوتے۔
تیسرے وہ جو دونوں سے واقف و آگاہ ہوتے ہیں یہ لوگ عالم معقولات
و محسوسات کی حد مشترک و وسط میں ہوتے ہیں کبھی تو خدا کی محبت میں
مستغرق اور کبھی خلق پر مہربان و مشفق جب او دہر کا رخ کیا تو خلق
سے بالکل بے خبر اور جب ادھر متوجہ ہوئے تو گویا انہیں میں کے ایک
یہ بھی بشر ہیں یہ مرسلین و صدیقین کا طریقہ ہے۔ بہر حال اس حدیث
میں علما سے مراد صرف عالم بامر اللہ ہیں جنہے وقت حاجت سائل حلال
و حرام دریافت کرتے ہیں اور حکما سے مراد عالم بامر اللہ ہیں جو امر اللہ
نہیں جانتے نہ اذکی منی لطفت کا حکم ہے نہ سوال کا۔ اور کبرا سے مراد

عالم باللہ ہیں جسکی محاسنت کا حکم ہوا کیونکہ اونکی صحبت میں دنیا و آخرت کے منافع ہیں۔

شقیق لمخنی رحمہ اللہ نے انہیں سے ہر ایک کے تین علامات بیان فرمائی ہیں عالم بامر اللہ ذکر بلسان ہوتا ہے نہ بقلب اور خلق سے بریا خائف ہوتا ہے نہ خالق سے اور بظاہر آدمی سے شرماتا ہے باطن میں خدا سے نہیں جیا کرتا۔ عالم باللہ ذکر و خائف و مستحی تو ہوتا ہے مگر اوس کا ذکر بقلب ہوتا ہے نہ بلسان اور ریا سے ڈرتا ہے نہ معصیت سے اور اسی طرح دل سے حیا کرتا ہے نہ بظاہر۔ اور عالم باللہ و بامر اللہ ان چھ بیون صفات کا جامع ہوتا ہے۔ اس کا حد مشترک میں ہونا یہ ہے کہ درمیان عالم غیب و شہادت کے ہوتا ہے اور عالم بامر اللہ و باللہ دونوں کا معلم ہوتا ہے اور دونوں فرقی اوس کے محتاج ہوتے ہیں اور وہ ان دونوں سے مستغنی ہوتا ہے اور اوسکی مثال آفتاب کی سی ہے کہ اوسکی روشنی نہ کم ہوتی ہے نہ زیادہ اور عالم باللہ کی مثال چاند کی ہے کہ کم و زیادہ ہوتی رہتی ہے اور مثال عالم بامر اللہ کی چرخ کی سی ہے کہ خود چلتا ہے اور دوسرے اوس کے نور سے مستفید ہوتے ہیں۔

(۶۲) تفکر ساعت خیر من عبادتہ ستین سنتہ ایک ساعت کی فکر ساٹھ سال کی عبادت سے بہتر ہے کیونکہ تفکر خدا تک پہونچتا ہے اور عبادت سے صرف ثواب حاصل ہوتا ہے پس جو چیز کہ خدا تک پہونچائے اوس شئی سے جو کہ اوس کے غیر تک پہونچا ہے افضل و اعلیٰ ہے۔ دوسرے وجہ یہ کہ تفکر فعل قلب ہے اور طاعت عمل جوارح قلب جوارح سے اشرع ہے پس اوس کا فعل ہے اور اوس کا کلمہ ہے اشرع ہو گا کیونکہ خدا کا کلمہ

فرماتا ہے کہ (۱) قم الصلوٰۃ لئن کثر لے) پس نماز وسیلہ ذکر قلب ہے اور مقصود وسیلہ سے اشرف ہوتا ہے اس سے معلوم ہوا کہ علم اشرف تر یہ سب اخبار تھے اب اون آثار کو ملاحظہ فرمائی جو فضیلت علم کے بارہ میں وارد ہوئے ہیں۔

آثار

(۱) قال علی ابن ابی طالب لا خیر فی الصمت عن العلم فرمایا ہے علی ابن ابی طالب نے کہ علم سے خاموش رہنے میں کوئی گلا خیر فی الکلام عن الجمل خیر نہیں ہے جیسے کہ جمل سے کلام کرنے میں کوئی خیر نہیں ہے۔

(۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ علم مال سے سات وجہ سے افضل ہے (۱) علم میراث بنیاد ہے اور مال میراث فراغت (۲) علم نفقہ سے بڑھتا ہے اور مال گنتا ہے (۳) مال محافظ کا محتاج ہے اور علم خود ایجو صاحب کی محافظت کرتا ہے (۴) جب آدمی مر جاتا ہے تو اس کا مال رہ جاتا ہے اور علم اس کے ساتھ جاتا ہے (۵) مال مومن و کافر سب کو ملتا ہے علم سوائے مومن کے نہیں حاصل ہوتا (۶) عالم کے اہل دنیا محتاج ہیں (۷) علم سے ہلکے صراط کے گزرنے میں دقت نہ ہوگی اور مال کی وجہ سے دقت و مزاحمت ہوگی۔

(۳) حضرت علی فرماتے ہیں لفظ علم میں عین علو کے ہے اور لام لطف کا اور صیم مردت کی ہے۔

(۴) حضرت علی نے فرمایا یا رب کہ تو اہل دنیا کا چار چیزہ ان پر ہے (۱) عالم جو اپنے علم پر عمل کرتا ہے۔ (۲) جاہل جو اپنے استیاد سے غافل ہے۔

(۳) غنی جو مال سے بخل نہ کرے - (۴) فقیر جو اپنی آخرت کو دنیا کے عوض نہ بیچے - جب عالم اپنے علم پر عمل نہ کرے تو جاہل جس کسی سے پڑھتا ہو اس سے عار کرنے لگتا ہے جب غنی بخل کرے تو فقیر اپنی آخرت دنیا کے بدلہ بیچ دیتا ہے پس ان پر خدا کی پشیمانی بستر بار ہو -

(۵) وَلَعَلِّي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : النَّاسُ مِنْ جِهَةِ التَّمَالِ الْكُفَاءِ : الْبُؤْسُ آدَمُ وَلَا يَمُوتُ
اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا مقولہ ہے کہ آدمی با اعتبار تمثال کے ہم کہو ہیں - اگرچہ حواء و ایت لہم کفہم فی اہلہم حب - یہ فیما خروا و ت -
انہیں سے واسطے اون کو باعتبار اہل کر حب بابا و سکا آدمی اور مائی اوگی ہو اور فخر کرے بہ فالطین والماء : ما الفضل الا لاهل العلم انہم علی الہد
میں ساتھ اس کے کیچہ اور بانی ہو کسی کے فی فضیلت نہیں ہو ابی اہل علم کے اسلی کہ من استہدی ادلاء و وزن کل امرء ما کان یحسہ ولجبا
وہ ہدایت پر ہیں اور جو طلب ہدایت کی کرے اس کو دلائل کرتے ہیں اور وزن
ہلکون لاهل العلم ادلاء : فخر بعلم ولا تجمل بہ املاء
ہر آدمی کا وہی ہے کہ جس کو اچھا جانتا ہے اور جاہل لوگ اہل علم کے دشمن ہوتے ہیں
الناس موتی و اہل العلم احیاء -

بس علم کو حاصل کر اور علم سے کبھی جاہل نہ رہو اسلی کہ باقی آدمی مردہ ہیں اور اہل علم زندہ ہیں
(۶) وَلَهُ الْيَتَامَىٰ مِمَّا رَضَيْنَا مِنْكُمْ لِكِبَارِ فَنِيَا : لَنَا عِلْمُهُ وَلِلْجَاهِلِ مَالُ
اور نیز حضرت علی کا مقولہ ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے تقسیم سے راضی ہیں ہماری علم
فان المال یضیی عن قریب : وان العلم باق لا یموت
ہر اور عیالوں کے لئے مال اس لئے کہ مال جلدی فنا ہو جاتا ہے اور تحقیق علم ہمیشہ تک با رہتا ہے
(۷) محمد بن حنفیہ نے کہا ہے کہ سب سے رفیع انسان من کان عالماً وادباً
دیکھا ہے میں نے اپنے دور میں اس شخص کو نہ دیکھا کہ اس کی عمر بڑھ کر ہو

لم يكن في قومك مجيب • اذ اهل ارضنا عاش فيها بعلمه • وما عالم
خسب • نهو - جروت علم والا شخص کسی زمین حلول کرتا ہو تو او بہن اپنی

فی طلبتو لغیر سب :

علم کی برکت و عیش گزینا ہر اور کوئی علم والا کسی شہر میں غریب نہیں ہوتا۔

(۲) ذواللسانین نے کہا ہے: العلم مخصوص بہ العلماء : مالک الامام
عزت کے ساتھ عالم ہر مخصوص ہیں : اور کسواؤد و کس

سوا ہم ماشاؤا : ان الکاسی کون علی الورے : و علی الکاس
 آدمیو گئے جو کہ چاہیں میں نہیں ہوتا ۔ بڑے لوگ مخلوقات پر حکم رانی کرتے ہیں ۔ اور ان
 حکم العلماء :-

بڑا دھنپہر علماء لوگ حکمرانی کرتے ہیں۔

(۹) اور میاشی نے کہا ہرے طلبت یوما مثلاً اسرائیل : فکنت فی الشعر

مین ایک۔ و ز ایک مثل شایع اور مزج کا خطاب ہوا پس

عالم کا کہنا کہ: تو وہ علم کا طالب ہے اور نہ عالم۔

فقامت بالعلم بحجى المرء طول حياته ، فاذا انقضت احياء شأته ، و -

(۱۰) بعض متقدمین نے کہا ہے باطالہ علی النبی محمد: ما اضم و سواکم بواء

ای حضرت بنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کے طلب

صلواتها بحری به اقلاملو: انی واضح من دره الشهداء
التم او سار من انوار الهدى

دعوت اور تہذیب و تمدن کے بارے میں ہے اور سماجی و نسلی کی کہ چیتے میں سہا ہے

اوسکو مہارے قلم میں بہت پاک اور بہت زیادہ مہین شہیدوں کے خوشے۔

(۱۱) امام محمد بن حسن نے کہا: **لَعَلَّمْ فَكَانَ الْعِلْمُ زَيْنَ لَاهِلِهِ** : وفصل و

تو علم کو سیکھا سنے کہ تحقیق علم زینت جو واسطہ اہل علم کے اور

عنوان کا اہل الکما صد : **وَكُنْ مُسْتَفِيدَ أَكْلِ لَوْحِ** : زیادہ

فضل اور عنوان جو واسطہ اہل محامد کے۔ اور ہو تو ہر روز زمین طلب کرنے والا زیادہ

من العلم و اجمع فی بحر الزوائد : **لَفَقْدُهُ فَكَانَ الْفَقْدُ وَاصِلَ**

علم سے اور تیر تو قایدوں کے دریاؤں میں۔ علم فقہ کو سیکھا سنے کہ علم فقہ کا آیا

قابض : **إِلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَى وَاعْدِلْ قَاصِدٌ** : تو ہوا علم

پیشو ہے کہ نیکوئی اور تقویٰ کی طرف پہنچتا ہو اور بہت عادل قاصد ہے۔ علم فقہ کا

المحادی الی سفن الہدی : **هُوَ الْحَصْنُ مِنْ جَمِيعِ**

ایک جہت اہم جو کہ رہنمائی کرتا ہے سنن ہدایت کی طرف۔ علم فقہ کا ایک قلعہ ہے جو کہ

الشدائد : **فَكَانَ فَقِيْهًا وَاحِدًا مُتَوَرِّعًا** : شدت علی

نجات دیتا ہو تمامی مصیبتوں سے اس لئے کہ تحقیق ایک فقہ کا جاننے والا پر ہنر گار بہ نسبت

الشيطان من الف عابد : **هُوَ**

ہزار عابد کے بہت غالب ہوتا ہو اور پر شیطان کے۔

(۱۲) **قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ طَلِبَ الْعِلْمِ أَفْضَلُ مِنَ الصَّلَاةِ**

امام شافعی فرماتے ہیں طلب کرنا علم کا نماز نقل سے افضل ہے اور ایسی فروع کے بعد

النافلة ليس بعد الفرضية افضل من طلب العلم

کوئی شے علم کی طلب سے بڑھ کر افضل نہیں ہے

دس : **وَمِنْ أَعْمَالِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَعَلِيَّةٌ بِالْعِلْمِ**

اور جو شخص کہ دنیا اور آخرت کو چاہتا ہو اس پر لازم ہے کہ سیکھے علم کو۔

(۱۴) من تعلم العلم عظم قیمته ومن نظر فی الفقه بقل قد ساء و
جو شخص علم کو سیکھتا ہو اس کی قیمت بڑھ جاتی ہے اور جو شخص فقہ میں نظر کرتا ہو اس کی
من نظر فی اللغة رفق طبعه ومن نظر فی الحساب جنل رايه
قد عظم ہو جاتی ہے اور جو شخص علم لغت میں نظر کرتا ہو اس کی طبیعت نازک ہو جاتی ہو اور جو شخص
ومن نظر فی کتب الحدیث قومیت حجتہ ومن لم یصن نفسه
حساب میں نظر کرتا ہو اس کا فکر قوی ہو جاتا ہو اور جو شخص کتب حدیث میں نظر کرتا ہو اس کی حجت
لم ینفعه علمہ -

قوی ہو جاتی ہو اور جو شخص اپنی نفس کے حفاظت نہیں کر سکتا اس کو علم نفع نہیں دیتا -
(۱۵) وقال وهب رحمه الله تعالى يتشعب من العلم الشرف
دوب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہو کہ علم سے شرافت پیدا ہوتی ہے اگرچہ علم والا کمینہ
وان کان صاحبہ دنیا والعزوان کان مهینا والقرب
ہو اور عزت ہوتی ہو اگرچہ علم والا دراصل بے عزت ہو اور قرب حاصل ہوتا ہے اگرچہ
وان کان بعیداً والغنا و ان کان فقیراً والمہابة و
علم والا بعید ہو اور غنا حاصل ہوتا ہو اگرچہ علم والا فقیر ہو اور مہابہ حاصل ہوتا ہو اگرچہ
ان کان وضعاً -

علم والا پس من ہو -

(۱۶) عمر بن الخطاب سے روایت ہو کہ آدمی ایسی گہر سے جبل بنامہ کے برابر گناہات
کا بوجھ لیکر نکلی جب علم کی باتیں سنے اور ڈرے اور گہر کو لوٹے تو ایک گناہ ہی
اور کے پتہ نہیں رہتا پس مجالس علماء سے جد امت ہو کیونکہ خدا نے کوئی مٹی مجالس
علماء سے زیادہ تر بزرگ زمین پر پیدا نہیں کیا -

(۱۷) کیل ابن زیاد فرماتے ہیں کہ حضرت علی مجھے جہانہ کو لے گئے جب صبح ہوئے

تو فرمائے لگے کہ اے کمیل قلوب اوعیہ میں پس بہتر وہی دل ہے جس میں زیادہ باتیں
 سماوین جو کچھ میں سمجھ کو کہتا ہوں او سکویا در کہہ۔ آدمی تین قسم کے ہیں (۱)
 عالم ربانی (۲) متعلم جو نجات کے راستہ پر ہو (۳) ناکس فرومایہ جو ہر ایک
 کی اتباع کرے جد ہر کی ہوا دیکھی او دہر ہوسے جو کہ نور علم سے منور نہ ہو اور
 جو رکن و شیع کی طرف التجا نہ لائے۔ اسی کمیل علم مال سے بہتر ہے کہ وہ تیرے
 حفاظت کرتا ہے اور تو مال کے مال کو نفقہ گھاٹ دیتا ہے اور علم اتفاق سے فرنگے
 ہو جاتا ہے اسی کمیل علم کی معرفت زینت ہے جس سے انسان زندگی میں طاعت اور
 بعد مرنے کے ثواب اکتساب کرتا ہے علم حاکم ہے مال محکوم علیہ ہے۔
 (۱۸) مصعب ابن الزنہیر اپنے بڑے کو کہتے ہیں تعلم العلم فانک مالک المالکان
 علم کو سیکھ پس اگر تیرے

لک جمالا وان لم یکن لک مال کان العلم لک مالا۔
 پاس مال ہو تو علم تیری جمال ہو جاوے گا اور اگر نہ ہو اتیرے پاس مال تو علم تیرے مال ہو جاوے گا
 (۱۹) ابن عباس سے روایت ہے کہ سلیمان علیہ السلام کو اختیار دیا گیا کہ ملک و مال
 و علم سے جس کو چاہیں اختیار کریں پس سلیمان علیہ السلام نے علم کو اختیار کیا پس
 خدا نے علم کے ساتھ مال بھی دیا۔

(۲۰) ابن عباس نے اپنے صاحبزادے کو فرمایا کہ علیک بالادب فانه
 لازم ہے تجھ پر ادب کا سیکھنا اسلئے کہ وہ دلیل
 دلیل المروءۃ و انیس فی الوحۃ و صاحب فی العربیۃ و قرین
 ہو موت کی اور انیس ہو وحشت میں اور رفیق ہو غربت میں اور قرین ہو منشیں ہو حضریں اور یکل
 فی الحضرة و صدر فی المجلس و وسیلۃ عند القضاء و الوسیلۃ
 صدق مجلس میں اور وسیلہ ہو وقت نہونی کسی وسیلہ دوسرے کے اور غنا ہو نزدیک نہ ہو غنی

وغنی عند انصار ورفعتہ للخیر وکمال الشرف وجلال الملك

اور بلند ہی ہو واسطے مکنے کے اور کمال پر واسطے شرف کے اور جلال پر واسطے بادشاہ کی۔
(۶۱) حسن امیری کا ارشاد ہے ہر عظیم علم کی تسبیح ہے اور سیکھنا و نظر کرنا علم کا عبادت ہے جب اس کو کھڑے پر سیاہی سے تو گویا خون شہد کا لگا اور اس کا ایک قطرہ زمین سے گرسے تو اس کا نور چمکتا ہو جب وہ قبر سے اڑھئی تو اہل جماعت اس کی طرف ڈھکیں گے اور کہیں گے کہ یہ خدا کا خاص بندہ ہے جس کو خدا نے بزرگی دے اور انبیاء کے ساتھ اولیاء ہے۔

(۶۲) ابن مبارک کا ارشاد ہے کہ اس امت میں فساد نہیں واقع ہوا مگر خواص کی طرف سوا پروردہ علماء و خزانہ زہاد و تجار و ولاتہ میں۔ علماء و رشتہ انبیاء میں زہاد و حال اہل ارض میں غزاة جند اللہ میں تجارت میں انشاء اللہ میں ولاتہ رعایہ میں۔ جب عالم دین گنہگار ہو اور مال بڑھاوے تو جاہل کی اقتدا کرے زائد و غیب دنیا ہو جائے تو تائب کی اقتدا کرے غازی طامع و مراہمی ہو جاوے تو دشمن پر کیونکر فتح پاوے تاجر ضائع ہو جاوے تو امانت کیونکر حاصل ہو راعی بہرہ پر ہو جاوے تو رعایت رعیت کون کرے اور کیونکر ہو۔

(۶۳) فقیہ ابو اللیث کہتا ہے کہ جو شخص عالم کے پاس بیٹھے اور کچھ نہ سیکھے و یاد کرے تو بھی اس کو سات بزرگیان ملتے ہیں۔ (۱) فضل تعلم پاتا ہے (۲) جب تک بیٹھا ہو گناہ سے باز رہتا ہے (۳) جب اپنے گھر سے نکلے تو اس پر رحمت نازل ہوتی ہے (۴) جب علم کے حلقہ میں بیٹھا ہو تو جعفر رحمت نازل ہوتی ہے اور اس میں وہ بھی شریک ہوتا ہے (۵) جب تک علم کی باتیں سنتا ہو گویا طاعت میں ہے اور اس کا ثواب لکھا جاتا ہے (۶) جب کوئی بات سنتا ہو اور نہیں سمجھتا تو اس سے اس کا دل تنگ ہوتا ہے اور محزون اور غمناک ہوتا ہے جسے خدا کی قربت حاصل

اجراج کیا گیا ہے عبدالرحمن بن زید بن اسلم سے کہ کہا اوس نے کہ جینے اپنے باپ کو خواب
 ابی فی المنام بعد موتہ وعلیہ قلنسوة طویلة فقلت ما فعل الله
 مین اوس کے مر چکے بعد دیکھا اور نیز اوس کے سر پر ایک لمبی کلدہ دیکھے پس جینے کہا
 بلک فقال زینب بنی بنیة العلم فقلت این مالک بن انس قال
 کہ ترے ساتھ شہرے کیا معاملہ کیا ہے کہا کہ مجھے اللہ نے علم کی زینت سے
 مالک فوق فللم یزل یقول فوق فوق ویرفع راسه حتی سقطت
 مزین کیا ہے پر جینے کہا مالک بن انس لکھا ہے کہا کہ مالک اوپر اوپر ہے پس
 قلنسوة عن راسه۔

اوپر اوپر کہتا گیا اور سر اٹھاتا جتنے کہ اوس کے سر سے کلاہ گر گئے۔

(۲۵) العالم أرف بالتلمیذ من الاب والام لان الآباء

علم والا شاگرد کے ساتھ باپ اور مائے سے زیادہ تر مہربان ہوتا ہے اس لئے
 والامہات یحفظونہ من نار اللہ نیا واقانقا والعلما
 کہ باپ اور مائے اوس کو دنیا کے آگ اور آفات سے بچا رہتے ہیں اور علما
 یحفظونہ من نار الآخرة۔

اوس کو آخرت کی آگ سے بچا رہتے ہیں۔

(۲۸) سکنہ رستہ کسی نے پوچھا کہ باپ بہتر یا دوستا تو انہوں نے جواب دیا کہ دوستا کیونکہ

مجھے آسمان کی زمین پر لایا اور استقامت زمین سے آسمان پر لے
 گیا۔

۲۹) فتح موصلی نے فرمایا کہ عیا کمریض کا کہنا پینا وواسند کردہ
 باوے زہر جاتا ہے اس بطبع علم و فکر حکمت سے باز رہتے
 سے آدمی کامل مر جاتا ہے۔

(۲۱) بعض مغربین نے (فاحتمل السبل زهداً رابحاً) کی تفسیر میں سبل سے علم مراد لی ہے اور اس تشبیہ کے پانچ وجود بیان کئے ہیں (۱) پانی جیسے اوپر سے اوترتا ہے علم بھی اوپر سے دہل پر کرتا ہے (۲) جیسے کہ پانی سے زمین کی اصلاح و سرسبزی ہوتی ہے اسی طرح آدمیوں کی اصلاح و سرسبزی علم سے ہوتی ہے (۳) جیسے کہ کہتی دہانات بدون پانی کے نہیں آتی اسی طرح اعمال و طاعتا بدون علم کے نہیں ہوتے اور نہ تشریف صحت و قبولیت کی سرسبزی اور بروندی حاصل کرتے ہیں (۴) جس طرح بارش نفع و عذوق ہے اسی طرح علم بھی وعد و وعید کا منبع ہے (۵) بارش جس طرح نافع و مضار ہے اسی طرح علم بھی نافع ہے جو اس پر عمل کرے اور مضار ہے جو اس پر عمل نہ کرے۔

(۲۲) باغ دنیا پانچ چیزوں سے زینت پکڑتا ہے یعنی علم علما و اہل امر عبادۃ عباد اہل تجارت راستی محترفین سے۔ ابلیس نے پانچ انگ کے ضد انگ کے ساتھ لگا دی جس سے علم کے ساتھ ریاء و عبادت کے ساتھ جو رعد ان کے ساتھ خیانت کائنات کے ساتھ غش و کھوٹ راستی و کبر سے بن کے ساتھ۔

(۲۳) خدا شیطانے سات چیزیں سات شخصوں کو سکھائیں (۱) حضرت آدم علیہ السلام اسرار کا علم دیا (وَعَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا) یعنی سکھلا دئے آدم کو تیل می اسماء۔

(۲) حضرت نضر علیہ السلام کو علم فراست عطا کیا (وَعَلَّمْنَاهُ مِنْ لَدُنَّا عِلْمًا)

(۳) حضرت یوسف علیہ السلام کو علم تعبیر (سَبَّحْتَ أَتَقْدِرُ) عطا کیا اور سکھلا دیا (وَأَنْتَ أَتَقْدِرُ) اور اب شخص دیکھتا ہے تو مجھے

الملک و علمتی من تاویل الا احادیث (۴) اور داؤد علیہ السلام
 ملک اور سکھایا ہر تو نے مجھے تاویل احادیث کا علم۔

کو صنعت ورع سکھایا (و علمنا صفة لبوس الکمن) ۵۳ اور سلیمان علیہ السلام
 کو منطق الطیر (یا ایہا الناس علمنا منطق الطیر) ۶۱ عیسیٰ علیہ السلام کو علم
 توراۃ و انجیل (و علمنا کتاب و الحکمتہ و التورۃ و الانجیل) ۶۲

اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و علیہم السلام کو شرع و توحید کا علم دیا (و علمنا
 ما لکم تکن تعلم) (و علمنا ہم کتاب و الحکمتہ) (الرحمن علما
 البشران) پس علم آدم سبب حصول سجدہ توحید ملائکہ ہوا اور علم خضر باعث شجرہ
 موسیٰ یوشع اور علم یوسف سبب وجدان اہل و مملکت اور علم داؤد سبب وجدان ریت

و درجہ و علم سلیمان سبب وجدان یقیس و غلبہ و علم عیسیٰ سبب زوال تہمت جواہر
 کی والدہ پر چڑھنے اور علم محمد صلی اللہ علیہ و علیہم السلام سبب شفاعت امت ہوا۔ جبکہ حضرت آدم علیہ السلام
 نے علم اسماء مخفوقات سے شجرہ ملائکہ کا رتبہ و عزت پائی تو جو کوئی ذات خالق اور
 ملائکہ کے اصناف کا علم حاصل کرے ترکباد و تہجد ملائکہ کا ستون نہ ہو گا بلکہ تحذیر رب العزت کا
 مستحق ہوتا ہے جیسا کہ ارشاد ہوا **مَنْ عَمِلَ قُلُوبًا مِثْرَ حَبِّ**
 حضرت خضر علیہ السلام سے صحبت ہو سکی یا دین تو علم حقیقت سے صحبت حضرت
 ختمی تا بصلعم کی ترقی کیوں نہ کی جائے **و لیک مع اللذین النعم اللہ**
 پس وہ لوگ اون لوگوں کے ساتھ ہوں گے کہ جن کو نعمتیں

عَلَيْهِمْ مِنَ الْبَيْنِ جب یرسف علیہ السلام نے تاویل روایا سے صحبت فرمائی
 دین میں اللہ نے نہیں سے۔

سے نجات پائی تو جو کہ علم جاوید کی کتاب اس پر کوہ میں شہادت سے
 نجات نہ پاؤں گا تو یہ ہدیٰ من بشاء الی صراط مستقیم

اور ہدایت دیتا ہے جسکو کہ چاہتا ہے طرف راہ سید ہی کے ۔

یوسف علیہ السلام جب کہ علم کا ویل احادیث کی وجہ سے خدائی تعالیٰ کی منت مانتی اور احسان جتاتی ہیں تو جو عالم کہ تاویل و تفسیر کتاب اللہ کو جانے تو کیا وہ سزاوار اہل ارتقا و احسان الہی نہیں ہے کوئی نعمت اس سے زیادہ ہو سکتی ہے کہ خدائی تعالیٰ اپنی کتاب کا مفسر بنا دے اور اپنا ہمتام اور اپنے بنی کا وارث اور اپنی خلق کا داعی اور اپنی بند و نکا و اعظا اور اپنی اہل بلد کا سر اج اور اپنے خلق کا قائم راہ جنت اور عقاب و دوزخ و دوزخ سے زاجر اور باز رکھنے والا ہو حدیث شریف میں آیا ہے ۔

الصلحاء ساداتہ و الفقہاء و مجاہد الستم خیر ہادۃ ۔

علمدارین اور فقہا پیشواہین اور صحت و نکی موجب زیادتی ہے ۔

(۳۳) مومن طلب علم کا رغب نہیں ہوتا جب تک کہ چھ چیزیں اپنے میں نہیں دیکھ لیتا (۱) خدا کا حکم دانی و فرائض کا ہر اور اس سے بھی بدون علم کے اجتناب ممکن نہیں (۲) خدا کا حکم کہ معافی نہ ہو اس کے ادائی پر قادر نہیں ہو سکتا ۔ (۳) خدا اپنی نعمتوں کا شکر واجب کیا ہے اور بدون علم کے شکر ادا نہیں کر سکتا ۔ (۴) خدا انصاف کا حکم فرمایا ہے اور بدون علم کے انصاف نہیں کر سکتا ۔ (۵) خدا بلا پر صبر کا حکم فرمایا ہے اور بدون علم کے صبر ممکن نہیں (۶) خدا شیطانی مخالفت و عداوت کا حکم فرمایا ہے اور بدون علم اس حکم کی تعمیل نہیں کر سکتا ہے ۔

(۳۴) جنت کی راہ چار خصوصیات میں ہے عالم زاہد ۔ عابد ۔ مجاہد ۔ اگر زاهد سچا ہو تو نور اوست و عابد اگر عابد سچا ہو تو خوف اگر مجاہد سچا ہو تو توفیق شکر و ثنا اگر عالم سچا ہو تو حکمت عطا فرماتا ہے ۔

(۳۵) چار چیزیں چار چیزوں سے طلب کرنی چاہیں مگر ان سے سلامتی مصاحب سے بخشش و کرامت مال سے فراغت علم سے منفعت اگر موضع و مکان سے سلامتی حاصل ہو تو قید خانہ اوس سے بہتر ہے اور اگر دوست سے کرامت نہ ہو تو گشتا اوس سے بہتر ہے اور مال سے فراغت نہ ہو تو مٹی اوس سے بہتر ہے اگر علم

سے منفعت نہ ہو تو موت اوس سے بہتر ہے۔

(۳۶) چار چیزیں بدون چار چیزوں کے پوری نہیں ہوتیں دین بدون تقویٰ کے قول بدون فعل کے مروت بدون تواضع کے علم بدون عمل کے پس دین بلا تقویٰ خطر ہے اور قول بلا فعل ہر سے مروت بلا تواضع شجر بلا ثمر ہے اور علم بلا عمل ابر بلا سطر ہے (۳۷) کوئی شریف آدمی چار چیزوں سے باز نہیں رہ سکتا اگرچہ وہ بادشاہ و وزیر و امیر کبیر ہوا اپنے باپ کی تعظیم و تکریم سے جب کہ وہ مجلس میں آوے وہاں و استاد کی خدمت سے اور جس بات کو وہ نہیں جانتا اوس کے سوال و دریافت کرنے سے اوس شخص سے جو کہ اپنے سے زیادہ جانتا ہو۔

(۳۸) حضرت سلیمان ہد ہد کے محتاج صرف علم کے وجہ سے ہوئی تھے۔ (۳۹) کتا بخلیلہ و دمنہ میں ہے وہ لوگ جنہ جملہ حقوق کا استخفاف نہ کیا جائے تین ہیں۔ عالم۔ سلطان۔ اخوان۔ جس نے کہ عالم کہ عالم کا استخفاف کیا اوس نے اپنے دین کو برباد کیا جس نے کہ بادشاہ کا استخفاف کیا اوس نے اپنے دین کو خراب کیا اور جس نے کہ اخوان کا استخفاف کیا اوس نے اپنی دوستی و مروت کو خاک میں ملا دیا۔

(۴۰) سقراط کہتا ہے کہ علم کی فضیلت پر یہ امر کفایت کرتا ہے کہ آدمی کے امور میں دوسرے لوگ مدد و شرکت کر سکتے ہیں دنیا کے سارے کاموں میں اور دینی خدمت ممکن ہے مگر خدمت علم میں سوا اوس کے ذات کے دوسرا شرکت نہیں کر سکتا خود ہی کو اوس کی خدمت کرنی پڑتی ہے علم کو نہ کوئی چھین سکتا ہے نہ چرا سکتا ہے برخلاف آدمی کے دوسرے اشیاء و مقبوضات و مملو کات کے کہ چھینی و چرائی جاسکتے ہیں۔

(۴۱) بعض لوگ اس قول پر کہ اپنے بھائیوں کو مردہ دونوں کو توڑ دیا جسے منور و زبید

کردو جیسے کہ قلبہ رانی سے اراضی سوات کا احیا کرتے ہو کیونکہ نفس کا شہوات
 و شہوات سودور رہنا زمین کے صالح نبات ہونے سے افضل ہے
 و فی الجہل قبل الموت لا اھلہ و اجسامہم قبل القبور قبور
 اور جہل میں جاہل کو مرنے سے اول موت ہوا اور جاہلوں کے اجسام قبروں سے اول قبور میں ہوتے ہیں
 وان امر لم یحیی بالعلم میت و لیس لہ حتی النشور نشور
 اور جو شخص کہ علم سے زندہ نہیں ہے وہ مردہ ہوا اور نہیں ہے واسطے اور کرم نشور تک نشور
 (۳۲) و لاخرہ اخو العلمی خال بعد موتہ و اوصالہ تحت
 علم والا آدم، مرنے کے بعد ہمیشہ زندہ رہتا ہے حالانکہ اس کا اوصاف کسی چیز ہوگی
 التراب بریم و ذوالجہل میت و هو ما شی علی الشرع و یظن
 جوتے ہیں۔ اور جاہل آدمی مردہ ہے حالانکہ وہ زمین پر چلتا ہے وہ تو

من الاحیاء و هو عدیم

اچے کو زندہ نہیں سے شمار کرتا ہے حالانکہ وہ مردہ ہے۔

(۳۳) قبل العلم وسیلۃ الی کل فضیلۃ۔

کہا گیا ہے کہ علم ہر فضیلت کا وسیلہ ہے۔

(۳۴) العلم یرفع الملوک الی مجالس الملوک۔

علم غلام کو بادشاہوں کی مجلسوں تک رفعت بخشتا ہے۔

(۳۵) ولا لعلماء لہلک الامر و لانما العلم لاریبۃ ولا یتلیس

اگر علمانہ ہوتے تو امیر ہلاک ہو جاتی۔ اور سو اگلے نہیں کہ اہل علم کو کئے علم کیا ہے

لہا عز ان الامیر هو الذی یضحی امیرا عند عز ان عز ان

ولایت ہو کر اس کے لئے معزولی نہیں ہے۔ تحقیق امیر وہی شخص ہے جو کہ معزولی کے

سلطات ولایت کا سلطان فضلہ۔

ہی امیر رہے اگر اوس کا سلطان ولایت جاتا رہے تو اوس کے فضل کے سلطان بن رہے۔

(۴۶) ان الملوك ليحكون على اوسى و على الملوك
تحقيق بادشاہ مخلوقات پر حکم کرتے ہیں لیکن بادشاہوں پر
لحکم العلماء
عالم لوگ حکومت کرتے ہیں۔

وجوہ و شواہد عقلیہ بر فضیلت علم

(۱) دنیا کے تمامی امور چار قسموں کے ہیں (۱) ایک وہ جن سے عقل برا
رہے اور شہوت ناراض ہو مثل امراض و مکارہ کے۔ دوسرے وہ کہ شہوت
راضی ہو اور عقل ناراض مثل کل معاصی کے۔ تیسرے وہ کہ عقل و شہوت
دونوں اوس سے راضی رہیں وہ علم ہے۔ چوتھے وہ کہ دونوں ناراض
ہوں وہ جہل ہے۔ پس علم و جہل میں جنت و دوزخ کا تقابل ہے یعنی جیسے
سے عقل و شہوت دونوں ناراض ہیں اوسی طرح جہل سے راضی نہیں ہوتی اور
جیسے یہ دونوں جنت سے راضی ہیں اوسی طرح علم سے راضی و خوش ہیں
اس سے معلوم ہوا کہ جو شخص جہل سے راضی رہتا ہو گویا وہ آگ سے راضی ہو
اور جو کہ علم کو دوست رکھتا ہو اور اوس میں مشغول رہتا ہو گویا جنت میں ہے
جسکو علمی شغل و مشغلہ ہوا و سکو کہا جائے گا کہ جہک جنت کی عادت ہو جنت میں
داخل ہوا اور جو جہل پر اکتفا کرے گا اوسکو کہا جائے گا کہ تو دوزخ کا عادی
دوزخ میں چلا جا۔

(۲) علم کے جنت اور جہل کے دوزخ ہونے پر یہ امر دلالت کرتا ہے کہ کمال لذت
اور اک جمیت اور کمال الم محبوب کی دوزخ و جہور ہے میں ہے زخم سے اس

درد ہوتا ہے کہ وہ اجزاء سے منقطع بد نکو آپس میں سے دور کر دیتا ہے جو اتصال
 باہمی کو چاہتے ہیں۔ اور آگ سے بہ نسبت زخم کے اسلئے زیادہ تر
 درد ہوتا ہے کہ آگ سے خود اجزاء بدن کو ہی فنا کر دیتی ہے زخم میں
 صرف اجزاء کے بدن کے مفارقت تھی یہاں سرے سے اجزاء منقطع و
 ہو جاتے ہیں یہ تفریق چونکہ اس سے اشد ہے اس کا الم بھی اشد ہوتا ہے
 لذت ادراک محبوب کا نام ہے کہانے کی لذت طعموم موافقہ بدن کا ملنا
 نظر کی لذت مریات مرغوبہ کا عیسر ہونا جبکہ حصول سے طالب کو تسکین
 ہوتی ہے اس سے واضح ہو گیا کہ لذت ادراک محبوب و الم ادراک مکروہ
 کا نام ہے۔

جب یہ دریافت و معلوم ہو چکا تو ہم کہتے ہیں کہ جس قدر زیادہ ترغوض و
 شدت کے ساتھ ادراک ہوا اور مدرک اشرف و اکمل اور مدرک انقی و ابلیغ
 ہو لذت بھی اشرف و اکمل ہوگی۔ اور بیشک معل علم۔ فرح ہے جو بدن سے
 اشرف ہو اور ادراک عقلی ادراک بدنی و سبھی سے زیادہ تر اشرف و اکمل
 و انقی و ابلیغ ہے۔

(۳) علم باعتبار معلوم کے بھی اشرف ہے کیونکہ خدا اور اسکی جمیع مخلوقات
 ملائکہ افلاک عناصر جمادات نباتات حیوانات اور سائر احکام و امور
 انواری و تکالیف شرعی ہیں اور کون سا معلوم ان سب سے علیہ و اشرف
 و اعز ہو سکتا ہے پس ثابت ہو گیا کہ کوئی کمال و لذت کمال علم و لذت علم سے
 فائق و برتر نہیں ہے اور کوئی شقاوۃ و نقصان مافوق شقاوت و خیران
 جہل کے نہیں ہے۔ دن رات دیکھتے ہیں کہ جب کوئی مسئلہ کسی سے
 پوچھا جاوے تو در صورت جواب عجیب کو مسرت و خوشی ہوتی ہے اور

و صورت چہل و عدم جو اب شرمندہ ہو جاتا و سر جہا لیا کر ۔

(۳) علم کا صفت شرف کا اور چہل کا صفت نقص و زوال سے ہونا تا کہ عقل کے پاس پائیدار ثابت رہے کہ چونکہ کسی عالم جاہل کہیں تو یہ اس سے یا وجود کی جانتا ہے کہ یہ خلافت و اقتدار جو اس سے ہے سنا دیا ہوتا ہے اور اسی طرح اسی جاہل کو عالم کہا جائے تو باوجودیکہ وہ جانتا ہے کہ وہ درحقیقت ایسا نہیں ہے مگر سرور و خوش ہوتا ہے اس سے معلوم و ثابت ہوتا ہے کہ علم محبوب و شریف اذات ہے اور چہل زاری و ذلیل اذات ہے ۔

(۴) صاحب علم کتنا ہی کثیف و نحیف و ضعیف کیون نہ ہو عظیم و محترم و مکرم ہوتا ہے حتیٰ کہ حیوان وحشی و مفترس سب جب انسان کو دیکھتا ہے تو اس کا ایک قسم کا احتشام کرتا ہے اور ڈرتا ہے اگرچہ حیوان کتنا ہی قوی اور تند کیون نہ ہو ۔

اسی طرح رعاۃ و حکام وقت جب کسی کو اپنی میں سے بلحاظ فضل و عقل زیادہ پاتے ہیں تو اس کی بطریق و رغبت مطیع و منقاد ہو جاتے ہیں پس علما اگر کوئی اون کی معاندت نہ کرے تو بالطبع اون لوگوں پر رو سا ہو جائیں جو اون سے از روئے علم کم و گھٹیل ہیں ۔ راسخو سے اکثر جاہل ہمیشہ علما و فضلا کے محاسن و معاند رہتے ہیں ۔ علم سیر کے جانشین والو نیز واضح ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے معاند جو آپ کے قتل کے درپے تھے جب کبھی سامنے آتے تو آپ کے علم لدنی کا رعب اور جہل پر اس قدر غالب آتا کہ وہ اپنے ارادہ فاسد سے کامیاب نہ ہو سکتے اور مرعوب ہو جاتے اور مارے

ہیبت و ہیبت کے کما پنے لگتے اور ہتیار گر پڑتے۔
 سفیر کمرے و حضرت عمر کا تقشہ بہر و معروف ہے کہ آپ کو باہمہ ساد
 و خاکساری و افتادگی دیکھ کر کما پنے لگا اور بے اختیار کہنے لگا کہ ۵
 ہیبت این مرد جدا جب و حق غیبت و ہیبت حق است این از خلق نیست
 (۶) بلاشبہ ہر ایک ادنیٰ و اعلیٰ جانتا ہے کہ انسان سایر حیوان سے
 افضل ہے و اسکی فضیلت بوجہ صولت و قوت کے نہیں ہے کیونکہ بہت سے
 حیوانات اس صفت میں او سکے مساوی بلکہ اوس سے کہیں فائق ہیں پس
 بالضرور یہ فضیلت کسی حریت و نوزائیت و لطیفہ ربانی کی جہت سے ہر حیوان
 سے مخصوص ہے جسکی وجہ سے وہ ادراک و اطلاع حقائق اشیا پر قادر ہے
 (۷) جاہل گویا سخت تاریکی و اندھیری میں ہے جو کسی شے کو ہرگز دیکھ نہیں
 سکتا اور عالم کی پر از و پہنچ و رہنمائی اقطار سماوات و ملکوت و جبروت تک
 ہوتی ہے وہ موجود و معدوم و واجب و ممکن و محال کے حقائق کی عالم
 معقول میں سیر کرتا ہے اور ان کے تقسیم کو ملاحظہ کرتا ہے کہ جو ہر و عرض
 و بسیط و مرکب ہر اوزان کے انواع و الفواعل و اجزاء و اجزاء الار
 اور اوس جز کو جو مشترک ہر اوزان و جو ممتاز ہے غیر سے اور ہر ایک کا
 اثر اور اس کے موثر و معلول و علت و لازم و ملزوم و کلیت و جزئیت و
 واحد و کثیر و غیرہ امور کو دریافت کرتا و دیکھتا ہے جس سے اوس کی
 عقل بمنزلہ ایک کتاب کے ہو جاتی ہے جس میں کل تفصیل و اقسام درج ہوں
 پس کونسی سعادت و درجہ اس مرتبہ و حالت سے فائق و برتر
 ہو سکتی ہے۔ جب کسی آدمی کو یہ مرتبہ حاصل ہوتا ہے تو دوسرے
 جاہل اوس سے سیکہ کر عالم بننے میں پس ایسے شخص کا نفس ناظرہ عالم

ارواح میں مثل آفتاب عالمات کے ہوتا ہے کہ دوسرے نفوس کی حیات ابد سے
و تنویر علمی کا واسطہ بنجاتا ہے کیونکہ یہ کامل و مکمل ہونے کی وجہ سے خلق و خالق
کے درمیان واسطہ ہو جاتا ہے اس لئے حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ یُنزل الملائکۃ
بالروح من امر ربہ (مفسرون نے اس روح کی تفسیر علم و قرآن کے ساتھ
کی ہے۔ جس طرح بدن بلا روح مردہ ہے اسی طرح روح بدوان علم سیت ہے
چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ (وکن لک اوحینا الیک روحاً من امرنا
اور اسی طرح وحی کی ہم نے طرف تیرے روح کو اپنی امر سے

پس علم روح الروح و نور النور و لب اللب ہے اس سعادت کی خاصیت یہ ہے
کہ وہ باقی غیر فانی ہوتی ہے کیونکہ تصورات کلیہ میں زوال و انتقال کو دخل نہیں
ہوتا اکمال جب یہ سعادت درجہ نہایت و غایت جلالت میں ہے اور ابد الابد
باقی رہتی ہے تو اکمل و اشرف و اعز سعادت دینی و دنیوی ہوئی۔

(۸) بعثت انبیاء صرف خلق کو حق کی طرف دعوت کرنے کے لئے ہوتی ہے
چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے (ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ و الموعظۃ
بلا تو طرف راہ اپنی رب کی ساتھ حکمت اور

محسنہ۔ قل ہذہ سبیلی ادعوا الی اللہ علی بصیرۃ انا و من
نصیحت حسنہ کہ کہ تو یہ کہ راستہ میرا بلا تا ہوں میں طرف اشر کے پیچ اس
(تبیین) اور یہ اس موقوف بہ حکمت و علم و بصیرت و فکر ہے اور دعوت
حال کے کہ ہوں میں اور میرے تابعین بصیرت پر۔

بدون تعلیم و تعلیم کے پورے نہیں ہو سکتی۔ حضرت آدم علیہ السلام سے
چلو اور خاتم الانبیاء کے حالات تک دیکھو اور ہمارے قوز کی تصدیق کرو
ابو البشر کا سجدہ خلائق و خلیفہ ہونا و میرکت و دولت علم خدات اجتبا پانا

سب کو معلوم ہے۔ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھو کہ کس طرح اولاً طلب علم میں مشغول ہوئے پہلے جب اسات ہوئی تو کوکب سے قمر کی طرف قمر سے شمس کی طرف اپنی فکر میں انتقال کرتے گئے یہاں تک کہ بالبرہان شرک سے اعراض کیا اور مقصود کو پایا اور کہا کہ (اِنِّیْ وَجِہْتُ وَجِہِیْ لِلذِّنِّیِّ) تحقیق میں پیہرا ہے موندہ اپنا واسطہ
فَعَمَّا السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ)۔ اس لیے خدای تعالیٰ نے اس کی تعریف
اوس فائات کے کہ جس نے پیدا کیا ہے آسمانوں اور زمین کو۔

کی و تشریف رفع درجات عطا فرما کے (وَمَلِکَ مُجْتَنَّا آتِنَا مَا اَبْرَہِیْمَ) اور یہ حجت پر تباری دی ہے جیسے

عَلٰی قَوْمٍ رَفَعُ دَرَجَاتٍ مِّنْ فَتَاۗءٍ) جب حضرت ابراہیم علیہ السلام مبدئ
ابراہیم کو واسطہ غلبہ کے اور قوم ادس کو کے بلند کرتے ہیں ہم درجہ اولو گون کا کہ جانتے ہیں ہم۔
سے فارغ ہوئی تو معاد کی طرف رجوع کیئے اور کہے کہ (رَبِّ اَرْسِلْنِیْ)
ای رب دکھا تو مجھ کو

کَيْفَ تُخْرِی الْمَوْتٰی) جب تعلم سے فارغ ہوئے تو تعلیم کی طرف متوجہ ہوئے
کس طرح زندہ کرنا ہو تو مرد کو۔

ابھی انہی پر یہ محبت کی کہ (لَمْ تَعْبُدُوْا مَا لَا یَسْمَعُ وَّ لَا یُبْصِرُ) اور کہی اپنی قوم کو
کیون عبادت کرتے ہو تم اس چیز کی بستی ہو اور نہ دیکھتے ہو۔

کہا کہ (مَا مَلِكٌ وَّ لَا نَاصِرٌ لِّیْ اَنْتُمْ لَهَا مَا کُفُّوْنَ) کہی انہی وقت کے

کیا صورتیں میں کہجکے لئے بیٹھے ہو تم۔

بادشاہ سے فرمایا (کَمْ تَرَا إِلَى الذِّمْنِ حَاجَ اِبْرَاهِيمَ فِي زُرِّيَةِ) پر صالح و

کیا نہیں دیکھتا تو طرف اس شخص کے جو کہ حجت لایا ابراہیم سے بہ نسبت تراویک

ہو و شیب کو دیکھو کہ وہ ابتداء و انتہاء اپنے اوایل و ادواجر زمانہ میں کس طرح

تعلیم و تعلیم میں مصروف و مشغول تھے اور دلائل میں نظر و فکر کرنے سے ارشاد

خلق کیا کرتے تھے۔

اسی طرح حضرت موسیٰ کا حال ہے کہ وہ فرعون اور اسکی لشکر کے ساتھ بوجہ

دلائل میں آئے تھے اور تعلیم راہ دین و نجات کرتے تھے۔

ہمارے حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مالک و دیکھو کہ خدایتا لے

جایا آپ پر اپنی منت کا اظہار علم ہے جو فرماتا ہے کہ کہیں کہتا ہے کہ وَ وَجَدَكَ

صَلَاً قَبْدِي وَ وَجَدَكَ عَالِماً فَاعْنِي۔ اتنا علم کو اتنا مال پر مقدم کیا

اوس نے تجھے کراہ پس ہایت دی اور پایا تجھے فقیر پس غنی کر دیا۔

کہیں ارشاد فرماتا ہے کہ (مَا كُنْتَ تَدْرِي مَا الْكِتَابُ الْاِيْمَانِ)

تو نہیں جانتا تھا کہ کتاب کیا ہے اور نہ جانتا تھا ایمان کو۔

اور کہیں فرماتا ہے کہ (مَا كُنْتَ تَعْلَمُ اَنْتَ

وَلَا قَوْمُكَ مِنْ قَبْلِ) پہلے پہل جو آپ پر وحی اتری تو یہی کہ (اَفَرَأَيْتُمْ رِبَكُمُ

اے لوگو پہلے اور نہ قوم تیرے سے پہلے تو سنا تہنم رب اپنی کہ

پہر کا (وَعَلَيْكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ) حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمیشہ ہی وحی ملے کہ

اور مہلک اور مہلک ہے ہر چیز کہ نہیں جانتا تھا

رَبَّنَا اِنَّا الْاَشْيَاءُ كَمَا هِيَ)۔ رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا۔

ای پروردگار ہمارے دکھلا ہمیں اشیا کو جیسے کہ ہیں۔ ای پروردگار میرے زیادہ تو مجھ علم (۹) خدا تعالیٰ نے علم کو اپنی کتاب میں جا بجا اسماء شریفہ سے تعبیر فرمایا ہے جس سے اوس کا شرف و فضل ثابت ہوتا ہے کہیں جیاتے تعبیر کی ہے۔
اَوْ مِنْ كَانْ مَكِيَّتًا فَاَحْيَيْنَاهُ۔ کہیں روح سے فاوَحَيْنَا اِلَيْكَ وَاَمْرًا
یادہ کہ وہ پس زندہ کیا جنھ او سکوپس دجی کی بننے طرف تیرے رد ملو اپنی سے۔

کہیں نور سے (اَلَمْ نُنْوِرَ السَّمَوَاتِ وَالْاَرْضِ)

اللہ نور ہے آسمانوں اور زمین کا۔

(۱۰) خدا تعالیٰ نے مفت طاووتین بیان فرمایا کہ (اِنَّ اِلٰهًا صَفَّاهُ عَلَيْكُمْ وَاَزَادَهُ تَحْقِيقًا اَلَمْ تَقَالُ) نے پسند کیا ہے او سکوپس

بِنَسْطَةٍ فِی الْعِلْمِ وَاَنْجَنِم۔ علم کو جسم پر مقدم کیا۔ اس میں کچھ شبہ نہیں کہ
تمہارے اور زیادہ کی ہے او سکوپس فراخی علم اور جسم میں۔

مقصود تمامی نعمتوں سے سعادت دہنی ہے اور سعادت بدنی سعادت مالی و سائر شرف
و اغراض سعادت علمی سعادت جسمی پر مقدم و راجع ہو تو سعادت تالیہ پر بطریق اولیٰ
راجع ہوگی۔

(۱۱) حضرت یوسف علیہ السلام دعا فرمائی کہ (اَجْعَلْنِي عَلَى خَزَائِنِ الْاَرْضِ اَمْنِي)

کہ تو مجھے زمین کے خزانوں پر ایسی امانی عطا فرما

حَفِظٌ عَلِيمٌ) اپنے۔ اِنِّیْ حَفِیْبٌ تَسْبِیْحٌ فَصَحِّحْ۔ وغیرہ نہیں فرمایا

حفاظت کرینا لاہون اور زیادہ جاسنے والا ہون اور زیادہ جاسنے والا ہون۔

اسی معلوم ہوا کہ علم صفات کمالیہ پر مقدم ہے۔
 (۱۲) خدا تعالیٰ نے عذابِ جہنم کو عذابِ نار پر مقدم فرمایا ہر کلاً انہم عن ربہم لومین
 خبر و تحقیق وہ آجکلہ دن اپنی رب سے

لحجۃ یومئذ انہم لیسالوا الحجۃ
 محبوب میں ہر تحقیق وہ دوزخ میں جاؤ گئے۔

(۱۳) علمائے کہاں کہ علوم مفصلہ امور مندرجہ ذیل کے لئے ضروری و لازمی ہیں علم تو
 آدمیوں کے لئے۔ علم سرور شیطان کے لئے۔ علم معاشرت اخوان کے لئے علم شریعت
 ارکان کیلئے۔ علم نجوم ازمانہ کے لئے۔ علم مبارزہ فرسانہ کے لئے۔ علم سیاست
 سلطانی کے لئے۔ علم رویا بیان کے لئے علم فراست برمانہ کے لئے۔ علم طب انکری کے لئے۔ علم حقیقت
 کے لئے۔

(۱۴) خدا تعالیٰ نے آیت۔ و انزل من السماء ماءً میں علم کو پانی سے تشبیہ
 اور نازل کیا اوس نے آسمان سے پانی۔

دینی یعنی جیسو پانی کے چار قسم ہیں۔ مار مطر۔ مار بیل۔ مار قفا۔ مار صین۔ علم کی چار قسم ہیں
 (علم توحید) مار صین کی مانند ہے جیسے کہ اوس کی تحریک پانی مکر ہوتا ہے اسی میں اتحد کی کیفیت کی طلب ہے
 کفر ہو جاتا ہے لہذا جیسے وہ جائز نہیں دینا ہی ہے جائز و روا نہیں (علم فقہ) استنباط کرنا ہوتا ہے جیسے
 کہ رفاۃ کو حضور و فرزند ہوتا ہے۔ (علم زہد) مار مطر کی مانند ہے کہ صاع نازل ہوتا ہے اور ہوا اخبار سے مکر
 ہو جاتا ہے (علم دین) مانند مار بیل کے ہے کہ سر سبز کہتی و زمین کو ویران اور خلق کو ہلاک کر دیتا ہے۔
 ملک۔ (۱) جہل سے ادا سعیت کی امیدیں ہوتے ہیں خلاف علیک اوس کے توقع ہے حضرت آدم علیہ السلام
 فی علمہ کی وجہ استغفار فرمایا اور تعمیل و منظور ہو۔ اور شیطان بوجہ جہل کھایت میں وہی اپنے
 (۲) ملک کا کہ علیہ السلام و مغربی کہ اپنی تین کو روزیہ یا تیر کے فراست قابل اعتماد و اعتبار ہو جس کی
 علیہ السلام ایک شخص کے نشانہ کی جو نہایت ابر و نزل کا ہیں حضرت یوسف نے فرمایا کہ ایسے شخص

یہ علم و حکمت کا علم ہے جو علم و حکمت کا علم ہے

یہ علم و حکمت کا علم ہے

اپنے علم و قیاس کی وجہ سے آپ کو زلیخا کی تہمت سے بچا یا تھا عینے اوسنے یہ قیاس کیا تھا کہ اپنی قیاس اگر پیچھے سے پہٹی ہو تو آپ تہمت سے بری ہیں اور اگر آگے سے تو آپ مجرم و ملزم ہیں۔ پس یہ سمجھنے کی بات ہے کہ اوس شخص کے ایک ادنیٰ سے تہمت کے رفع و دفع میں قیاس و علم کو دخل دینے سے اس قدر رعایت کا مستحق ہوا تو جو علما کے اعدا کے تہمتوں کو جو دین متین پر کرتے ہیں رفع کرنے میں اپنے قیاس و علم کو کام میں لاتے ہیں وہ کیا کچھ مناسب و مراتب کے مستحق ہوں گے اور کس قدر ان کی قدر و منزلت نہ ہوگی۔

حکما کا قول ہے کہ قلب مریدہ ہے اوسکی زندگی علم سے ہے اور علم کی زندگی طلب سے ہے اور طلب ضعیف ہے اوسکی قوت مدارت سے ہوتی ہے اور مدارت کا اظہار و اشتہار مناظرہ سے ہوتا ہے اور مناظرہ غنیمت ہے جب تک کہ عمل نہ ہو اور جب علم و عمل دونوں باہم ملین تو رحمت کا ابدی فرشتہ پیدا ہوتا ہے جس سے مغفرت ہوتی ہے۔

نہ کہ اس علم کے صلہ میں کہ وہ جانتے تھے کہ سلیمان علیہ السلام کا لشکر اوسکی قوم کو بایں مال کر دیا اپنی قوم کی سرداری ملی تھی تو جو حقایق اشیا کو مانتے ہوں وہ مستحق سرداری و سرور دین و دنیا کیوں نہ ہوں۔

مگر انجیل العین و ناپاک ہے مگر جب تعلیم پاتا ہے اور شکار پر کڑنا سیکھ جاتا ہے تو اس کا شکار پاک سمجھا جاتا ہے جب کلب معلم کا شکار بوجہ تعلیم نجاست عینی سے پاک ہو جائے تو آدمی جو اشرف مخلوقات ہے علم کی وجہ سے کیونکر پاک و فائق از ملائکہ خاک و افلاک نہ ہو۔ صاحبو اگر ان دلائل عقلیہ و نقلیہ و تمثیل و نظائر کے بعد بھی کسی پر فضیلت و شرف و فرضیت علم ثابت نہ ہو تو ممکن نہیں کہ کوئی بات ایسی کو دیکھو سمجھائی جائے یا کوئی امر اس کے سمجھنے میں آئے۔

مفعول بالہ من الخباوۃ والخواۃ ونسئل اللہ العالیٰ فی البدایۃ والانیات

باب سوم

در بیان اعتراضات مخالفین و اجوبہ آن

چونکہ فن مناظرہ میں صرف اپنے ہی دعوے پر دلیل کا لانا ثبوت دعوے کے لئے کافی نہیں ہوتا جب تک کہ مخالف کی جرح و معارضہ کی تردید کیجھاؤ کہ لہذا یہاں مناسب معلوم ہوا کہ جو اعتراضات کہ مخالفین نے طریقہ تعلیم جبری پر کئے ہیں یا کر سکتے ہیں اون کو بھی ذکر کر کے تردید کر دی جاوے تا ہمارے دعوے کے ثبوت و قبول کرنے میں کسیکو محل تامل نہو اور جیسا کہ وہ بہ لال بہ لائل عقلی و نقلی ہو چکا ہے اسی طرح رنگ شبہات کیمیک و تشکیمیک سے پاک و صاف ہو جائے۔ اور ہمارا مدعا ہر طرح ثابت و متحقق ہو

اعتراض

(۱) گورنمنٹ ہند جو حکومت علا و شہنشاہ روسا ہے اس نے یہ طریقہ اپنی حکومت و مملکت میں رائج نہیں کیا حالانکہ وہ حکیم و رعایا پر زیادہ ترجیم ہے اور مزوج و مستقیم تعلیم اس صورت میں دلیبی رو سا جو تابع طریقہ حکمرانی گورنمنٹ میں کیونکر اوسکے خلاف اس طریقہ کو مزوج دلیکتے ہیں۔

جواب

اول تو ایسا اعتراض کوئی مدبر و منتظم و محقق و حکیم نہیں کر سکتا بلکہ صرف مقلد ہی

جو کور کورانہ تقلید کا عادی ہوتا ہے کر سکتا ہے فاعل مختار ترک و اختیار
 فعل میں خود اختیار رکھتا ہے بھیڑ یا وہسان چال نہیں چل سکتا بلکہ فی نفسہ
 محمود و مذموم نافع و ضار ہونے کا خیال کرتا ہے بانیہمہ ہم کہتے ہیں کہ گورنمنٹ
 کے بہت سے امور ہمارے لئے قابل تقلید و پیروی نہیں ہیں وہ تجنیز جوش
 میں بہت کچھ صرفہ کرتی ہے ہمارے لئے نقصان مایہ و فثامت ہمسایہ کا
 موجب ہے وہ زمیندارانہ اصول کو مفید نہیں خیال کرتی یہاں بالکل اوسکے
 برعکس ہے وہ یورپ و ہند کی رعایا و قانون میں فرق و امتیاز بضرورت
 و حاجت کرتی ہے ہنگو اپنی رعایا میں اسکی ضرورت و حاجت نہیں سمجھتا
 قبیل صد ہا مسائل انتظامیہ ہیں جنہیں ہنگو اوسکی تقلید نہ صرف مضر ہے
 بلکہ اوسکے برعکس طریقہ انتظام اختیار کرنے کی ضرورت و حاجت ہے کیونکہ
 ریاست و دولت کے تغائر و مخالف اصول حکمرانی نے بہت سے امتیازات
 قومی و دولتی و ملی پیدا کر دیئے ہیں اور اوسکی پابندی و مراعات پر ہنگو مجبور
 کر دیا ہے دیسی ریاستوں و برٹش امپیر کے اصول حکمرانی ہرگز متحد و یکساں
 نہیں ہے نہ ایک دوسرے کے اپنی حدود حکمرانی میں مقلد ہونا کسی اصول
 حقوق ملی (انٹرنیشنل لا) یا معاہدہ دولتی (ٹریٹی) کی رو سے واجب
 و لازم ہے بلکہ میری رائے میں نہ ایسا ہونا چاہئے نہ یہ امر فرین مصلحت
 ہے۔ اس سے قطع نظر یہ دعویٰ کہ برٹش گورنمنٹ نے مطلقاً اس طریقہ کو
 اختیار نہیں کیا بالکل غلط ہے ہنگو بلحاظ ہمارے سناخ کے اوسکے اولیٰ
 اصول و قوانین ملکی و حکمرانی کی تقلید و پیروی کرنی چاہئے جو اسنے اپنی
 ولایت و مہقوم رعیت کے حق میں نافذ و رائج کئے ہیں نہ کہ غیر ملک ملت
 کی رعایا کے بارے میں جو ہر طرح کا تغائر و مخالفت مراہم قومی و رسمی و مذہبی

دملکی و خیالی و طبیعت رکھتے ہیں۔ برٹش گورنمنٹ نے گریٹ برٹن کے ۱۲ صوبوں
 میں یہی طریقہ رائج کیا ہے۔ انگلند ایرلینڈ اسکاتلینڈ و یلز میں عموماً یہی طریقہ رائج
 ہے۔ برٹش گورنمنٹ ہند بیچاری معذور ہے کہ رعایا سے ہند کو بوجہ مخالف
 مذہبی و برہمن اندازی علما سے مذہبی جانیں دے بھروسہ و اطمینان نہیں ہے جو
 ہماری رعیت کو ہماری سرکار پر ہے ہماری رعیت کہیں یہ نہیں خیال
 کرتی کہ تعلیم سے ہماری اولاد کو نصرانی یا مسلمان بنانے کا سرکار کا منشا ہے
 بلکہ وہ جانتی ہے کہ جو کچھ ہمارے لئے سرکار کی جانب سے کیا جاتا ہے وہ عین
 ہماری بہتری و بہروزی و بہبود و سود کے لئے ہے اور محض خیر خواہانہ و سرپرستانہ
 رافت و معیت ظل اللہی ہے۔ یہاں رعایا و ریاست میں وہ مخالف تباہی
 اور وہ اندیشہ و خطرہ دہلے اطمینان و بدگمانیاں جو وہاں ہیں ہرگز نہیں
 ہیں اس ہمارے دعوے کے ثبوت پر وہ عرائض کافی و وافی ہیں جو بجانب
 اطفال حاضریہ مدرسہ و جاگیرداران و سجادگان و مجلس جاگیرداران اب
 وقار الامہ ابہا و رنبدگان فی حضور پر نور کی خدمت قبض گنجور میں گذرے
 ہیں جنکو ہم نے تمید میں بجنسہ نقل کر دیا ہے اور میں صاف صاف و بے ثنا
 و التجاسہوں نے اس طریقہ کے تاسیس کی درخواست کی ہے اور اپنی
 نہایت رضامندی و خوشدلی کا اظہار کیا ہے۔

بانیہمہ مخاطرات و عواقب و عوارض برٹش گورنمنٹ کے مدبرین و منتظمین نے
 اس طرف توجہ کی ہے اور رعایا نے سرکار کو اس طرف متوجہ کرایا ہے
 چنانچہ سرچرچ ٹیٹل نے اپنی کتاب (اور ٹیٹل اکس پیرسنز) میں صاف
 صاف لکھا ہے کہ انتظام ہند کے لئے پریمری ایڈوکیٹیشن امر ضروری
 و لازمی ہے اور چونکہ عوام ادھر متوجہ نہیں ہوتے لہذا تعلیم بالسیب

کرنے پر مجبوری ہے۔

سستی دہر ماساج نے گورنمنٹ ہند کے نزدیک ایک بہت ہی مطول و مفصل و مدلل رائے اشاعت طریقہ تسلیم جبری کے بارے میں پیش کی ہے جس محمودیل پر آجکل بحث ہو رہی ہے۔

ویسے روسا میں سے ہمارا جہ کا ٹکواڑ نے اس طرف توجہ کی ہے اور بھجور پر بحث و منظوری ہے یہ

سرکار جنگ اول نے ۱۹ سال قبل تسلیم جبری معاہدہ دن کے بارے میں ایک گشتی جاری کر دی تھی جس کا عملدرآمد بوجہ عدم رغبت یا غفلت عمدہ داران اب تک نہیں ہوا۔

خود برٹش گورنمنٹ نے تمام امرا اور وساک کی تعلیم کو اگر قانوناً نہیں تو رسماً کمپلری کر دیا ہے بلکہ پنجاب میں چیف کالج راجپوتانہ میں راج کمار کالج اور لکھنؤ میں کننگ کالج اور کلکتہ و مدراس وغیرہ میں اسی طرح کالجین مقرر کر دی ہیں جہاں راجہ پر جہامرافہ کر تعلیم پاتے ہیں۔

ان سب امور سے واضح ہے کہ یہ قاعدہ کچھ خلاف داب وایتن سلطنت برطانیہ نہیں ہے بلکہ خود ان کے منتظمین درعایا کا متفق علیہا اور خود گورنمنٹ کا معمول بہا مسئلہ ہے اور اسکو ضروریات سے خیال کرتے ہیں

یہ مسئلہ ہو چکا اور تمام ریاست کا ٹکواڑ میں تعلیم جبری کر دینے چاہیے اسکا قاعدہ حسب ذیل ہے کہ لڑکے ۷ سے ۱۴ سال تک اور لڑکیاں ۷ سے ۱۰ سال بالجویت تسلیم و بجا دینگی در صورت مختلف تین مرتبہ دو دو آنہ اور چوتھی مرتبہ دو روپیہ جرمانہ ہوگا۔ اور یہ جرمانہ جاتا ہوا و منقولہ سے وصول کیا جائے گا۔

غیر حاضر کی مدت جہرمانہ ہوگا دس سے پندرہ دن تک کی ہے۔ غلط

اور یورپ میں تو قانون کا شلح و راجح ہے اور ہماری سرکاری سرکار میں خود عہدہ
مختار الملک اول سے یہ قاعدہ موجود ہے اور یہاں کچھ دقتیں مخالفتیں
بھی نام و نشان کو نہیں جو برٹش گورنمنٹ کے مد نظر ہیں بلکہ ہماری رعایا اس
مناسبت خوش و رضامند اور اس کے بدل خواہاں ہیں اس لئے ہماری سرکار
کو جو ہر طرح اپنی رعایا کی بہبودی و بہروزی کے انتظامات کا بالکل اختیار
واقف ہے برٹش گورنمنٹ کے طریقہ تعلیم ہند پر نظر کرنے اور اس کی پالیسی
کی تقلید کرنے کی ضرورت نہیں ہے اور جب کہ خود اس کا تعامل و پالیسی
اس کی مقتضی ہو تو پھر کیا کہنا کوئی عمل تامل ہی نہیں باقی رہا۔

سرکار برطانیہ تسلیم کی اس قدر مربی اور اوس میں سامعی ہے اور اتنی قید لگا کہ جس کا
حد و پایاں نہیں اگر ہماری ریاست مثل۔ میسور۔ ٹرانکور۔ اندور۔ بڑوہ۔ کے تعلیم
میں ترقی کرے تو سرکار ہند کی اسی طرح مورد مراعہ خسروانہ و اغوازش ہانہ
و مستوجب صفت و ثنا ہو جیسے کہ وہ ریاستیں ہوتی ہیں اور سرکار کو وہ دقتیں
پیش نہ ہوں جو آج تا تجربہ کار و ناخواندہ اند و عمدہ دارون کی وجہ سے بد نظمی
و بے اطمینانی پھیلی ہوئی ہے جسکی شکایت خود سرکار برطانیہ اور تمام غلامین
دنیا و خود سرکار و رقبہ ماکو ہے اور جس کا اعتراف خود سرکاری جوائے و احکام میں
کیا گیا ہے۔

اعترض

اس قاعدے کے اجراء سے عام رعایا اور تمام برائیاں میں شور و غل و ناراضگی
پھیلے گی جو مخالف وقت و اغواض گورنمنٹ ہے۔

جواب

یہ اتمام بالکل لا اصل و غلط محض ہے اور خلافت واقع اول تو ہماری رعایا سرکار
 سے ایسی بدگمان و خائف و اندیشہ ناک نہیں ہے بلکہ اوس پر پور اپو یا بھر دسہ
 و اطہیان رکھتی ہے صدیوں کے رسم و رواج نے اس امر کو اوسکی طبیعت
 خلقت میں داخل کر دیا ہے کہ پادشاہ کو اپنا پورا خیر خواہ و مالک و مربی
 سمجھے اور اپنے خانگی امور شادی بیاہ نکاح کے اوسکی رائے و صلاح و مشورہ
 پر مغض رکھے و اسکے خلافت منشا کوئی کام نہونے پاوے بہر تن اطاعت
 و فرمانبرداری و انقیاد و تابعداری کو اپنا رویہ و سبیتہ گردانے اسکے خلافت کو
 گناہ کبیرہ سمجھتے ہیں قطع نظر اس عام و تیرد کے جو رسم و رواج کے لحاظ سے عوام
 تمام ملک میں یکساں پھیلا ہوا ہے اس خاص مقدمہ میں بھی تجربہ معلوم ہو چکا
 ہے اور اوسکی تحریری شہادت سرکار میں گذر چکی ہے اور مکرر مجرب ہو گیا
 ہے پس یہ قیاس مع الفارق یا تو محض ناواقفیت احوال ملکی پر مبنی ہے یا
 خود غرضی و فسادینت و طوہیت پر بسنے کہ اصلیت و واقعیت و تجربہ و مشاہدہ
 و شہادت کے بالکل برخلاف و مخالف ہے چنانچہ نواب وقار الملک بہادر
 سولوی مشتاق حسین صاحب نے بھی جو ایک نہایت واقع کار و عالم دوست
 شخص تھے اپنے ذاتی سالک کے تجربہ کی رو سے اپنی تحریر میں صاف صاف
 سرکار پر ظاہر کر چکے ہیں ”کہ معاشدہ روں کی تسلیم بالجبر کرنے کی ضرورت
 ہے اور یہ بلا اکراہ باتسائی ممکن ہے“ چنانچہ مدرسہ سرودان میں راجہ
 صاحب انانگدی سے لیکر ماجگان شہر پور و بکسکمان و جاگیر داران و سجادگان
 ستم تک مکر مطلب ہو کر کہیں سر تابی و شکایت نہیں کی و برا نہیں مانا ہاں البتہ
 بعض احیان وہ بھی صوبہ دار صاحب حال کے زمانہ میں امداد بارود دینے کے
 تو ہرے جو ایک عمر لی بات میں جسکے دعوے کے لئے مجلس انتظامی نے سرکار

سے اس قاعدہ کے اجرا کی درخواست کی اور خود اطفال حاضر و ہر سہ نے اسکی درخواست دی جس سے عام رضا مندی و خوشی و پسندیدگی ثابت نظر آئی ہو چکی ہے۔

اعراض

ابتک اسکا وقت و موقع نہیں آیا یہ بل از وقت ہے لہذا وقت کا انتظار کرنا چاہیے۔

جواب

یہ ایک عام بے معنی و مہمل قول ہے جو ہر ایک مفید کام کے روکنے کے لئے زبانزد عوام کا لالہ عام بل ہم اضل طریقاً ہوا کرتا ہے جسکے معنی سے خود قائلین باوجود وجد و جہد و اکت و آگاہ نہیں ہوتے اور ان سے اگر اسکا مطلب پوچھا جائے تو نہیں بتا سکتے۔ کسی قومی و ملکی و ملی مصلح و مفید امر کے لئے کوئی وقت شرع خدا یا قانون خلق و رعایا سے معین و مقرر نہیں ہوا ہے جو کہا جاتا ہے کہ وقت و موقع نہیں ہے جس بات کی جہان جب ضرورت داعی ہوا اور کوئی مانع و مزاحم و معارض و ہارج نہ تو وہی اسکا موقع و وقت ہے، وہی وقت اسکا مقرر ضرور ہے۔ کیا ارتقاء جہل و اشاعت علم کے لئے کوئی وقت و موقع من عند اللہ و عند الناس کہیں مقرر ہے کیا اسکی سعی و کوشش قبل از وقت کہلائی جاسکتی ہے۔ جہان اور جب تک کسی قوم و ملک میں علم کی اشاعت و جہل کا ازالہ نہ ہو بلکہ جمالیات عام ہو تو شہر ما و قانونا اسکا رفع اور اسکی تاسیس ضرورت ملکی و قومی و وقت و زمانی سے ہے یہ بات ایسی ہے کہ کوئی کہے کہ ابام و بامین صفائی و نظافت و دوسرے انتظامات و علامات کی ضرورت نہیں ہے بلکہ

از وقت ہے۔ جل کین و با سے زیادہ تریب و ترک و عام مرض ہے پس جو شخص اس کے علاج کی راے دے او سکواس بے معنی قول سے باز رکھنا سواے جل و جنون کے اور کیا متصور ہو سکتا ہے۔ میرے پاس اسکا علاج بھی سواے تعلیم جبری کے اور کچھ نہیں تا ایسے عام مغالطوں میں قوم نہ پھنسے اور ایسے مٹوہات سے دھوکہ نہ کھائے۔

اعتراض

کوئی شخص جبر و اکراہ سے نہ تعلیم دے سکتا ہے نہ تعلیم پاسکتا ہے۔ طبائع انسانی قہا مدجیری سے منفرجہ و متفرجہ ہو جاتی ہیں لہذا قوانین حکومت جبری نہونے چاہئیں خصوصاً تعلیم تو صرف تخریصی و تشویقی ذرائع سے حاصل ہو سکتی ہے نہ جبری طریقہ سے جبر و اکراہ خلاف حکمت و مقضا۔ طبیعت اس مفید نتیجہ نکالے گی

جواب

مسترض حکیمانہ الفاظ میں اپنی قوم و ملت و ملک کا دشمن ہے اور اول کو انہی اس سخط سے گراہ و برباد و بقاء کرنا چاہتا ہے اور شکر میں زبردینا ہے جیسا کہ ہو ہی غور کے بعد ہر ایک شخص پر یہ بات ظاہر ہو سکتی ہے۔

اولاً یہ کہ ہم جو جبر کرتے ہیں وہ اولیاء اطفال پر کرتے ہیں نہ اطفال پر دستانوں اور مدارس میں اطفال کے ساتھ وہی ملائم و تخریصی و تشویقی طریقے برتنے جاتے ہیں کہ اطفال کو دل بستگی ہو جائے اور شوق و ذوق تعلیم و تہذیب و ترقی ہو جائے تعلیم جبری میں اولیاء اطفال پر جبر و اکراہ و قید و حرمان ہو جائے نہ اطفال پر اطفال کے ساتھ تو نہایت شفقت و مہربانی برتی جاتی ہے

سوائے حاضری مدرسہ کے کسی امر پر جبر نہیں کیا جاتا بلکہ دلہلہاؤں کھیل و تماشے و بازی میں مہین و مضر ہوتی ہیں جس سے طبیعت پر جبر و بارنگز رہے۔

ثانیاً یہ کہ یہ شخص نہیں جانتا کہ جبر و اکراہ ابتدائی حالت و سن میں اور ابتدائی تعلیم میں ہوتا ہے نہ بعد اسکے جب نفع و ضرر کا تمیز خود اطفال کو ہو جائے تو پھر نہ ضرورت جبر و اکراہ باقی رہتی ہے کیا جاتا ہے اور جہاں کہیں جبری طریقہ رائج ہے وہ صرف محدود ہے ابتدائی سن تعلیم تک نہ اعلیٰ تعلیم کیلئے پھر تو وہ اپنی ضرورت و شوق کے لحاظ سے کوئی راہ و طریقہ خود اختیار کر لیتا ہے۔ ابتدائی حالت بے تمیزی و عدم آگاہی و نفع و نقصان میں جبر و اکراہ سے باز رکھنا ایسا ہی ہے کہ اطفال کو اگر وہ بڑے افعال کریں تو کرنے دیں اور اگر وہ سمیات کا استعمال کریں و ضرر جانی و جسمی میں مبتلا ہونا چاہیں تو اوں کو نہ روکیں اور بیماری کی حالت میں اگر دوا استعمال کرنا چاہیں تو جبراً دوا نہ پلائیں کیونکہ آزادی مناسب و موافق طبایع ہے پابندی طبایع بشری کے خلاف ہے اور انکی حالت پر اوں کو چھوڑ دیا جائے حالانکہ یہ آخر نہ بمقتضائے حکمت ہے نہ رافت نہ فریضہ انسانی و حقوق پر ہی کڑا سنجھ لو کون کو اس طرح مضرات و مہالک میں مطلق العنان چھوڑ دیا جائے۔

جب علاج و روک تھام کی ضرورت دوسرے امور و تربیت و پرورش میں ضروری مانی جائے تو پھر تسلیم میں جو تمام اوں کی زندگی میں کار آمد بلکہ اوں کو حیات ابدی بخشنے والی ہے کیون نہ جبر کیا جائے۔ جیسے جسمانی امراض میں بحالت علاج و حفاظت مضرات و مہالکات جبر و اکراہ ضروری ہے علاج جسمانی و روحانی دونوں کے مدار علیہ امر پر تو نہایت ضرور ہے کہ کسیکو اس سے انکار نہیں ہو سکتا۔ یہ اندن مشاہدہ کیا جاتا ہے کہ افسان کیا جاتا

ملک اپنی اولاد کو مضرات سے باز رکھنے میں زجر و جبر کے عادی ہوتے ہیں
پس یہ معترض اگر درحقیقت اسکا قائل ہے تو گو یا طبیعت حیوانیہ سے بھی
گذرا ہوا ہے اور ایسا شخص ہرگز قابل خطاب و جواب نہیں۔

اعراض

اس قاعدہ سے ملک میں ایک نیا جرم قائم کرنا اور نئی سزا تجویز کرنی ہے جو
سابق سے نہیں ہے۔

جواب

اگر نیا جرم پیدا ہوا اور سزا تجویز کی گئی تو کیا برائی ہے ضروریات ملکی
کے لحاظ سے ہر روز نئے قوانین مرتب و مجوز ہوتے رہتے ہیں اور جب قدر
حالت تمدنی انسانی میں ترقی ہوتی جاتی ہے اوسی قدر قانون کی تجدید
و ترقی و پیچیدگی و موثر گائی برہتی جاتی ہے یہ تو ملک و قوم کی شایستگی
کی دلیل ہے جہاں قوم اکثر جاہل ہو وہاں سرے سے قانون ہی نہیں
ہوتا جہاں جس قدر علم و تمیز بڑھتا جائے وہاں آئین و قوانین کی ترقی اور
افزونی ہوتی ہے یہی حال یہ کوئی انوکھی بات نہیں نہ کوئی مستلزم
خرابی ہے اور نہ کوئی ہد غا و نامناسب امر ہے نہ مستحیل بالذات و بالقرینہ
ضروری و لازمی ہے۔ علاوہ اسکے یہ قاعدہ اس ملک میں کچھ نیا نہیں
ہے بلکہ انیس سال قبل کا ہے جسکو مختار الملک نے راج و جاری کر دیا تھا پس
اب کوئی قاعدہ اس سے بڑا ایجاد نہیں کیا جاتا بلکہ اوسکی تفصیل و تفصیل و
مکمل کی جانی ہے تاکہ یکو اشتباہ باقی نہ رہے اور عمال و رعایا کو واجب

ولائی جاتی ہے کہ اوسکی پابندی میں تساہل و تغافل روا نہ رکھیں جیسا کہ
ابتک کیا گیا۔

اعمشراض

اس قاعدے سے حقوق والدین میں دست اندازی ہوتی ہے اور دولت
سلطنت کو اپنے تعلقات کا اس قدر وسیع کرنا نہ ضرور ہے نہ مناسب۔

جواب

اگر والدین اپنے حقوق کو ادا نہ کریں یا نہ کرنا چاہیں یا اوسکا سلیقہ نہ رکھیں
تو کیا دولت و سلطنت جسکی ساری رعایا عیال ہیں یا یوں کہو کہ مانباپ
کی بھی مربی و سرپرست و محافظ و پرورش کر نیوالی ہے کیا اوس کا
حق نہیں ہے کہ اس فریضہ کو پورا کرے و کرائے بیشک ہے اور یہ حق صرف
والدین کا ہی نہیں ہے بلکہ منجملہ حقوق مشترکہ گورنمنٹ و اولیاء اطفال ہے
یہ قاعدہ شرعی و عقلی ہے کہ دولت کو ولایت عامہ حاصل ہے اسیلئے وہ قوتی
من لا قوتی کہ ہوتی ہے یا در صورت خیانت و عدم ادائے حقوق ولایت
خاصہ اوسکو دخل دینے کا ہر طرح استحقاق شرعی و قانونی مسلم و مانا ہوا ہے
کیا معترض کی یہ خواہش ہے کہ اولیاء اطفال بوجہ جمالت اپنے فرائض کو پورا
نہ کریں اور اوس سے عمدہ ہدائون تو دولت کو غفلت اور جاہل اولیاء کی
تعلبد و پیروی ضرور ہے اور ضرر عامہ رعیت و مملکت کا کچھ تدارک و تلافی
مگر سے سبحان اللہ عجیب بات ہے و عجیب خیال و عجیب حال ہے میرے
نزدیک ان غلطیات کی اصلاح بھی تعلیم ہی پر موقوف ہے اگر لوگ تعلیم

پاجا دین اور اون کو علم حقوق آجا ویسے تو وہ کبھی اس قسم کا غلط و مجب
اعتراض مگرین پس تعلیم ہی سے اسکی اصلاح ہو سکتی ہے نہ کسی اور چیز سے۔

اعتراض

اس قاعدہ کے اجرا سے ملک زیر بار اخراجات کثیر ہو گا جسکی گنجائش خزانہ سرکاری
میں اور استطاعت عامہ رعایا میں نہیں ہے۔

جواب

اگر درحقیقت اسکی ضرورت مسلم ہے تو خزانہ زیر بار اخراجات ہو کرے جب سلطنت
کی فضول خواہشات میں ملک زیر بار ہوتا چلا جاتا ہے تو ایک ضروری و لازمی
امر کے لئے ہوا تو کیا مضائقہ جس طرح ایک مدبر سلطنت اخراجات ضروری سلطنت
کے لئے جب غیر معمولی اخراجات لاحق ہونے میں تو آمدنی و توفیر کے ذرائع
سوچتی و تجویز کرنی و گنجائش پیدا کرتی ہے اور ضرائب و وظائف سلطانیہ یعنی ٹیکس
لگاتی ہے اسی طرح کوئی جدید ٹیکس وغیرہ لگا کر اسکی تلافی کر سکتی ہے اسوقت
بہت سی تدابیر اس قسم کی ہیں کہ سرکار بلا زیر بار ہونے کے اسکے اخراجات کی
گنجائش نکال سکتی ہے بشرطیکہ سرکار توجہ کرے اور عقلاً و نظماً سے مدد و مشورہ
یہ جواب تو درصورت تسلیم ہے مگر ہم سرے سے اسکو مسلم ہی نہیں کہتے
کہ اس قاعدہ کی اجرائی سے سروسٹ کوئی زیر باری خزانہ کو یا رعایا کو تکلیف ہوگی
کیونکہ یہ قاعدہ ملک میں عواماراج نہیں کیا جاتا یعنی جہاں مدارس ہوں یا ہون
سب جاے پر ضروری نہیں کیا جاتا اور جہاں مدارس بھی ہوں وہاں پر بھی
بلا امتیاز توفیق و تفریح و حیات تمدنی سب پر واجب و لازم نہیں

گردانا جاتا سر دست تو صرف معاشداران سلطنت و دولت کی تعلیم جبری
 کیجاتی ہے اور یہی مسئلہ منظور و منظور غنا ہے پس بقاعدہ گرنٹ (امداد)
 خود معاشدار کچھ دین اور سب کا رہنما ہو سکے اور کرے اور ملک میں عام
 چندہ کر کے ایک مستند سرمایہ الگ بنادے اور ان کے لئے مجتمع کر دیا جائے اور
 اس کی دیہی منفعہ سے کام لیا جائے تو نہایت سہولت اور آسانی سے
 ایک مفید بنیاد قائم ہو جائیگی جس کا نتیجہ ملک کے معزز گروہ رہا یا کو ادنیٰ سچا میری
 اور اکثر معاشداروں کی بہتر رہے ہے کہ سیکڑہ بنیں پچیس روپیہ یکشت
 چندہ تمام معاشداروں سے لیکر کسی مسجد و ملک بن میں جمع کرایا جائے یا تعلیم
 دکانوں لیکر آباد کرائے جاوے اور ان کی آمدنی سے سب انتظام ہو اور سرکار
 بقاعدہ گرنٹ جتنی نفیس وغیرہ کی آمدنی معاشداروں سے ہوا اسے قدر امداد
 فرما دے یہ مضبوط و پائدار و مفید و عمدہ طریقہ اسکے اجرا و بقا کا ہے ورنہ چونکہ
 یہاں سب امور ٹھیک نہیں ہوتے ہیں اور اوپر سے مخالفت کا قوی اندیشہ ہے
 آئندہ ملنا دشوار ہے اور اگر پہلے بھی تو بہت سے موانع اور عوائق رو دینگے
 جسکی مقاومت و مقابلت بادیہ نشین بھولے بھالے اپنے نفع و ضرر سے ناواقف
 معاشداروں سے نہایت دشوار بلکہ محال ہے۔

اعمشاض

اس قاعدہ سے رعایا کی تعلیم یا منت سلطنت و حکومت سے باغی ہو کر مصدر
 شورش و فساد ہوگی اور اطاعت و انقیاد و حکام سے سرتابی کریگی اور حکام
 و عمدہ داران سے کٹاری کا ادب بجا نہ لائے گی اور ان کا رعب
 داب باقی نہ رکھے گی۔

جواب

یہ حبیب اشکال و انیاب اغوال اکثر دشمنان ملکی و خود غرض عمدہ دار و اندر
 جنگجو انسانی بہمدی و راستبازی و حریت آزادی و ملکی خیر خواہی و قومی
 بہمدی بالکل نہیں ہے بلکہ عمدہ و حکومت و سلطنت کو اپنی اغراض شہرانی
 و نفسانی و خواہش میوانی کے لئے بانٹتے اور اوس میں موقوف و منحصر رکھنا
 چاہتے اور امرا و وزراء سلطنت کے پولیٹیکل جلسوں میں یہ دکھاتے اور
 پیشا ہدی دشمن دوست ناخیر خواہ بنکر اُن کو ڈراتے ہیں مگر درحقیقت یہ
 نادان دوست جو ہر تر از دشمن دانا ہیں خود اپنے ذاتی خیر خواہ و دوست
 بھی نہیں ہیں اور ان کے تو درکنار ۔

ایک تعلیم یافتہ رعایا کبھی حکومت و دولت عادلہ کی دشمن ہو ہی نہیں سکتی نہ تعلیم
 یافتہ رعیت فتنہ و فساد کو دوست رکھ سکتی ہے محال عقلی و عادی ہے کہ
 ایسی مشایخہ رعیت سے ایسا ناشایستہ امر سرزد ہو۔ جتنے خرابی و فساد فتنے
 و نیا بین اب تک برپا ہوئے ہیں یا آئندہ ہوں گے وہ صرف رعایا و روسا کے
 جاہل و ناخودہ سے بے تمیز ہونے کی وجہ سے ہوئے ہیں اور ہو گئے اگر گورنمنٹ
 رعایا و ملازم تسلیم یافتہ ہوں و محلی انفعالی و محلی عن الرزائل و خود غرضی و
 شہوت و نفس پرستی سے متراہون تو فتنہ و فساد کا نام بھی ملک میں باقی
 نہیں رہ سکتا یہ دلی خیال صرف کمال خود غرضی و شہوت و نفس پرستی و
 تعصب و تسلط و دستی و ملک عضو ض کے خواص سے ناشی و تہنی ہوتا ہے
 جاہل و خود غرض عمدہ واپس چاہتے ہیں کہ رعایا اپنی اغراض و شہوات کے مثل
 بر و گو سٹنہ بلکہ صحرائی ہمارے ان کی مانند ادنیٰ بدت تیر و ننگ و شراب چوبے

سنگ درہن جو یہ پناہیں اودن سے منجھ حاصل کرین اور اودن بچارون کو کچھ
 اپنی جان و مال و آبرو کے حقوق کے دعوے کا حق نہونہ حکمرانی نہ تربت فنانین
 وائین جہا نبانی وکار فرمائی وعدل و دادین ادنکی شرکت و مدخلت ہو اگر
 کوئی اودن کو اس دوندگی سے باز رکھنا چاہے تو وہ مغوی و باغی و مشغنی
 سمجھا جاوے دیکھنا دے وہ نہیں جانتے کہ اس قسم کی حکومت سے نہ صرف
 وہ اپنی غایت برباد کرتے ہیں بلکہ وہ دنیا میں بھی رسوا و بدنام ہوتے ہیں
 اور ادنکی حکومت بوجہ ظلم و ستم دیر پائین رہ سکتی خدا تعالیٰ جلد اودن سے
 انتقام لیتا اور صفحہ ہستی سے اودن کا نام و نشان دوسروں کی عبرت کیلئے
 سیٹ دیتا و نیست و نابود کر دیتا ہے یہ لوگ مدح حقیقت بوجہ جہالت و
 غلبہ حرص و آرزو و شہوت و رزائل و اخلاق ذمیرہ یا تو سرے راعی و رعیت
 کے معنی و حقوق و لوازم حکومت کو ہی نہیں جانتے یا جانتے ہیں تو ادنکی
 حیوانی طبیعت کا مقتضائین ہوتا کہ عدالت کو کام میں لا دین و حکمت سے
 حکومت کو چلا دین اور فضائل اربعہ سے اپنے نفس سرکش کو بھلی کرین بلکہ
 استیجاب و استیفاء لذنایہ و شہوات دنیاویہ دین اودن کا حاصل حیات
 ہوتا ہے دنیا کے کسی مقام پر کسی عہد میں کوئی مخالفت راعی و رعیت میں
 بوجہ شایستگی حکومت نہیں ہوتی ہے برخلاف اوسکے جس قدر بنا و تین
 سرکشیان فتنہ فساد قطع الطریق ملک یا خانگی جنگ و جدل وغیرہ وغیرہ
 امور ہوئے ہوتے ہیں سب کے سب بعلی وجہات راعی و رعیت کی
 وجہ سے ہوئے ہیں اگر راعی و رعیت و دونوں جاہل و خود غرض نہونے تو ہرگز
 علامہ محبت و اطاعت نہیں ٹوٹ سکتا کیا یہ لوگ سعدی علیہ الرحمہ کے اوس
 قول تو نہیں پڑے وہیں سے اگر ازہر و جانب جابلانندہ و گرزنجیر یافتہ گستاخ

یہ حضرات شاید جاہلان کی جاے عالمان پڑھتے اور سخت تحریف کو جائز رکھتے ہیں یا اپنے مطلب کے موافق و مطابق سمجھتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ اسی تحریف کے لوگ بھی معترف و مقربوں اور انکی اغراض پیشرفت جائیں۔

میں نے بعض اپنے بمعصر معزز عہدہ داروں و امسندوں کی زبان سے سنا ہے کہ بین منیشنل کانگریس اور امریکین ریپبلک گورنمنٹ سے نتیجہ تعلیم و تعلیم کو فروغ دینا کر سکتے ہیں۔

بین کمنٹا ہون کہ بیشک ان دنوں نظریوں سے اگر بلا اعتساف و بانصاف نظر کی جاے اور چند منٹوں کے لئے خود غرضی کو کام میں نہ لایا جاے تو تعلیم کا نتیجہ بلاشبہ ثابت و ظاہر و ماخوذ و مستبط ہو سکتا ہے۔

امریکین ریپبلک گورنمنٹ کے قائم ہوئے کیا براتی ہوئی آیا ملک نے آزادی و خود مختاری کے منافع حاصل نہیں کئے قوم حالت غلامی و بردگی سے نہیں چھوٹی علم تجارت صناعت زراعت کی روز افزوں ترقیات سے سارا ملک مالا مال نہیں ہو گیا کیا آج امریکا تمام دنیا میں چشم عبرت و عزت سے نہیں دیکھا جاتا اور وہاں کی حکومت و رعیت میں کتنی دوستی و دہن واقع ہوا ہے آیا دوسرے ممالک غیر تمدنہ کی طرح غلامی کی حالت میں بسر کرتی ہے کیا وہ ان عدالت و حکمت کا پورا برتاؤ نہیں ہوتا۔ پھر اگر کوئی خاص حکومت جو جاہلانہ محاصل کے اصول کرنے پر مصر تھی نکلا جاوے تو کیا براتی و نقصان واقع ہوا کیا کوئی دانشمند یہ چاہیگا کہ ایک شخص کے لئے تمام دنیا غلامی کی حالت و تالیف کی جمالت میں رہے و بسر کرے جسکی عمر و دولت کا زمانہ بہت محدود و تالیف و چند روزہ ہوتا ہے اور کیا اسوجہ سے ملک کے کل ذرائع بہبود و سوسد تباہ ویرانہ کر دینا جائز و روا ہو سکتا ہے اور کوئی آدمی اسکو گوارا کر سکتا ہے

ہرگز نہیں حکومت وہی ہے جسکی رفتار بحکمت ہو اور راعی وہی ہے جسکی رعیت بر عایت مطیع و منقاد و جان نثار رہے۔

نیشنل کانگریس کو چند دشمنان ملت و دولت یا بعض چالوئی خوشامد گو یا بھڑے ماتحت دباؤ والوں نے بیجا بنار کھاتھا آخر ان نیچا دیکھنا پڑا اور انھیں بگڑوا لائے بغیر کا مصداق و مفاد پورا پورا طور پر منظر آیا۔ نیشنل کانگریس نے کیا برائی کی کونسی سرکشی پر مگر باندھی یہی تھ کہ چند حقوق جو سرکار سے عام رعایا کو ملے تھے اور جنکی مراعات خود غرض عمدہ داران گورنمنٹ کی وجہ سے نہیں ہوتی تھی ان کے پورے ہونے کی استدعی و ملتجی ہوئی اور ان مواعید کا ایفا چاہا پھر کیا یہ ناجائز تھا یا ہے یا ہو سکتا ہے کہ کوئی اپنا حق جب کہ خود گورنمنٹ نے دے رکھا ہے ملنے کی درخواست کرے اور انکو وفاداری کے ساتھ مانگے درحقیقت ان مخالفین نے اپنی بیجا سی و ناحق کوشی سے نہ صرف یہی کہ خود ذلیل و خوار ہوئے بلکہ تمام جہان کے سامنے یہ ثابت کر دیا اور گورنمنٹ کو بھی معلوم کرا دیا کہ درحقیقت وہ گورنمنٹ و رعایا دونوں کے بوجہ اپنی ذاتی و شخصی اغراض کے بدخواہ ہیں اور اس خود غرضی و بدنیتی سے بناؤ حکومت و دولت کو متضرر و متزلزل کرنا چاہتے ہیں چنانچہ نتیجہ یہ ہوا کہ ایک معزز ممبر کانگریس پارلیمنٹ کا ممبر مقرر ہوا اور واجبی اصلاحات قوانین و آئین ہونے لگی رعایا کے حقوق کی رعایت کی گئی ملک و قوم کو حکومت میں حصہ ملا اور اسوجہ سے رعیت و راعی میں محبت کی روداد فرونی اور دریافت و وفاداری کا مادہ متزائد اور اسکا رشتہ مستحکم و مضبوط ہو گیا ہے پس اگر یہ نتائج یہاں ہی پیدا ہوں تو کیا برائی ہے سوائے اسکے کہ جو قدسی حکام جابر و جاہلی مرتفع ہو گورنمنٹ و رعیت ایک جسم و جان ہو جائے اور بیچ کے واسطے جو طریق مغل

و مضرت ثابت ہوے وہ باقی نہیں ملک میں امن و آمان پھیلے حکومت کی
 بنا پائیدار ہو غریب رعایا ممتول و سرسبز و شاداب و مترق ہو جائے جاہل
 عمدہ دارون کی بے انتظامی کی وجہ سے جو بدنامی آج سب سے اور برنش گورنٹ
 کو مداخلت کا موقع ملتا ہے نہ ملے خوشی و آزادی کے ساتھ حکمرانیت
 کی بسر ہو صناعت تجارت و زراعت کی ترقیات سے ملک کو روز افزون
 ترقی نصیب و آزادی و استقلال روزی ہو اگر بیہ نتائج برے ہیں تو بیشک
 تعلیم بری ہے اگر بیہ نتائج اچھے ہیں تو تعلیم ضروری و لا بدی ہے اس لئے اس کا
 بالخصوص استحصال ضرور ہے اور کوئی قانون نوعی و قومی و ملی و جزئی و کلی
 اسکے منافی و مخالف نہ ہے نہ ہو انہ ہوگا۔

اعترض

اس طریقہ سے اشاعت تعلیم ہوگی جس سے ارادل و اشرف و ادائی و اعلیٰ
 و اخلاف میں فرق و امتیاز باقی نہیں رہے گا بلکہ ممتاز و سرفراز و بریے و پتلا
 و بانیا و نظیر انداز ہو جاوے گئے۔

جواب

اول تو تعلیم عام نہوگی بلکہ خاص رہیگی اور میں کہتا ہوں کہ کیوں تعلیم عام نہ ہو
 ہر شخص اپنے فعل کا فاعل مختار ہے پس اگر ادنا اکتساب فضائل کر کے مداح
 علیہ و ہر انتہا بلند و ارجمند پدارتفا حاصل کر میں تو کبیکو ادن کے امتناع کا
 کیا حق ہے اور شرفا جب خود ہی فضائل سے فعل نہیں بلکہ اپنی کمالت
 و بطالت کی وجہ سے مغل ہو جائیں اور بعض فضائل اکتساب یہ مزال

کر بن لڑاؤ سکے لازمی نتائج سے کس طرح کوئی آدن کو بچا سکتا ہے اور بچا یا جاوے
یہ خیالی ہر طرح شہری و عقلی اصول پر محض ہے بنیاد ہے اور بچنے مفادات
وجہ و دلائل اس پارہ میں پیش ہو سکتے ہیں وہ احسن من بہت القیاس کے
مصدق ہیں اور صرف وہی و خیالی ہیں اس بحث کو اسی حد تک محدود
کرنا مناسب سمجھتا ہوں ورنہ شرافت و درالت جو صرف امور کسب میں انکی
توضیح و تفسیر و شواہد عقلی و نقلی سے اگرچہ میں مترض کو عجیب و عجوبہ کے سکنا
ہوں مگر خلاف اخلاق ہے اور مخالف شرافت۔

حشر میں کسب سے سوال ہو گا نہ نسب و ذہب سے عینہ کی بلکہ پیمبر زادگی
ستور نیست ہر الادب خیر من الذہب و الکسب خیر من النہب۔
شرافت جسکے لوگ جھوٹے مدعی ہیں وہ منحصر انہیں دو امر میں ہے یا شرافت
نسبی یا شرافت ذہبی اور اندوون کا مال شرافت کسی ہی کی طرف ہوتا ہے۔

اعتماد

تعلیم کے عام ہو جانے سے ملک میں افلاس پھیلنا ہے جیسا کہ انگریزی گورنمنٹ نے
تعلیم سے تمام ملک کو بہرہ ور کرنے سے سب کے سب خوابانہ مناصب خدمات
حکومت و ریاست ہو گئے ہیں اور وہ محدود ہونے کی وجہ سے سب کو کافی و
بس و بھر نہیں ہو سکتی اور اس وجہ سے جب رعایا کی خواہش پوری نہیں
ہوتی تو رعایا و گورنمنٹ میں ایک قسم کی رکاوٹ و رنجش و دینی ہے جو
نسافی حکومت و حکمت ہے اور تسلیم یافتہ گروہ دوسرے ذرائع سیاست
و حرفت و پیشوں سے بازار بک مغل و محتاج و قلاخی و باج بھجنا ہے اور
سوائے خیالی پلا تو پکانے کے کچھ روزی پیدا نہیں کر سکتا۔

جواب

تعلیم سے افلاس کے پھیلنے کا دعویٰ بالکل خلاف واقع و تجربہ و مشاہدہ ہے جن ممالک میں تعلیم کی اشاعت ہے وہاں دولت و ثروت کی ترقی کی حد بانی نہیں رہی۔ دیکھو ممالک بلورپ و امریکا و جاپان کو کہ کس طرح دولت و ثروت و عزت والے بن۔

انگریزی گورنمنٹ کی تعلیم سے افلاس روز افزون ہونے کی اصلی وجہ یہ ہے کہ اس کی تعلیم میں صنائع و فنون جدیدہ شامل و داخل نہیں ہیں بلکہ صرف دگریان پاس کرانی ہے صرف نظریات و ادب پر مشتمل ہے عملی یعنی پرکھائی نہیں ہے صرف مثالی یعنی نظری ہے جسکی تحصیل و امتحان میں تمام عمر ضائع چلی جاتی ہے جو کچھ سرمایہ ہوتا ہے وہ صرف فیس مدرسہ و امتحان و کتب و کاغذ میں کہو کے محتاجی و افلاس و فقر و فاقہ و غلامی مول لجاتی ہے یعنی تمام زر و وقت و محنت کے صرفہ کا مال یہ ہوتا ہے کہ غلامی یعنی تذکری کا داغ اپنے ماتھے لگا دین صوبہ عزت بھی بہت ہی شاذ و نادر نصیب ہوتی ہے اگر مفید صنائع و فنون جدیدہ کی تعلیم بوض اندہ گریون کے دیجاتی تو ملک رونق پکڑتا اور اہل ملک سترقہ و آسودہ ہونے نہ سرکار پر اوٹکا بوجہ و گلہ ہوتا نہ وہ بھوکون مرتے بہر حال موجودہ طرز تعلیم و نہج تربیت مورد افلاس ہے۔ یہ تو گورنمنٹ کا قصور ہے۔ اب رعایا کی تقصیر دیکھئے کہ بد بے عقل و تیز تعلیم کے مقصد کو منحصر بلاتوخت خدمت سرکاری کر کے ہیں اور اسی پر جمی ہوئے ہیں اس میں گورنمنٹ کا کیا قصور ہے ہم انصافاً اس کو ملزم نہیں قرار دے سکتے بلکہ رعایا بھی اس میں گورنمنٹ سے زیادہ ملزم

و مقصور وار ہے گورنمنٹ نے اپنے مقصد کو پورا کیا مگر عایا نے اپنی غرض
 و غایت سے بالکل قنائل و تنجاہل کیا اور راہ غلط کر کے وہ جسے میں پرستی ہے
 اور جنگ بھٹک رہی ہے رعایا کا فریضہ تھا کہ وہ وسائل و ذرائع اختیار اپنے
 لئے بہم پہنچانی جو اسکی معیشت و ثروت و دولت و ترقی میں بکار آمد
 ہونے اور اسکو داغ غلامی و ملازمت سے بچاتے بہر حال اس سوال
 میں قول فیصل یہ ہے کہ دولت نے رعایا کی ترقی و ترقی میں جو تعلیم بکار آمد
 و مفید تھی اسکو ترویج نہ دیا اور اس سے منفعت کی اور رعیت نے خود
 بھی اپنی منفعت و ضرورت کا خیال نہ کیا بیقاعدہ و بیفائدہ خیال و اہل و اقوام
 باطل کے درپے ہو کر اپنے وقت و محنت و زر کو ضائع کیا اور معیشت میں
 گورنمنٹ سے آزدگی و رنجیدگی مول لی اور ملازمت کے لئے ستانے
 لگی اسکی اصلاح یہ ہے کہ کچھ تو گورنمنٹ آرٹس و انڈسٹری وغیرہ
 فنون محتاج الیہ معیشت کی ترویج دے اور کچھ رعایا ان دیگر یون کے پاس
 کرنے کے خیال سے باز آکر آزاد روٹی پیدا کرنے کے درپے ہوں ملک
 ملت سے افلاس و فقر و فاقہ دور ہو۔ الحاصل اس سے قطع نظر کہ دولت و
 رعیت نے کیا غلطی کی اور اسکی اصلاح کیونکر کیجئے اس مقام پر ترقی
 جو اعتراض کرتا ہے اسکا محل و موقع ہی نہیں ہے کیونکہ ہم صرف ایک
 خاص فرقہ میں تعلیم کو عام کرتے ہیں جو ملک کی حکومت کا شریک حصہ دار
 ہے اور اپنی چھوٹی چھوٹی اراضی و اسٹیٹ کا مالک اور اپنی محدود و محدود
 رعایا کا حاکم ہونے کے لحاظ سے اسکا تعلیم یافتہ ہونا ہر طرح ایسا ہی اجبی
 و ضروری و لازمی ہے جیسا کہ ایک رئیس و سلطان ملک کا اور اس کا
 جاہل و بیعلم رہنا ایسا ہی مفروضہ خطرناک ہے جیسا کہ ایک پادشاہ کا کہ وہ اپنی

دولت و ملک کے انتظام سے ناواقف و بے خبر رہے۔

یہ معاشدار مستلج معاش و روزی نوئے کی وجہ سے انکو نہ مناصب خدمات سرکاری کی ضرورت و حاجت ہوگی نہ خواہش اور اسوجہ سے نہ رعایا و رئیس میں کوئی رنجش و بدعزگی کا گمان و وہم ہو سکتا ہے اور اول ہی سے معلوم کر دیا گیا ہے کہ اونکی تسلیم اونکی بقار حثیت و عزت و معاش غنائی کے لئے نہ بغرض اکتساب معیشت و ملازمت سرکاری جسکی نہ اونکو ضرورت و حاجت ہے اور نہ اسکے نہ ملنے سے وہ محتاج و مفلس ہو سکتے ہیں۔

الفرض یہی اعتراضات ہیں جو تعلیم جبری پر ہو سکتے ہیں یا کئے جاتے ہیں۔ جنکے جواب کافی و کافی دوائی ہم نے دیدیے جسے بخوبی انکی نزدیک ہو چکی اور ہمارا مطلب دلائل عقلی و نقلی و رفع و دفع اعتراضات متراضین سے بخوبی ثابت ہو چکا جسکے بعد کوئی شخص ہمارے دعوے سے مخالفت نہیں کر سکتا اور نہ اس سے اپنی ناراضی کا اظہار کر سکتا ہے۔

باب چہارم

آرامی حکماء و نظما۔ یورپ کے بیان میں اور اون ممالک کی تفصیل
میں جان تعلیم جبری ہے اور اوسکے قواعد و ضوابط کے ذکر میں
کہ کیا ہیں

اگرچہ بعد اسکے کہ ہم اپنے دعوے کو بدلائل عقلی و نقلی ثابت اور اعتراضات
مخالفین کی تردید کر چکے کسیکے طریقہ عمل کا بیان کرنا ضرور نہ تھا مگر چونکہ آج کل
ہماری قوم میں جمل عام ہے اور طبائع تقلید کی عادی ہیں تحقیق کی وقت نہیں
کرتی خصوصاً اس زمانہ میں اہل یورپ کی تقلید نوافلہ مرض فروض وادب
وجوب سمجھی جاتی ہے اسلئے اونکے تشکین قلوب کے واسطے یورپ اہل
یورپ کے اقوال و اعمال کا ذکر کر دینا مناسب معلوم ہوا تا معلوم ہو جائے
کہ (سوسیائی ایک مت) کا مقولہ یہاں صادق آگیا ہے۔ اور دیگر نظائر سے
بھی اس مقدمہ کی تائید ہو جائے۔

ممالک یورپ و امریکا و جاپان کے حکماء و نظما بالاتفاق اس مسئلہ کی ضرورت
و اہمیت پر اتفاق کئے ہوئے ہیں چنانچہ وہاں کے انتظام و احکام سے
ظاہر و ثابت ہے۔ بلکہ بہت سے دستقرایہ ثابت ہو گیا ہے کہ ہر زمانہ و ہر قوم
کے بڑے بڑے نامی مقتدین و مدبرین سلطنت و حکماء و نظما۔ ملک و ملت پر
مصر دے ہیں۔

یورپ کے وہ نامور جو سول و کلیانی آزادی کے باعث ہوئے ہیں اور
انگلستان کے پرائسٹنٹ و سنٹر کے بزرگ و پیشوا اس کے سبب سے

سے موافق اور اوکی رفتار و گفتار و کردار تمام اسکے موافق و مطابق ہیں۔
 سب کے پہلے پورٹین کا لونٹ نے جو قوانین مرتب کئے تھے انہیں
 یہ لکھا تھا کہ ہر ایک شہر کا حصہ جسکو حاکم شہر پچاس گھرنیک زیادہ کر دے وہ
 لوگ اپنے بچوں کی تعلیم کے لئے ایک استاد مقرر کریں اور شہر کا ہر ایک مکان
 والا حصہ ایک گرامر اسکول قائم کرے۔

بن کی پہلی نصیحت اس نوآبادی کو جسکو اس نے قائم کی تھی علیہ الناس تھی۔

پورٹین کا لونٹ۔ پورٹینیا نیرم۔ جو فرقہ کہ روسن جج سے علیحدگی اختیار
 کیا وہ پوری ٹینس سب اور اس فرقہ کے مذہب کا نام پوری نیا نیرم ہے یہ فرقہ قصص
 اور حکایات کو نہیں مانتا سوائے کلام الہی کے کسی امام و فقیر و مفسر کی باتوں کو تسلیم نہیں کرتا
 گویا بلاتشبہ مسلمانوں کے ظاہری فرقہ سے مشابہ ہے یہ لفظ مشتق ہے پوری
 یعنی خالص کلام الہی کو یہ فرقہ مانتا ہے اسی لئے پوری ٹینس و پوری نیا نیرم
 اس فرقہ اور مذہب کا نام رکھا گیا ہے ان کا ملا یعنی طریقہ و وثیقہ سوائے میل
 کے اور کچھ نہ تھا۔

سٹیم۔ ٹامس ہین۔ جسٹس عین پیدا ہوا اس نے سیاسیات اور توحید
 پر بہت کچھ برات کئے پنسل و این گزٹ کا ایڈیٹر تھا اس نے ایک کتاب کا من
 سینی نامی شائع کی جس سے امریکہ کی آزادی اور خود مختاری کا وقت بہت
 قریب آگیا۔ کرسچس کے نام سے سیاسیات ملکہ پر بہت مضامین لکھے
 اور شائع کئے۔ ریشس آف میان حق انسانی کے نام سے ایک رسالہ
 چھپوایا جسکو فرانس میں بڑی قبولیت کی نگاہ سے لوگوں نے دیکھا اور
 انہی قدر ہوئی کہ جب یہ فرانس میں لگایا اسکا استقبال بہت تمیز اور
 انتظام سے کیا گیا اور یہ سٹیم ہین مر گیا۔

واشنگٹن کی وصیت اوس قوم کے لئے جسکو اوسنے بچا یا تھا علموالناس تھی۔

جفرسن کی دائمی نصیحت یہی تھی کہ (علموالناس) یہہ ایک مستثنیٰ روزگار شخص ہے دنیا کے تمام اوان بڑے نامی گرامی مخالفان مداخلت کے تحت مین کا جو اجنگ گزرے ہیں۔ اسکے آخری ایام کا یہی شغل تھا کہ درجی بنیا مین ملکی تسلیم کا ایک عمدہ طریقہ قایم کرے۔

اگر دنیا کی تاریخ دیکھی جائے اور پوری تحقیق کی جائے تو ایک فیلسوف بھی جو آزادی و انسانی ہمدردی و راستبازی مین نامی گرامی گزرا ہو ایسا نہ ملیگا جو اس رائے سے اختلاف کیا ہو اگر ہو تو کوئی مدعی ہمارے سامنے پیش کرے پس ایسے مجمع و متفق علیہ مسئلہ کے خلاف مین کوئی صاحب عقل و نقل خلافت کا خیال تک نہیں کر سکتا۔

۱۷ واشنگٹن۔ جارج واشنگٹن اوس لڑائی کا سپہ سالار تھا جو امریکہ کی آزادی کے لئے ہوئی تھی۔ یہ ۱۷۷۶ء مین پیدا ہوا اور ۱۷۹۹ء مین مر گیا اور امریکہ کے آزاد اور خود مختار ہونیکے چوتھے سال بعد یہی پہلا پریذیڈنٹ یعنی صدر نشین مقرر ہوا تھا صلح و جنگ مین بھی سابق تھا اور رفت عامہ اور جگت دوستی کے لحاظ سے بھی سب پر مقدم تھا۔ واشنگٹن امریکہ کے غوی صوبوں ہے اور جارج واشنگٹن کا پائے تخت اور کانگریس کا مقام اسی کے خطوط پر سب سے پہلے پیکر آئے ہیں۔

۱۸ جفرسن۔ نامس جفرسن ۱۷۷۳ء مین پیدا ہوا یونینڈ اسٹیٹ ممالک متحدہ امریکہ کا تیسرا صدر نشین ہے ۱۷۹۹ء مین اسکا انتخاب صوبہ کی قانونی مجلس مین کیا گیا ۱۸۰۲ء مین کانگریس کا ممبر ہوا اور امریکہ کے ممالک زیر حکومت انگلشیہ کی پالیسی کی بابت بہت مخالفت کی اسی شخص نے آزادی امریکہ کا اشتہار

چوندکی رو سے دیا گیا تھا لکھا تھا۔ یہ واشنگٹن کا متحدہ ملکی بنیاد اور ۱۷۷۶ء مین خود پندہ نشین ہو گیا جماعت جمہوریہ کا مجمع اور متفق علیہ افسر تھا سیاسیات مین بہت بڑا ماہر اور متبحر تھا طاقت و

مین کو کئے روز کا تھا۔ یہ نہایت ہی مخالف و دشمنوں کو بنیاد و دوست

اس قاعدہ کو کہ حکومت ملکی کو بیہ حق حاصل ہے اور یہ اس کا فرض منصبی ہے کہ جو لڑکے اس کی غلدار میں، بین ابون تمام لڑکوں کی تسلیم کی ذمہ داری و نگرانی کرے سب سے پہلے اینٹنس و سپارٹا جو پائے تخت و قاعدہ مملکت یونان تھا اس کی جماعت مقنن نے ایجاد و اجرا کیا تھا۔

سولن حکیم الحکمائے یونان نے یہ قاعدہ جاری کیا تھا کہ والدین پر فرض ہے کہ وہ اپنی اولاد کو تسلیم دین علم موسیقی و ورزش جسمانی ضرور سکھا دیں اگر والدین اپنی اولاد کو کوئی مفید فن نہ سکھا دیں تو بچہ پر لازم نہ تھا کہ عالم پیری میں اپنے والد کی مدد کرے۔

لیٹنگا شہر پارٹا کی جمیٹ مقنن کے ضوابط کی رو سے ملک تمام لڑکوں کی تعلیم کا ذمہ دار تھا اور سن تعلیم سات سال کے بعد سے سمجھا جاتا تھا۔

شارلیمین شہنشاہ فرانس معاصر ہارون الرشید خلیفہ عباسیہ کے قوانین میں تمام والدین پر یہ جبری حکم تھا کہ اپنی اولاد کو مدارس میں بھیجیں تا مذہبی ضروری تسلیم وہ حاصل کریں آٹن مدارس میں نوشت و خواند علم حساب

۱۵ سولن۔ یہ حکم ششہ قبل عیسیٰ تھا اینٹنس کا بڑا مقنن تھا وہ ستر ممالک سے تجارت کا

سلسلہ جاری کیا تھا ابتدائی عمر میں شاعری سے مشہور و معروف تھا یونان کے سات نامی حکما میں یہ بھی شمار ہوتا ہے من بعد پالینکس بن ذخیل ہوا پھر کانٹینیونٹن یعنی تفرہ مملکت اینٹنس اپنے ذمہ لیا اس کا قانون اسے کی مثلث تختیوں اور گول لکڑیوں پر لکھے گئے تھے یہ ششہ سال قبل عیسیٰ مر گیا۔

۲۵ شارلیمین۔ اس کا دو سرانام چارلس دی گریٹ تھا ملٹل ایجنس، قرون متوسطہ میں فرانس کا بادشاہ تھا بہت زمانہ تک ایسا وسیع دل اور عالم یورپ میں کوئی بادشاہ نہیں ہوا۔ اس کو یورپ تیسرے لیو نے تخت پر بٹھایا اس وقت اس کا نام اگسٹس یا پیر آف دی ویسٹ تھا ہمیں کا بیٹا اور بالشین سی ششہ میں تخت نشین ہوا وہ سال تک بادشاہت کیا پھر وہ بھی گیا

قاعدہ زبان و موسیقی کی تعلیم بھی ہوتی تھی مگر اسکے بابت سوائے تعلیم مذہبی کے جبر نہ تھا۔

بندر ہویں صدی کے مورخون کا خیال یہ تھا اور وہ اس بات کا دعویٰ کرتے تھے کہ حکومت ملکی کو چاہئے کہ وہ یہ قاعدہ عام جاری کرے جس سے والدین مجبورانہ اپنی اولاد کو مدرسہ میں بھیجیں۔

لوثر نے کہا ہے کہ میں نے اس قاعدہ پر نظر کی ہے کہ یہ قاعدہ افسران ملکی کا فرض منصبی ہے کہ اپنی رعایا کو مجبور کریں کہ وہ اپنی اولاد کو مدارس میں بھیجیں تاکہ خاص و عام کو تعلیم یافتہ علما و فقہاء و حکماء و معلمین اور دوسرے افسران ملکی و مالی میسر ہوں۔

ملاکتن کے متفق علیہ قانون ملت بابت ۳۸ء میں یہ امر مجوز ہوا کہ علماء کو چاہئے کہ لوگوں کو اپنی اولاد کو مدارس میں بھیجنے کے لئے تہیہ کریں تاکہ اس قدر تعلیم پاسکین کہ ملک و ملت میں تعلیم دینے کے قابل ہو جائیں۔

۵ لوثر۔ گیارہویں نومبر ۱۵۲۸ء میں پیدا ہوا اسکا باپ ایک معدنی مزدور و بیوی تھا اور اسکی ماں ایک مذہبی خدا ترس بی بی تھی یہ رہبان ہوا اور نہایت قوت بیانی اور فصاحت و بلاغت رکھتا تھا اسنے اپنے زمانہ کے علماء کے آراء و اقوال سے جو میل سے بہت مغایرت اور مخالفت تھے اختلاف کیا ہے یہ روم کی سفارت پر مامور ہوا اور فقہیہ ملت کا خطاب پایا ۱۵۴۰ء میں مذہبی عام آراء کا خلاف کیا پچا تو بن اصول مذہبی قائم کر کے جرمنی میں اشاعت دی جب بیش المذہب پورچے اسکو خارج الملت کیا تو اسنے اس اعلان کو علانیہ جلا دیا ۱۵۴۰ء میں ورمس کی مذہبی مجلس میں طلب ہوا اور میل کا ترجمہ کیا ۱۵۴۱ء فروری ۱۵۴۱ء میں مر گیا۔

۶ ملاکتن۔ گریک و عبری کو پڑا سچر فاضل شاہرہی کی مذہب اور تعلیم کی ترقی کا مالی و معاشی و معاشی ہی تھا اور لوثر کے خیالات مذہبی کا اثر اس پر خاص و بیش گریک و عبری کا یہ وہ فیہر تھا

ورٹم برگ صوبہ جرمنی کے قانون ملت بابۃ ۵۵۹ء نے گد ریون پر یہ
امر لازم گردانا کہ وہ اپنے بچوں کو اقل درجہ سال میں دو مرتبہ تہنہ کریں
کہ اپنی اولاد کو مدارس میں بلا انفصال بھیجا کریں۔

اسی قسم کی تدابیر جرمنی کے دوسرے صوبوں میں عمل میں لائی گئیں اگرچہ
اوسوقت حکماً قانونا جبری قاعدہ نہ تھا مگر مذہبی تعلیم کے لئے الزام دوسری
تقطعات میں ماضی کلیسا کا انتظام ہوا اور چنگے لڑکے اس مذہبی تعلیم میں
غیر حاضر ہوں اور پھر جرمانہ مقرر ہوا۔

۱۸۷۶ء میں مجلس عامہ ورٹم برگ نے اس فرض منصبی کو تسلیم کر لیا کہ تمام
والدین پر ضرور ہے کہ اپنی اولاد کو مدارس میں حاضر کریں ورنہ جرمانہ دیں۔

۱۸۷۶ء میں جدید قوانین شاہی اسبارہ میں شائع ہوئے اور ڈیوک
آف برنزک ہلی نے چھٹے سال سے ماضی مدرسہ کی عمر قرار دی فی الحال
تمام جرمنی صوبوں میں تعلیم جبری کی بنیاد قائم و مستحکم ہو گئی ہے۔

ملک پرشیا میں یہ قاعدہ ۱۸۷۹ء میں داخل ہوا اور بیوریا میں کہ ممالک
موجودہ سے ہے ۱۸۸۰ء میں رواج پایا غرض انیسویں صدی کی ابتدا سے
تعلیم بالبحر ممالک جرمنی کا ایک دستور عام ہو گیا۔

ملک آسٹریا میں اسکی ابتدا انیسویں صدی میں اسطرح ہوئی کہ تمام ممالک
میں عام یہ قاعدہ قرار پایا کہ سال میں دو دفعہ حکام اضلاع کو چاہئے ان
اطفال کے تحت اساتذہ مدارس کے پاس روانہ کریں جنکی عمر چھ سال ہو۔

۱۸۷۶ء ڈیوک آف برنزک ہلی۔ پرشیا اور آسٹریا کا کمانڈر تھا یہ فرانس کے عام بلوائیوں
کے مقابلہ اور صفاتہ کے لئے ایک پرتشکت فرمان کے ساتھ مامور ہوا تھا جو جو بے بضاعتی
و کم استعدادی بھاگ کھڑا ہوا جس بلوائی کو شاہ کو تخت سے اتار کر سولی دے اور فرانس میں قتل

اور اساتذہ ماہانہ حاضری مدرسہ کے تختہ حکام کے نزدیک روانہ کیا کریں۔
 ۱۸۶۶ء کی جنگ کے بعد جو پرتیا سے ہوئی اسٹریٹ نے پرتیا کے مشابہ
 قانون تعلیم جبری عجلت جاری کر دیا جسکی مخالفت رمایا کی جانب سے بالکل
 نہیں ہوئی اور اسکا نفاذ پورا پورا ہو گیا۔

ملک سوئزرلینڈ و اسکاٹلینڈ میں جو یارمین جرمن کے مشابہ قوانین جاری کئے گئے۔
 ملک ڈنمارک نے ۱۸۱۴ء سے تعلیم جبری کو بہت ہی موثر و پر روز کر دیا
 فرانس میں لوس پولین کے وقت سے قانون تعلیم جبری عام ہو گئی اور اسکے
 وزیر تعلیمات عامہ ایم ڈرنی نے اسکی بڑی حمایت کی۔

انگلستان میں اگرچہ اکثر اوقات مخالفت رہی ہے کیونکہ پادری و مذہبی افسر
 سرکاری مداخلت کو پسند نہیں رکھتے تھے بلکہ یہ خاص اپنا ہی فریضہ منصب
 خیال کرتے تھے مگر سن ۱۸۷۰ء میں تعلیم جبری کو اس قانون سے جو وکیم
 اڈورڈ و فارسٹر نے ترتیب دیا تھا نہایت فروغ ہوا جسکی رو سے انگلستان

۱۸۷۰ء سوئزرلینڈ یورپ کا درمیانی ملک ہے جسکا رقبہ سوئزرلینڈ کے برابر ہے۔
 کے نصف سے کچھ زیادہ ہے تمام یورپ میں کوہستانی ہونے کی صفت سے موزوں و مشہور ہے
 خوش منظری میں علم ہے اسکی آبادی بیس لاکھ کی ہے۔ اس ملک کے باشندے دیری اور
 وطن دوستی میں یکساں روزگار ہیں۔ یہ ملک گھڑی اور جواہر کے بنانے کے لئے مشہور ہے
 حکمرانی قنصل ریپبلک جمہوری ہے پائے تخت جمہور ہے جہاں کی گھڑیاں مشہور عالم ہیں۔

۱۸۷۰ء اسکاٹلینڈ میں یورپ میں جزیرہ نمالک ہے سوئڈن اور ناروی ملک یہ ملک
 بنائے اور دولان ایک ہی سلطان کے زیر حکومت ہیں تین لاکھ مربع میل اسکا رقبہ ہے تمام
 ممالک یورپ میں یہ پرتیا کے ہی ملک ہے کلاں اور وسیع تر ہے اسکی آبادی ساٹھ لاکھ
 آدمی کی ہے۔ یہاں کے باشندوں کا مذہب پروٹسٹنٹ ہے۔

و وینز کے ہر ایک لڑکے کی تعلیم کا انتظام ایک ہی سال میں ہو نیوالا تھا مگر پارلیمنٹ میں یہ امر اسکول بورڈ پر محمول کر دیا گیا جسکو حاضری بالجبر کا پورا اختیار حاصل تھا ۱۸۵۷ء میں حاضری بالجبر پر زیادہ تر زور دیا گیا اور کنگڈم میں ۱۸۵۷ء میں عموماً کپلسری ایڈوکیٹشن کا قاعدہ جاری ہو گیا اگرچہ اسکے پہلے سے وہاں اوسکا رواج تھا۔ گوکہ انگلنڈ میں پارلیمنٹ نے اسکول اسکول بورڈ پر محمول و مفوض کر دیا مگر کامیاب تسلیم جبری اسپرکٹفا کئے نہیں اور نہیں کرینگے چنانچہ لوکپول مانتیپٹر اکسفورڈ وغیرہ ۱۶ صوبوں میں تعلیم جبری کا طریقہ ہو گیا ہے۔

ایٹالین پارلیمنٹ نے ۱۸۵۷ء میں ایک جدید قانون تسلیم منظور کیا جسکی روح سے تعلیم بلا اجرت و بالجبر ہو گئی ہے۔

صوبہ بالٹک روس میں تعلیم بالجبر ہے اور دوسرے صوبوں میں بوجہ محنت رعایا یہ قاعدہ رائج نہیں ہوا اگرچہ اسکا خیال پیٹر اعظم کے وقت سے وہاں ہے مگر وحشی رعایا سے روس نے تعلیم کا نام ذاتی بربادی رکھا ہے اسلئے تمام یورپ میں تعلیمی حیثیت سے آفون و پستہ حالتیں محسوب و شمار کیا جاتا ہے۔ ۱۸۵۷ء تک وہاں ۸۶ باشندوں میں ایک لڑکا پڑھتا تھا مگر ۱۸۵۷ء میں فیصد ۱۱۱ ہو گئے کیونکہ بہت سے مقامات پر لوکل بورڈوں نے حکم دیا تھا کہ لوگوں کو تعلیم پر مجبور کیا جائے۔ سلطنت عثمانیہ میں بھی اگرچہ ہماری ریاست کی طرح احکام جاری ہیں اور ۱۸۶۹ء میں اس قانون کا استتہار دیہا گیا ہے کہ ہر ایک محلہ میں ایک مدرسہ قائم کر دیا جائے اور اوس محلہ کے تمام بچے خواہ لڑکے ہوں یا لڑکیاں اوس میں حاضر رہیں مگر ۱۸۵۷ء تک اوسکی تنفیذ و تعمیل میں سستی و اہتمام نہیں

لیا گیا تھا لیکن سلطان اعظم عبدالحمید خان اپنے عہد دولت میں اس طرف بہت توجہ
مبتدول کی ہے اور پہلے سے دس گونہ خرچہ تسلیم پڑا دیا ہے اور عظیم الشان
علوم جدیدہ و صنائع و فنون کے دبستان قائم و مفتوح کئے ہیں میں نے معتبر
ذریعہ سے سنا ہے کہ ستر لاکھ صرفہ تسلیم ہے۔

گر تک بونان میں ۱۸۷۵ء سے تعلیم جبری ہے تمام اطفال جنکی عمر پانچ سال
کی ہے اور ہر بارہ سال تک حاضری مدرسہ لازمی ہے ہر ایک گھنٹہ پر اگر لڑکا
غیر حاضر ہو تو والدین پر جرمانہ مقرر ہے۔

اسپین و پورٹیکل میں بھی تعلیم جبری ہے اگرچہ پورا پورا اوسکا نفاذ و نگرانی
نہیں ہے۔

آمریکا میں بہت زمانہ پیشتر سے اسکا رواج دیا گیا ہے۔ بی جی نارٹھ دوپ ممتد
تعلیمات کنک ٹکٹ نے اپنی سالانہ رپورٹ ۱۸۷۵ء میں لکھا ہے کہ ملک
کنک ٹکٹ انصافاً اس بات کا دعویٰ کر سکتا ہے کہ دنیا کے اون ممالک میں سے
جنہیں باقاعدہ تعلیم جبری کی اولگ بنیاد پڑی ہے ایک یہ بھی ہے۔ اسکے
مجموع قوانین بابت ۱۸۷۵ء میں قواعد تعلیم جبری موجود ہیں جب ۱۸۷۵ء میں
اسپر نظر ثانی کی گئی تو عام رائے نے اس قاعدہ کو دلی رضامندی سے قبول
کر لیا و بحال رکھا جس سے اب یہ قاعدہ مستحکم و مستقل ہو گیا۔

کنک ٹکٹ کی جمعیت مدارس نے ایک ناظر بغرض نگرانی قاعدہ بالجبر مقرر کیا
اور ۱۸۷۹ء میں یہ قاعدہ قرار دیا کہ اہل حرفہ کے وہ لڑکے جنکی عمر ۵ سال
سے کم ہو اور جو کسی مدرسہ میں اقل درجہ سالانہ تین مہینہ تعلیم نہ پاس ہوں

۱۸۷۹ء کنک ٹکٹ۔ ممالک متحدہ امریکا کا صوبہ ہے۔ نیو ہام شپہر۔ ساچو شس۔ رہوڈ آیلینڈ۔

یہ پانچون شمالی یا میوا ٹلنڈ کے چھ ملازمین سے ہیں۔ صرف میں دوست میں ان سب کی برابر ہے۔

اون کو ملازم نکلیا جائے چنانچہ نظار قاعدہ جبر و اجبار اپنا فرض منصبی سمجھتے تھے کہ اہل حرفہ کے جو لڑکے کارخانوں میں نوکر ہیں اون کے حالات دریافت کریں اگر اسکے خلاف کوئی بات ثابت ہو تو صاحب کارخانہ کو اسکی اطلاع کر دیں۔

۱۸۳۱ء کے قانون تعلیمات میں ۱۸۳۱ء میں یہ حکم ہر ایک قصبہ کے منتخب اشخاص کو اس بات پر مقرر کیا گیا کہ اسکے ہنشین و محلہ دار اپنے اولاد و متعلقین اقربا کو اس قدر تعلیم کہ وہ انگریزی زبان و قوانین کو پڑھ و سمجھ سکیں دینے یا دلانے میں سبکی نگرانی کریں در صورت عدم تعمیل اون منتخب اشخاص کو اختیار دیا گیا کہ وہ تارکین پر بیس نسلنگ جہانہ کریں۔

۱۸۳۳ء میں قانون تالیف فطری مخالفت ہوئی کہ جن لڑکوں کی عمر ۵ سال سے کم ہو اور اگر وہ ۵ سال ماقبل میں تین مہینہ تک مدرسہ میں حاضر نہ رہے ہوں تو کارخانہ میں ملازمت نہ کریں۔

موجودہ قانون میں جن لڑکوں کی عمر آٹھ و چودہ کے درمیان ہو انکے والدین کو ضروری و لازمی ہے کہ ہر سال بیس ہفتہ مدرسہ میں بھیجیں اور کوئی شخص بوجہ ذات یا خاندان یا مذہب مدرسہ سے مستثنیٰ نہیں ہو سکتا۔
۱۸۳۵ء میں قانون مدارس ملکیت امیات کا مجاز کرتا ہے کہ جن طلبہ کی عمر چھ سے سترہ سال کے درمیان ہو وہ بالبحر حاضر مدرسہ گراے جائیں اور جو کوئی اسکی مخالفت کرے اس پر بیس ڈالر کا جرمانہ کیا جائے۔

۱۸۳۵ء مساجد۔ مالک شہاب الدین نے اپنے مدارس کی بابت مشہور آفتان ہے۔

۱۸۳۵ء میں مالک شہاب الدین نے امریکہ کا سفر کیا ہے۔

نیو ہام شہر کے قانون شکنوں کی رو سے تمام والدین و سرپرستوں
 ٹالکون کو ضرور ہے کہ جس لڑکے کی عمر آٹھ وچودہ کے درمیان ہو اور وہ کسی
 مدرسہ عامہ سے دو میل کے فاصلہ پر رہتا ہو تو اسے لڑکے کو ہر سال اقل
 مرتبہ بارہ مہینہ مدرسہ میں بھیجیں۔

ملکی کان ونگلز اس کا بھی یہی دستور ہے۔

نوڈا۔ کے قانون شکنوں کی رو سے والدین و سرپرستان اطفال مجبور ہیں
 کہ ہر ایک لڑکے کو کہ جب کی عمر چودہ و اٹھارہ برس کے درمیان ہو اقل مرتبہ عمر
 تعلیمی کے ہر سال میں سولہ مہینہ مدرسہ بھیجیں۔ اسکی مخالفت پر پہلے مرتبہ
 پچاس سے سو شلنگ تک اور مین بعد سو سے دو سو شلنگ تک جرمانہ کیا
 جاتا ہے۔ کالفرنیا۔ نیوجرسی۔ نیویارک میں بھی قواعد و ضوابط جبری شائع

۱۔ نیو ہام شہر۔ محاکم جمہوریہ یورپ کے شمالی صوبوں میں ہے۔

۲۔ ٹکساس۔ محاکم غریبہ امریکہ سے ہے اور از رو سے رتبہ سب صوبوں سے بڑا ہے
 جہاں کے چار پائے مشہور آفاق ہیں۔

۳۔ نوڈا۔ محاکم غریبہ امریکہ کے صوبوں میں سے ہے اور سولے اور چاندی کی کالون مشہور ہے

۴۔ کیا لیفورنیا۔ محاکم غریبہ امریکہ کے صوبوں میں سے ہے ٹکساس سے دوسرے درجہ
 میں یہی صوبہ ہے جہاں کی سولے اور چاندی کی کان مشہور جہاں ہے۔

۵۔ نیوجرسی۔ محاکم متوسط امریکہ سے ہے۔

۶۔ نیویارک۔ محاکم جمہوریہ امریکہ کے سات متوسط صوبوں میں سے یہ بھی ایک ہے اسکا
 دوسرا نام امپیر اسٹیٹ ہے۔ تمام یونین اسٹیٹ سے اسکی آبادی برہی ہوئی ہے یہاں کی تجارت
 بھی سب سے زیادہ ہے نیورک شہر بڑی ہند کی وہاں وہ مصوبہ پر ایک جزیرہ ہے یہ امریکہ کے سب سے بڑے
 سے بڑا ہے۔ تجارت کے لحاظ سے تمام دنیا کے شہروں میں دوسرے درجہ کا شہر ہے۔ بارہ لاکھ کی آبادی ہے۔

اور گجہن۔ کالیفورنیا میں تعلیمی عمر آٹھ سے چودہ سال اور نیوجرسی میں آٹھ سے تیرہ سال اور مدت حاضری بارہ ہفتہ اور نیویارک میں ۱۴ ہفتہ مدرسہ روزانہ میں اور ۲۸۔ اٹھائیس ہفتہ مدد ششہین میں مقرر ہے۔ اور کالیفورنیا میں دو ٹلٹ اوس مدت میں سے جس میں مدارس مفتوح رہتے ہیں اقل مرتبہ بارہ ہفتہ مسلسل حاضری چاہئے۔ اس سن و سال کے لڑکے کو نوکری نہیں مل سکتی جب تک کہ اس مضمون کا سارٹیفکٹ پیش نہ کرے کہ سال گذشتہ اس قسم کی تعلیم اسنے پائی تھی۔ اس قانون کے خلاف پر پچاس شلنگ جرمانہ مقرر ہے۔

انڈیانا۔ الی نائے۔ کیان ساس۔ سنی ساٹا۔ مسیچی رنپ راسکا۔ پنسلوانیا ر ہوڈ ایلینڈ کے منتظم و حکام ملکی اپنی ر پورٹوں اور تحریروں میں تعلیم جبری کی بدوشد تاکید کرتے ہیں اور مخالفین کے خوب خوب دبیجان اٹھاتی ہیں۔ کان ساس۔ کے ناظم تعلیمات (انریبل پیج دی سیجر کارنی) اپنی

۱۰ انڈیانا۔ امریکہ کے ممالک متوسط کا صوبہ ہے۔

۱۱ اتی نائی۔ یہ بھی ممالک امریکہ کے متوسط کا صوبہ ہے جہاں کا تانبہ مشہور ہے۔

۱۲ کیان ساس۔ نو ممالک مغربی سے ہے۔

۱۳ مسیچی۔ امریکہ کا جنوبی ملک ہے جسکی رودی مشہور آفاق ہے۔

۱۴ رنپ راسکا۔ نو ممالک مغربی سے ہے۔

۱۵ پنسلوانیا۔ یہ بھی امریکہ کا اٹلانٹک متوسط صوبہ ہے چونکہ اسکا بانی پن تھا اسلئے اسکا نام پنسل رکھا گیا

مندان تو آکٹوبر ۱۸۶۱ میں گریس بکھرت پیدا ہوتا ہے تو ان آقاوی کے لحاظ سے امریکہ میں اسکا دوسرا درجہ ہے۔

۱۶ ر ہوڈ ایلینڈ۔ جو ایک حصہ ہے براعظم کا ممالک متحدہ ہے سب میں چھوٹا ہے۔

رپورٹ ۳۳ء میں مخالفین قاعدہ بالجبر کے اعتراضات کے جواب میں لکھتا ہے کہ قوم کا اصلی قانون ذاتی تحفظ ہے پس جیسا کہ زمانہ و باقی میں شیا مضر کے لئے اور قریظہ و ہیجین وغیرہ میں جبری احکام و انتظام و اہتمام عمل میں لایا جاتا ہے اسی طرح و بائے جمالت کے ملک سے دور کرنے میں جو جسمانی و بائے کمین زیادہ تر ویران و برباد و تباہ کن عالم ہے لازمی احتیاط ضرور ہے۔ وہ کہتا ہے کہ اگر والدین کو یہ منظور ہے کہ اپنی اولاد قید قانون میں ذریعہ کو تو الی کھینچ نہ جائے و داخل نہ تو کو تو الی والے اونکی اولاد کو بد اس کھینچ لیجائے کو منظور اور اسکی برداشت کریں تا اس بدلت آئندہ سے محفوظ و مصون رہیں۔

رویلن۔ نامی ایک نامی مونی لکھتا ہے کہ حکومت کو اس استفسار کا او اسکی نگرانی کا پورا حق ہے کہ ہر ایک ممبر یعنی فرد کسی قسم کی تعلیم پاتا ہے یا نہیں۔ حکومت کو یہ حق حاصل ہے کہ ایک مقدار معین علم جو ادارہ خدمت کے واسطے ضروری ہو رعایا کو تسلیم دینے کا دعویٰ کرے۔ لہذا ایک لڑکا بلا کسی تعلیم عمر کے جب مقدار معین و مطلوب حکومت حاصل کرے تو مدرسے خارج کر دیا جائے اور اسکے والدین کی تولیت میں دیدیا جائے جرم کے اہل ملت و دولت و دولوں نے تعلیم کے جبری کرنے پر اتفاق کر لیا ہے۔ کیا تملک سکو پڈ یا میں لکھا ہے کہ حکومت جس تعلیم کے دینے کا دعو کرتی ہے وہ محدود و بضرورت ہونی چاہئے۔ صرف عبارت خوانی خطاطی چار قواعد بظہار و مذہب تک اس سے زیادہ غیر ضروری ہے یہ سمجھ ضرور نہیں کہ سات یا آٹھ سال تک بالجبر تسلیم دیجاوے اور روزانہ پانچ یا چھ گھنٹہ التزاماً حاضری ہو کر ہے حکومت کو یہ حق نہیں ہے کہ مقام

تعلیم متعین کرے اسکو والدین کے اختیار پر چھوڑ دینا چاہیئے۔
 مدارس خانگی پر لازم ہے کہ بشرات ملک و ملت اہتمام تعلیم کریں اور نگوہگرافی
 افسران ملکی سے خارج ہونے کا استحقاق نہیں ہو سکتا۔
 اگرچہ بیان مذکورہ بالا سے تعلیم جبری کی حالت و حاجت کی تصریح و توضیح
 بخوبی ہو چکی مگر ہم سہولت اطلاع مطالب مندرجہ صدر کے لئے ذیل میں ایک
 نقشہ دیتے ہیں جس سے جہاں جہاں تسلیم جبری ہے اور کب سے جاری ہوا
 مختلف قاعدہ کا تاوان و ضمان کیا مقرر ہے معلوم و مشکف ہو جائے۔

نام ملک جہاں جبری تعلیم	مندرجہ ذیل قاعدہ جبری	سہولت اطلاع جہاں جبری قاعدہ جاری ہوتا ہے	جواز غلامت و زنی	کیفیت
(۱) گریٹ برٹن	۱۸۷۰ء	۱۸۷۰ء	قلیل القدر	اگر کی کیوٹ کوئٹ لوکل بورڈ آف
۱ انگلنڈ و ویز	ایضاً	ایضاً		ٹرستیر ڈولون کوئٹرز مجاز حاضر
۲ نور پول	ایضاً	ایضاً		اطفال با کجبر ہیں
۳ ماچسٹر	ایضاً	ایضاً		
۴ اکسفورڈ	ایضاً	ایضاً		(ان تینوں شہروں میں قانوناً حاضری بالیجر کر دی گئی ہے)
۵ اسکاتلنڈ	۱۸۸۰ء	۱۸۸۰ء	۱۸۸۰ء	۱۸۸۰ء
۶ ایرلینڈ	۱۸۸۰ء	۱۸۸۰ء	۱۸۸۰ء	۱۸۸۰ء
۷ نوڈ اسکوشیا	۱۸۸۰ء	۱۸۸۰ء	۱۸۸۰ء	۱۸۸۰ء
۸ نیو برن زک	۱۸۸۰ء	۱۸۸۰ء	۱۸۸۰ء	۱۸۸۰ء

ردیف	نام ملک جمہورین جمہوری تعلیم	مذہب و مذهب خاصہ ہندی	سران طفول جمہورین جمہوری	قائدہ جاری ہوتا ہے	جوازہ خلاف دوزی	تفصیل
۶	مسافنی طوبا	.	۵	۱۲	.	
۷	پرنس اور ڈوڈلٹ	.	۸	۱۱	.	
۸	وگٹوریا	.	۶	۱۵	.	
۹	سٹیشیلیا	۶۹ ۱۸	.	.	.	
۱۰	وسٹرن شیلیا	"	.	.	.	
۱۱	شباس شیلیا	
۱۲	نیوز لینڈ	.	۶	۱۲	.	
۱۳	جلاز کس کس	
۱۴	ہیاماس	
۱۵	برمودا	
۱۶	سٹیل ہلی تا	
۱۷	ہلی گولینڈ	
۱۸	کسیا نڈا	
۱۹	نیوٹون ویز	.	۶	۱۲	.	
۲۰	کونینڈ	
۲۱	ہشتراد ونگلی	۱۹ ۶۶	۶	.	.	

ردیف	نام ملک و زمین و غیره	مساحت در واحد قاعده مربعی	سران طفال جمعین و غیره قاعده جابری و غیره	جرانه خلایق و دوزی	تکلیف
۲۲	بولیو یا	.	.	.	
۲۳	امریکا تمام	۵۶	۸	۱۲	.
۲۴	کنکدگ
۲۵	مساجد
۲۶	مین	.	۶	۱۰	۲۰ دالر
۲۷	نیو هام شبر	۱۱	۸	۱۲	.
۲۸	ملکی کان	۱۱	۸	۱۲	۲۰ دالر
۲۹	گلزار اس	.	۸	۱۲	۲۰ دالر
۳۰	لوزا	۱۱	۸	۱۲	اول و تریجاس در زمین و غیره
۳۱	کالی فور	.	۸	۱۲	در زمین و غیره
۳۲	نیو جرسی	.	۸	۱۳	در زمین و غیره
۳۳	نیو یارک
۳۴	انڈیانا
۳۵	اتی لوس
۳۶	کیان سار
۳۷	سی سانا

ردیف	نام ملک جمہوریہ چینی	سفر و تاریخ قاعدہ جبری	سفر و تاریخ جمہوریہ چینی	قاعدہ جاری ہوتا ہے	جواز ملاقات و رزی	کیفیت
۳۸	سی سی	
۳۹	نب راسکا	
۴۰	پنسل و انیا	
۴۱	رہو و ایلینڈ	
۴۲	کان ساس	
۴۳	برازیل	
۴۴	چلی	
۴۵	کولم	
۴۶	کوٹ دیکا	.	.	۱۲	.	
۴۷	ڈنمارک	۱۳۰۰ ۱۳۱۰	.	۱۲	.	
۴۸	ایکویڈر	
۴۹	فرانس	
۵۰	یوگوسلاویہ	
۵۱	جرمن تمام	۱۳۰۰ ۱۳۱۰	.	۱۲	.	
۵۲	بین	
۵۳	یورپا	۱۳۰۰ ۱۳۱۰	.	۱۲	.	

لو اس نپولین کے چھوٹی سگ

ردیف	نام کتاب معین بن جریر تعلیم	سند و تاریخ قاعدہ جبری	سر اطفال جمیع بن جریری قاعدہ جاری ہوٹا ہے۔	جرانہ خلافت ورزی	کیفیت
۵۵	لو یک	.	۶	.	
۵۶	پریش پانام	۳۳۳۳۳۳۳۳	۶	.	
۵۷	در ثم برک	۳۳۳۳۳۳۳۳	۶	.	
۵۸	گریس	۳۳۳۳۳۳۳۳	۵	۱۲	
۵۹	کافی کالا	.	.	.	
۶۰	ایشالی	۳۳۳۳۳۳۳۳	۶	۹	
۶۱	جاپان	.	۶	۱۲	
۶۲	کنز بکو	.	.	.	
۶۳	مانشی نیکرو	.	.	.	
۶۴	آسیج قوی آیش	.	.	.	
۶۵	پیارا گدی	.	.	.	
۶۶	پیر و	.	.	.	
۶۷	پور چکل	.	.	.	
۶۸	رو مانی	.	.	.	
۶۹	بارکلی سی متی	.	.	.	
۷۰	سالیو	.	.	.	

سلسلہ	نام ملک جس میں جبری تعلیم	مندرجہ ذیل قاعدہ جبری	سرطان اطفال جس میں جبری	قاعدہ جاری ہوتا ہے	جبر مانہ خلاف درزی	تکلیف
۸۰	سموا	
۸۱	سانٹو ڈو منگو	
۸۲	سرویہ	
۸۳	اسپین	
۸۴	سویڈن	
۸۵	ناروے	.	.	۱۲	.	
۸۶	سویزرلینڈ	
۸۷	بلغیریا	.	۲	۱۲	.	
۸۸	یوروگوے	
۸۹	وینی زیولا	
۹۱	ٹرودہ	۶۱۸۹۳	۷	۱۰	۲۲	۱۰ کیونکہ اسے ۱۲ کو نکالنے
			۷	۱۲	۲۲	۱۲ کو نکالنے

اگرچہ یہ موقع دوسرے ممالک کے انتظام سے بحث کا نہیں ہے جہاں تعلیم
جبری نہیں ہوتی۔ مگر ہم طرد اللہ باب ایک نقشہ دیتے ہیں جس سے تمام دنیا

کے تمام محاکم کارقبہ محاصل آبادی مد ارس طلبہ صرفہ تعلیم و مختصر کیفیت
 تعلیم دریافت ہو سکے۔ تمام بہان کا تعلیمی نقشہ نظرون کے سامنے دکھائی دے
 اور ہمارے ملکی منتظمون کو معلوم ہو جائے کہ ہم کس زمانہ میں بین اور کیا کر رہے
 ہیں اور تھکو کیا کرنا چاہتے۔ اس نقشہ میں بعض ملکوں کے حالات نہ معلوم
 ہونے سے اون کو خالی چھوڑ دیا ہے۔ تا دوسرے حضرات جنگ و اسکا مواد
 بہم پہنچنے مکمل و مرتب کر لیں جس سے تعلیمی حالات پر اجمالی اطلاع بخوبی ہو سکے

نقشہ تسلیمیہ تمام دنیا یورپ و امریکہ و

افریقہ و ایشیا و جزائر

آسٹریلیا

نمبر ۲

باب پنجم

ملک کجالت۔ اور اس قاعدہ کے رواج کی ضرورت۔ اور اسکی تعلیم و تہذیب
و تجویز ضابطہ تعلیم جبری کے بیان میں۔

بعد انقراض سلطنت تیموریہ و عہد عالمگیری کے ساتھ تمام ہندوستان سے
تعلیم کا انتظام و اہتمام جو شاہی طرز و نگہ رانی سلطنت سے ہوتا تھا اسکی
ضرورت و قدر جو مناصب و خدمات شاہی کے لئے تھی وہ جاتی رہی طوائف
الملوک کی کے زمانہ میں عموماً سرو بازار جی رہی فضائل کے عوض رزائل مرغوب
مطلوب رؤسا و امراء و وزراء ہو گئے جسکی تفصیل بہت دراز ہے مگر اتنے زمانہ
دراز کی شاہی سنگلی و فتنہ مفقود ہو جانا و شوار تھا آہستہ آہستہ رونق جانے
لگی خصوصاً ہمارے ملک دکن میں سکندر جاہ کے زمانہ کے بعد سے جہالت
کی اشاعت عموماً ہو گئی۔ امرا علم کو عار و بیکار سمجھنے لگے اور خلافت شان امارت
بلکہ بعض احیان اسکو منہوس و مستوجب نقدان لیاقت مجالس معاشرت
و صحبت سلطنت جاننے لگے علماء کے عاملوں کی تشبیہ سانہوں کے پٹارے
سے دیجانی تھی اور یہ کسی امر سلطنت کے مباشرت و مشاورت کے
بھی لائق نہیں شمار ہوتے تھے۔ عوام باتباع رؤسا و امراء و حکام کہ الناس
علی دین ملوک مکہم علم سے محض بے بہرہ رہے اور ذرا وسوخت معیشت میں
اسکی احتیاج تھی صرف لائق دربار و سرکار ہونے کے لئے گھوڑ پکی سواری
تلوار و بانک و پٹہ کے ہاتھ اور ورزش جسمانی سے کچھ جسم کا سڈول کر لینا
کا فی تھا یا مسخرہ و قوال و نقال ہونا اکتساب ثروت و عزت کے اسباب

سمجھا جاتا تھا۔ **س**ر و مسخرگی پیشہ کن و مطربی آموزہ داتا داد خود از جہتر و کتہ
 بستانی۔ غرض بقدر رمی و عدم ضرورت علم و حقارت و نفرت علما یکبارگی
 جہل کا فروغ ہو گیا اور عوام کا لالچام بل ہم اضل طریقہ کے مصداق بن گئے
 کیونکہ امر اور وسائے وقت جو مرجع خلائق و مخزن و کفیل از زان تھے او نہیں کا
 یہ حال تھا۔ صرف یہی نہیں کہ امر اور وزیر اور رؤساء و عامہ رعایا و برابری متفضل
 و کمال و جمال رہے ہوں بلکہ جو خاندانہ مع علم و فقر تھے وہ بھی نیرنگی زمانہ و ہمرنگی
 اہل زمانہ کی وجہ سے ہیکالی بین کامل بن گئے بلکہ اونکے ذلیل اور ون سے زیادہ ہو گئے
 چنانچہ اسکے نمونے صد ہا ہماری آنکھوں کے سامنے موجود ہیں جنکے نام گنانے
 و شمار کرانے کی یہاں ضرورت نہیں بہر حال اس وقت سے مختار الملک کے
 زمانہ تک یہی کیفیت و حالت رہی مختار الملک کے ابتدائی زمانہ میں حیدر آباد
 میں مولوی شجاع الدین صاحب کادسہ جامع مسجد میں دینیات کا اور نواب
 شمس الامرا امیر کبیر پاد کا مدرسہ ریاضیات کا تھا جس میں طلبہ کو کھانا کپڑا
 اور ایک روپیہ تنخواہ بھی دی جاتی تھی شمس الامرا بہادر کو بالذات فنون ریاضی
 و انجینیری علم کا بہت ذوق و شوق تھا چنانچہ اونہوں نے بہت سی فرنی و انگریزی
 کتابوں کا ترجمہ کیا اور چھپوایا جس سے علوم ریاضی مثل علم حساب و جبر مقابلہ
 و جبر ثقیل و ہیئت و مناظر و مرایا وغیرہ علوم کی بہت اشاعت ہوئی نواب
 شمس الامرا بہادر نے محمد جعفر کے زیر اہتمام آٹھ مدرسے سیاق و ریاضیات
 کے قیام فرمائے تھے اور ماہانہ یک روپیہ وظیفہ طلبہ کو مقرر کیا تھا۔ حاجی صاحب
 والد سید عبد الغفار تعلقات و عم مولوی عبد الصمد صاحب مدرس مدرسہ
 دارالعلوم و ممتد خدیش چاہاؤ کے اہتمام میں مولوی مدرسہ تھا جسکی مدرسہ پر
 مولوی روشن علی صاحب مقرر تھے۔ اسی اصل مختار الملک نے اعظم علی خان بہادر

تعلیم و تربیت پائی تھی کچھ لو اس فیض تسلیم و تربیت کی وجہ سے اور کچھ اپنی
ذاتی اردشن خیالی سے اور کچھ ہمیشہ سیش لالہ اہلاد سے اور کچھ انگریزی
انضباط کے تقلید کے خیال سے اور کچھ ضروریات انتظامی ملکی و محکمہ جات
سرکاری کے سبب سے مدرسہ دارالعلوم میں قائم کیا اور مدارج امتحان و
کامیابوں کے لئے وظائف و خدمات سرکاری میں مقرر کئے اور لائق و
فاضل و عالم ہندوستانی و مدرسہ اسی مدرسہ پر مقرر کئے گئے مثل میرے جَدین
مرحومین مولوی معدی و اصطفی و مولوی زین العابدین خان و عم یزید گوار مولوی
عبد الرحمن صاحب و مولوی یوسف علیخان صاحب مدرسہ اسی و مولوی محمد زبیر
صاحب شہید و مولوی عبدالحکیم صاحب فرنگی محل و مولوی حیدر علی صاحب
شکلم و مناظر شیعہ و مولوی احمد علی صاحب راجپوری و مولوی علی عباس صاحب
چرباکوٹی و مولوی حیات خاں صاحب مدرسہ اسی و مولوی وجیہ الدین صاحب
مدرسہ اسی و عینہم کے مدرس عربی و فارسی و انگریزی مقرر ہوئے اور عربیت
کا چار چار ہا اور بہت لوگ تعلیم و تربیت پاکر صاحب و خدایہ سرکاری پر مامور
ہوئے چنانچہ اس وقت کے متحدہ مال نواب مقتدر جنگ بہادر و معتمد عدالت و
کوٹوالی و امور عامہ نواب غلام جنگ بہادر و کشتن انعام نواب رفت جنگ بہادر
اور بہت سے صدر و مفصل کے عمدہ دار اسی مدرسہ اور انہیں علماء کے تعلیم
یافتہ ہیں۔ اور ایک طبیب مدرسہ بھی قائم کیا جس سے بہت سے اطباء بکار آمد نکلے
اور مامور بکار ہوئے اور بہت مگر یہ مدرسہ چونکہ بہت تخی افسران انگریزی رہا
اور ہے اس میں قابل اعتبار ترقی و درستی نہ توئی معذرتی تعلیم و لکشی اور دیجاتی
ہے۔ اسکے بعد جب افضل الدولہ بہادر کا انتقال ہوا تو بساط فقہائے عربیت
پیشی گئی و مراسم و بنداری و اسلام و دستور مغلاتی میں بہت درج نقص و دشمن

آنے لگا اور انگریزی رسم و رواج و تعلیم کا چرچا ہو چلا۔ اور ایک انجینری
کا مدرسہ قائم کیا گیا اور چند سے وہاں سے کارآمد طلبہ کامیاب ہوئے اخیر
زمانہ سالار جنگی و مختار الملک مین زمام اہتمام مدارس سننیت الرحمن از صاحب
کے ہاتھ میں گیا اور مولوی سید حسین صاحب عماد الملک کی معنہی مین
سرشتہ تعلیمات آیا اس عہد مین جنس علوم عربی فاسد و بازار تعلیم و تعلیم
کاسد ہو گیا ہر چند مولوی سید حسین صاحب خود عربی دان و عربی دوست
و عربی نسل و عرب منہد و عالی خاندان سید ہونیکی وجہ سے خواہاں ترقی عربی
ہوئے مگر اونکے ماتحت اونکے مساعد و معاضد نہوئے۔ جب نواب صاحب
لندن گئے تو وہاں سے ڈاکٹر اگھور ناتھ چٹوڑہاے کو ہمراہ لیتے آئے جن کا
فضل و کمال و اخلاق حسنہ و حب وطنی و رافت علی الخلق و کرم و رحم صدق
و محنت و دیانت و لیاقت مشہور آفاق ہے و جمیع کمالات کسبی و فطری
مین وہ اپنا ہی آپ نظیر ہے آج تمام ہندوستان مین بلحاظ فضائل و فضیل
کوئی اوسکا مقابل و مماثل نہیں پایا جاتا۔ یہ پہلے ڈاکٹری مدرسہ مین کسٹری وغیرہ
علوم طبی کے لکچرار ہے بعد چدر آباد کالج کے پرنسپل مقرر ہوئے جنکے
وامان تربیت و فیض صحبت سے بہت طلبا کامیاب ہوئے اور آجکل شہرہ
تعلیمات مین کام دیر سے مین علم انگریزی کا عام ولولہ و ذوق و شوق ہونے لگا
اور سعادت علیخان و لایق علیخان ہر دو فرزند مدار المدام اور بعض امراء و مکی
تعلیم و تربیت کیلئے مدرسہ عالیہ قائم کیا گیا مگر شہرہ تعلیمات بہت کس پر س
و گناہی کی حالت مین رہا مختار الملک کا اخیر عہد اس کے لئے کچھ مفید نہ ثابت ہوا
پہلے کے وہ دولے و جوش و ذوق و شوق کا نام بھی نہ پانہ جلسہ ہاے استانی
مین نواب صاحب کی شرکت نہ تقسیم انعام کے جلسوں مین مشارکت ہونے لگی

اور دوسرے منتظمین نے بھی اسکی سرپرستی سے ہاتھ اٹھا لیا بلکہ سرکاری
 جاسون میں اس سررشتہ کا وجود بالکل بے سود واسکے اخراجات
 رایگان تصور ہونے لگے اس حالت میں مختار الملک کا خاتمہ ہوا عوام سلطنت
 کا دور دورہ آیا نئے انتظامات ہر ایک سررشتہ میں ہونے لگے عنایت الرحمن
 خان صاحب کا فحاق تعلیمات سے علیحدہ کر دیا گیا اور مولوی سید حسین صاحب
 کو عمدہ و نظامت کا عمدہ ملا اور مجھے اونکی مددگاری کی عزت حاصل ہوئی
 چونکہ مجھے مولوی صاحب کا حکم تھا کہ میں عنایت الرحمن خان صاحب سے
 جائزہ دفتر سمندی صدر المہام لیکر انتظامی رپورٹ پیش و مرتب کروں اور
 اصلاحات خرابی موجودہ و انتظام آئندہ کے لئے نجا و نیر تفصیلی پیش کروں
 لہذا میں نے امثالاً بلالاً غیر تجا و نیز ذیل سرکار میں اوس وقت پیش کیں
 اور سررشتہ تعلیمات کے انتظامات کی جدید اسکیم مرتب کی۔

و ل س ب سے پہلے موازنہ کی افزائش جس پر مدار انتظام تھا کیگئی یعنی
 دو لاکھ سے پانچ لاکھ تک پڑھا دیا گیا کیونکہ دنیا کے تمام ملکوں سے ہماری
 ریاست کا خرچ تعلیم کم تھا۔

پنجاب ممالک متوسط و مغربی و شمالی بنگال بمبئی
 مدراس آسام برار بڑودہ میسور تروانکور
 کی آمدنی و صرفہ کا پتہ لگا کر سرکار پر ثبات کر دیا گیا کہ سارے جہان سے
 تعلیمی جہت سے ہماری سلطنت گنتی ہوئی ہے جس پر سرکار نے مجبوراً رقم
 افزائش موازنہ کی منظوری دی۔ سرکار کو علاوہ نتائج حسابیہ کے بدلائل
 قویہ یہ سمجھا یا گیا کہ سرکار جو تحقیقات کرنا چاہتی ہے بدون سررشتہ تعلیم
 میں افزائش کئے ہوئے کچھ مخفی نہیں کر سکتی کیونکہ تعلیم کے عام ہونے

ملازم و افسر کم تنخواہ پر زیادہ تر لائق میسر ہو گئے جو اس وقت بیش قرار تنخواہ
 پر بھی دستباب نہیں ہو سکتے اہل ملک کی بوجہ تعلیم و تربیت شاید
 ہو جائیگی وجہ سے ہر ایک مداندنی میں افزایش و اخراجات میں کمی ہوگی
 مثلاً مالگزار کی رقم بوجہ ترقی زراعت و فلاحیت و ذرائع آبپاشی زیادہ ہوگی
 اور ترقی تجارت و صنعت سے کروڑ گیری کی آمدنی بڑھ جائیگی رعایا خواندہ و
 شاید ہو جانے سے خود جرایم کم ہو جائیں گے اس قدر پولیس کی ضرورت
 نہ ہوگی نہ محابس کے اخراجات و حکام و محکمہ جات فوجداری کے صرفہ کی
 حاجت رو دیگی۔ سب سے بڑا جو رنجش و نفاق آج رعایا و گورنمنٹ میں سوجہ
 سے ترقی پذیر ہے کہ گورنمنٹ اپنی رعایا کو نالایق اور اپنے انتظامی امور میں
 امداد و اعانت کے ناقابل و ناکارہ خیال کر کے حقارت و نفرت کی نظر سے
 دیکھ رہی ہے اور ہر رعایا اپنے حقوق کی پامالی و عدم حفاظت و حسیل
 انتظام سہ کار می نمودنے اور اجانب و اغیار اوپر تسلط رہنے کی وجہ سے
 شک و گمان ہے جو عین ریاست کے دہن و ضعف کا باعث ہے اسکا
 ارتفاع و اندفاع بدون اسکے تعلیمی ذرائع وسیع و مضبوط و مستحکم و منتظم
 جائیں اور کچھ نہیں ہے۔ الحاصل انتظام جدید میں جو بڑے بڑے انتظامی
 تجاویز کئے گئے تھے وہ علاوہ افزایش رقم موازنہ کے یہ تھی کہ مدارس
 بقدر امتداد بڑھائے گئے اور دیہاتی حلقہ بندی کے مدرسوں سے صد تک
 یعنی اڑھائی سے اعلیٰ مدارج تعلیمی تک سلسلہ وار ترقی رکھی گئی تھی۔
 دستکاری و صنایع و حرف کی تعلیم کیلئے عہد کے وظائف تربیتی تجویز ہوئے
 تھے کہ ورک شاپ میں اطفال خداوین و تجارین کی تعلیم دیا جائے۔
 اور مشرقی علوم کی تعلیم کے لئے ہر ایک سلسلہ فلسفہ و ادب و دینیات

اور انکے شعبوں کیلئے عامی اگر اعلیٰ مشہور پروفیسر اور اعلیٰ تعلیم کے ذرائع و وسائل
 بخوبی ہوئے تھے طلبہ کے وظائف کی کافی مقدار مقرر کی گئی تھی تاہم باوجود
 افلاس ترقی تعلیم سے محروم و باز نہ رہیں اور انکو اکتساب تحصیل میں سہولت
 ہو۔ قانون سرشتہ تعلیم کی ترتیب و درستی سلسلہ کتب و درسیہ کی ترتیب
 درستی کتب خانہ کے اقامت کی جانب توجہ دلائی گئی تھی۔ جہاں تک ممکن ہو
 اصل تعلیم کے خرچہ سے نگرانی کے صرفہ کو کم کیا گیا کہ وسیلہ میں مقصود سے
 زیادہ صرفہ نہ ہو۔

یہی بڑے بڑے امور تھے جنکی جانب اسکیم میں توجہ کی گئی تھی۔

اس اسکیم و موازنہ کی منظوری ہوتے ہی میرا اور مولوی سید حسین صاحب
 کا تعلق سرشتہ تعلیمات سے علیحدہ ہو گیا اور مولوی سید علی صاحب
 بلگرامی ناظم تعلیمات مقرر ہوئے اور ان تجاویز کا قالب بدل دیا گیا۔ فی
 الحال ہماری ریاست کی تعلیمی حالت کا اندازہ معائنہ نقشہ ذیل بخوبی ہو سکتا ہے

(نقشہ)

نمبر ۲

اگرچہ یہ سب کچھ ہے مگر اب تک عامہ رعایا کو اسکے اہتمام و انتظام کی نسبت اطمینان نہیں اور پبلک کورس کاروائی و افسران سررشتہ سے بعض غمگین بات بین جنگی اصلاح ضروری ہے۔ سررشتہ تعلیم نے ضرورت ملکی و فزون محتاج الیہا کا کچھ خیال نہیں کیا مثل قانون و انجینیری و ذاکتری و اگری کلچر و ٹیکنیکل اسکول و ٹائرل اسکول تعلیم المعلمین وغیرہم۔ مدارس کا انتظام و سامان تعلیم درست نہیں نہ بقدر ضرورت مدایج نہ بقدر مدایج مدرس نہ وہ لائق و قابل و مستعد عربی فارسی کا تو اہتمام ہی نہیں و بینات کا نام تک باقی نہیں اعلیٰ درجہ کی تعلیم کا اہتمام برابر نہیں بلکہ بعض اوجیان اسے خلاف اغراض گورنمنٹ خیال کیا جاتا ہے۔ اور تجویز روائی طلبہ لندن بلا تعلیم بمعرض تعطیل و مشیل ٹری ہے۔ سلسلہ کتب درسیہ کی اصلاح چاہئے اگلی مدارس نہ بقدر ضرورت و کفایت و حاجت موجود ہیں نہ سرکار سے بقدر کفایت انتظام رقم ہی ملتی ہے اب تک گویا یہ اصول ہی تدریس نہیں پایا کہ ادنیٰ و محاصل ممالک محروسہ سے کتنا حصہ اس سررشتہ بین صرف کیا جائے جب تک اصول معین و مقرر نہ ہو انتظامی حالت کی درستی محال ہے۔ لوکل سسٹم کی رقم سرکار شامل موازہ تعلیمات کر کے بالا بالا بلا اطلاع بورڈ لوکل سسٹم خراج کر لینی ہے حالانکہ جو کچھ اور جب قدر رقم اب تک اس طرح صرف کر لی گئی ہے وہ قابل واپسی ہے اور بالکل خلاف اصول و خلاف دستور ہے۔

قصہ مختصر ملخص کلام یہ ہے کہ ملک کے عدم تعلیم یافتہ ہونیکلی وجہ سے باہر سے ناخواندہ و ناشایستہ ادنیٰ درجہ کے ملازمان گورنمنٹ آف انڈیا کو بلا کر بڑی بڑی خدمتیں دی جاتی ہیں جو ذلیل انتظام ہو کر حقوق ملک و رعایا کو محفوظ نہیں رکھتے اور آپس کی سازشوں اور محاسدوں سے

۱۔ دولت کو بدنام و بیوقار و موجب شگ و عار کر دینے ہیں اور خزانہ جدا کرانے کا دشمن و کاہشون میں زیر بار ہوتا جاتا ہے۔ ملک کی مضبوطی و حقوق کی حفاظت و انتظام کی درستی ملک و قوم کی عزت و آوازی صرف تعلیم پر موقوف و منحصر ہے اور اوسیکایہ خراب ہے۔

۲۔ الی اصل تعلیم کی بنیاد اشاعت و ترقی کے لئے اولاً ضرور ہے کہ سشل اور ممالک متحدہ یورپ و امریکا و جاپان کے قاعدہ تعلیم جیری یعنی کپلسری کام میں لایا جاوے اور تعلیم کے اعلا درجہ پر پہچانے کیواسطے عمدہ مدارس و مدرسین و پرفیسر مقرر ہوں اور یورپ کو بھی بغرض استحصال و شکمال علوم و فنون طلبہ روانہ ہوا کریں بدین اس کے ملک میں نہ اشاعت تعلیم ہو سکتی ہے نہ ملک کو قوت و شوکت و صولت و عزت و دولت و ثروت بہت حاصل ہو سکتی ہے نہ کچھ درستی و انتظام ملک و سلطنت ممکن و منصور ہے ایسا ملک جیسا کہ ہماری ریاست ہے جہاں تاریکی و جہالت سارے جہاں پر مسلط و محیط و مساوی ہے نہ امن ہو سکتا ہے نہ انتظام نہ گورنمنٹ و دیار کے حقوق محفوظ و مصون رہ سکتے ہیں۔ عوام جنگی پیروی کرنے ہیں وہ یا امرا ہیں یا علما و فقرا کیونکہ وہ دنیوی اور برہمنی و ہندی پیشوا ہیں ریاست نظامیہ میں یہی دولان گروہ سب سے زیادہ بے بہرہ و بے علم ہیں اسلئے اولاً انکی درستی و تربیت کا خیال سب سے زیادہ تر ضرور ہے کہ جب ملک کے صاحب جیشہ و صاحب دولت و ثروت و ذی امارت دینی و دنیوی تعلیم علم سے پرہ و درو شاہ تہ ہوجائے تو ان کا دیکھا دیکھی عام رعایا بھی اس طرف توجہ کریں اور تھوڑے عرصہ میں ملک زیب و زینت پکڑ جائے پس امیرون اور جاگیر داروں کو تعلیم و موزع معاشداروں و منصبداروں کی تعلیم ہر دست اول جیری ہوجانی چاہیے

کیونکہ جب سرکار لا کہوں روپیہ ان لوگوں کو مفت بخرض بقاعے خاندانہ
قدیم دینی ہے اور بہ بوجہ تعلیمی کے اس دولت و عنایت سے منفع نہیں ہو سکتے
بلکہ اس کو ترقی دینا تو درکنار باقی بھی نہیں رکھ سکتے تو کیا وجہ ہے کہ یہ
منجانب سرکار مجبور نہ کئے جاویں اور باجبر تعلیم نہ دی جاوے لہذا فی
احمال صرف انہیں معاشرہ اران سرکاری کی تعلیم جبری کا ایک قانون
منضبط و منظور وضع کر دیا جائے جس سے یہ محرز فرقہ معاصد دولت
و مساعد ملت عار و تنگ جہالت و کمالت و بطالت سے بری ہو کر
معلیٰ بنفعا کی و محلیٰ من الرزائل ہو جائے تا اگر دولت و ملک کا نہیں اپنا ہی
ذاتی مفید و سود مند بنا رہے اس لئے میری رائے میں ذریعہ فرمان شاہی
ضابطہ مفصل ذیل کا اعلان کر دیا جائے تاکہ ہر حال تخلف باقی نہ رہے اور
مقصود و مطلوب حاصل ہو جائے اس سب پر اسکی پابندی لازم و متم ہوگی

ضابطہ تعلیم جبری

۱۔ ہر ایک معاشرہ پر خواہ چھوٹا ہو یا بڑا اس کو لازم و منہم ہوگا کہ سات
سے پندرہ سال کے درمیان اس کے بچے اطفال ہوں اس کو داخل مدرسہ کرے
۲۔ مقام گلبرگہ و ہنگندہ و اورنگ آباد میں یکیک کالج بتدریج اس غرض
کیلئے مفتوح کیا جائے مگر بالفعل چونکہ گلبرگہ میں کام شروع ہو گیا ہے
وہی مدرسہ کام میں لایا جائے اور وہیں سبکی تعلیم دی جاوے کہ یہ مقام
ہوتا ہے کہ وسط ذیل پر ہونے کی وجہ سے اطفال عدویں کے اولیا کے آئے
جائے میں سہولت ہے و حکام کے لئے صاحب و مدار المطامع و منہا کمال
دقت و محنت پر مبنی افراد و عوام کے لئے سہولت و تسہیل ہے لہذا اس سب

فوسیع معلومات و شاید نہ صحبت و سوسائٹی و سیالمن تربیت عمدہ
طور پر مہیا دلیسر ہے۔

فوس نوشت خواند زبان ملکی جهان کا وہ متوطن ہو اردو عربی و انگریزی
دونوں میں سے ایک مستقلاً و دوسرے بتجا حساب و سیاق و سباق
مساحت اصول اخلاق قانون اصول صحت و صفائی زراعت فلاح
تاریخ سکھائے جاوینگے۔

فوس کسی معاشدار کی اولاد کو اپنی موروثی جائدادوں کے قبضہ و نظام
کا حق نہ ہوگا جب تک کہ کالج مذکور سے سند لیاقت حاصل نہ کرے۔

فوس کوئی معاشدار حضوری کالج سے مستثنیٰ نہ ہوگا الا بصورتیں خاص
سمت مریض ہو غیر مستطیع ہو اور کالج سے بھی اوسکی امداد و اعانت
نہو سکتی ہو۔ اس صورت میں ضلع کے مدرسہ میں یا کسی اور مقامی مدرسہ میں شریک
ہونا اور اپنی تعلیم کا پورا اطمینان پر نسیل کالج کو دلانا پڑیگا یا کوئی
خاص ضرورت مذہبی یا خانگی مجبور کرے اور اولیاء اطفال منتظمین کالج کا اطمینان پورے طور
پر تعلیم و ضرورت لاحقہ کی طرف سے کر دیں۔

فوس در صورت تخلف قاعدہ حاضری معاشدار متعلقہ سے تعلق اوٹھا دیا جائیگا اور انتظام
سرکاری میں لے لیے جاوین گے۔

فوس در صورت غفلت از حاضری مدرسہ پہلے مرتبہ سیکڑہ پانچویں مرتبہ دوسرے بار سیکڑہ دس روپیہ تیری بار
سیکڑہ تیس روپیہ مانگیجا وینگا۔ اسکے بعد مجرم خلاف ورزی حکم سرکاری قانون معاشدار کی
بتعلق معاشکی سرانوں طلبہ سے متعلق ہوگی شک و الدین و اولیاء نہوں ورنہ اس طلبہ پورے
سے اس وقت تک دیا نہ جائیگا جب تک کہ اسکی حال میں کی نسبت پر نسیل یا مجلس انتظامیہ
فوس فی الحال مستقر معاشدار ہیں لحاظ سن و سال و استعداد و فطرت

و کسی اسمکال اس تحصیل حساب و کتاب و قانون کے سیکھنے پر مجبور ہونگے کہ ضروری انتظامی لیاقت اپنی معاشین کے سنبھالنے کی حاصل کریں ورنہ اون کی معاشین متعلق کورٹ ہونگی۔

ف جتنے وارڈ اس وقت متعلق کورٹ ہیں اون کی تعلیم و تربیت کا قلع کالج و مجلس انتظامی کالج سے ہوگا۔

ف کالج کی پائیداری و نفع دائمی معاشداروں کے لئے حسب درخواست اطفال سر داران سماجی معاشداران مالک محروسہ سے ایک حصہ تسلیم کیا جائے گا جو مجلس انتظامی تجویز کرے یکمشت و یکبارگی لیکر سرمایہ جمع کیا جائیگا اور سرکار سے بقدر نفع و آمدنی فیس امدادی و وظیفہ ملیگا اور محصول مقامی کا جس قدر روپیہ مد تعلیم کی بابت لیلیا گیا ہے وہ بھی واپس عطا ہوگا۔ اور آئندہ جو معاشین بوجہ لاوارثی یا اور کسی جرم سرکاری میں خالصہ ہوں وہ اسی کے اوقات ستمہ میں شمار و داخل ہوں گی جیسا کہ بعض مالک یورپ میں کیا گیا ہے تا اسکی شناختیں دوسری اسات میں بمقام مناسب قایم کئے جائیں اور سرکاری خزانہ پر کچھ بوجھ نہ پڑے اور آسانی سے تدریجاً تعلیم وادسکے مصارف میں ترقی روز افزون ہوتی جائے۔

ف اس سرمایہ کی نگرانی ایک خاص مجلس کے سپرد کی جاوے گی جو معاشداروں و مقامی عہدہ داروں کی شرکت سے منتقد ہوگی جس کے پریسڈنٹ نواب وقار الامرا بہادر اور ویس پریسڈنٹ اب فخر الملک بہادر بختیہ پائیگاھ و جاگیر داری کے مقرر ہونگے مگر سرمایہ معاشداروں کے ہی ہاتھ میں رہے گا عہدہ دار صرف اسے دینے کے مجاز ہونگے اور محض گرانے کر کے اسکے اعزازی مہر و ارکان و فرمایاں و دفتر دیوانی واسلے اور ضرورت

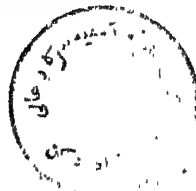
سستان والے مثل گدوال۔ امر چنتہ۔ بہترین جہتوں۔ گر گنتہ۔ ستور اپور۔
دنار ابن پور۔ انا گندی۔ ہوں گے۔

۱۳۔ مجلس انتظامی ہر ایک صوبہ کے جاگیردار و زمیندار و معزز اہلکار و
رسوم و یومیہ دار و مقطوعہ دار و انکی مفصل فہرستیں بغرض طلبی اطفال و تحصیل
چندہ وغیرہ امور انتظامی انسان انعامی و اضلاع سے تلب کر کے ایک مفصل
و مکمل رجسٹر مرتب رکھینگے جس سے معاشرہ دار و انکی لہذا و انکی آمدنی و جائیداد کا حال
پورے طور پر دریافت و معلوم ہو سکے۔

۱۴۔ اسکی سرپرستی خاص حضور پر نور بندہ گمانی کے متعلق رہیگی اور
نیابتہ مدار المہام مثل سائر انتظام کے احکام جاری فرما دیں گے۔

۱۵۔ جو وارڈو کہ اس کالج کے متعلق رہینگے تعلیمی زمانہ تک پرنسپل کالج
سے اور کورٹ سے اونکا واسطہ رہیگا اور جججے اوسکی بابت انتظام کیا
جا دیگا یا کرنا مقصود ہوگا وہ بشرکت اسے پرنسپل یا مجلس انتظامی ہوگا۔
اور وارڈو بھی اپنی درخواستیں مجلس انتظامی یا پرنسپل کالج کے پاس پیش کریں گے
۱۶۔ کالج کی سرٹیفکیٹ پر کورٹ کو کچھ عذر نہ ہوگا کہ اوس کی جائیداد اوسکے
قبضہ اقتدار و انتظام میں دے۔

تمت



مجلس

حصہ اول برٹش امپیر یعنی سلطنت برطانیہ

شمال
 حمالک متحدہ برطانیہ بزرگ و ایر لینڈ و انڈیا یعنی ہندوستان
 و کالونیز یعنی نو آبادیہاے برطانیہ و حمالک کے بنگرانی و تحت

نمبر	نام ملک	تعداد	تعداد	تعداد	تعداد	تعداد
۱	انگلینڈ و ویلز	۵۸۱۸۶	۲۹۲۳۲۲۶	۴۹۹۵۶۸۵	۱۹۶۵۶	۱۱۷۴۲۵۶
۲						
۳						
۴						
۵						
۶						
۷						

قبول کرنے سے انکار کیا طلبہ بلا فیس کی تعداد
 ۳۸۸۰۶۲۲ یعنی اور طلبہ فیس دہندہ کی تعداد
 ۱۱۷۴۲۵۶ یعنی چنانچہ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ تقسیم
 کے مدارس میں ۶۷۵ سے ۱۷۰۰ تک طلبہ کی
 تعداد بڑھ گئی اور سینورٹک بیاٹک مدارس کی تعداد
 ۲۶۶۹ سے ۶۳۸۳ تک ہو گئی ان سالوں میں
 کل طلبہ کی تعداد حسب ذیل تھی - ۵۰۷۶۱۶۳

طلب	اوسط طلبہ برائے فیس	اخراجات طلبہ	اوسط خرچ ہر سالہ	کیفیت
۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۸۵۳۸۸۸۸۸		۵۰۶۱۶۵۰		۱۲
۳	۳	۳	۳	۳

۳۔ مدرسہ ابتدائی بین ۳ سے ۵ سالگی کے بچے تک، ۱۰ اشنگ اساد کے طور پر ہر کار سے دینے ہیں۔ تعلیم ابتدائی جبری۔

۳۔ بونورستان چار ہیں۔ کالج ۵۷۔ کالج نسوان ۱۔ تعلیم مکمل۔ مدرسہ ابتدائی (۱۹۵۳)۔

۳۔ نارمل اسکول ۷۷۔ اور تعلیم مفت ۱۸۵۰ کے آٹ کی رو سے یہ حکم ہوا کہ ۵ سے ۱۳ سالگی کے بچے کو ہر ایک اضلاع کے اسکول میں مکان مفت دیا جائے ۲۹۸۔

۳۔ بورڈس ہیں۔ انکھنڈ اور اسکا ٹلنڈ سواس اس قلم کے پورے کی اور کالج کی کلاس ۲۸۵۰۔ ۲۸۵۰۔ ۲۸۵۰۔

۳۔ صرف بنجالی ہیں۔ ۱۹۵۳۔ ۱۹۵۳۔ ۱۹۵۳۔

۳۔ دریافت ہوا ہے کہ ۱۹۵۳ سے تعلیم بالافیس کر دیا گیا ہے ان کسٹنٹ بالافیس ۱۵۱۔

۳۔ مدرسہ ایسے تھے جنہیں کچھ اجرت تعلیم دی جاتی تھی

۳۔ صرف ۱۹۵۳۔ مدرسوں کے لئے عطیہ تعلیم کیا اجرت کے

شماره	نام ملک	زمن به کمر	نفوس	مخمس	ملا	اوسط هاست
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
(۲)	اسکات لینڈ	۲۹۷۸۵	۶۰۶۳۲۵۱	۶۰۶۳۲۵۱	۳۱۹۲	
				بک ارب مسک		
				دو لاکھ		
				پنجاویں		
				روپیہ عالی		
(۳)	ایر لینڈ	۳۲۵۸۳	۶۶۵۲۵۳۲		۹۸۴۲	
	منیران					
(۴)	انڈیا یعنی ہندوستان	۱۵۶۰۱۵۹	۲۸۷۲۲۲۳۱	۲۸۷۲۲۲۳۱	۱۳۸۳۵۰	
				دو لاکھ		
				سے لاکھ		
				تیس		

برٹش پرنس وولنسٹون انڈیا یعنی صوبجات برطانیہ ہندوستان

طلبہ	اوسط طلبہ برائے	اخراجات تعلیمیہ	ادھائی چارج برائے	کیفیت
۱	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۵۵۰۰۰۰	۶۸۶۳۲۶	پورے		تعلیم ابتدائی جبری اور صفت ۵ سے ۱۴
		انٹیک تعلیم درجہ اول	انٹیک تعلیم درجہ اول	پرسنگ - یونیورسٹی ہائی اسکول کالج
		کریڈٹ تعلیم درجہ اول	کریڈٹ تعلیم درجہ اول	۱۴ - کالج نسوان - ۱ - ہائی اسکول ۱۴ - ۱۴
		پریکٹس تعلیم درجہ اول	پریکٹس تعلیم درجہ اول	مدرسہ ابتدائی ۱۴ - ۱۴ - مارل اسکول ۱۴
۷۱۵۲۱۲		۱۴۵۸۳۳	۱۴۵۸۳۳	یونیورسٹی ۵ - کالج ۱۳۹ - گندہ
۳۹۹۸۳۹۱		۲۸۹۶۰۵۶۰	۲۸۹۶۰۵۶۰	۱۴۵۸۳۳ اسکول ۱۴ - ۱۴ - واسطے اور ۱۴ - واسطے لڑکیوں کے
		۱۴۵۸۳۳ اسکول ۱۴ - ۱۴ - واسطے اور ۱۴ - واسطے لڑکیوں کے	۱۴۵۸۳۳ اسکول ۱۴ - ۱۴ - واسطے اور ۱۴ - واسطے لڑکیوں کے	مدرسہ ابتدائی ۱۴ - ۱۴ - واسطے لڑکیوں کے
		۱۴۵۸۳۳ اسکول ۱۴ - ۱۴ - واسطے اور ۱۴ - واسطے لڑکیوں کے	۱۴۵۸۳۳ اسکول ۱۴ - ۱۴ - واسطے اور ۱۴ - واسطے لڑکیوں کے	۱۴۵۸۳۳ اسکول ۱۴ - ۱۴ - واسطے اور ۱۴ - واسطے لڑکیوں کے

شمار	نام ملک	روز یکم	روز	نام محل	شمار	اوسط مدارس
۱	۲	۱	۲	۵	۶	۷
(۵)	اجمیر	۲۷۱۱	۵۸۲۳۵۸	۹۵۸۲۳	۱۳۹	
				نائب میر مجلس۔ اور ایجنٹ گورنر جنرل دیسرا کے میر مجلس ہیں		
(۶)	آسام	۲۹۰۰۲	۵۲۶۸۲۳	۸۲۰۵۲	۱۳۸۷	
(۷)	بنگال	۱۵۱۵۲۳	۷۱۳۲۹۸۷	۱۳۲۲۲۰۹۷	۷۰۰۵۹	
(۸)	بیار	۱۷۷۱۸	۲۸۹۷۹۱	۹۸۷۷۲۲	۱۳۱۲	
(۹)	بہی	۷۷۲۷۵	۱۵۹۸۵۲۷	۱۱۸۲۲۲۲۳	۹۲۹۲	
(۱۰)	سندھ	۲۷۷۸۹	۲۸۷۷۷۲	۸۰۹۳۱۱	۲۲۰	
	عنان	۸۰	۲۲۷۷۷۹	۱۰۰۹۰		

طلب	اوسط طلبہ برائے نوٹس	اخراجات تعلیم	اوسط خرچہ برائے نوٹس	کیفیت
۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۵۴۱۷				میوہ کالج ۱۸۷۵ء میں قائم ہوا اسکے اخراجات کچھ نوٹس لاکھ روپیہ کے سود سے جو دیسی رئیسوں نے چندہ دیا تھا اور کچھ سرکاری سالانہ امداد سے چلتے ہیں کالج مذکور صرف امداد و شہزادوں کی تعلیم کی غرض سے قائم کیا گیا ہے تعلیم سررشتہ تعلیمات کی آمدنی ۲۳۱۵ روپے ہے منجملہ طلبہ کے ۵۲۷۵۸ لڑکے اور ۱۶۷۶ لڑکیاں ہیں۔
۵۶۲۳۲	۳۱۱۰۹۵	۳۱۱۰۹۵	۳۱۱۰۹۵	۳۱۱۰۹۵
۱۸۲۳۸۷	۵۵۵۹۲۹۵	۵۵۵۹۲۹۵	۵۵۵۹۲۹۵	۵۵۵۹۲۹۵
۵۱۳۳۹	۲۶۱۸۵۳	۲۶۱۸۵۳	۲۶۱۸۵۳	۲۶۱۸۵۳
۵۵۳۱۲۳	۲۶۹۶۵۹۷	۲۶۹۶۵۹۷	۲۶۹۶۵۹۷	۲۶۹۶۵۹۷
۲۹۶۱۵				جب سے انگریزی عملداری جوئی تعلیم ترقی پذیر ہے مسلمان رعایا تعلیم کی طرف بہت کم توجہ کرتے ہیں اور عورتوں کو تو عین چالٹ میں رکھتے ہیں۔

ردیف	نام ملک	رتبه	نوع	محل	سال	ادرسطاس برقی
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
(۱۳)	برمای بالا	۸۳۷۷۳	۲۹۷۶۹۳۳	پونڈ ۲۹۹۵۸۷ صکروالہ کمالی	۳۰۱۲	
(۱۳)	برمای پاتین	۸۶۹۵۷	۷۶۵۸۶۲۷			
(۱۴)	سنٹرل پروڈنسر یعنی صوبجات وسطی	۸۶۵۰۱	۱۰۷۸۷۲۹۷	۱۳۷۲۲۰۳۱ بکروالہ فیصلہ کالی	۱۸۲۷	
(۱۵)	کورگ	۱۵۸۳	۱۷۳۰۵۵	۷۰۶۹۶	-۱۰۷	

کے لئے اور ان زمینوں نے
نہایت زیادہ ملی ہے چند
کر کے ایک کافی کمان بناد
کیا جو سو سال کے لئے
چھ ہزار روپہ اجارہ کو
دیا گیا اس سے ہر سال
مستقل ایک قیمت ہو گیا ہے
اور ساتھ طلبہ کی تعلیم اور
خراکہ کی گنجائش رکھا ہے
ملاس کی سالانہ آمدنی لاکھ
پنس کے دو سو بیس ہونے لگا

(۱۶)	ملاس	۱۷۱۱۸۹	۳۵۳۰۴۷۰	۲۷۷۲۶۹۹۷۲۹۰۰		
(۱۷)	نات وٹ پروڈنسر یعنی صوبجات غربی شمالی و اوڈہ	۸۳۲۸۹	۲۲۵۷۲۵۷	۵۰۷۸ ۲۷۷۲۶۹۹۷۲۹۰۰ صکروالہ فیصلہ کالی		
(۱۸)	اوڈہ	۲۷۲۱۷	۱۲۴۵۰۸۳۱	۱۲۵۵		
(۱۹)	پنجاب	۱۱۰۶۹۷	۲۰۸۷۰۸۷۷	۲۲۷۱ ۲۳۸۸۶۸۱۸		

ظ	اوسط طلبہ برائے	اختصاصات تعلیم	اوسط خارج آمدنی	کثیف
۱	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۴۴۳۹۴		۳۳۳۳۳۳ کے لئے مکمل		۲۱۵۲۳۷ کے ۳۱۵۵۷۷ درسون کی آمدنی ۷۰۴۰۴ پونڈ ہے۔
۱۰۶۳۵۷		۷۹۳۳۳۳ کے لئے مکمل		
۴۹۹۹		۲۲۲۲۹		
اور اس اسکول کے اخراجات	اسکول سرکار میں پیش کی	استاد عامے اقامت کے لئے	دیکھیں اور تعلیم کے لئے	گورنمنٹ کو ایک خاصیت
۵۱۱۰۸۵		۳۹۲۵۱۱۷		
۲۱۷۲۷۹		۲۷۱۲۱۸		
۲۰۲۳۷				
۱۲۰۹۱		۱۵۷۵۰۷۲		
				مسلمان جنگی تعداد ۱۲ فیصدی ہے سیکر ۱۲-۲۲ زیر تعلیم ہیں

[illegible]

ردیف	نام ملک	مساحت	مختصات	ملاک	اور سند ملاک
۱	۲	۳	۴	۵	۶
(۲۴)	میسور	۲۶۹۳۴	۲۹۲۲۴۰۲	۲۲۲۳۰۲۶۳	۲۶۲۳
(۲۵)	گمشد	۸۰۹۰۰	۲۵۲۳۹۵۲	۸۰۶۵۶۸	
(۲۶)	اود پچ پور	۱۲۸۹۱	۱۸۲۲۳۴۰	۲۶۲۲۹۹۱	
(۲۷)	جود پور	۳۶۲۲۵	۲۵۲۱۶۲۶	۲۵۲۱۶۲۶	پور
(۲۸)	میسور	۲۳۰۵۰	۸۳۱۹۵۵	۱۲۵۰۰۰	
(۲۹)	میسور	۱۵۳۲۹	۴۸۲۲۲۶۴	۲۹۵۱۶۴	۲۶۰
(۳۰)	میسور	۱۹۶۲	۴۲۵۵۵۰	۲۸۰۰۰۰	۲۲۸
(۳۱)	میسور	۱۵۵۶	۲۶۹۱۹۰	۱۱۰۵۶۲	۸
(۳۲)	میسور	۳۰۵۱	۶۶۶۶۸۶	۲۳۲۲۳۲۱	
(۳۳)	میسور	۳۸۲۳۳	۳۲۲۴۰۱	۲۵۲۲۲۲	۲۲
(۳۴)	میسور	۳۸۲۳۳	۳۱۰۰۶۹	۱۲۵۵۲۱	

کلاس	اوسط طلبہ پر لکھو	اندرجات تعلیمی	اور سطح پر آمدنی	کیفیت
۱	۹۰۳۲۹	۱۰	۱۱	۱۲
۱۰۶۷۲	۲۲۷	۱۱۳۹	۱۲۸۵۳۴	<p>جو پور میں اعلیٰ قسم کی تعلیم نہیں ہوتی ایک بڑا حصہ آبادی کا ہندی لکھ پڑھ سکتا ہے جس میں اعلیٰ خاندان کی عورتیں بھی شامل ہیں ان عورات کا لکھ پڑھ لینا اس پر یاست میں بطور ایک عجبہ کے ہے پائے تخت</p> <p>شند و مدرسم ہیں بالفضل تسلیم اچھی نہیں ہوتی لیکن کیفیت ترقی بھی ہو رہی ہے۔</p>
			<p>میں دو نمبر مدارس ہیں ایک نوٹھا کروں اور خانمائی لوگوں کے لئے اور دوسرا تجارتی اور بعض شہریوں میں سرکاری عوام کے لئے مدارس لگی ہیں اور ہر ایک بڑے قوت میں ایک مدرسہ ہے۔</p>	

شمار	نام ملک	زیر کاشت	تقدیر	مخمس	باز	اوسطداران بر زمین
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
(۳۵)	کوٹہ	۳۸۰۳	۵۲۶۲۷۷	پونڈہ ۲۹۴۱۹۷		
(۳۶)	اندور ۱۸۸۱-۲	۹۶۳۵	۱۰۹۹۹۹۰	پونڈہ ۷۰۷۷۷۰	۱۰۷	
(۳۷)	دیوان	۱۲۶۷۹	۱۵۰۸۹۲۳	پونڈہ ۱۱۱۲۵۸		
(۳۸)	بہوپال	۷۹۵۰	۹۵۲۹۰۱	پونڈہ ۴۰۰۰۰۰		
(۳۹)	گوالیار	۲۵۸۵۵	۳۲۷۱۷۷۷	پونڈہ ۶۲۰۰۰۰		
(۴۰)	کچھ	۶۵۰۰	۵۵۸۲۱۵	پونڈہ ۱۹۰۳۰۵	۸۶	
(۴۱)	کولاپور	۲۸۱۶	۹۱۳۱۳۲	پونڈہ ۲۳۱۹۷۶	۱۷۵	
				پونڈہ ۲۳۱۹۷۶		
	خیرپور	۶۱۰۹	۱۳۱۹۳۷	پونڈہ ۲۰۰۲۵۰	۶	
				پونڈہ ۲۰۰۲۵۰		
(۴۲)	مہارنگور	۶۷۳۰	۲۵۵۷۷۳۶	پونڈہ ۲۲۲۲۵۷	۶۹۴	
				پونڈہ ۲۲۲۲۵۷		

کلیہ	اوسط طلبہ برائے نوٹس	اختراجات تعلیمی	اوسط خرچ برائے ہر شاگرد	کیفیت
۱	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۲۱۰				گورنمنٹ کو تعلیم کا خیال بھی نہیں اور نہ کوئی سرکاری مدرسہ قائم ہے دیہات میں گرد برہمن اور بنیوں کے لڑکوں کو ملی قدر ضرورت حساب اور لکھنا سکھاتے ہیں۔
۴۹۴۲		۴۴۱۰ العمی ایشیا		تعلیم ترقی پذیر ہے۔
۵۰۲ لڑکے ۴۱۹ لڑکیاں				راجہ رام کالج میں سات رئیس زادے تعلیم پاتے ہیں۔
۱۰۴۱۹		۸۱۰۰ لکھنا		فارسی پلا پڑھاتے ہیں اور بچوں کے والدین سے منہ ہار فیس فی لڑکا ایک پیسہ لیتے ہیں۔
۳۵۳۲۸		۱۰۰۰۰		۶۹۴ سرکاری۔ بہت سے امدادی اور عیسائی مائیں ہیں تعلیم کمال درجہ ترقی پذیر ہے ہر سال بیسویں سے پچاسویں تاں قیام پزیر ہیں اور سیکڑوں لڑکے داخل ہوتے ہیں۔
				۱۰۰۰۰

نمبر	نام ملک	رقبہ کھجور	نقوہ	قیمت	مقدار	اور صفحہ مائیں باقی
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
(۴۴)	کوچن	۱۳۶۲	۷۲۲۹۰۶	۱۲۲۹۲۸	پونڈ	۱۲
(۴۵)	بستر	۱۳۰۶۲	۳۱۰۸۱۲	۹۵۱۸۰	پونڈ	
(۴۶)	کوچ با	۱۳۰۷	۵۰۸۱۶۳	۱۳۲۲۰	پونڈ	۱۸۷۵ ۲۲۵
(۴۷)	بل پڑہ	۲۰۸۶	۱۳۷۲۲۲	۷۵۰۰۰	پونڈ	
(۴۸)	راپور	۹۲۵	۵۵۱۲۲۹	۱۵۸۶۵۷	پونڈ	۱۶۲
					لکھنؤ میں	
(۴۹)	گرہ وال	۲۱۶۲	۲۲۲۲۲	۸۰۰۰	پونڈ	
۵۰	پتالہ	۵۹۵۱	۱۵۸۳۵۲	۳۶۸۹۵۶		
(۵۱)	بھادپور	۱۷۲۱۵	۶۵۰۰۲۲	۱۶۰۰۰۰۰		
(۵۲)	جسینہ	۱۳۶۸	۲۸۲۵۶۰	۷۰۰۰۰		
(۵۳)	نابھہ	۹۳۶	۲۸۲۷۵۶	۲۵۰۰۰	پونڈ	
(۵۴)	کپورتھا	۵۹۸	۲۹۹۶۶۰	۱۶۰۰۰	پونڈ	
(۵۵)	سنہی	۱۱۳۱	۱۶۶۹۲۳	۳۶۰۰۰		۱

طلبہ	ادرس طلبہ برائے	اخراجات تعلیمی	ادرس خارج برائے تعلیمی	کیفیت
۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۶۴۹۵		۲۶ ۲۶		تعلیم کو بہت ترقی ہے۔ تعلیم کو بہت ترقی ہے۔
۱۳۶۴				مدارس سرکاری ۱۰۱۔ طلبہ ۳۱۷۔ مدارس خانگی ۱۵۲۔ طلبہ ۱۰۴۸۔ ساہیو رندہ ہی تعلیم کے لئے مشہور ہے بہت سے طالب علم بگالہ۔ افغانستان اور پنجاب سے بارودہ حصول علم ساہیو راتے ہیں ان کو گول تعلیم نہیں بجاتی بلکہ اگرچہ مساجد میں
نہیں رہتا			ہیں تو انکو پڑوس خوراک پینے جالے ہیں اور خیرات بھی ملتی ہے۔ وہاں یہ دستور ہے کہ ہر عمارت کی مسجد میں محلہ کے ہر ایک گھر سے کھانا آتا ہے اد طلبہ کیسے پائے کھانے میں روکھتے سیکوری فی ہفتے کو کوئی عطا ہوگا	

شمار	نام ملک	زمین بیکریل	نفر	نام ملک	ملاک	دوسرا ملاک یا زمین
۱۰	۲	۳	۴	۵	۶	۷
(۵۶)	سرحد ناہن	۱۱۰۸	۱۲۷۱۳۷	پونڈ ۲۱۰۰۰		
(۵۷)	مالیر کوٹ	۱۶۲	۷۵۷۵۵	پونڈ ۳۱۷۰۰		
(۵۸)	خزید کوٹ	۶۷۳	۱۱۵۰۷۰	پونڈ ۳۰۰۰۰		
(۵۹)	چمبہ	۲۱۲۶	۱۲۷۰۳۲	۲۲۰۰۰		
(۶۰)	سوگیت	۷۰۷	۵۲۷۰۳	پونڈ ۷۵۰۰۰		
(۶۱)	کلبہ	۱۷۹	۶۸۶۳۳	پونڈ ۱۵۶۰۰		

کالونیز یعنی نوآبادیان یورپ میں

(۶۲)	جبل الشریف جبل الطارق	۱۹	۲۵۸۶۹	پونڈ ۶۱۱۳۶	۱۲
(۶۳)	مالٹا	۹۵	۱۶۵۶۶۲	پونڈ ۳۷۵۱۲۵	۹۰

ایشیائین

(۶۴)	مدن و پریم ارضی	۷۵	۲۱۹۱۰	روپیہ کلکار ۱۸۷۳۰۲	
(۶۵)	شمالی و سقوطہ			لکھنؤ کا	
	جزائر بحرین	۲۷۶	۸۰۰۰		

کتاب	اوسط طالب برائے	اخراجات تعلیمی	اوسط خراج برائے	کتاب
۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۳۶۰۹				
۱۱۲۲۶				
		پونڈ ۱۶۰۰		
		پونڈ ۱۸۱۶۳		
				ایک یونیورسٹی ہے اور دوسکندری
				اسکول ہیں اور ایک مدرسہ حکمت ہے۔

شمار	نام ملک	زمن بکشتی	نظریه	نقشه	ملاحظات
۱	۲	۳	۴	۵	۶
(۶۶)	بورنیو (برطانیه)	۳۱۱۰۶	۱۶۵۰۰۰	دار ۲۱۶۰۲۸	۲
(۶۷)	سیلون	۲۵۳۶۷	۳۰۰۸۸۶۶	رویه ۱۶۹۶۲۶۱۰ بزرگ دریا ۱۶۵	۲۰۶۲
(۶۸)	سپرس	۲۵۸۲	۲۰۹۲۸۶	پوند ۲۱۶۱۶۲ الو لاله ۳۸۱۰	
(۶۹)	بانگ کانگ	۲۹	۲۲۱۲۳۱	دار ۱۹۵۵۸۸۱۵ ۲۲۸	
(۷۰)	لوچستان	۳۳۶۵۰۰	۵۰۰۰۰	رویه کلدار ۵۰۰۰۰	
(۷۱)	سکم	۳۵۰۰	۸۰۰۰	رویه کلدار ۳۳۰۵	
(۷۲)	جنات اندامن دنکاباد	۲۳۹۷	۲۲۵۸۵		

طلبہ	اوسط طلبہ برائے	انحصاریات تعلیمی	اوسط مجموعہ برائے	کیفیت
۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۱۵۲۸۸۳	۵۰۸۱۸۶	۵۰۸۱۸۶		تعلیم انگریزی بغیر سرکاری مدد کے پھیل ہی ہے۔ مدرسہ سرکاری - ۲۳۶ امدادی ۹۷۱ مدرسہ خانگی ۲۶۸۵ مدرسہ ذراعت ۱۱ مدرسہ پیشہ ۱۰
۱۸۵۳۸	۸۹۰۰	۸۹۰۰		عیسائی مدارس (۲۷۸) مع طلبہ (۱۰۹۸۴۷) (۳۵۹۳۷) اور مدارس باہل اسلام (۱۰۳) مع طلبہ
۱۰۱۸۶	۶۰۳۵۹	۶۰۳۵۹		مدرسہ خانگی ۱۰۵ مدرسہ نگرانی سرکاری ۱۱۷ باقی مدرسہ کو قوالی اور قیدی لوگوں کے ہیں۔
	۱۵	۱۵		مشہور رتبہ (۱۵۵۰) پر اجیل ہے اور نفوس (۵۰۰۰) سے گھچہ زیادہ محسوب ہو رہی ہیں۔

نمبر	نام	تاریخ	محل	ملاحظات	درجہ
۱	۲	۳	۴	۵	۶
(۳۴)	جزائر لکھاؤیت		۱۲۲۲۰		
(۳۵)	جزیرہ بکران	۵۵			
(۴۵)	لابیان	$\frac{۱}{۲}$	۵۵۵۳	پونڈ ۴۲۲۸	
(۴۶)	اسٹریٹ سٹینٹ	۵۸۳	۵۱۲۳۲۲	۳۸۲۹۵۱۳	۲۰۱
	سنگاپور پانگ			۳۸۲۹۵۱۳	
	اور ملاکا				
آفیشل					
(۴۷)	جزیرہ سنشن	۳۵	۳۴۰	پونڈ	
(۴۸)	لیسولولینڈ	۱۱۴۲۵	۲۱۸۹۰۲	۲۱۸۹۰۲	۱۱۵
				معین	
(۴۹)	سیرانا لینڈ	۱۶۰۰۰	۴۰۳۴۶	پونڈ ۱۶۳۳۰۰	
(۵۰)	کیپ آف گودہوپ	۲۲۱۳۱	۱۵۲۴۲۲	۵۵۵۶۰۱۹	
آفیشل برطانیہ میں					

طلبہ	ادرس طلبہ برائے نوٹس	اخراجات تعلیمیہ	ادرس طلبہ برائے نوٹس	کیفیت
۱	۲	۳	۴	۵
۱۱۲۳۲		۱۰۱۲۳۵ ۱۰۱۲۳۵ ۱۰۱۲۳۵ ۱۰۱۲۳۵		چودہ جزائر میں سے نو جزیرے آباد ہیں۔ سات گائون ہیں جن میں ماہی گیری ہوتا ہے اور عمدہ بندرگاہ ہے۔
۶۹۳۲		۱۰۱۲۳۵ ۱۰۱۲۳۵ ۱۰۱۲۳۵ ۱۰۱۲۳۵		۲۹ ۱۶۵ ۱۶۵ ۱۶۵
۷۸۸۸۱		۱۰۱۲۳۵ ۱۰۱۲۳۵ ۱۰۱۲۳۵ ۱۰۱۲۳۵		۲۹ ۱۶۵ ۱۶۵ ۱۶۵

شماره	نام ملک	رتبه بکتر	فوق	محاسب	ساز	تیم
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
(۸۱)	مرکس شتر	۷۰۵	۳۷۱۶۵۵	۷۵۹۵۶۵۱	۱۵۵	
(۸۲)	نثالی	۳۰۷۶۰	۵۷۳۹۱۳	۱۳۶۹۱۱۷	۱۲۳	
(۸۳)	ممالک ننگ	۵۰۰۰۰	۳۵۰۰۰۰	۳۲۵۰۰۰		
(۸۴)	آسیل ریورس					
(۸۵)	پر دنگریٹ					
	سینٹ پلینا	۳۷	۳۱۱۶	۶۸۷۴	۱۱	

طلب	اوسط طلبہ بقیوں	اخراجات تنصیب	اوسط خرچ برآمدی	کیفیت
۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۱۷۵۱۷		۵۵۳۳۵۲ للم لاسکو صبراً		ایک شاہی کالج ہے اور چند شاہی مدارس ہیں۔
۸۱۳۹		پونڈ ۳۷۱۸۸ لے لاسکو للم لاسکو		مدرسہ سرکاری ابتدائی - ۱۳ ایضا ہائی اسکول - خانگی مدارس - ۱۰۹ اور ایک غائبش ہے جو ہر چوتھے سال میں ہوتی ہے جس کا سالانہ خرچ ۱۵۰ پونڈ ہے۔
۸۳۲		پونڈ ۳۵۴ صبراً		۱۸۸۹ء میں جماعت تیار آفریقی کے ہمراہ بیان کے تاجر ملے۔ کُل مدارس میں سے چار مدارس کو گورنمنٹ سے (۳۵۴) پونڈ سن سننے ہیں۔

شمار	نام ملک	زمین کھیت	چرا	حق	ملا	اور طاعت
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۱
(۸۶)	ٹرسٹن دی اکوناہ	۵۰۰				
نوا بادیا سے غربی افیت						
(۸۷)	گولڈ کوہٹ	۱۵۰۰۰	۱۹۰۵۰۰۰	۳۵۲۰۱۷ پونڈ	لا	
(۸۸)	لاگوس و پروبا	۳۱۱۴	۳۱۰۰۰۰۰	۴۶۷۸۹ پونڈ	کرور	
(۸۹)	گام بیا	۲۷۰۰	۵۰۰۰۰	۵۶۴۱۵ پونڈ	لا	
(۹۰)	سیرالیونی	۱۵۰۰۰	۱۸۰۰۰۰	۱۵۹۸۶۸ پونڈ	لا	

حساب	اوسط طلبہ ہر کلاس	اجزائے تعلیمی	اوسط خرچ ہر شاگرد	کیفیت
۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۵۰۰۰		پونڈ ۱۴۳۳ موسم		بہت مختصر آبادی ہے سنہ ۱۹۸۱ء کے بتا ہ شدہ لوگ یہاں آئے ہیں۔
۲۵۰۰				مدارس ابتدائی سرکاری ہیں سواحل اکراؤ کیپ پر تعلیم علمای مذہبی کے تفویض ہے جنہیں سے روٹن کیتھولک ووسلین اور جرمن مشن تکفل تعلیم ہیں تعداد طلبہ مخصوص پروٹسٹینٹ ہے۔ مدارس اسلامیہ ان سے خارج ہیں۔
۹۷۶		پونڈ ۲۷۶ صمد اللہ		رقم امدادی سرکاری درج کی گئی ہے۔
۱۰۰۰		پونڈ ۸۹۱ صمد اللہ		مدارس ابتدائی - (۱۸) پرائیویٹ اسکول (۲) کالج (۱)

نام	نام ملک	زبان کسری	تعداد	مقام	مدار	اوسط مدارس بزرگ
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
(۹۱)	زام بیری	۷۵۰۰۰	۲۰۰۰۰۰	پونڈ ۷۰۰۰	۶	
(۹۲)	زنجبار و پمپا	۹۸۵	۱۱۵۰۰	پونڈ ۹۶۹۹۲۶	۶	
(۹۳)	زولو لینڈ و سنگالینڈ	۲۳۱۲۰	۱۸۰۰۰۰	پونڈ ۲۰۰۸۰	۱۸	
(۹۴)	برموداس	۳۰	۱۵۱۲۳	پونڈ ۳۳۵۳	۴۷	
(۹۵)	کیانڈا	۳۳۱۵۶۲۷	۵۸۳۵۶۷۹	پونڈ ۳۴۶۵۵۵۰۰	۱۶۶۵	

امریکا میں

کتاب	اوسط طلبہ برائے	اخراجات تعلیمیہ	اوسط خرچ برائے	کیفیت
۸	۶	۱۰	۱۱	۱۲
۷۲۹				
۱۲۰۰		پلوٹو ۱۶۵۰ لکھنؤ		یہ رقم صرف (۲۳۳) مدارس کو دیجاتی ہے منجملہ جمیع مدارس کے۔
۱۰۰۰۰۰		ملاو ۱۰۰۰۰۰ لکھنؤ ۱۰۰۰۰۰ لکھنؤ		تعلیم جبری لکھنؤ بلوئے نام۔ پونیورسٹی (۱۶) کالج (۲۳۳) مدرسہ ابتدائی (۱۵۵۲۲) اور ہائی سکول (۱۰۸۹)

کمر	نام ملک	زیت کبکری	نقد	محاسن	علا	اوسط مدراس برابری
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
(۹۶)	جزایر خاک لینڈ	۷۵۰۰	۱۷۷۹	پونڈ ۱۱۵۵۱	۵	
				دو لاکھ		
				لوہا اسیل		
(۹۷)	گیانا برطانیہ	۱۰۹۰۰۰	۲۸۸۳۲۸	پونڈ ۵۴۰۲۰۱	۱۸۱	
				یک کروڑ لاکھ		
				دو لاکھ		
(۹۸)	ہائڈو مدراس برطانیہ	۷۵۶۲	۳۱۴۷۱	۱۵	۳۵	
(۹۹)	نیو فونڈ لینڈ و لاب ریڈر	۴۲۴۰۰	۱۹۷۹۳۴	۱۹۷۳۷۷۵	۵۵۲	
وست انڈیز یعنی جزایر ہندوستان مغربی						
(۱۰۰)	بھاماس	۵۵۵۰	۴۷۵۶۵	پونڈ ۵۴۸۱۳	۱۱۵	
				دو لاکھ		
				لوہا اسیل		

طلبہ	اوسط طلبہ برائے نوکری	اخراجات تعلیمی	اوسط خرچ برائے نوکری	کیفیت
۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۱۸۸				
۳۸۰۶۷	پونڈ ۱۸۱۱۶	پونڈ ۱۸۱۱۶		ماسوا تعداد مذکور مدارس کے اور بھی
	۲۹۷۹	۱۱۹۲۰۰۴۴		خانگی مدارس ہیں جنہیں منجملہ تعداد مذکور
	۲۳۰۹۴	۱۲۹۲۶۰		طلبہ کے (۱۲۲۲۶) طلبہ شریک ہیں
				اور وظیفہ جو گورنمنٹ دیتی ہے صرف
				(۲۵۸۴۱) طلبہ مدارس مذکور کیلئے ہے
۸۳۶۸	پونڈ ۲۵۰۰	پونڈ ۲۵۰۰		مدارس ابتدائی ۱۰ طلبہ ۴۶۱
				گورنمنٹ سکول ۳۸ " ۵۱۵۳
				مدارس جماعت ۳۳ " ۱۵۰۰
				انجمنیت ۳۳ " ۱۲۵۴
				مدارس خانگی ۱۱۵ " ۸۳۶۸

مدارس ابتدائی اور
سرکاری خانگی ہیں
اور تعلیم جماعتی ہے

سمت	نام مکمل	رتبہ و فہرست	نفر	حاصل	ساز	اوسط مدارس برائے
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
(۱۰۱)	بار بادوش	۱۴۶	۱۸۳۳۰۶	پلوئڈ ۱۸۶۱۷۹ لکھنؤ امام احمد	۲۰۹	
(۱۰۲)	جیکو و ٹرکس اور کنکوس	۲۳۳۳۳	۶۳۸۵۵۸	پلوئڈ ۷۸۵۹۶۹ لکھنؤ امام احمد	۸۸۶	
(۱۰۳)	جزائر پورٹو	۷۰۱	۱۲۷۷۲۳	پلوئڈ ۱۱۱۲۸۶ لکھنؤ امام احمد	۱۳۱	

طلبہ	ادرس طلبہ برائے	انچھا خاتہ تعلیم	اسطخوج برائے	کیسٹ
۵	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۱۲۱۰۹	۹۳۰۰ پونڈ	۹۳۰۰ پونڈ	۱۳۰۶۲	۱۳۰۶۲
۱۲۶۶۲	۹۳۰۰ پونڈ	۹۳۰۰ پونڈ	۱۳۰۶۲	۱۳۰۶۲
۶۸۰۳	۳۰۰ پونڈ	۳۰۰ پونڈ	۱۳۰۶۲	۱۳۰۶۲

مدارس ابتدائی ۲۰۱ طلبہ ۱۳۰۶۲

سکندری سکول ۱۷ ۱۸۷

مدارس اعلیٰ ۲ ۷

مدرسہ اعلیٰ شوان ۱ ۱۲۶

کالج ۲۱۹ ۱۵۰

تعلیم زیر نگین دولت ہے۔

گورنمنٹ سکول ۸۷۷ طلبہ ۱۳۰۶۲

کالج اعلیٰ تعلیمات النساء ۱ ۲۲

بانی سکول ۱ ۴۵

مدارس ابتدائی ۸۸۶ ۵۳

۱۳۰۶۲

ماسوائے ان مدارس کے اور بھی مدارس ابتدائی

بین جنین بلا فیس تعلیم دیکھائی ہے اور

مدارس امدادی (۱۱۹) طلبہ ۳۰۳

مدارس زبئی گو (۲) ۱۳۱

۷۵۰۰

انکے سوا مدارس خاکی بھی ہیں اور ڈیپٹ

اور سنٹ گئوگرام سکول کے مدارس

قائم کر دینا امداد ہے۔

بانی سکول اور

مدارس صناعت و

حرفت بھی ہیں۔

رکس اور کیوس

بین تعلیم بلا فیس

اور ایک کتب خانہ

اور دیگر کام

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
۱۰۴	۱۸۶۸	۲۱۸۴۱۵	۲۹۶۹۶۹	۲۱۱	۲۱۱	۲۱۱	۲۱۱	۲۱۱	۲۱۱
۱۰۵	۱۳۳	۵۴۰۶۲	۵۴۰۶۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲
۱۰۶	۱۳۲	۷۱۰۵۴	۲۶۶۴۹	۷۳	۷۳	۷۳	۷۳	۷۳	۷۳
۱۰۷	۲۴۳	۲۲۶۰۸	۷۹۳۲۷	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸
۱۰۸	۶۶۴۰	۱۲۵۴۰۲	۶۵۳۶۴	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵

جزایر وندور

آسٹریلیا و اوشانیان

طلبہ	اوسط طلبہ پر نفوس	اخراجات تعلیمیہ	اوسط خرچ برآمدی	کیفیت
۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۱۹۹۶۷		پونڈ ۲۸۱۳۸		مدارس ۲۰۹ طلبہ ۱۹۶۸۵
		صہ لاس لایسنس		کونٹیس ریل کالج ۷۰
				رومن کیتھولک کالج ۱۱۱
				۲۰۹ ۱۹۹۶۷
				ان کے ماسو ایمان بہت خالصی مدارس ہیں
۶۲۰۰		پونڈ ۳۹۱۰		گرا امر اسکول (۱) طلبہ ۷۵
		لایسنس		مدارس سرکاری و املاک ۳۳
				۶۱۵۵ ۶۲۰۰
۳۵۲۵		۱۶۷۵		(۱۲) مدارس پرنسٹن کے ہیں احمد
		۱۳۱۵		(۱۶) رومن کیتھولک کے۔
۳۹۹۷۹		پونڈ ۷۰		(۵) مدارس علم کے طلبہ (۱۲۵)
		۷۰		نقاد طلبہ و سلیمن مشن (۳۷۱۷۵)
				نقاد طلبہ رومن کیتھولک ۲۵۸۶
				نقاد طلبہ مدرسہ سرکاری صوفیہ فتن ۶۳
				۳۹۹۷۹

ردیف	نام ملک	رتبه	نوع	مکان	ساز	توضیحات
۱	نیوگیا ناپلانی	۲	۴۰۰۰۰	۳۵۰۰۰	۵	۲۵۰۰۰ صاحب
(۱۰۹)						
۲	نیوسوت ویلز	۳۱۰۰۰	۱۱۳۳۳۳۳	۱۰۰۳۹۱۸۵	۶	۲۰۱۴۲
(۱۱۰)						
۳	نیونزی لیند	۱۰۷۷۶۱	۶۶۸۶۵۱	۴۷۰۵۰۵۳	۷	۱۶۵۱
(۱۱۱)						

طلبہ	اوسط طلبہ	اخراجات تعلیم	اوسط پڑھائی	کیفیت
۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
				<p>لنڈن شہری سویڈی سواحل جنوبیہ اور سیکرڈ ہارٹ سویڈی ضلع میگوین اور وسیلینہ جزائر میں اور انگلینڈ میں شرف شمالی سواحل میں مصروف کار ہیں اور ہزار ہا دیسی آدمی تعلیم پارہ میں تعلیم جبری - ۶ سے ۱۳ برس تک - ایک یونیورسٹی ہر مدرسہ ہائی اسکول ۵ - ابتدائی ۱۶۹ - آدھری دسکے مدرسے (۳۰۰) دیگر مدارس ۱۰۶ - مدرسہ خانگی ۶۰۴ - ایک فکھنی کل کالج ہر اور غیر پڑھنے تعلیم مفت ہے - مدرسہ زراعت ایک تعلیم جبری بعض جاہلین ۱۳ برس تک ایک یونیورسٹی کالج (۳) سکندری سکولز (۲۴) مدرسہ ابتدائی (۱۲۵۵) - مدرسہ دیسی (۶۷) خانگی ۲۸۹ مدارس آرٹ وغیرہ کے (۸) -</p>
		<p>پونڈ ۷۱۹۵۲ لا لک لے لک</p>		
		<p>پونڈ ۳۱۱۹۲۲ لا لک لے لک</p>		

ردیف	نام ملک	رقبہ کھجور	فصل	محاصل	ملا س	اوسط مدار بن رقبہ
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
(۱۱۲)	کوئٹہ لیسنڈ	۶۶۸۴۹۷	۲۱۰۳۲۰	۳۳۷۴۷۱۶ پونڈ دو کروڑ لاکھ	۷۸۵	
(۱۱۳)	سوت اسپریشیا	۹۰۳۶۹۰	۳۲۰۲۳۱	۲۲۹۹۳۳۸ پونڈ دو کروڑ لاکھ	۸۳۹	
(۱۱۴)	ٹپاس می نیا	۲۶۲۱۵	۱۲۶۶۶۷	۸۸۳۱۹۸ پونڈ ایک کروڑ لاکھ	۳۶۲	
(۱۱۵)	وگٹوریا	۸۷۸۸۴	۱۱۴۲۰۵	۸۳۳۳۵۸۸ پونڈ دو کروڑ لاکھ	۳۰۵۷	
(۱۱۶)	وسٹرن اسپریشیا	۱۰۹۰۰۰۰	۴۹۷۸۲	۲۹۷۸۰ پونڈ دو کروڑ لاکھ	۱۰۶	

اور دو ہفتہ میں پٹن بلایا درود
ہفتہ میں دو بار اور آٹھ بار مانہ
اجرا رکھتے ہیں۔

طلبہ	اوسط طلبہ کنونی	اخراجات تعلیمی	اوسط خرچ آدمی	کیفیت
۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۵۲۲۳۹	۶۲۸۶۱	۲۵۲۶۳۹		تعلیم جبری ہے تھوڑی مدت تک اور مفت مدرسہ امدادی (۸) مدرسہ ابتدائی (۶۳۹) خانگی (۱۳۸)
		صیدک علی صالحہ		تعلیم برائے نام جبری ایکٹ نیورسٹی پر مدارس سرکاری (۲۵۹) امدادی (۲۹۳) خانگی (۲۸۵) - (۱) نارمل کالج ہے یونیورسٹی (۱) کالج (۱۵) طلبہ (۱۳۶۳) مدارس ابتدائی عامہ (۲۳۳) طلبہ ۱۹۲۰ - مدارس خانگی و مدارس غیر منظمہ قدیمہ (۹۸) طلبہ (۲۶۱۸) مدارس صنعت و حرفت
۲۵۸۳۶		۲۲۸۶۳۲		۶۳۴ (۲۳) طلبہ ۶۵۸۱۹ ۳۶۲ تعلیم جبری ہے ابتدائی تعلیم ناظمہ تعلیمات کے ماتحت ہو اور بہت سی مفت تعلیم جبری - ۶ سے ۱۳ برس تک کالج ۳ میں مدارس سرکاری ۲۲۳ - خانگی ۹۱ - مزدور و نکلے لئے ۳ مدرسہ آرٹ (۱۱) مدارس زراعت (۲) اور دیگر مدارس (۱۲) - تعلیم جبری ہے -
		۸۶۶۴۲۱		
۵۲۳۵		۱۰۳۹۰۱		

۳ وظایف میں جو ابتدائی مدارس میں ملتی ہیں
جاری میں مردم شماری کے مطابق فیصد
۱۵ - آدمی ناخواندہ تھے اور ۵۵ خزانہ
تھے ۳۹ نسب خانہ عامہ اور مجالس
کلیک میں سب سے پہلے پڑھنا پڑھنا
اور چار روڑا اور چار صنعت دار

شمار	نام ملک	تعداد	مجموع	میانگین	اوسط
۱	جزایر پشنگ	۲۶۱	۲۵۰۰۰	۵	۷
حصه اول تمام شد					
حصه دوم فارن کنسیر یعنی ممالک خارجیہ					
۱۱۸	افغانستان	۲۹۸۲۳۵	۵۰۰۰۰۰	۳۵۰۰۰۰	۷
آفریقا					
۱۱۹	مالک وسطی خود مختار آفریقا				۷
مالک وسطی سودان					
۱۲۰	بارنو	۵۰۰۰	۵۰۰۰۰		۷
۱۲۱	واونی	۱۴۲۰۰۰	۲۶۰۰۰۰		۷
۱۲۲	کانیم	۳۰۰۰۰	۱۰۰۰۰۰		۷

طلب	وسط طلبہ برائے	اخراجات تعلیمیہ	اوسط خرچہ برائے سال	کیفیت
۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
				<p>مختلف خرابیوں میں جھکاؤ اور آبادی تخمیناً میں کمی گئی ہے دوسری کیفیت غلٹ ہے غلط پوری نہیں کی گئی۔</p>

شماره	نام ملک	رتبه کشتی	نفوس	مساحت	مساحت	اوسط مدارس
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
(۱۲۲)	بفرمی	۲۰۰۰۰	۱۵۰۰۰۰			
(۱۲۳)	سودان مصری	۱۰۰۰۰۰	۱۳۰۰۰۰۰			
(۱۲۴)	داهومی	۴۰۰۰	۲۵۰۰۰۰			
(۱۲۵)	آنگن شین ریپبلک	۱۱۳۵۰۰۰	۷۰۸۴۷۹۲	۵۶۲۹۸۵۰۰	۳۲۶۲	۱/۳۵۴
				دارچاندی کرور موسه		
(۱۲۶)	استرلند و هنگری	۲۳۰۹۷۴	۷۱۲۳۱۷۲۲	۹۰۹۵۶۲۰۸۵	۳۸۱۴۰	۱/۴
				فلارن کرور موسه		

طلبہ	اوسط طلبہ ہر فوجی	اختصاصات تعلیمیہ	اوسط خرچ ہر طلبہ	کیفیت
۸	۴	۱۰	۱۱	۱۳
۳۷۷۰۰۳	$\frac{1}{15}$	ڈالر ۱۰۴۱۵۶۸۹ دو کروڑ پانچ لاکھ ایک لاکھ		تعلیم زیر حکومت و اہتمام دولت ہے ایک مجلس انتظامی اور ۲۱ یونیورسٹی ہیں جنکے طلبہ (۱۰۰۰۰) ہیں مدارس ابتدائی ۳۶۳۳۳ طلبہ ۳۶۰۶۹۵ مدارس ہکٹ فیسفہ ۱۶ " ۳۱۲۷ مدرسہ معذنیات ۱ " ۲۰ کالج تجارت ۲ " . مدرسہ نھری ۱ " . مدرسہ فوجی ۱ " . فارمل اسکول ۳۴ " ۲۱۲۱۵۴ تعلیم جبری ۶ سے ۱۴ تک لاکھ یونیورسٹیاں ہیں مدارس ابتدائی (۳۸۷۷) مکمل کل ہائی اسکول (۷۷) ہائی اسکول (۱۹۴۹) - ہنگری کے دو کونین فیصد ۸۰ کے تعلیم پانچویں اور اوپر ہیں
۵۲۵۹۷۳۹	$\frac{1}{5}$	۲۱۶۱۰۵۴۰ دو کروڑ پانچ لاکھ صالح		۴ کارڈو جاپان ایک فوجی مدرسہ نہایت عمدہ ہے اور دوسرا درجہ نہایت اعلیٰ میں ہے اور عجیب و غریب مکوناس - ایریس - لاپلانٹا میں ہیں -

شماره	نام ملک	رقبہ ہیکٹیر	رقبہ سوس	رقبہ جھلس	رقبہ سلاکس	اور عطا داری زمین
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
(۱۲۰)	باسنیا و ہرنیکوینا	۳۳۶۶۴	۲۶۶۶۰۹۱	۱۰۸۰۸۳۳۰	۲۵	
(۱۲۸)	بانییم	۱۱۳۷۳	۶۱۳۶۲۲۴	۳۲۵۸۹۲۲۸	۸۹۷۸	۵
(۱۲۹)	ہوتان کشتہ	۱۶۱۰۰	۳۶۰۰۰۰	۳۲۲۲۲۸۰	۵۱۰	
۱۳۰	بویو یا کشتہ	۵۶۰۳۶	۱۲۶۲۲۲	۳۲۲۲۲۸۰		
				برای دیادس		
				کر دے		
				لے لایہ		
				کر دے		

طلبہ	اوسط طلبہ برائے نوٹس	اخراجات تعلیم	اوسط خرچ برائے نوٹس	کیفیت
۱	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۸۶۴۲۱۱	۱۶۲۳۱۱۲۹ موسیٰ علی بنیادی ۱۳	مدیر مدرسہ فرانسیسی و زرش (۱) مدیر مدرسہ و زرش لڑکھنوا (۲) مدارس تعلیم تجارت (۷) مدارس ابتدائیہ (۹۴۳) مدیر سر قیدیوں زمان (۱۵) کمپ رومن کنوینٹ زبرائے علماء (۱) بیرے ننگ کالج انر براؤن تعلیم (۱۵) یونیورسٹی ۱۴ - اخراجات تعلیم اعلیٰ ۱۶۸۵۳۰۰ فرانک مدیر ابتدائی - ۵۷۱۱۱۱ در متوسط ۳۷۸۱۲۲۸ فرانک انفنت سکول ۱۱۸۸۸ در ابتدائی ۷۱۷۴۳۰۰ فرانک دیگر لڑکوں کے واسطے ۱۶۳۰ انڈسٹریل سکول ۵۶ سکا اسکول اور بھی خانگی مدارس اور کالج ہیں۔ یونیورسٹیاں (۵) روپیہ جو صرف کیا جاتا ہے وہ صرف مدارس ابتدائی کے واسطے ہے طلبہ کی تعداد ہیں (۶۸۵۷۰) لڑکیاں شامل ہیں۔ تعلیم برائے نام چیری۔		

[illegible]

شمار	نام ملک	رتبه	فصل	مساحت	مساحت	اوسط عمارت و زمین
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
(۱۳۳)	کولمبیا	۵۰۴۷۷۳	۲۸۹۳۷	۲۰۳۵۱۱۰۰	۱۷۲۸	پلی سوس لاکرو لو صهار
(۱۳۴)	ممالک خود مختار کانگ	۹۰۰۰۰۰	۱۷۰۰۰۰۰۰	۲۰۳۵۱۱۰۰	۱۷۲۸	فزانگ ۲۷۳۱۹۸۱
(۱۳۵)	کوری	۸۳۰۰۰	۱۷۰۰۰۰۰۰	۲۰۳۵۱۱۰۰	۱۷۲۸	پلی سوس لاکرو لو صهار
(۱۳۶)	کوست ریکا	۳۷۰۰۰	۲۰۳۷۷۱۰	۲۰۳۵۱۱۰۰	۱۷۲۸	پلی سوس لاکرو لو صهار

طالعہ	اوسط طالبانہ رقم	اخراجات تعلیم	اوسط بچہ برآمدی	کیفیت
۱	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۹۳۱۸۷				<p>یہ ایڈمنسٹریشن میں ملنے والا بہت کم رقم ہے۔</p> <p>اس میں کچھ اضافہ کرنا چاہیے۔</p> <p>پروفیسر صاحبہ گورنمنٹ میں ہیں۔</p> <p>اس میں کچھ اضافہ کرنا چاہیے۔</p> <p>پروفیسر صاحبہ گورنمنٹ میں ہیں۔</p>
۹۳۰۹۱				<p>تعلیم انگریزی کیو اسٹے ایک مدرسہ اور</p> <p>فتح سیکے واسٹے ایک مدرسہ ہے۔</p>
۱۱۹۸۹	۵۲۶۳۵	معہ لکچر موصوفہ ار ۲۷		<p>تعلیم جیری اور مفت۔</p> <p>۱۹۸۱ء میں ابتدائی ۹۲۸۹ طلبہ ۱۳۷۷۸</p> <p>۵۸۰۳۰ ۸۸۰۳۰</p> <p>۲۵۰۰ ۲۵۰۰</p> <p>۱۸۸۸ء میں جن لوگوں کی عمر سے کم تھی</p> <p>تھی ان کی تعداد ۲۷۲۷۵ تھی ۱۸۹۱ء میں تعلیم</p> <p>کے لئے ۵۲۶۳۵ پیسے دیئے گئے۔</p>

ردیف	نام خانوادگی	نام کوچک	تاریخ تولد	تاریخ فوت	تاریخ دفن	محل دفن	توضیحات
۱	دینارک	(۱۳۳۴)	۱۵۲۸۵	۲۱۸۵۳۳۵	۱۹۸۵	کروند مقبره حضرت علی عجل الله فرجه ۸۵/۱۲	
۲	ایکویدر	(۱۳۳۶)	۱۳۰۰۰۰	۱۲۶۱۸۶۱	۹۰۰	پونده ۵۶۲۳۶۵ مقبره مدرسه کافه	
۳	فرانس	(۱۳۳۸)	۲۰۷۰۹۲	۳۸۳۳۳۳۳۳۳۳	۸۶۶۶۶۶	فرانس ۵۱۵۱۵۱۵۱۵۱۵ ایک ارب مد کرد مقبره ۳۸۳۳۳۳۳۳	

طریقہ	اوسط طلبہ برائے تقریباً	اخراجات تعلیمیہ	اوسط خرچہ ہر تلمیذ فی	کفایت
۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۳۳۴۴۰۰	۳۶۲۵۴۴۹	لا لاس لا لاس لا لاس	۱۱	مدارس عامہ و مذہبی جن میں شیار (۱۳)۔ مدارس عامہ ابتدائیہ ۲۷ شرے ننگ کالج ازبک ۵ مدارس محلجات ۲۹۴۰
۵۸۱۹۲۰	۵۸۱۹۲۰	یونیورسٹی میں ۱۳۰۰ طلبہ ہیں۔ اس یونیورسٹی کے تعلق ایک پالی ٹیکنک انسٹیٹیوٹ جن میں بیس اساتذہ اور دو سو تلامذہ ہیں	۱۱	تعلیم جبری ۷ سے ۱۴ برس تک۔ ایک یونیورسٹی ہے۔ تعداد مدرسہ ابتدائی صرف ۲۹۴۰ ہیں عزیز والدین کے اطفال مفت تعلیم پاتے ہیں کوہن بیگن کی تعلیم ابتدائی جبری۔ مدرسہ ابتدائی۔ (۱۵۶) ہائی سکول۔ (۱۹) سکندری سکول (۳۵) ایک یونیورسٹی تعلیم ابتدائی جبری اور مفت۔ یونیورسٹی (۵) مدارس ابتدائی (۸۷۳۳) سکندری سکول (۲۹۳) سوائے ان کے ہر گز سکول بھی ہیں
۶۳۹۴۳۷۰	۱۷۸۵۱۲۹۱۴	محکمہ رور کے لئے ۵ سالہ ۱۱۲	۱۱	

شماره	کلاس	کلاس	کلاس	کلاس	کلاس	کلاس
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
نواباویهای و محاکمات تحت سلطه فرانس ایشامین						
(۱۳۹)	فرنج اندیالینی بندو	۲۰۰	۲۸۰۳۰۳	۲۱۵۰۱۱۰	فرانک	
(۱۴۰)	فرنج اندوچینا					
(۱۴۱)	انام	۲۵۰۲۰	۲۰۰۰۰۰		فرانک	
(۱۴۲)	کام بودیا	۳۸۹۰	۱۸۰۰۰۰	۳۲۵۰۰۰	فرانک	
(۱۴۳)	کوچن چینا	۲۳۰۸۲	۲۳۲۷۵۳	۲۹۹۲۲۸۳	فرانک	۴۳۸
(۱۴۴)	لمان کین	۳۴۶۳۰	۶۰۰۰۰۰	۳۳۲۳۲۲	فرانک	
افیشامین						
(۱۴۵)	الجیریا	۱۸۷۷۴۷	۵۱۲۷۴۳	۷۴۳۰۸۹۸	فرانک	۱۸۶۰۱
(۱۴۶)	فرنج کانگو و گابن	۲۵۰۰۰۰	۵۶۰۰۰۰	۲۱۶۸۲۸۵	فرانک	۱۰

کثیف	اوسط پیمائشی	اخراجات تعلیمی	اوسط طلبہ برائے	حکومت
۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸
<p>ان مدارس میں ۱۱۵ یورپ والے اور ۱۱۸۳</p> <p>ویسی اساتذہ ہیں۔</p> <p>اس محاصل میں محاصل اتمام بھی شریک ہے۔</p> <p>ایک کالج ہے صرف عورت کھلتے۔</p> <p>مدارس لڑکوں کیواسطے (۶)</p> <p>مدارس لڑکیوں کے واسطے (۲)</p>		<p>۵۳۹۷.۳۹</p> <p>لے لاکھ</p> <p>پچاس</p> <p>۱۵</p>	<p>۲۵۳۹۷</p> <p>۱۱۷۵۳۰</p> <p>۲۰۰</p>	

[illegible]

طالع	اوسط طلبہ برائے فوس	اخراجات تعلیمیہ	اوسط شرح آبادی	کیفیت
۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۱۷۰۰۰۰				<p>تعلیم جبری اور مفت ہے ماسٹر طبع کتب کے ایک خاص چھاپہ خانہ ہے۔</p> <p>رقبہ نہیں معلوم کیونکہ اب تک اس ملک کی حدود مقرر نہیں ہوئی۔</p> <p>یہ سب مسلمانوں کی آبادی ہے۔</p>

ردیف	نام ملک	رتبه کمبری	نقشه	مخمس	مدرک	اوسط مدارس برابری
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
(۱۴۰)	گوادیلوپ و مالک ماتحت	۷۴۲	۱۶۵۸۹۹	فرانک ۹۱۹۱۲۸۶	۴۹	
(۱۴۱)	گیبانا	۳۰۰۰	۱۸۶۴۷۷۹	فرانک ۷۲۰۱۶۹۹		
(۱۴۲)	مارتی نکوفی	۳۸۱	۱۷۵۳۹۱			
(۱۴۳)	جزایر سیشل پری ونگونی لن	۸۷	۵۹۲۹	فرانک ۵۸۰۲۵۷		
اسطراشیا و اوشانیامین						
(۱۴۴)	نیوکالی دودیا و مالک ماتحت	۶۰۰۰	۶۲۷۵۲	فرانک ۳۳۳۳۳۰۵		
جزایر سوسیٹی و نیک بوزنگ گردپ						
(۱۴۵)	سایه تی	۴۱۲	۱۱۲۵۵			

طلب	اوسط طلبہ برائے	اخراجات تعلیمیہ	اوسط خرچہ برائے	کیفیت
۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
4603				بہت سے مدارس ابتدائیہ اور مدارس حکمت و فلسفہ ہیں۔
۸۳۲۰				صوبہ بجات فرانس اور شائیا میں خطبات و بیان شغل ہیں۔ جزائر سوئی (۷) ٹاہی ٹی ۳۳ مہدیہ جزائر ٹیارو (۵) محی ٹیا (۶) ررمیٹا (۷) ٹوٹو (۸) ہوا میں (۹) پور پور (۱۰) مارکونی (۱۱) سلا

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
(۱۶۶)	مدیا	۵۰	۱۶۰۰			
(۱۶۷)	سلطنت جرمن	۳۰۸۶۳۸	۹۹۲۶۸۸۷	۱۲۰۱۹۱۹۰۰	۵۹۶۶۶	
مالک خارجیہ ماتحت سلطنت جرمن						
(۱۶۸)	لوگو لینڈ	۱۶۰۰۰	۵۰۰۰۰۰	۱۷۶۳۶۷		
(۱۶۹)	متران	۱۳۰۰۰۰	۳۶۰۰۰۰	۷۰۲۰۰۰		
(۱۷۰)	جرمن سویت	۳۳۰۰۰۰	۳۵۰۰۰۰			
	وسٹ آفریقا					
(۱۷۱)	جرمن ایسٹ آفریقا	۳۸۰۰۰۰	۱۷۶۰۰۰			
(۱۷۲)	قبضہ ویشن لینڈ	۷۲۰۰۰	۱۱۰۰۰۰	۳۴۷۲۸۲		
(۱۷۳)	لیسباک آرکی پیکو	۱۹۰۰۰	۱۹۰۰۰۰			
(۱۷۴)	سالو من لینڈ سن	۹۰۰۰	۸۰۰۰۰			

ط	اوسط طلبہ برائے	اخراجات تعلیمی	اوسط خرچ برائے	کیفیت
۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۸۱۲۰۰۰۰				<p>تعلیم چھری ۶ برس سے ۱۷ برس تک۔ مدرسہ ابتدائی (۵۸۳۰۰) سکندری سکولز (۱۱۹۲) ملکنی کل سکولز (۱۷۴)</p>

ردیف	نام کالا	واحد	تعداد	قیمت واحد	مبلغ کل	نوع	ملاحظات
۱	مارشیل بلنڈس	۱۵۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	مارکس	
۲	آل سائن لو رین	۶۰۰	۱۶۰۳۵۰۶	۱۰۰	۱۶۰۳۵۰۶	مارکس	۵۰۰
۳	ان مالٹ	۹۰۶	۲۴۱۹۶۳	۱۱۶۶۳۰۰۰	۲۴۱۹۶۳	مارکس	۱۱۶۶۳۰۰۰
۴	بیڈن	۵۰۲۱	۱۶۵۴۸۶۴	۲۹۱۳۸۸۸۴	۱۶۵۴۸۶۴	مارکس	۲۹۱۳۸۸۸۴
۵	بیویریا	۲۹۲۸۲	۵۵۹۸۹۸۲	۳۰۶۲۹۲۲۴۱	۵۵۹۸۹۸۲	مارکس	۳۰۶۲۹۲۲۴۱
۶	برین	۹۹	۱۸۰۲۲۲۳	۱۶۴۱۸۴۸۹	۱۸۰۲۲۲۳	مارکس	۱۶۴۱۸۴۸۹
۷	برنزوک	۱۲۲۲۲	۲۰۳۴۴۳	۲۰۳۴۴۳	۲۰۳۴۴۳	مارکس	۲۰۳۴۴۳

طلب	اوسط طلبہ برائے	اخراجات تعلیمی	اوسط خرچہ برائے	کیفیت
۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
				ایک یونیورسٹی ہے (۲۱) ہائی سکولز صرف عورت کے لئے۔
۳۵۲۰۰۰		مارکس ۱۸۷۳۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲ مولانا ۵۵۵۵۵۵۵۵۵۵۵۵۵۵ ۲۳۵۹۲۳۲۰ کریکٹ ۵۵۵۵۵۵۵۵۵۵۵۵۵۵ ۵۵۵۵۵۵۵۵۵۵۵۵۵۵		تعلیم جبری ہے۔ مدرسہ ابتدائی ۱۹۲۹۔ یونیورسٹی (۱) مکمل کل سکول و دیگر مدارس (۱۹۵) مدرسہ خانگی (۳۷) تعلیم جبری ہے ۶ سے ۱۴ سال تک اطفال کے لئے مدارس زراعت (۵۱۳)
۱۰۲۷۶				۱۶ ممبر منتخب ہوتے اور معاملات خارجہ و چارج و تعلیمات و عدالت و مال و پولیس طبابت و صفائی و فوجی و غیرہ سرشتون کا انتظام و اہتمام ذریعہ اقتدار و وزارت کرتے ہیں۔

ردیف	نام ملک	وزن کبکری	نقد	مجموع	ملاک	اوسط مدارس پادشاهی
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
(۱۸۴)	مام برگ	۱۵۸	۴۲۲۵۳۰	مارکس ۵۸۰۸۳۰۰۰		
(۱۸۳)	هستی	۲۹۶۶	۹۹۲۸۸۳	مارکس ۲۲۶۵۳۲۸	۱۹۳۱	
				میکروسکوپ سنگین		
(۱۸۴)	لبنی	۲۶۹	۱۲۸۶۹۵	۱۱۰۱۹۰۹		
(۱۸۵)	بیونک	۱۱۵	۷۶۲۸۵	مارکس ۲۵۶۲۸۶۶	۳۸	
				سنگین راهنما		
(۱۸۶)	مکین برگ شویون	۵۱۳۵	۵۷۸۳۲۲		۱۳۳۸	

طلبہ	اوسط طلبہ برقی	اخراجات تعلیم	اوسط اخراجات برقی	کیفیت
۱	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۸۱۳۴				<p>گمنی کل یونیورسٹی (۱) جمین ۳۹۲ طلبہ ہیں۔ مدارس ابتدائیہ ۹۹۲۔ ہائی سکول (۳۲) مڈل سکول (۹۰۵) یونیورسٹی کس (۱) جمین۔ ۴۷۷ طلبہ ہیں۔</p> <p>تعلیم جبری۔ ۶ سے ۱۴ تک مدارس ابتدائیہ (۱۸) ہائی ہائی سکول ہائی سکول برائے نسوان (۴) ایک یونیورسٹی مدارس ابتدائیہ۔ ۱۳۱۵ مدارس ورزشی۔ ۷ طلبہ ۱۷۸۲ ٹائمرل سکول۔ ۲ ۲۹۴ گمنی کل سکول۔ ۱۴ نیوی ۲ ریل سٹیشن ۹ اگر کلاپی سکول ۲</p>
۳۸۲۴				

ایک کنگڈم سکول
اسکے علاوہ بہت سے خالی مدارس ہیں۔

شماره	نام مالک	رقبہ ہیکٹریں	رقبہ کھجور	رقبہ کھجور	رقبہ کھجور	رقبہ کھجور
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
(۱۹۷)	مکملین بگ سٹی	۱۱۳۱	۹۷۹۷۸	مارکس	۲۱	
(۱۹۸)	اولڈن بگ	۲۷۷۹	۳۵۲۹۶۸	۵۹۹۷۱۵۱		
				لوہا		
				لوہا		
				لوہا		
(۱۹۹)	پریشیا	۱۳۲۷۶۲	۳۹۹۵۵۲۸۱	مارکس	۳۹۹۶۵	
				لوہا		
				لوہا		
				لوہا		

بین (۱۷۵) دوسری قسم کے زراعت طاقت وینو
 کے مدرسہ بین اور سوا اسکے خاص مدرسہ مرکزی
 طرف سے صنعت و دستی کی قلم کے لئے۔

شماره	نام ملک	بزرگترین	نقشه	مساحت	اوسط مدارس
۱	۲	۳	۴	۵	۶
(۱۹۰)	سبکس و یار	۱۳۸۸	۳۲۶۰۹۱	مارکس ۳۳۵۸۴ لله لله لله	۲۷۷۲
(۱۹۱)	ساکنی	۵۷۸۷	۳۵۲۶۸۲	مارکس ۹۱۶۸۳۱۰۰۹ لله لله لله	۲۳۱۳
(۱۹۲)	شام برگ پتی	۱۳۱	۳۹۱۸۳	۱۰۹ ۱۹۱۲	
(۱۹۳)	ریاس الدربانش	۱۳۳	۶۲۷۵۲	ریاس الدربانش ۱۲۳۵۵۲	
(۱۹۴)	ریاس بنگر برانش	۳۱۹	۱۱۹ ۸۱۱	۱۷۷۱ ۲۳۰	
(۱۹۵)	سبکس الیون برگ	۵۱۱	۱۷۰۸۹۲	۲۲۲۵۵۲	
(۱۹۶)	سبکس برگ و گانا	۷۵۵	۲۰۶۵۱۳	۱۶۷۷۸۰۰	
(۱۹۷)	سبکس بن بن	۹۵۳	۲۳۳۸۳۲	۶۳۹۳۷۸۰	
(۱۹۸)	شواند برگ و گانا	۳۳۳	۱۵۸۹۲	۱۵۲۲۹۵۰	

طلبہ	اوسط طلبہ برائے نرسنگ	اختصاصات طبیہ	اوسط خارج برائے نرسنگ	کیفیت
۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۵۶۵۷۷				<p>ایک یونیورسٹی ہے جس میں مدرس (۹۴) طلبہ (۵۸۱)</p> <p>مدارس ابتدائیہ (۲۵۹) مدرسین (۵۴۶)</p> <p>طلبہ (۵۴۳۳) جنہیں شیا (۲) مدرسین (۱۰) ہیں</p> <p>طلبہ (۷۹۷) مدرسہ نقشہ کشی (۲) مدرسین (۲)</p> <p>طلبہ (۴۱۱) مارمل سکول (۲) مدرسین (۳۶)</p> <p>طلبہ (۱۵۸) بہرے اندر کے گونگون کے لئے ایک</p> <p>مدرس (۱۱) طلبہ (۶۵) ریل جنہیں شیا (۲)</p> <p>ایک یونیورسٹی - مدارس عامہ پریوٹسٹنٹ</p> <p>۲۱۳۶۴۲</p>

ردیف	نام ملک	رتبه ملک	نوع ملک	مجموعه	مساحت	توضیحات
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
(۱۹۹)	شوازی برگ ساندروس	۳۳۳	۷۵۵۱۰	مارکس ۲۷۶۲۷۵۵		
(۲۰۰)	باسن والدک	۲۳۳	۵۷۲۸۱	مارکس ۱۱۸۶۸۰۳		
(۲۰۱)	ورثم برگ	۷۵۲۸	۲۰۳۶۵۲۲	مارکس ۶۵۶۲۷۸۶۰۳	۲۱۷۰	
صوبجات جرمن تمام شد						
(۲۰۲)	گرین یخته یونان	۲۵۰۲۱	۲۱۸۷۲۰۸	کریاکم ۱۰۳۵۵۰۷۹۲	۲۸۲۱	
				لکه کروم سما ۲۱۰		

طلب	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۳۳۳۳۶۶			۶۰۰۰۰۰		
۶۰۰۰۰۰					
یہ ماسواون عطیات کے ہے					
جو عام مدارس کو ادافت سے با					
ذریعہ مال ہے۔					
۵ برس سے ۱۲ تک کے لڑکے مدرسہ میں					
ضرور داخل ہونا چاہئے یعنی تعلیم جبری ہے					
مدارس تجارت (۱۸۰۰) مدارس ابتدائی					
(۶۰۰) باقی سکندری سکولز ہیں۔ ایک					
یونیورسٹی بھی ہے۔ (۵) مذہبی					
اسکول ہیں (۱۰۰) میں ۸۶ مرد					
لکھتہ پڑھتے ہیں اور فیصد ۲۴					
عورت خانی مدارس ۵۰۰					
۳۵ جمہوریت (۳۰۰) جنک اور					
ایک بالکلک۔					
تعلیم جبری۔ ہر ایک گاؤں میں کم سے کم					
ایک مدرسہ رہنا چاہئے یونیورسٹی					
(۲) میں ایک گینی کل یونیورسٹی ہے					
ملک میں کوئی ایسا نہیں ہے جو دس					
سال کی عمر کے بعد پڑتا لکھتا نہیں ہے۔					
عام ابتدائی مدرسہ (۲) ہزار مدرس (۱۹۰۹)					
طلبہ (۳۱۷۳۹۷) ۷۸ میل شملون ہیں					
طلبہ (۸۶۷۳) ۶۸ گرا مل اسکول ہیں اور					

شمار	نام ملک	روز یکم	نقشه	نقشه	متر	اوسط دوازده مرتبه
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
(۳۰۳)	گواهی مال	۲۶۸۰۰	۱۲۶۰۰۱۴	مخار موصی صلی الله موصی صلی الله	۱۳۰۰۳۰	
(۳۰۴)	میشی	۱۰۳۰۲۰	۵۴۲۰۰	مخار موصی صلی الله موصی صلی الله	۲۶۵	
(۳۰۵)	میشی	۶۶۲۰۰	۸۹۹۹۰	مخار موصی صلی الله موصی صلی الله	۱۶۸	
(۳۰۶)	میشی	۲۶۳۰۰	۲۳۱۹۱۴	مخار موصی صلی الله موصی صلی الله	۶۰۰	

ظاہر	ادب علیہ برائوس	اخراجات تعلیمیہ	اوسط خرچ برائہ فی	کفایت
۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۶۹۰۵۸		۵۳۴۱۵۴	۰۰۲	تعلیم چیری اور مفت ہے مدارس ابتدائہ ۱۲۸۸ میں جنین سے ۸۰۰۷ (۱۰) کوئٹہ واسطے اور ۳۳۴ مدارس لشوان ہیں ۲۵۳ طلبہ مدارس ابتدائی (۹) مرد (۱۰) سیکولر طلبہ ۳۹۱۹ - مرد (۱۲۰۳) - تعلیم کے قاعدے سکندری سکول (۱۵) - ۲۸۰۰ - مدرسین (۳۶۳۶) ریاست (۱۲) اور طلبہ تعلیم ابتدائی مفت ہے سرکاری مینڈ (۱۷) اور اور مدارس (۱۵) - ملاکے
		۲۱۰۶۰۰		مدارس (۱۶۱) مدرس (۳۹۲) طلبہ (۱۳۶)
۲۳۰۰		۲۱۰۶۰۰		سواء ۶۰۰۰ مدارس کے ۲ یونیورسٹیاں اور بہت سے کالج ہیں - اور طلبہ ۳۳۴ پڑھتے ہیں -

۱۲۸۸ میں جنین سے ۸۰۰۷ (۱۰) کوئٹہ واسطے

۲۵۳

۳۹۱۹

۲۸۰۰

۱۵

۱۶۱

۳۹۲

۱۳۶

۶۰۰۰

۳۳۴

۲

۳۳۴

۳۳۴

۳۳۴

۳۳۴

۳۳۴

ردیف	نام ملک	رتبه کسری	نقشه	محاسب	متراس	اوسط مدارس برابری
۱	کے پیریا	۱۲۳۴۵	۱۰۶۸۰۰۰	پلوئیہ ۳۵۰۰۰	۵	۶
(۳۱۰)	اوزم برگ	۹۴۸	۲۱۱۰۸۸	کے لاس ۱۰۳۵۰۱۰۵	۵	۶
(۳۱۱)	کمزیکو	۶۶۶۰۰۵	۱۱۳۹۵۶۱۳	فونکس ۱۰۶۰۰۰۰ ۱۰۶۰	۵	۶
				کے کورللو ۲۲/۵	۵	۶
				ظاہرین ۶۰۰۰۰۰	۵	۶

ط	اوسط طلبہ برائے نرسنگ	اخراجات تعلیمیہ	اوسط شرح برآمدنی	کمیٹیت
۱	۹	۱۱	۱۱	۱۳
۹۵۶-۷۶		<p>ڈالر</p> <p>۱۶۵۸۳۱۵</p> <p>بیلے</p> <p>۵/۲۷</p>		<p>تعلیم جبری اور مفت ہے مدارس ابتدائے</p> <p>(۱۰۷۶۶) باقی سرکاری اور سیونیز پیش</p> <p>سکول ہیں نیوی (۲) اور ملٹری (۱) طلبہ</p> <p>(۵۴۳۹۷۷) مدارس سرکاری سینونیز</p> <p>(۷۳۳۷) طلبہ (۷۸۹۷۸۳۹) (۱)</p> <p>ملٹری اور (۲) بحری فوجی کالج ہیں اور صنعتی</p> <p>اور حرفت اور قانون اور طبابت اور</p> <p>تجارت اور معدنیات اور کاشتکاری اور</p> <p>موسیقی تعلیم کالجوں اور اعلیٰ مدرسوں میں ہوتے</p> <p>ہر جنسین طلبہ اور ہزار ہیں۔</p> <p>تعلیم جبری اور مفت ہے اور ایک مدرسہ</p> <p>نسلان کا ملکہ رشتہ کی زیر سرپرستی ہے مدرسہ</p> <p>ابتدائی (۱) طلبہ (۱) صلیب (۱) کنگلی</p>

[illegible]

طابقہ	اوسط طلبہ برائے	اخراجات تعلیمیہ	اوسط خرچ برائے	کیفیت
۰	۵	۱۰	۱۱	۱۲
۷۷۰۸۰۳		۱۳۷۵۷۱۶		<p>عام یونیورسٹی (۴) مدرس (۱۶۶) طلبہ ۲۷۳۲۷</p> <p>کاسکل سکول (۲۹) ۲۷۶۴ ۷۵۹۹</p> <p>سکندر دروازہ اور تمام مدارس ۳۸ ۴۱۲ ۷۵۳۷</p> <p>مدارس جہازانی (۱۱) ۴۸ ۳۲۸</p> <p>مڈل کلاس سکول (۳۷) ۹۱۴ ۷۳۲۲</p> <p>مدرسہ پالینیم (۱) ۳۳ ۲۵۵</p> <p>مدارس ابتدائی (۲۹۵۹) ۱۲۸۹ ۷۵۹۵۰۹</p> <p>خانگی مدارس ابتدائی (۱۳۹۹) ۵۱۹۹ ۱۹۵۵۳۱</p> <p>عام مدارس اطفال ۱۲۹ ۸۰۰ ۲۳۵۹۷</p> <p>خانگی مدارس اطفال ۱۵۹ ۲۵۰۰ ۷۷۲۹۶</p> <p>یہ جو ذکر ہوا انکے ماسوا اور بھی چند خاص ہیں</p> <p>ہیں موافق تفصیل ذیل کے مدرسہ کاشی</p> <p>(۱) مدرسہ چمن بندی باغات (۲) جہڑے اور</p>

گوگنوں کے مدرسہ (۳) مدرسہ نابینا (۱) مدرسہ علم الکریک علم عربیہ (۱) اسکے سوا چند مدارس عربیہ ہیں اور صنعت اور فنون عامہ کی کلمی (۱) ایک مدرسہ شاہی علم موسیقی کلا (۱) فنون نادرل سکول بکرا قلعہ مدرسین (۱) اور ماسوا انکے مکمل اور نادرل اسکول واسطے تعلیم و تربیت مدرسین کے بہت سے ہیں اور ایک خانم یونیورسٹی ہے۔

۱	(۲۱۷)	فوج الیٹ انڈسٹریز یعنی فوج انڈیز شرقی	۵۹۴۶۸	۳۰۶۸۸۶۶۸	کلڈر ۱۳۰۲۲۷۸۹۸ مہ کر ورنڈ عبدالمجید ارو.	۱۳۰۲۲
۲	(۲۱۸)	فوج گیانا یعنی سبیری نام	۲۶۰۴۰	۵۶۸۴۳	۱۲۳۹۰۰۰	
۳	(۲۱۹)	کوسا کاؤ				

نوا آباد یہاں سے فوج تمام شد

طلبہ	اوسط طلبہ برائے	اخراجات تعلیمیہ	اوسط خرچہ برائے	کیفیت
۱	۵	۱۰	۱۱	۱۲
۱۳۳۲۸۲۲				<p>مدارس ابتدائی ۱۲۴ مدرسین ۲۵۵۲ طلبہ ۱۲۳۳ (۱) اخراجات ۵۵۴۸۸</p> <p>خانگی مدارس ابتدائی ۱۷ ۱۰۷ ۲۲۰۹۹ ۵۵۶۹۵</p> <p>مڈل سکول ۵۳۵</p> <p>یہ صرف یورپین لوگوں کے واسطے ہیں اور</p> <p>انہیں ابتدائی تعلیم صبا یا کے ۲۷ مدرسہ ہیں ماسوا</p> <p>اسکے ملکی رعایا کی واسطے مدارس یہ تفصیل ذیل میں</p> <p>مدارس تعلیم مدرسین ۷ مدرس ۲۷ طلبہ ۲۳۲۷</p> <p>مدارس اعزہ ملکی ۱۷ ۱۷۸</p> <p>ابتدائی مدارس ان طرف سرکار ۳۱۶ ۳۵۴۹۲۷</p> <p>خانگی مدارس تعلیم ابتدائی ۳۳۵ ۱۷۷۸۶۷</p> <p>مدارس تعلیم زبان غیر ملکی ۳۰۰ ۵۱۰۷</p> <p>مدارس تعلیم دینیات اسلام ۱۷۸۷۹ ۲۵۹۱۶۶</p>

مختار	نام ملک	زبان کتب	تفویض	محماس	ملا	اور طمانت باقی
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
(۲۲۲)	نکارا گوا	۴۹۵۰۰	۲۸۲۸۴۵	ڈالر ۴۴۰۶۳۳۰	۲۵۳	
				للمو لک للمو لک للمو لک ار ۱۰		
(۲۳۱)	آریخ فری اسٹیش	۴۸۳۲۶	۲۰۷۵۰۳	پونڈ ۴۳۴۱۲۰	۱۱۷	
				للمو لک للمو لک للمو لک		
(۲۳۲)	پیارا گوئے	۹۸۰۰۰	۴۵۹۶۴۵	ڈالر ۱۷۳۶۱۱۳	۳۹۳	
				للمو لک للمو لک للمو لک		
(۲۳۳)	پرشیا یعنی ایران	۶۲۸۰۰۰	۹۰۰۰۰۰	پونڈ ۱۷۷۵۰۰۰		
				للمو لک للمو لک للمو لک		

طلبہ	اوسط طلبہ برائے	انحرافات تعلیمیہ	اوسط خیر برائے	کیفیت
۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۸۱۹۱۴				ایک ہائی اسکول عورت کیلئے ہے اور ایک مردوں کے لئے۔ سرکاری رپورٹ سے ۱۸۸۶ء کے یون مستفاد ہوتا ہے کہ مذکورہ مدارس کے سوا ۲۵۱ مدرسہ اور ۱۱۹۱۴ طلبہ تھے
۳۶۱۵	پونڈ ۳۵۰۰			مدارس سرکاری (۷) مدارس خانگی (۴۳) تعلیم جبری اور مفت نہیں ہے۔ ۱۳۰۰ - پونڈ گورنمنٹ نے دیئے ہیں۔
۱۹۰۹۴	۳۱۴۶۱۵	۳۱۴۶۱۵		تعلیم جبری اور مفت ہے
	للم لاسکر	للم لاسکر		مدارس ابتدائی (۲۹۲) طلبہ مدرسین
	۱۸	۱۸		مدارس خانگی - (۱۰۰) ۱۸۹۴۴ ۱۴۴۱
	پونڈ ۵۰۰۰۰			کالج (۱۱)
	للم لاسکر			بہت سے سکول اور کالج ہیں جنہیں خاص فارسی اور عربی و دینیات و ادبیات فلسفہ قدیم پڑھایا جاتا ہے۔ طہران میں چالیس سال سے دارالفنون قائم ہے جس میں یورپین پروفیسر مقرر ہیں اور طہران اور تہران میں فوجی
	مقرر ہیں۔			مقرر ہیں۔

ردیف	نام ملک	رقبہ	تعداد	ملاحظات	تعداد
۱	(۲۲۵)	پورو	۱۰۶۳۷۷۷	سوی ۷۱۰۳۸۸۸ میرا ملک میرا ملک ۸۸۱۰	۲۹۷۱۶۵۷
(۲۲۵)	پور چوگل	۳۲۷۰۳۸	۷۷۰۱۷۸	ملک ۲۶۷۱۱۵۹ لکھنؤ لکھنؤ ۸۸۱۰	۵۲۸۷
(۲۲۶)	رومانیا	۷۸۳۷۷	۵۵۰۰۰۰	لی ۱۷۷۷۷۷۷ لکھنؤ لکھنؤ ۸۸۱۰	۳۷۱۱۷
(۲۲۷)	سبھا	۵۶۳۷۷	۱۲۷۷۷۷۷	روپس ۷۷۷۷۷۷۷ لکھنؤ لکھنؤ ۸۸۱۰	۷۷۷۷۷۷

طلبہ	اوسط طلبہ برائے	انجمنیات تعلیمیہ	اوسط خرچ برائے	کیفیت
۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۲۲۷۹۵۲	۱۷۶۷۷۰	۱۷۶۵۵۹۲۵	۱۷۶۵۵۹۲۵	مذکورہ نمونہ ہر دو پر ابتدائی تعلیم جبری ہے اور مفت۔ عام مدارس ماتحت صفائی کے ہیں اور مدارس اعلیٰ ماتحت سرکار ہیں اور کہیں کہیں اضلاع میں طلبہ کے اوپر فیس مناسب لگائی ہے اور ایک یونیورسٹی خدیم ۴ ایک مجلس انتظامی قائم ہے ایک یونیورسٹی ہے۔ تعلیم برائے نام جبری۔ مدارس ابتدائے سرکاری ۳۷۳۹ جبری خاکی ۳۷۸ گنتی کل اور ہائی سکول (۲۲)
۲۵۱۸۶۷	۱۷۶۷۷۰	۱۷۶۵۵۹۲۵	۱۷۶۵۵۹۲۵	تعلیم مفت اور جبری ہے یونیورسٹیاں (۲) مدارس (۳) مدارس ابتدائے (۳۵۵۶) باقی ہائی سکول اور نارمل سکول ہیں طلبہ ۱۵۲۸۱۹ مدارس تعلیم مدرسین (۸) طلبہ ۷۷۰ مدارس اعلیٰ (۵۲) طلبہ ۱۰۳۲ یونیورسٹی (۲) مدرسین علامہ (۱۱) طلبہ ۵۸۵ مدارس ابتدائے (۲۶۸۸) نڈل سکول (۱۱۲) ہائی سکول وغیرہ (۳۷۸) گنتی کل سکول (۲۲) جینے شیلہ

۱۲ اور دو صدین

مولا کا مولا

۳۳۳۱۱۷۳۲۲
دو روپے لاکھ
روپے لاکھ

۲۲۹-۲۳۰-۲۳۱-۲۳۲-۲۳۳-۲۳۴-۲۳۵-۲۳۶-۲۳۷-۲۳۸-۲۳۹-۲۴۰-۲۴۱-۲۴۲-۲۴۳-۲۴۴-۲۴۵-۲۴۶-۲۴۷-۲۴۸-۲۴۹-۲۵۰-۲۵۱-۲۵۲-۲۵۳-۲۵۴-۲۵۵-۲۵۶-۲۵۷-۲۵۸-۲۵۹-۲۶۰-۲۶۱-۲۶۲-۲۶۳-۲۶۴-۲۶۵-۲۶۶-۲۶۷-۲۶۸-۲۶۹-۲۷۰-۲۷۱-۲۷۲-۲۷۳-۲۷۴-۲۷۵-۲۷۶-۲۷۷-۲۷۸-۲۷۹-۲۸۰-۲۸۱-۲۸۲-۲۸۳-۲۸۴-۲۸۵-۲۸۶-۲۸۷-۲۸۸-۲۸۹-۲۹۰-۲۹۱-۲۹۲-۲۹۳-۲۹۴-۲۹۵-۲۹۶-۲۹۷-۲۹۸-۲۹۹-۳۰۰-۳۰۱-۳۰۲-۳۰۳-۳۰۴-۳۰۵-۳۰۶-۳۰۷-۳۰۸-۳۰۹-۳۱۰-۳۱۱-۳۱۲-۳۱۳-۳۱۴-۳۱۵-۳۱۶-۳۱۷-۳۱۸-۳۱۹-۳۲۰-۳۲۱-۳۲۲-۳۲۳-۳۲۴-۳۲۵-۳۲۶-۳۲۷-۳۲۸-۳۲۹-۳۳۰-۳۳۱-۳۳۲-۳۳۳-۳۳۴-۳۳۵-۳۳۶-۳۳۷-۳۳۸-۳۳۹-۳۴۰-۳۴۱-۳۴۲-۳۴۳-۳۴۴-۳۴۵-۳۴۶-۳۴۷-۳۴۸-۳۴۹-۳۵۰-۳۵۱-۳۵۲-۳۵۳-۳۵۴-۳۵۵-۳۵۶-۳۵۷-۳۵۸-۳۵۹-۳۶۰-۳۶۱-۳۶۲-۳۶۳-۳۶۴-۳۶۵-۳۶۶-۳۶۷-۳۶۸-۳۶۹-۳۷۰-۳۷۱-۳۷۲-۳۷۳-۳۷۴-۳۷۵-۳۷۶-۳۷۷-۳۷۸-۳۷۹-۳۸۰-۳۸۱-۳۸۲-۳۸۳-۳۸۴-۳۸۵-۳۸۶-۳۸۷-۳۸۸-۳۸۹-۳۹۰-۳۹۱-۳۹۲-۳۹۳-۳۹۴-۳۹۵-۳۹۶-۳۹۷-۳۹۸-۳۹۹-۴۰۰-۴۰۱-۴۰۲-۴۰۳-۴۰۴-۴۰۵-۴۰۶-۴۰۷-۴۰۸-۴۰۹-۴۱۰-۴۱۱-۴۱۲-۴۱۳-۴۱۴-۴۱۵-۴۱۶-۴۱۷-۴۱۸-۴۱۹-۴۲۰-۴۲۱-۴۲۲-۴۲۳-۴۲۴-۴۲۵-۴۲۶-۴۲۷-۴۲۸-۴۲۹-۴۳۰-۴۳۱-۴۳۲-۴۳۳-۴۳۴-۴۳۵-۴۳۶-۴۳۷-۴۳۸-۴۳۹-۴۴۰-۴۴۱-۴۴۲-۴۴۳-۴۴۴-۴۴۵-۴۴۶-۴۴۷-۴۴۸-۴۴۹-۴۵۰-۴۵۱-۴۵۲-۴۵۳-۴۵۴-۴۵۵-۴۵۶-۴۵۷-۴۵۸-۴۵۹-۴۶۰-۴۶۱-۴۶۲-۴۶۳-۴۶۴-۴۶۵-۴۶۶-۴۶۷-۴۶۸-۴۶۹-۴۷۰-۴۷۱-۴۷۲-۴۷۳-۴۷۴-۴۷۵-۴۷۶-۴۷۷-۴۷۸-۴۷۹-۴۸۰-۴۸۱-۴۸۲-۴۸۳-۴۸۴-۴۸۵-۴۸۶-۴۸۷-۴۸۸-۴۸۹-۴۹۰-۴۹۱-۴۹۲-۴۹۳-۴۹۴-۴۹۵-۴۹۶-۴۹۷-۴۹۸-۴۹۹-۵۰۰-۵۰۱-۵۰۲-۵۰۳-۵۰۴-۵۰۵-۵۰۶-۵۰۷-۵۰۸-۵۰۹-۵۱۰-۵۱۱-۵۱۲-۵۱۳-۵۱۴-۵۱۵-۵۱۶-۵۱۷-۵۱۸-۵۱۹-۵۲۰-۵۲۱-۵۲۲-۵۲۳-۵۲۴-۵۲۵-۵۲۶-۵۲۷-۵۲۸-۵۲۹-۵۳۰-۵۳۱-۵۳۲-۵۳۳-۵۳۴-۵۳۵-۵۳۶-۵۳۷-۵۳۸-۵۳۹-۵۴۰-۵۴۱-۵۴۲-۵۴۳-۵۴۴-۵۴۵-۵۴۶-۵۴۷-۵۴۸-۵۴۹-۵۵۰-۵۵۱-۵۵۲-۵۵۳-۵۵۴-۵۵۵-۵۵۶-۵۵۷-۵۵۸-۵۵۹-۵۶۰-۵۶۱-۵۶۲-۵۶۳-۵۶۴-۵۶۵-۵۶۶-۵۶۷-۵۶۸-۵۶۹-۵۷۰-۵۷۱-۵۷۲-۵۷۳-۵۷۴-۵۷۵-۵۷۶-۵۷۷-۵۷۸-۵۷۹-۵۸۰-۵۸۱-۵۸۲-۵۸۳-۵۸۴-۵۸۵-۵۸۶-۵۸۷-۵۸۸-۵۸۹-۵۹۰-۵۹۱-۵۹۲-۵۹۳-۵۹۴-۵۹۵-۵۹۶-۵۹۷-۵۹۸-۵۹۹-۶۰۰-۶۰۱-۶۰۲-۶۰۳-۶۰۴-۶۰۵-۶۰۶-۶۰۷-۶۰۸-۶۰۹-۶۱۰-۶۱۱-۶۱۲-۶۱۳-۶۱۴-۶۱۵-۶۱۶-۶۱۷-۶۱۸-۶۱۹-۶۲۰-۶۲۱-۶۲۲-۶۲۳-۶۲۴-۶۲۵-۶۲۶-۶۲۷-۶۲۸-۶۲۹-۶۳۰-۶۳۱-۶۳۲-۶۳۳-۶۳۴-۶۳۵-۶۳۶-۶۳۷-۶۳۸-۶۳۹-۶۴۰-۶۴۱-۶۴۲-۶۴۳-۶۴۴-۶۴۵-۶۴۶-۶۴۷-۶۴۸-۶۴۹-۶۵۰-۶۵۱-۶۵۲-۶۵۳-۶۵۴-۶۵۵-۶۵۶-۶۵۷-۶۵۸-۶۵۹-۶۶۰-۶۶۱-۶۶۲-۶۶۳-۶۶۴-۶۶۵-۶۶۶-۶۶۷-۶۶۸-۶۶۹-۶۷۰-۶۷۱-۶۷۲-۶۷۳-۶۷۴-۶۷۵-۶۷۶-۶۷۷-۶۷۸-۶۷۹-۶۸۰-۶۸۱-۶۸۲-۶۸۳-۶۸۴-۶۸۵-۶۸۶-۶۸۷-۶۸۸-۶۸۹-۶۹۰-۶۹۱-۶۹۲-۶۹۳-۶۹۴-۶۹۵-۶۹۶-۶۹۷-۶۹۸-۶۹۹-۷۰۰-۷۰۱-۷۰۲-۷۰۳-۷۰۴-۷۰۵-۷۰۶-۷۰۷-۷۰۸-۷۰۹-۷۱۰-۷۱۱-۷۱۲-۷۱۳-۷۱۴-۷۱۵-۷۱۶-۷۱۷-۷۱۸-۷۱۹-۷۲۰-۷۲۱-۷۲۲-۷۲۳-۷۲۴-۷۲۵-۷۲۶-۷۲۷-۷۲۸-۷۲۹-۷۳۰-۷۳۱-۷۳۲-۷۳۳-۷۳۴-۷۳۵-۷۳۶-۷۳۷-۷۳۸-۷۳۹-۷۴۰-۷۴۱-۷۴۲-۷۴۳-۷۴۴-۷۴۵-۷۴۶-۷۴۷-۷۴۸-۷۴۹-۷۵۰-۷۵۱-۷۵۲-۷۵۳-۷۵۴-۷۵۵-۷۵۶-۷۵۷-۷۵۸-۷۵۹-۷۶۰-۷۶۱-۷۶۲-۷۶۳-۷۶۴-۷۶۵-۷۶۶-۷۶۷-۷۶۸-۷۶۹-۷۷۰-۷۷۱-۷۷۲-۷۷۳-۷۷۴-۷۷۵-۷۷۶-۷۷۷-۷۷۸-۷۷۹-۷۸۰-۷۸۱-۷۸۲-۷۸۳-۷۸۴-۷۸۵-۷۸۶-۷۸۷-۷۸۸-۷۸۹-۷۹۰-۷۹۱-۷۹۲-۷۹۳-۷۹۴-۷۹۵-۷۹۶-۷۹۷-۷۹۸-۷۹۹-۸۰۰-۸۰۱-۸۰۲-۸۰۳-۸۰۴-۸۰۵-۸۰۶-۸۰۷-۸۰۸-۸۰۹-۸۱۰-۸۱۱-۸۱۲-۸۱۳-۸۱۴-۸۱۵-۸۱۶-۸۱۷-۸۱۸-۸۱۹-۸۲۰-۸۲۱-۸۲۲-۸۲۳-۸۲۴-۸۲۵-۸۲۶-۸۲۷-۸۲۸-۸۲۹-۸۳۰-۸۳۱-۸۳۲-۸۳۳-۸۳۴-۸۳۵-۸۳۶-۸۳۷-۸۳۸-۸۳۹-۸۴۰-۸۴۱-۸۴۲-۸۴۳-۸۴۴-۸۴۵-۸۴۶-۸۴۷-۸۴۸-۸۴۹-۸۵۰-۸۵۱-۸۵۲-۸۵۳-۸۵۴-۸۵۵-۸۵۶-۸۵۷-۸۵۸-۸۵۹-۸۶۰-۸۶۱-۸۶۲-۸۶۳-۸۶۴-۸۶۵-۸۶۶-۸۶۷-۸۶۸-۸۶۹-۸۷۰-۸۷۱-۸۷۲-۸۷۳-۸۷۴-۸۷۵-۸۷۶-۸۷۷-۸۷۸-۸۷۹-۸۸۰-۸۸۱-۸۸۲-۸۸۳-۸۸۴-۸۸۵-۸۸۶-۸۸۷-۸۸۸-۸۸۹-۸۹۰-۸۹۱-۸۹۲-۸۹۳-۸۹۴-۸۹۵-۸۹۶-۸۹۷-۸۹۸-۸۹۹-۹۰۰-۹۰۱-۹۰۲-۹۰۳-۹۰۴-۹۰۵-۹۰۶-۹۰۷-۹۰۸-۹۰۹-۹۱۰-۹۱۱-۹۱۲-۹۱۳-۹۱۴-۹۱۵-۹۱۶-۹۱۷-۹۱۸-۹۱۹-۹۲۰-۹۲۱-۹۲۲-۹۲۳-۹۲۴-۹۲۵-۹۲۶-۹۲۷-۹۲۸-۹۲۹-۹۳۰-۹۳۱-۹۳۲-۹۳۳-۹۳۴-۹۳۵-۹۳۶-۹۳۷-۹۳۸-۹۳۹-۹۴۰-۹۴۱-۹۴۲-۹۴۳-۹۴۴-۹۴۵-۹۴۶-۹۴۷-۹۴۸-۹۴۹-۹۵۰-۹۵۱-۹۵۲-۹۵۳-۹۵۴-۹۵۵-۹۵۶-۹۵۷-۹۵۸-۹۵۹-۹۶۰-۹۶۱-۹۶۲-۹۶۳-۹۶۴-۹۶۵-۹۶۶-۹۶۷-۹۶۸-۹۶۹-۹۷۰-۹۷۱-۹۷۲-۹۷۳-۹۷۴-۹۷۵-۹۷۶-۹۷۷-۹۷۸-۹۷۹-۹۸۰-۹۸۱-۹۸۲-۹۸۳-۹۸۴-۹۸۵-۹۸۶-۹۸۷-۹۸۸-۹۸۹-۹۹۰-۹۹۱-۹۹۲-۹۹۳-۹۹۴-۹۹۵-۹۹۶-۹۹۷-۹۹۸-۹۹۹-۱۰۰۰-۱۰۰۱-۱۰۰۲-۱۰۰۳-۱۰۰۴-۱۰۰۵-۱۰۰۶-۱۰۰۷-۱۰۰۸-۱۰۰۹-۱۰۱۰-۱۰۱۱-۱۰۱۲-۱۰۱۳-۱۰۱۴-۱۰۱۵-۱۰۱۶-۱۰۱۷-۱۰۱۸-۱۰۱۹-۱۰۲۰-۱۰۲۱-۱۰۲۲-۱۰۲۳-۱۰۲۴-۱۰۲۵-۱۰۲۶-۱۰۲۷-۱۰۲۸-۱۰۲۹-۱۰۳۰-۱۰۳۱-۱۰۳۲-۱۰۳۳-۱۰۳۴-۱۰۳۵-۱۰۳۶-۱۰۳۷-۱۰۳۸-۱۰۳۹-۱۰۴۰-۱۰۴۱-۱۰۴۲-۱۰۴۳-۱۰۴۴-۱۰۴۵-۱۰۴۶-۱۰۴۷-۱۰۴۸-۱۰۴۹-۱۰۵۰-۱۰۵۱-۱۰۵۲-۱۰۵۳-۱۰۵۴-۱۰۵۵-۱۰۵۶-۱۰۵۷-۱۰۵۸-۱۰۵۹-۱۰۶۰-۱۰۶۱-۱۰۶۲-۱۰۶۳-۱۰۶۴-۱۰۶۵-۱۰۶۶-۱۰۶۷-۱۰۶۸-۱۰۶۹-۱۰۷۰-۱۰۷۱-۱۰۷۲-۱۰۷۳-۱۰۷۴-۱۰۷۵-۱۰۷۶-۱۰۷۷-۱۰۷۸-۱۰۷۹-۱۰۸۰-۱۰۸۱-۱۰۸۲-۱۰۸۳-۱۰۸۴-۱۰۸۵-۱۰۸۶-۱۰۸۷-۱۰۸۸-۱۰۸۹-۱۰۹۰-۱۰۹۱-۱۰۹۲-۱۰۹۳-۱۰۹۴-۱۰۹۵-۱۰۹۶-۱۰۹۷-۱۰۹۸-۱۰۹۹-۱۱۰۰-۱۱۰۱-۱۱۰۲-۱۱۰۳-۱۱۰۴-۱۱۰۵-۱۱۰۶-۱۱۰۷-۱۱۰۸-۱۱۰۹-۱۱۱۰-۱۱۱۱-۱۱۱۲-۱۱۱۳-۱۱۱۴-۱۱۱۵-۱۱۱۶-۱۱۱۷-۱۱۱۸-۱۱۱۹-۱۱۲۰-۱۱۲۱-۱۱۲۲-۱۱۲۳-۱۱۲۴-۱۱۲۵-۱۱۲۶-۱۱۲۷-۱۱۲۸-۱۱۲۹-۱۱۳۰-۱۱۳۱-۱۱۳۲-۱۱۳۳-۱۱۳۴-۱۱۳۵-۱۱۳۶-۱۱۳۷-۱۱۳۸-۱۱۳۹-۱۱۴۰-۱۱۴۱-۱۱۴۲-۱۱۴۳-۱۱۴۴-۱۱۴۵-۱۱۴۶-۱۱۴۷-۱۱۴۸-۱۱۴۹-۱۱۵۰-۱۱۵۱-۱۱۵۲-۱۱۵۳-۱۱۵۴-۱۱۵۵-۱۱۵۶-۱۱۵۷-۱۱۵۸-۱۱۵۹-۱۱۶۰-۱۱۶۱-۱۱۶۲-۱۱۶۳-۱۱۶۴-۱۱۶۵-۱۱۶۶-۱۱۶۷-۱۱۶۸-۱۱۶۹-۱۱۷۰-۱۱۷۱-۱۱۷۲-۱۱۷۳-۱۱۷۴-۱۱۷۵-۱۱۷۶-۱۱۷۷-۱۱۷۸-۱۱۷۹-۱۱۸۰-۱۱۸۱-۱۱۸۲-۱۱۸۳-۱۱۸۴-۱۱۸۵-۱۱۸۶-۱۱۸۷-۱۱۸۸-۱۱۸۹-۱۱۹۰-۱۱۹۱-۱۱۹۲-۱۱۹۳-۱۱۹۴-۱۱۹۵-۱۱۹۶-۱۱۹۷-۱۱۹۸-۱۱۹۹-۱۲۰۰-۱۲۰۱-۱۲۰۲-۱۲۰۳-۱۲۰۴-۱۲۰۵-۱۲۰۶-۱۲۰۷-۱۲۰۸-۱۲۰۹-۱۲۱۰-۱۲۱۱-۱۲۱۲-۱۲۱۳-۱۲۱۴-۱۲۱۵-۱۲۱۶-۱۲۱۷-۱۲۱۸-۱۲۱۹-۱۲۲۰-۱۲۲۱-۱۲۲۲-۱۲۲۳-۱۲۲۴-۱۲۲۵-۱۲۲۶-۱۲۲۷-۱۲۲۸-۱۲۲۹-۱۲۳۰-۱۲۳۱-۱۲۳۲-۱۲۳۳-۱۲۳۴-۱۲۳۵-۱۲۳۶-۱۲۳۷-۱۲۳۸-۱۲۳۹-۱۲۴۰-۱۲۴۱-۱۲۴۲-۱۲۴۳-۱۲۴۴-۱۲۴۵-۱۲۴۶-۱۲۴۷-۱۲۴۸-۱۲۴۹-۱۲۵۰-۱۲۵۱-۱۲۵۲-۱۲۵۳-۱۲۵۴-۱۲۵۵-۱۲۵۶-۱۲۵۷-۱۲۵۸-۱۲۵۹-۱۲۶۰-۱۲۶۱-۱۲۶۲-۱۲۶۳-۱۲۶۴-۱۲۶۵-۱۲۶۶-۱۲۶۷-۱۲۶۸-۱۲۶۹-۱۲۷۰-۱۲۷۱-۱۲۷۲-۱۲۷۳-۱۲۷۴-۱۲۷۵-۱۲۷۶-۱۲۷۷-۱۲۷۸-۱۲۷۹-۱۲۸۰-۱۲۸۱-۱۲۸۲-۱۲۸۳-۱۲۸۴-۱۲۸۵-۱۲۸۶-۱۲۸۷-۱۲۸۸-۱۲۸۹-۱۲۹۰-۱۲۹۱-۱۲۹۲-۱۲۹۳-۱۲۹۴-۱۲۹۵-۱۲۹۶-۱۲۹۷-۱۲۹۸-۱۲۹۹-۱۳۰۰-۱۳۰۱-۱۳۰۲-۱۳۰۳-۱۳۰۴-۱۳۰۵-۱۳۰۶-۱۳۰۷-۱۳۰۸-۱۳۰۹-۱۳۱۰-۱۳۱۱-۱۳۱۲-۱۳۱۳-۱۳۱۴-۱۳۱۵-۱۳۱۶-۱۳۱۷-۱۳۱۸-۱۳۱۹-۱۳۲۰-۱۳۲۱-۱۳۲۲-۱۳۲۳-۱۳۲۴-۱۳۲۵-۱۳۲۶-۱۳۲۷-۱۳۲۸-۱۳۲۹-۱۳۳۰-۱۳۳۱-۱۳۳۲-۱۳۳۳-۱۳۳۴-۱۳۳۵-۱۳۳۶-۱۳۳۷-۱۳۳۸-۱۳۳۹-۱۳۴۰-۱۳۴۱-۱۳۴۲-۱۳۴۳-۱۳۴۴-۱۳۴۵-۱۳۴۶-۱۳۴۷-۱۳۴۸-۱۳۴۹-۱۳۵۰-۱۳۵۱-۱۳۵۲-۱۳۵۳-۱۳۵۴-۱۳۵۵-۱۳۵۶-۱۳۵۷-۱۳۵۸-۱۳۵۹-۱۳۶۰-۱۳۶۱-۱۳۶۲-۱۳۶۳-۱۳۶۴-۱۳۶۵-۱۳۶۶-۱۳۶۷-۱۳۶۸-۱۳۶۹-۱۳۷۰-۱۳۷۱-۱۳۷۲-۱۳۷۳-۱۳۷۴-۱۳۷۵-۱۳۷۶-۱۳۷۷-۱۳۷۸-۱۳۷۹-۱۳۸۰-۱۳۸۱-۱۳۸۲-۱۳۸۳-۱۳۸۴-۱۳۸۵-۱۳۸۶-۱۳۸۷-۱۳۸۸-۱۳۸۹-۱۳۹۰-۱۳۹۱-۱۳۹۲-۱۳۹۳-۱۳۹۴-۱۳۹۵-۱۳۹۶-۱۳۹۷-۱۳۹۸-۱۳۹۹-۱۴۰۰-۱۴۰۱-۱۴۰۲-۱۴۰۳-۱۴۰۴-۱۴۰۵-۱۴۰۶-۱۴۰۷-۱۴۰۸-۱۴۰۹-۱۴۱۰-۱۴۱۱-۱۴۱۲-۱۴۱۳-۱۴۱۴-۱۴۱۵-۱۴۱۶-۱۴۱۷-۱۴۱۸-۱۴۱۹-۱۴۲۰-۱۴۲۱-۱۴۲۲-۱۴۲۳-۱۴۲۴-۱۴۲۵-۱۴۲۶-۱۴۲۷-۱۴۲۸-۱۴۲۹-۱۴۳۰-۱۴۳۱-۱۴۳۲-۱۴۳۳-۱۴۳۴-۱۴۳۵-۱۴۳۶-۱۴۳۷-۱۴۳۸-۱۴۳۹-۱۴۴۰-۱۴۴۱-۱۴۴۲-۱۴۴۳-۱۴۴۴-۱۴۴۵-۱۴۴۶-۱۴۴۷-۱۴۴۸-۱۴۴۹-۱۴۵۰-۱۴۵۱-۱۴۵۲-۱۴۵۳-۱۴۵۴-۱۴۵۵-۱۴۵۶-۱۴۵۷-۱۴۵۸-۱۴۵۹-۱۴۶۰-۱۴۶۱-۱۴۶۲-۱۴۶۳-۱۴۶۴-۱۴۶۵-۱۴۶۶-۱۴۶۷-۱۴۶۸-۱۴۶۹-۱۴۷۰-۱۴۷۱-۱۴۷۲-۱۴۷۳-۱۴۷۴-۱۴۷۵-۱۴۷۶-۱۴۷۷-۱۴۷۸-۱۴۷۹-۱۴۸۰-۱۴۸۱-۱۴۸۲-۱۴۸۳-۱۴۸۴-۱۴۸۵-۱۴۸۶-۱۴۸۷-۱۴۸۸-۱۴۸۹-۱۴۹۰-۱۴۹۱-۱۴۹۲-۱۴۹۳-۱۴۹۴-۱۴۹۵-۱۴۹۶-۱۴۹۷-۱۴۹۸-۱۴۹۹-۱۵۰۰-۱۵۰۱-۱۵۰۲-۱۵۰۳-۱۵۰۴-۱۵۰۵-۱۵۰۶-۱۵۰۷-۱۵۰۸-۱۵۰۹-۱۵۱۰-۱۵۱۱-۱۵۱۲-۱۵۱۳-۱۵۱۴-۱۵۱۵-۱۵۱۶-۱۵۱۷-۱۵۱۸-۱۵۱۹-۱۵۲۰-۱۵۲۱-۱۵۲۲-۱۵۲۳-۱۵۲۴-۱۵۲۵-۱۵۲۶-۱۵۲۷-۱۵۲۸-۱۵۲۹-۱۵۳۰-۱۵۳۱-۱۵۳۲-۱۵۳۳-۱۵۳۴-۱۵۳۵-۱۵۳۶-۱۵۳۷-۱۵۳۸-۱۵۳۹-۱۵۴۰-۱۵۴۱-۱۵۴۲-۱۵۴۳-۱۵۴۴-۱۵۴۵-۱۵۴۶-۱۵۴۷-۱۵۴۸-۱۵۴۹-۱۵۵۰-۱۵۵۱-۱۵۵۲-۱۵۵۳-۱۵۵۴-۱۵۵۵-۱۵۵۶-۱۵۵۷-۱۵۵۸-۱۵۵۹-۱۵۶۰-۱۵۶۱-۱۵۶۲-۱۵۶۳-۱۵۶۴-۱۵۶۵-۱۵۶۶-۱۵۶۷-۱۵۶۸-۱۵۶۹-۱۵۷۰-۱۵۷۱-۱۵۷۲-۱۵۷۳-۱۵۷۴-۱۵۷۵-۱۵۷۶-۱۵۷۷-۱۵۷۸-۱۵۷۹-۱۵۸۰-۱۵۸۱-۱۵۸۲-۱۵۸۳-۱۵۸۴-۱۵۸۵-۱۵۸۶-۱۵۸۷-۱۵۸۸-۱۵۸۹-۱۵۹۰-۱۵۹۱-۱۵۹۲-۱۵۹۳-۱۵۹۴-۱۵۹۵-۱۵۹۶-۱۵۹۷-۱۵۹۸-۱۵۹۹-۱۶۰۰-۱۶۰۱-۱۶۰۲-۱۶۰۳-۱۶۰۴-۱۶۰۵-۱۶۰۶-۱۶۰۷-۱۶۰۸-۱۶۰۹-۱۶۱۰-۱۶۱۱-۱۶۱۲-۱۶۱۳-۱۶۱۴-۱۶۱۵-۱۶۱۶-۱۶۱۷-۱۶۱۸-۱۶۱۹-۱۶۲۰-۱۶۲۱-۱۶۲۲-۱۶۲۳-۱۶۲۴-۱۶۲۵-۱۶۲۶-۱۶۲۷-۱۶۲۸-۱۶۲۹-۱۶۳۰-۱۶۳۱-۱۶۳۲-۱۶۳۳-۱۶۳۴-۱۶۳۵-۱۶۳۶-۱۶۳۷-۱۶۳۸-۱۶۳۹-۱۶۴۰-۱۶۴۱-۱۶۴۲-۱۶۴۳-۱۶۴۴-۱۶۴۵-۱۶۴۶-۱۶۴۷-۱۶۴۸-۱۶۴۹-۱۶۵۰-۱۶۵۱-۱۶۵۲-۱۶۵۳-۱۶۵۴-۱۶۵۵-۱۶۵۶-۱۶۵۷-۱۶۵۸-۱۶۵۹-۱۶۶۰-۱۶۶۱-۱۶۶۲-۱۶۶۳-۱۶۶۴-۱۶۶۵-۱۶۶۶-۱۶۶۷-۱۶۶۸-۱۶۶۹-۱۶۷۰-۱۶۷۱-۱۶۷۲-۱۶۷۳-۱۶۷۴-۱۶۷۵-۱۶۷۶-۱۶۷۷-۱۶۷۸-۱۶۷۹-۱۶۸۰-۱۶۸۱-۱۶

شمار	نام مکمل	روز یکم	تفویض	مجموع	ملاحظات
۱	فن لینڈ	۱۷۷۷۵۵	۲۳۳۸۶۷	۵۵۰۰۳۱۲۸	۱۲۱۵
(۲۲۸)				مارکس دو کورس میں	
(۲۲۹)	بخارا				
(۲۳۰)	خووا				
					تمام شد نوآبادیہاے رشیا و ایشیا
(۲۳۱)	سابلوڈور	۷۲۲۵	۷۷۷۸۹۵	۷۷۷۸۹۵	۵۷۶

طلبہ	اوسط طلبہ برائے	اخراجات تعلیمی	اوسط خرچہ ہائی	کیفیت
۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۸۲۲۸۸	۵۹۹۳۳۰۳	مدیر لکھنؤ		ایک یونیورسٹی مدارس ابتدائی کنٹرولنگ بورڈ (۱۰۱) لکھنؤ کل سکول (۱۰۰) باقی ہائی سکول ہیں مدرسہ الوکیان ۴۵۔ مدارس تعلیم مدرسین ۴۴ مدارس چاندرا نی (۴۰) مدارس تجارت (۶) شام کے اور الوار کے مدارس (۳۲) کاشتکار کی (۱۳) مدرسہ نسل چوپا یا وودہ بڑھائی کے (۱۷)
۲۸۷۱۶	۳۸۲۰۰۰	صہ لکھنؤ		تعلیم مفت اور ضروری ہے۔ ابتدائی تعلیم کے مدارس (۶۵۷) طلبہ (۳۴۳۲۷) اعلیٰ درجہ کے مدارس ۱۸ ہیں دو تعلیم مدرسین کے اور تین لکھنؤ سکول ۱۹۳ طلبہ ہیں اور ایک انیشیئل یونیورسٹی ہے

نمبر	نام ملک	رت یکم	نفس	محاسب	علاقہ	اوسط عمارتی پر قیمت
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
(۲۳۳) (۳۳۳)	سینوا سانوڈونگو	۱۰.۵۱ ۱۸۰۴۵	۳۶۰۰۰ ۶۱۰۰۰۰	ڈالر ۳۸۲۸۳۲۹ ۳۰۰		
(۲۳۴)	سرویا	۱۵.۵۰	۲۱۶۲۷۵۹	ڈولیز ۶۰۱۲۶۸۸۷	۷۷۹	
(۲۳۵)	سیام	۲۵.۰۰۰	۱۰۰۰۰۰۰	پونڈ ۲۰۰۰۰۰		
(۲۳۶)	سوت افریکن بیلیک بنی جنوبی آفریقہ جمہوری	۱۱۳۶۴۴۲	۷۶۸۶۸۸	پونڈ ۹۶۷۱۹۱ یک کروڑ ۷۷ ۹۶۷۱۹۱		

طلب	اوسط طلبہ برتنوی	اخراجات تعلیمی	اوسط خرچ برتنوی	کیفیت
۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۱۰۰۰۰				<p>ابتدائی تعلیم مفت اور ضروری و جبری ہے ماتحت عام رعایا کے عام مدارس اور مدارس سرکاری ابتدائی تعلیم کے واسطے ہیں۔ اور واسطے تعلیم اعلیٰ اور تکنیکل مدارس اور مدارس تعلیم مدرسین اور مدرسہ حرفت یونیورسٹی کے ماتحت ہیں کل مدارس کی تعداد اس ملک میں ۳۰۰ ہے اور طلبہ کی تعداد ۱۰۰۰۰ ہے تعلیم جبری اور مفت ہے مدارس ابتدائی ۴۴ پرائمری سکول (۳۱) اور ایک یونیورسٹی ہے۔</p>
۷۶۰۰		۳۰۴۳۷۰۳۰		<p>کانوٹی کے اسکول ۹۹ یعنی مدارس دار اسکول ۴۵۳۔ اخراجات گورنمنٹ ۴۳۸۲۳۳۔ پونڈ۔</p>

نمبر	نام ملک	رقبہ کھیتیں	نوع	مجموعہ	مزار	اوسط عمارتیں ہزار
۱	(۲۳۷) سوازی لینڈ (۲۳۸) اسپین	۱۹۷۷۰	۴۵۵۰۲۲۶	۷۷۶۹۰۵۵۰	۳۱۸۱۹	۷
	نوآبادیہا کے اسپین					
(۲۳۹) کیوبا (۲۴۰) جزائر فلیپین						
تمام شدہ نوآبادیہا کے اسپین						
(۲۴۱) سویڈن و ناروے	۱۷۰۹۷۹	۷۸۰۲۷۵۱	۹۷۰۳۳۰۰۰	۱۰۷۲۵	کرور ۹۷۰۳۳۰۰۰ کرور ۱۰۷۲۵	

کلیب	اوسط طلبہ برائے	انعامات تعلیم	اوسط پچ برائے	کیفیت
۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۱۸۵۹۱۷۳		۱۸۶۸۶۵۰ مہ لاسر اور کارڈ ۱۵		تعلیم جیری ہے مدارس ابتدائی سرکاری وفاقی (۳۱۰۵) ٹڈل سکول ۱۷۷۲ یونیورسٹیان (۱۰)
۷۰۹۵۵۶		۶۵۳۲۹۶۶ لو لاسر مہ لاسر		یونیورسٹیان (۳) مدارس ابتدائی ۱۰۵۷۱- ٹکنی کل سکول (۱۸) باقی بائی سکول ہیں- نارمل اسکول (۳) جہاز زانی کے مدرسہ (۱۰) بہرے اور گوندوں کے مدرسہ ۱۴- تعلیم جیری اور مفت ہے۔

شماره	نام ملک	رتبه بکرتیل	نقد	محاسب	مدارک	اوسط مدارس برای
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
(۳۳۳)	مارو	۱۲۲۷۹۵	۲۰۰۱۰۰۰	کردن ۵۱۳۵۰۰۰ ۸۰۵۷		
				دو کرده لله		
(۳۳۳)	سوئزرلنی	۱۵۹۷۶	۲۹۱۷۷۵۷	فوانکس ۷۲۷۳۰۰۰ ۸۸۰۳		
				دو کرده لله بجای		
(۳۳۳)	مانگا					

طلبہ	اوسط طلبہ برائے	اضاعت تعلیم	اوسط خرچ برائے	کیفیت
۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۲۷۸۶۶۶	۵۲۵۶۲۲۲			تعلیم جبری ہے (پہلے ۶ اور ۷ سے ۱۷ برس تک ایک یونیورسٹی ہے۔ مدارس ابتدائیہ (۶۳۰۵) جمعیت (۱۵۹۷) باقی سکندری سکول ہیں۔ سکندری سکول (۱۵۵) اور اعلیٰ درجہ کی تعلیم کیواسطے ۲۳ مدرسہ ہیں۔ اور ۵۶ مدرسہ لڑکیوں کے ہیں۔ تعلیم جبری اور مفت ہے۔ مدارس ابتدائی (۸۳۸) ہیں مدرس ۲۹۳۹ طلبہ ۴۷۶۱۰۱ سکندری سکول ۴۷۶ مدرس ۱۳۸۱۔ طلبہ ۲۷۵۸۱ نڈل اسکول (۳۸) مدرسین ۶۴۷ طلبہ ۸۳۸۔ امام اور خانگی مارمل اسکول ۳۷ مدرسین ۳۲۵۔ طلبہ ۲۰۵۹۔ مدارس صنعت و حرفت ۱۳۷ مدرسین ۵۵۰ طلبہ ۹۰۰۰ مدارس کاشتکاری + مدرسین

طلبہ ۳۸۷۷ یونیورسٹی (۵)
بین زمین و نباتات اور
معدنات اور طبابت
پر مبنی جاتی ہے پانچویں
اسکول (۱)

۱	(۲۲۵)	ٹرکی	۱۴۰۹۲۴۰	۳۹۲۱۲۳۱	۱۸۵۰۰۰۰	۱۶۸۰	۷
۲	(۲۲۶)	بلغیریا	۳۶۸۶۰	۳۱۵۳۴۵	۸۲۶۸۶۸۰	۳۸۲۲۷	۸
۳	(۲۲۷)	ساموس	۱۰۶۹۸	۷۸۱۶۲۶۵	۱۰۰۱۰۰۰۰	۷۶۹۷	۹
۴	(۲۲۸)	ایچٹ مینی					۱۰
یونٹڈ اسٹیٹ مینی ممالک متحدہ امریکا							

طلبہ	ادارہ طلبہ برائے فنون	اخراجات تعلیمیہ	اوسط طلبہ ابتدائی	کیفیت
۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
		پونڈ ۱۰۶۰۰۰ علاوہ لکھنؤ		تمام مدارس ابتدائی ہیں اور اور بہت سے مدارس ہیں تعلیم مفت ہے۔
۱۲۹۷۷۷		۶۵۶۴۰۰ علاوہ لکھنؤ		تعلیم مفت اور برائے نام جبری ہے ہر ایک لڑکا چار برس مدرسہ میں رہنا چاہئے ایک یونیورسٹی ہے اور باقی تمام مدارس ابتدائی ہیں۔ مدارس (۳۸۴۴) طلبہ ۷۷۷۷ طلبہ انات ۲۵۱۹۶۸۔
۶۷۷۷		پونڈ مصر ۹۲۵۴۴ علاوہ مصر		مدارس ابتدائیہ (۶۶۳۹) مدارس فوقانی (۱۵) تعلیم اعلیٰ قانون طبابت فنون اور علوم متنوعہ وغیرہ کی (۱۵) گورنمنٹ یعنی سرکاری کالج ہیں اور ۲ عام رعایا کے مدرسہ ہیں اور ۲ سرکاری سوسائٹی کے ہر سال یورپ کے بعض تعلیم روانہ کرتی ہے۔

شماره	نام ملک	بیت کبریا	مختار	مختار	مختار
۱	۲	۳	۴	۵	۶
(۲۴۹)	یونیورسٹیس یعنی مالک متحدہ امریکا	۳۵۰۱۴۹	۲۴۵۲۳۰۲	۲۴۵۲۳۰۲ ڈالر یوکرین ص	۲۹۸۲
(۲۵۰)	یوروگوئے	۲۱۱۱۱	۷۱۱۶۵۶	۷۱۱۶۵۶ ڈالر یوکرین ص	۷۱۱۶۵۶
(۲۵۱)	وینیزیوئلا	۵۹۳۹۲۳	۲۳۳۳۵۲۷	۲۳۳۳۵۲۷ یوکرین یوکرین ص	۱۶۴۴

طلب	اوسط طلبہ برائے	اخراجات تعلیمی	اوسط خرچہ برائے	کیفیت
۱	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۵۶۵۳۲۸۵	۵۹۰۹۰	۵۱۳۲۷۹	۳۳۷۵۴۲	<p>ٹائٹری جبری تعلیم ہے سب صوبوں میں۔</p> <p>یونیورسٹی اور کالج (۲۳۴) کالج ہائی اسکول</p> <p>(۱۶۷) دیسی مدارس (۲۵۷) مدارس خانگی</p> <p>(۱۷۱۲) مدارس واسطے پیشہ کے (۲۸۲)</p> <p>لقداد مدارس ابتدائیہ درج نہیں ہے۔</p> <p>تعلیم ابتدائی جبری ہے ایک یونیورسٹی ہے</p> <p>مدارس سرکاری (۳۸۰) خانگی مدارس (۲۸۲)</p> <p>مدارس فنون (۲) باقی نارمل سکول ہیں</p> <p>تعلیم مفت اور جبری ہے یونیورسٹیاں (۲۰)</p> <p>کالج (۲۸) مدارس خانگی (۱۷۱۵) مدارس سرکاری</p> <p>(۱۵۱) باقی مدارس پیشہ کے ہیں (۱۱) کالج</p> <p>اسکول کے لئے ہیں۔</p>



الغیر عن کلام الناس مقبول

اس پورٹ کو میں نے بہت سی ارجحی حالت و شدت حالات و کمالات طبع میں جو بوجہ چند حوادث جائزہ کے لاحق تھی کہ ہے
 چونکہ مسئلہ سچوت چھٹا کونسل آف ریکیسی سہی نواب خیر الملک بہادر وزیر تعلیمات کے تقویض ہوا تھا اور نواب سعد بن فی ایک
 مجلس اسکے تصفیہ کے لئے غرضی تھی جس کا میں بھی ممبر تھا اسلئے اسکے چہرہ انی میں نہایت عجلت عمل میں لائی گئی
 مختلف کتاب سی لکھوایا گیا اور مختلف مطلع میں پہنچایا گیا جس سے سخت و درستی طبع کا خاطر خواہ انتظام و اہتمام نہ ہو سکا
 سے تراجم آیات و روایات بھی جو متفرق گوون لئے کئے و احباب و عبادت عیسویہ جو مختلف لوگوں کے ویکھی و لکھی و بتائی گئی
 ہیں۔ صحیح و درست نہوی جس میں میں معذور و مجبور ہوں۔ الغرض جب مجلس مذکور میں عام جاگیر واردن فی حاض نواب
 شریفہ معذور و نواب محی الدین صدر الصدور و نواب تعمیر جنگ بہادر کی مخالفت سے اس رائی و مسئلہ تحریک سی اختلاف کیا
 تو میری جواب نے بھل چل چند و چند اسکی اشاعت کو طعنوں کر دیا اور کئے مہینہ باوجود طبع و اتمام شدت نہ کرایا اب جو خبر وہ جو
 و ختمہ دہرا و غوغا جانا رہا اور جاگیا۔ دراز خاموش ہو گئے اسلئے عام اطلاع کی غرض سے اس کتاب کو مشتمل کرنا چاہتا
 ہر معذور و معذور چلا جانا ہے اگر اصحاب علم و ادب اب فہم نے بطریقہ رد التفات و یکھا اور کچھ داد دی تو اراہہ ہے کہ
 دوسرے مرتبہ باقرالشی اولہ عقیدہ و تقلید دیگر چکا ذخیرہ کثیر میری پاس اسوقت موجود ہے حمدگی و صحت و درست
 کے ہاتھ ہا اہتمام تمام کر طبع کرائی جائی

عام اہل الری و ہریان قوم وطن سے اور معتبر اخبارات کے مہتمون سے اسکے ریلو
 و تقاریر کی توقع و درخواست کی جاتی ہے۔

یہ کتاب چونکہ میری دوست عربین حمید جعدار عرب نے اپنی ذاتی طرف سے طبع کرائی ہے لہذا میں نے اس
 میں کوئی اضافہ یا تالیف بخوشی تمام دیدیا ہے۔

مستند اردن وکن و امریکہ کے خدمات حالات میں بغرض و انتہا سے کہ۔ سن اخیر شرط و سخت
 بدو جو کچھ و خواہ وہ کچھ نہ ہو کہ تمام حال و نعمتی کثرت یثرب و بہانہ گبر کہ ہر نامح مشغی گزشتہ پیر

و السلام علی من اتبع الهدی و علی آلہ و صحبہ